جاناں تجھے جب جانا
تحریر : نیلم ریاست

وہ سر جُھکائے تیزی سے لکھنے میں مصروف تھی جب دروازے پر دستک دیتے ہوئے باس نے سر اندر کیا۔

" مجھے اس ماہ کے پرچے میں نئے ایس پی کا انٹرویو چاہیے۔ چونکہ تم فارغ ہو اس لیے فوٹوگرافر کے ساتھ نکلنے کی کرو۔ مقرر کردہ وقت میں سے ایک گھنٹہ بچا ہے۔ اور تم لوگوں کو پی سی میں اُس سے ملنا ہے۔

اُس نے غُصے سے قلم میز پر پٹخا۔

" سر کوئی حد ہوتی ہے۔ مجھے آخر سمجھا کیا ہوا ہے؟ میں فیشن جرنلسٹ ہوں۔ یہ ایس ایس پیز کے انٹرویو میرے حصے کا کام نہیں ہے۔ اور نہ میں کرونگی۔ میں پہلے ہی اپنا کام ختم کرنے کی کوششوں میں ہوں۔ اور ویسے بھی ایس پی میں کونسے سُرخاب کے پر لگے ہیں جو اُسکا انٹرویو لیا جائے۔ کیا اُس سے رشوت لینے کے گُر پوچھنے ہیں؟۔۔"

فوٹوگرافر باہر ہال میں موجود ہے۔ تم دو تین منٹ تیار ہونے کے لیے لے سکتی ہو۔ اس سے زیادہ نہیں کیونکہ وہ وقت کا بہت پابند ہے۔"

" سر۔۔!! میں آج ہی یہاں سے نوکری چھوڑ کر جا رہی ہوں۔ آپ کا آدھے سے زیادہ پرچہ میں سنبھالتی

ہوں۔اور تنخواہ سسک سسک کر ملتی ہے۔مفت میں ملازمہ ملی ہوئی ہے۔باقی کے عملے کو کیا خانہ پُری کے لیے رکھا ہوا ہے۔یا وہ لوگ یہاں صرف چائے پینے ہی آتے ہیں۔ "

سر کب کے جا چکے تھے اور وہ اُونچا اونچا بولنے کے ساتھ ساتھ اپنی چیزیں میز کی دراز میں ڈال کر لاک کرنے کے بعد ہینڈ بیگ میں اپنا فون رکھ کر باہر نکل آئی۔ماتھے پر گہری تیوری تھی۔

سفید چوڑی دار پاجامے پر نیوی بیلو فُل بازوؤں کا کُرتا تھا جس پر سفید چھوٹا چھوٹا پرنٹ اور سُرخ گلا بنا ہوا تھا۔سُرخ ہی لمبا سا دوپٹہ بے فکری سے کندھے پر جھول رہا تھا۔پیروں میں لیدر کی کُھلی چپل تھی۔

بالوں کا باب کٹ ہر ہر قدم کے ساتھ تھرکتا تھا۔آنکھوں میں گہرا کاجل اور ہونٹوں پر نیچرل لپ اسٹک یہ سارا سنگھار تھا۔۔۔

اُسکو آتا دیکھ کر ہی بیس سالہ فوٹوگرافر حامد کے چہرے پر مُسکراہٹ دوڑ گئی۔کیونکہ وہ منہ بسورتی ہوئی آ رہی تھی۔

دانت مت نکالو چلو دفع ہو چلیں۔۔۔"

وہ دونوں باہر کو نکل آئے۔

اپنی گاڑی کا دروازہ کھول کر بیگ پچھلی سیٹ پر ڈالتے ہوئے اُس نے برابر کی سیٹ پر بیٹھتے حامد کو مخاطب کیا

۔۔۔* ایسی کیا خاص بات ہے اس ایس پی میں جو اُس کا انٹرویو لینے کا حکم ملا ہے؟۔۔"

"نیا آیا ہے۔ بڑا اصول پسند اور سخت مزاج کا ہے۔آتے ہی سٹریٹ کرائم میں تیس فیصد کمی کر دی ہے نچلے عملے کی سختی آئی ہوئی ہے۔دو تین سپاہی رشوت لینے کے چکر میں نکال چُکا ہے۔"

*واہ بھئی۔۔۔کس سیارے سے آیا ہے؟۔۔"

*یہی پوچھنے تو جا رہے ہیں۔"

موڑ کاٹتے ہوئے اُس نے حامد کی بات پر سر اثبات میں ہلایا۔

"میں تمہیں بتا رہی ہوں۔یہ اس کا ایک اٹینشن سیک ٹائپ سٹنٹ ہے۔یُو نو۔۔۔سستی شہرت۔۔۔جیسے لوگ آج کل سوشل میڈیا پراوٹ پٹانگ سی وڈیوز ڈال کر مشہور ہونے کے چکروں میں کھجل ہو رہے ہیں۔ورنہ

اپنی پولیس تو ماشا اللہ ورلڈ ریکارڈ ہولڈر ہے۔کوئی بیبا بندہ بھی چند دن ہی بیبا رہے گا۔جب تک کہ وہ کسی سیاسی رہنما کی مونچھ کا بال نہ بن جائے۔ اُسکے بعد کیا ڈیوٹی اور کیا ایمانداری۔۔۔لکھ دی لعنت، ہر چیز گئی بھاڑ میں۔۔۔"

وہ سر کا غُصہ پولیس پر نکال رہی تھی۔

*ویسے یہ سر نے حاتم طائی کی قبر پر لات کیوں ماری ہے؟۔پی سی میں انٹرویو ؟؟۔۔"

پی سی کی پارکنگ میں گاڑی لگاتے ہوئے اُس نے حامد کی رائے مانگی۔۔۔

"ارے کہاں۔۔۔!! سر جی اتنے اچھے نہیں ہو سکتے۔ یہ تو ایس پی نے خود کہا۔وہ تھانے کی بجائے کسی اور جگہ پر ملنا پسند کرے گا۔پھر ادھر آنے کا بھی اُسی نے ہی کہا ہے۔"

* واہ جی واہ ۔!! یعنی ہماری پولیس لینے کی بجائے دے رہی ہے۔"

اسکے ساتھ ہی اُس نے بے ہنگم قہقہ مارا۔۔۔باہر نکل کر گاڑی لاک کی۔۔۔

*بیچارہ انٹرویو چھپوانے کے چکر میں لنچ کروائے گا۔۔۔"

بیگ کندھے پر ڈال کے ریسٹورنٹ کی جانب مارچ کرنے لگی۔

وہ اپنے فون میں پوچھنے والے سوال ترتیب دے رہی تھی۔اس قسم کی ایمرجنسی کے لیے اُس نے اپنا میمو تیار رکھا ہوا تھا۔جس میں سوالوں کی ایک لمبی فہرست تحریر تھی۔

ہر بات پوچھ لی۔ صرف ایس پی کا نام پوچھنا بھول گئی۔مگر جونہی ویٹر کی رہنمائی میں وہ بک میز تک پہنچے۔۔۔ وہاں پہلے سے موجود شخص کو دیکھ کر اُس کے قدم جکڑے گئے۔

اگر کوئی دوسرا اپنے طور پر اندازہ لگاتا تو اس ایس پی کی پوسٹ پر اس شخص کا تصور بھی محال تھا۔

دونوں کی نظریں ملیں۔۔۔اور بڑی اچھی طرح ملیں۔۔۔ایس پی صاحب نے اُسکو سر تا پا اپنی ملکیت سمجھ کر گھورا۔۔۔

اس دوران حامد صورتحال سے بالکل بے خبر آگے بڑھ کر بڑی گرمجوشی سے تعارف کروا رہا تھا۔۔۔

*اسلام علیکم سر میں حامد آج آپ کا فوٹو گرافر اور میرے ساتھ یہ میری کولیگ ہیں۔مس جگن۔۔!!

بے شکن آف وائٹ شلوار سوٹ ' براؤن جوتے۔۔۔ ٹانگ پہ ٹانگ رکھے بڑے ریلیکس انداز میں براجمان تھا۔

حامد کا بڑھا ہوا ہاتھ تھام کر پورے قد سے اپنی جگہ اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" حامد صاحب آپ سے مل کر خُوشی ہوئی ہے۔ اور آپ شائد اپنی کولیگ کے ریلیشن شپ سٹیٹس سے بے خبر ہیں۔ کیونکہ جہاں تک میری ناقص معلومات ہیں۔ انکو مس سے مسز ہوِئے چار ماہ بیت چکے ہیں۔"

ساتھ ہی تھوڑا اُسکی جانب کو جھک کر وہ براہِ راست جُگنن سے مخاطب ہوا۔۔۔

* ایم آئی رائیٹ مسز تاشفین اسرار۔۔۔؟۔۔"

جُگنن آنکھیں جھپکے بغیر اُسکی نظروں میں دیکھ رہی تھی۔ جو اُسکے اتنا قریب کھڑا تھا کہ وہ اُسکے جسم سے پھوٹنے والی خوشبو سونگھ سکتی تھی۔ دیکھ اُسکی طرف رہا تھا مگر جیب سے والٹ نکال کر کُچھ کرنسی نوٹ برآمد کر کے میز پر رکھے۔ اور حامد کی جانب مُڑا۔۔۔

" حامد صاحب معذرت کے ساتھ پر آپ لغاری صاحب کو میری طرف سے کہہ دیجیے گا۔ اگر وہ انٹرویو لینا چاہتے ہیں۔ تو اگلی دفعہ انٹرویو لینے میری بیوی کی بجائے کسی اور کو بھیجیں۔۔۔ اللہ حافظ۔۔۔۔"

اپنی بات پوری کر کے متوازن قدم اُٹھاتا ہوا وہاں سے نکل گیا۔۔۔

وہ وہاں سے ہٹا تو جُگنن کو احساس ہوا وہ تب سے اپنی سانس روکے کھڑی تھی۔

اس شخص کو وہ پینڈو کہتی تھی۔ جو ابھی کُچھ پل پہلے اپنی نظروں سے اُسکے چھکے چھُڑا رہا تھا۔ پچھلے چار ماہ سے وہ اُس پر غُصے سے بھری ہوئی تھی۔ آج بائے چانس ہی آمنا سامنا ہو جانے پر بھی وہ جُگنن کے سامنے سے زندہ واپس چلا گیا تھا۔ حالانکہ اُس نے خود سے ہزار دفعہ عہد کیا تھا کہ اگلی دفعہ جب یہ شخص اُسکے سامنے آیا تو اسکو جان سے مار دے گی۔۔۔ پر اس وقت اپنی ہی جان لبوں پر آتی محسوس ہو رہی تھی۔

یار اڈک لے خونی آکھیاں نوں

سانوں تک تک مار مکا ئیا ائے۔۔۔۔

" یہ ابھی ایس پی صاحب نے آپکو مسز تاشفین اسرار کیوں کہا۔۔؟ تاشفین اسرار تو اُنکا اپنا نام ہے۔"*

* ڈفر آدمی وہ ایس پی میرا شوہر ہے۔"

حامد کا منہ حیرت سے کُھلے کا کُھلا چھوڑ کر وہ بھی واپسی کو مُڑ گئی۔ دل میں سوچ رہی تھی۔ یہ تو اپنے بھائی کی کمپنی سنبھالتا تھا۔ سروس میں کب سے آیا؟۔۔ وہ اس شخص کے بارے میں کُچھ بھی تو نہیں جانتی تھی۔ دل میں دردسا ہوا۔ دونوں کے مابین اتنا اہم اتنا قریبی رشتہ ہونے کے باوجود دونوں ہی ایک دوسرے کے لیے اجنبی اور اپنی اپنی دیواروں میں قید تھے۔ نہ جانے یہ فاصلے کبھی کم ہونے تھے یا تعلق کی یہ بے نام ڈور ہی ٹوٹ جانی تھی۔

☆......☆......☆

" مجھے تو بالکل بھی یہ سمجھ نہیں آرہا آخر آپ کیوں میری شادی اپنے اُس پینڈو سے دیور کے ساتھ کروانا چاہتی ہیں؟"

" اُن لوگوں کے اور میرے طرزِ زندگی میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ پھر بھی آپ بضد ہیں کہ آپ کی بات مانی جائے۔"

وہ اُکتائی ہوئی بیٹھی تھی۔ آخر بہن سے براہِ راست بات کرنے کی ٹھانی۔۔۔

* جگنو تم ان معاملات کے بارے میں کُچھ نہیں جانتی ہو۔ لہٰذا خاموش رہو۔۔"

الماس کی بات پر جگنو کو شدید ترین حیرت ہوئی۔ اُسی لحاظ سے جواب بھی دیا۔

"ایکسکیوزمی میڈم آپ یہاں پیزا یا برگر کی دُکان کھولنے پر بحث نہیں کر رہی ہیں۔ جس میں میرا بولنا غیر ضروری ہو۔ میری شادی کی بات ہو رہی ہے۔ آپ خود تو کسی دوسرے کا پسند کیا لباس پہننا گوارا نہیں کرتیں اور آپ چاہتی ہیں میں آپ کو اپنی شادی بارے فری ہینڈ دے دوں؟

اچھا مجھے فری ہینڈ نہ دو پر ڈیڈی پہ تو تمہیں یقین ہے نا۔ یہ اُنکا بھی فیصلہ ہے۔

فار گاڈ سیک جن لوگوں کے درمیان آپ نے کبھی چار دن نہیں گزارے۔ جن کو آپ ذرا بھی پسند نہیں کرتی ہیں اُسی گھر کے فرد کو میرے لیے چُن رہی ہیں۔"

الماس نے گہری سانس خارج کرتے ہوئے گود میں رکھا میگزین ایک طرف رکھا اور اپنی جگہ سے اُٹھ کر

بہن کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔ اُسے لگا جگن کو اس رشتے کی ساری خصوصیات کُھل کر گنوا دینی چاہیں۔۔

"میں مانتی ہوں۔ تاشفین تھوڑا نیرو مائینڈ یڈ انسان ہے۔ بڑا عام سا مرد ہے۔ تمہارے معیار پر پورا نہیں اُترتا۔ بلکہ تمہارے مقابلے میں تو وہ کُچھ بھی نہیں ہے۔ پر میری جان وہ ذہنی طور پر بہت شارپ انسان ہے۔ سکالرشپ پر ایم ایس سی کیا ہے۔ سی ایس ایس کے امتحان میں پوزیشن ہولڈر ہے۔ ذرا سوچو ڈیڈی کو اُس کی وجہ سے کتنا فائدہ ہوگا۔ اب وہ بوڑھے ہو رہے ہیں۔ یہ جو اتنا بڑا بزنس ہے۔ وہ کون سنبھالے گا۔ حارث کا اپنا کام اتنا پھیل چُکا ہے۔ وہ اب ڈیڈ کے بزنس کو نہیں دیکھ سکتا۔ حارث کے بزنس کو کھڑا کرنے میں ساری محنت تاشفین نے کی تھی۔ حارث نے صرف سرمایہ لگایا ہے۔ سوچو وہ ڈیڈ کے بزنس کو کتنا آگے لے جائے گا۔ اُسکے طرزِ زندگی کا کیا ہے۔ حارث بھی تو اُسی کا بھائی ہے۔ اُسی گھر کا فرد ہے۔ مگر کیا ہوا۔ اُس سے شادی کے بعد میں نے اُسے اپنے رنگ میں رنگ لیا ہے۔ اب حارث کو دیکھ کر کوئی سوچ بھی نہیں سکتا کہ ایک عام علاقے کے چھوٹے سے مکان سے نکل کر آیا ہے۔ جب تم سے شادی کے بعد تاشفین بھی یہاں آ جائے گا تب تم بھی اسکو اپنے رنگ میں رنگ لینا۔ ڈیڈی اس فیصلے سے بہت خوش ہیں۔ وہ تاشفین کو تمہارے لیے پسند کر چُکے ہیں۔ اس لیے پلیز اُلٹی سیدھی سوچیں ذہن سے نکال کر ہاں کر دو۔ تمہاری خوشی کی گارنٹی میں دیتی ہوں۔ تم بس میرا یقین کرو۔"

" آپی میں ذاتی طور پر اُسکو جانتی تک نہیں ہوں۔ صرف اتنا پتہ ہے کہ جب بھی کبھی اسکو آپ کے گھر پر دیکھا ہے ایک ہی خیال دماغ میں آیا جیسے وہ شخص خود پسندی کی سب سے اونچی چوٹی پر براجمان ہو۔ میں نے آج تک اسکو براہِ راست مخاطب تک نہیں کیا۔ اور آپ میری اُس سے شادی کروا رہی ہیں۔ نہ میرا تعلق کسی بڑی سخت قسم کی فیملی سے ہے جہاں والدین اپنے بچوں کی جائز خواہشات بھی پوری کرنے کے متحمل نہ ہوں۔ نا ہی ہمارا تعلق مڈل کلاس سے ہے۔ جہاں باپ نے جو کہہ دیا وہ حرفِ آخر ہے۔ میں آج تک اپنا ہر فیصلہ پوری آزادی سے اپنی مرضی سے کرتی آئی ہوں۔ ڈیڈ نے ہمیں کُھلا ماحول دیا ہے۔ اب اچانک مجھے ایسی جگہ بھیجنے کا سوچنا جس ماحول سے نہ ہی میں واقف ہوں نہ ہی مجھے کوئی اندازہ ہے۔ مجھے تو یہ بھی نہیں علم آیا وہ اس رشتے سے راضی ہے۔۔۔۔ "

* کیا وہ اس رشتے سے راضی ہے؟۔۔"

"وہ کیوں راضی نہیں ہوگا؟ اتنا اچھا رشتہ تو اُسکے خواب وخیال میں بھی نہیں ہوگا۔ اُسکی تو لاٹری نکل آئی ہے۔اس لیئے تو میں کہہ رہی ہوں۔تم بھی زیادہ نہ سوچو۔سب بہت اچھا ہوگا۔"

"ڈیڈی لوگ تو نہ جانے کب تک ڈنر سے واپس آتے ہیں۔ میں چلتی ہوں۔اُن سے فون پر بات کرلونگی۔ گڈ نائیٹ سوئیٹی۔۔۔!!۔۔"

الماس نے بہن کے گال پر پیار کیا اور اپنا بیگ اُٹھا کر باہر کو چل دی جہاں اسکا ڈرائیور انتظار میں تھا۔

جُگنن نے صوفے پر لیٹ کر آنکھیں موندلیں۔ اُسے یقین تھا کہ باپ کے دماغ میں تاشفین کا خیال ڈالنے والا بھی کوئی اور نہیں الماس ہی ہے اور اس کو یہ بات بڑا اُلجھا رہی تھی کہ جس سُسرال میں جا کر وہ خود ایک دن بھی وہاں فیملی کے ساتھ نہیں رہی ہیں آج بہن کا رشتہ بھی اُدھر ہی دینے کا فیصلہ کیئے بیٹھی ہیں۔اسے مزید بوکھلاہٹ اس بات پر ہورہی تھی کہ الماس کے دماغ میں کوئی بات ایک دفعہ آجائے تو اُسکو روکنا ناممکن سی بات ہے۔" مگر پھر بھی جگنن نے سوچ لیا وہ ایک دفعہ اپنے والدین سے بات ضرور کرے گی۔

☆......☆......☆

ابا آپ پوچھتے کیوں نہیں آخر اسکو کیا تکلیف ہے؟۔یہ شادی کیوں نہیں کرنا چاہتا؟۔۔"

جواب ابا کی بجائے ابا کے لاڈلے نے دیا۔

پہلی بات تو یہ حارث صاحب کہ شادی کا میرا ابھی دور دور کا ارادہ نہیں ہے۔اور اگر شوق چڑھا بھی تو شادی کرونگا۔خودکُشی نہیں۔

وہ اتنی نفیس لڑکی ہے۔ جگنن سے شادی کو خودکُشی کہہ رہے ہو؟"

"ہاں بالکل ہوگی۔آخر اُسکی بہن بھی تو بڑی نفیس عورت ہے جس نے تمہاری گردن پر اپنا ایڑی والا جوتا رکھا ہوا ہے۔جس طرف تمہاری رسی کھینچتی ہے تم گردن لٹکائے چل پڑتے ہو۔کیا تمہاری کوئی اپنی سوچ بھی ہے؟ "

حارث نے اپنے چھوٹے بھائی کو بُری طرح گھورا جو اپنے آفس کی کُرسی پر بیٹھا جواب میں حارث کو اُس سے بھی زیادہ غُصے سے گھور رہا تھا۔

سفید بے شکن شرٹ کے دونوں کف فولڈ کیے ہوئے تھے۔ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کر کے اوپری بٹن کھولا ہوا تھا۔لمبی لمبی اُنگلیوں اور صاف سُتھرے ناخنوں والا ہاتھ کبھی ٹھوڑی کے نیچے رُکتا کبھی گال پر۔۔۔۔

" تمہاری نظر میں میری اور میری بیوی کی یہ عزت ہے؟ میں نے کیا کُچھ نہیں کیا تم لوگوں کے لیے۔اور آج تم میرے احسانوں کا شُکریہ ادا کرنے کی بجائے۔مجھے آنکھیں دیکھا رہے ہو۔"

تاشفین اپنے بھائی کا وہیں بیٹھے بیٹھے گھر تمام کرنا چاہتا تھا۔مگر جو نہی نظر باپ پر پڑی۔وہ ہار گیا۔جنہوں نے نفی میں سر ہلا کر کُچھ نہ بولنے کا اشارہ کیا تھا۔باپ کی نظروں میں سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے اُس نے اپنی مُٹھیاں سختی سے مِیچ کر خود کو بولنے سے باز رکھا۔گہری سانس خارج کرتے ہوئے اپنی جگہ سے اُٹھا۔کُرسی کی پُشت پر رکھا کوٹ اُٹھا کر پہنا۔گاڑی کی چابی اُٹھائی۔میز پر رکھا فون پکڑ کر جیب میں رکھا۔اُس کی تیاری دیکھ کر حارث کو مزید طیش آیا۔

تاشفین تم یوں میری بات کا جواب دیئے بغیر یہاں سے نہیں جا سکتے۔تم جانتے ہو کتنے بڑے بڑے گھروں سے جُگنُو کے پرپوزل آئے ہیں۔پھر بھی تمہاری بھابھی نے تمہیں ترجیح دی ہے۔"

"او بھائی تم اپنی بیوی کو بولو مجھے بالکل ترجیح نہ دے۔میں اس سعادت سے محروم ہی بھلا۔ تمہاری بیوی ذاتی مفاد کے بغیر اپنے باپ کو بھی باپ نہیں کہتی۔پر اب جبکہ تم نے ثابت کر دیا ہے کہ تم اُسی کے شوہر ہو تو میرا بھی فرض بنتا ہے۔میں بھی اپنا تعارف کروا دوں۔"

" مجھے منظور ہے۔شادی کر لیتا ہوں۔مگر اپنی سُسرال کو یہ بات اچھی طرح سے سمجھا دینا۔ہمارے گھر میں ایک ہی شخص زن مُرید تھا۔اور وہ پہلے ہی اُنکا گھر داماد بنا ہوا ہے۔باقیوں سے فرمابرداری کی توقع نہ ہی رکھیں تو بچے رہیں گے۔"

گہری کالی آنکھوں میں غُصہ ہلکورے لے رہا تھا۔

اپنی بات پوری کرنے کے بعد اُس نے باپ کی وہیل چئیر پیچھے سے تھامی اور وہاں سے نکل گیا۔

گاڑی میں جاتے ہوئے اسرار احمد نے اپنے برابر ناراض بیٹھے بیٹے کو غور سے دیکھا۔کُشادہ پیشانی پر سلوٹیں پڑی ہوئی تھیں۔مضبوط ہاتھوں کی گرفت سٹیئرنگ وہیل پر اتنی سخت تھی کہ انگلیوں کے جوڑ سفید نظر

آرہے تھے۔خوبصورتی سے تراشی ہوئی مونچھوں کے نیچے عنابی ہونٹ سختی سے ایک دوسرے میں پیوست تھے۔
سائیڈ سے فوجی کٹ تھا۔ اوپر والے بالوں کی لمبائی زیادہ تھی۔ جو اُسکی شخصیت پر بڑی جچتی۔

وہ جانتے تھے صرف اُنکی وجہ وہاں سے یوں بغیر کچھ جتائے آگیا ہے۔ورنہ وہ کب کا حارث اور الماس کی شوہدی حرکتوں سے اُکتایا ہوا گھوم رہا تھا۔

اُنہوں نے اپنا بازو اُسکے کندھے پر رکھ کر تھپکی دی۔

"غصہ تھوک دو۔ایک نہ ایک دن شادی تو کرنی ہی تھی۔ویسے بھی ہمارے گھر کو ایک عدد عورت کی اشد ترین ضرورت ہے۔"

"ابا جی یہی تو میں کہنا چاہتا ہوں۔ہمارے گھر کو عورت کی ضرورت ہے۔نا کہ شوپیس کی۔۔۔!اور انکی فیملی میں بدقسمتی کہہ لیں یا کچھ اور عورت نام کے شوپیس ہیں۔"

" یہ بھی تو ہوسکتا ہے۔جگنن اپنی ماں بہن سے عادت میں جُدا ہو۔۔"

"ہاں ہم پاکستانی یہی کرتے ہیں۔چُھری کے نیچے گردن رکھوا کر اُمید کرتے ہیں۔چُھری لگی ہوئی نہیں ہوگی تو جان بچ جائے گی پر یہ نہیں سوچتے کہ کند چُھری زیادی تکلیف دیتی ہے۔ہم نے مرنے کے لیے بھی سب سے بُرا طریقہ چُننا ہوتا ہے۔"

ابا کو گھر پہ اُتار کر وہ دوست سے ضروری کام کا بہانہ بنا کر نکل آیا۔وہ سچ جانتے تھے پر پھر بھی روکا نہیں۔اسکو اکیلے کچھ وقت درکار تھا۔تاکہ وہ اپنا لائحہ عمل تیار کر پاتا۔

" الماس بیگم تم ساری عمر اپنے فیصلے پر پچھتاؤ گی۔تمہاری بہن کو گھاس تو میں نے بھی نہیں ڈالنی۔۔۔"

وہ گاڑی سُنسان سڑک پر روک کر سٹیرنگ وہیل پر سر رکھ کر جُھکا ہوا تھا۔جب فون پر میسج کی ٹون بجی۔۔۔

اُس نے سر اُٹھایا۔۔۔بے دلی سے فون جیب میں سے نکال کر دیکھا۔

واٹس ایپ پر انجان نمبر سے میسج تھا پر انداز بڑا دوستانہ۔۔

" ہیلو ہینڈسم۔۔؟۔۔"

ماتھے پر تیوری ڈال کر غور سے ایک دفعہ پھر نمبر پڑھا پر وہ جانا پہچانا بالکل نہیں تھا۔

" کون۔؟"

" ایم یوئر بگسٹ فین۔۔۔"

دوسری جانب سے آنے والے جواب نے اُسکی انگلیوں کو ایک دفعہ پھر حرکت دی۔

" مائے فین۔۔۔؟ میں کون ہوں؟ پاکستان کی انجلینا جولی یا بریڈلی کوپر۔۔۔؟۔۔"

دوسری جانب سے ہنسی کا آئی کان آیا ساتھ لکھا تھا۔

" ویری فنی۔۔۔ بٹ یو آر مور ہنڈسم دین بریڈلی کوپر۔۔۔"

اُس نے آخری میسج پڑھ کر آنکھیں گھمائیں۔۔۔ساتھ ہی ٹائپ کیا۔

" تم کون ہو؟ اور میرا نمبر کہاں سے لیا ہے؟۔"

" بتایا تو ہے۔آپکی نمبر ون فین ہوں۔اور نمبر آپکی فیس بک آئی ڈی سے لیا تھا۔"

" اب یہ بھی بتادو؟ فون کس مقصد کے لیے کیا؟۔۔"

اُس کے پوچھنے پر بڑے دلکش انداز میں بولی۔۔۔

" یہ بتانے کے لیے کہ میں آپکی سب سے بڑی فین ہوں۔"

"اچھا اب بتا لیا؟ تسلی ہوگئی ہے؟۔۔ناؤ گو ٹو ہیل۔دوسروں کو بھی اپنے جیسا فارغ سمجھا ہوا ہے۔پہلے لڑکے ٹھرکی ہوا کرتے تھے اب لڑکیاں بھی پوری طرح اسلحے سے لیس ہو کر میدان میں اُتری ہوئی ہیں۔قیامت کی نشانیاں ہیں۔۔۔"

اُس نے بُری طرح جھاڑ کر فون بند کرنا چاہا۔جب دوسری جانب سے میسج آیا۔

سڑو۔۔۔۔

☆......☆......☆

" اب جب وہ مان گیا ہے۔تو ٹینشن کیسی؟۔۔"

الماس نے حارث سے پوچھا جو ابھی آفس سے آیا تھا اور آتے ہی الماس کو ساری بات سے آگاہ کیا تھا۔

" کیا تم اُسکو جانتی نہیں ہو؟۔۔زبردستی تو اُس سے آپ سلام بھی نہیں لے سکتے۔کجا نکاح پڑھوانا۔اور مجھے

لگ رہا ہے وہ مجبوری کے طور پر ہاں کہہ کر گیا ہے۔دل سے راضی نہیں ہے۔بعد میں ضرور کوئی گڑبڑ کرے گا۔"
الماس ہنستے ہوئے بولی۔۔

"اتنی سی بات کے لیے فکر مند ہو؟۔۔مائی ڈیئر ہسبنڈ تمہارا اکھڑ مزاج بھائی آج تک کسی لڑکی کے قریب جانا تو دور کی بات کسی لڑکی کو دور سے بھی نہیں جانتا۔جب جگن کو اپنی بیوی کے روپ میں دیکھے گا تو میری بات لکھ کر رکھ لو آ کر تمہارے ہی ہاتھ چومے گا۔ارے کہاں وہ کہاں میری اتنی خوبصورت 'نازک' پڑھی لکھی بہن اوپر سے کروڑوں کی مالک۔۔۔ کیا کوئی مذاق سمجھا ہوا ہے۔ ؟۔۔اب بس تم چار دن آفس جانا بند کرو۔ سارے انتظامات کرواؤ ایک مہینے کے اندر اندر انکی شادی کر دیتے ہیں۔دونوں کو ہی مشکل سے ہاں کروائی ہے۔کہیں پھر سے رسی تڑواتے ہیں۔میں کل جگن کے ساتھ دبئ جا رہی ہوں۔بچوں کو میں ممی کی طرف چھوڑ رہی ہوں۔اچھا تو یہی ہوتا اگر تاشفین ہمارے ساتھ جا کر اپنی مرضی سے شاپنگ کر لیتا۔"

" ایسا سوچنا بھی مت۔۔۔"حارث نے وارن کیا۔۔۔

"چلو میں اُسکے لباس تمہارے ماپ کے اندازے سے لے آؤنگی۔تم سے چار انچ لمبے۔۔۔تم دونوں کی ہائٹ ہی فرق ہے۔باقی تو ایک جیسی جسامت ہے۔"

"اُسکے کندھے میرے کندھوں سے ایک انچ بڑے ہوتے ہیں۔کالر چھوٹا۔۔۔تم ایسا کرو رہنے دو۔تمہاری لائی چیزیں اُس نے اُٹھا کر کھڑکی سے باہر ہی پھینکنی ہیں۔کبھی نہیں پہنے گا۔ہاں اگر تم نے آج اپنی بہن کی خاطر اتنا خیال کرنے کی بجائے پہلے بھی کبھی میرے بھائیوں کا حال احوال ہی پوچھا ہوتا تو شائد حالات اور ہوتے۔ آج وہ تم سے تو دور کی بات مجھ سے بھی ہی بہت دور ہو گئے ہوئے ہیں۔۔"

"میں نے تمہیں شادی سے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ میں تمہارے بھائیوں کی ماں بن کر نہیں رہ سکتی۔ویسے بھی سارے جوان ہیں اُنکو اپنا خیال خود کرنا تھا۔اب مزید کچھ بول کر مجھے بور مت کرنا۔ ہمارے برابر والی کوٹھی ڈیڈی نے میرے کہنے پر جگن کے لیے خریدی ہے۔شادی کے بعد وہ لوگ یہیں رہیں گے۔تم اپنے ابا سے کہہ دینا تاشفین کو اپنے انداز میں سمجھا دیں۔میری طرح میری بہن کو بھی تنگ گلیوں اور چھوٹے گھر میں رہنے کی عادت نہیں ہے۔"

حارث نے ایک نظر بیوی پر ڈالی اور وہاں سے اُٹھ گیا کیونکہ ایک بات تو وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ تاشفین کو آرڈر دیکر بات نہیں منوائی جاسکتی۔اور وہ چھوٹے بھائیوں کے لیے ماں کی طرح تھا۔کبھی بھی انکو چھوڑ کر یہاں وہاں نہیں جائے گا۔ چاہے دنیا ادھر کی اُدھر ہی کیوں نہ ہو جائے۔اب دیکھنا یہ تھا کہ یہ بیل کس طرح منڈھے چڑھتی ہے۔الماس کے ساتھ سر کھپانا فضول تھا اسلیئے حارث نے ایسی کوئی کوشش بھی نہیں کی۔تیاریوں میں مگن ہو گیا۔ .

وہ دن بھی آخر آ ہی گیا۔جب تاشفین دولہا بن کر بارات کے ساتھ آیا۔جگن کے والد نے اُسکا شاندار استقبال کیا تھا۔

ہر ایک رسم اور تقریب میں پیسہ پانی کی طرح بہایا گیا۔الماس کی دکھاوے کی عادت نے ہر چیز کو نایاب بنا کر چُنا۔۔کھانے سے لیکر ہال کی ڈیکوریشن تک ہر چیز دل چُرانے والی تھی۔مگر وہاں پر دلہے کی فیملی کے چند ہی لوگ تھے۔دلہے کے بھائی اور باپ باقی سب مہمان لڑکی والے تھے۔

کوئی ایسی زبان نہ تھی۔جس نے دُلہا دُلہن کی تعریف نہ کی ہو۔☆

سُرخ اور گولڈن لہنگے میں جگن کی چھب ہی نرالی تھی۔گولڈن سکن شیروانی میں تاشفین کسی سلطنت کا شہزادہ معلوم ہوا۔۔۔۔

رُخصت ہو کر جگن اپنے باپ کے دیئے گئے بنگلے میں آئی۔

کسی کو علم نہ ہُوا۔تاشفین کے چھوٹے بھائی اور والد ہال سے سیدھے اپنے گھر کو روانہ ہوئے تھے۔یہاں بھی سبھی مہمان تو ہال سے ہی جا چُکے تھے۔ایک آدھ دوست اور الماس ہی اُسکے ساتھ آئی تھی۔مگر اُسکو کمرے تک پہنچا کر نوکر کو ضروری ہدایات دینے کے بعد وہ بھی چلیں گئیں۔

اس وقت اتنے بڑے گھر میں نوکروں کے بعد صرف دُلہا دُلہن ہی موجود تھے۔

جگن روایتی دلہنوں کے انداز میں گھونگھٹ نکال کر اُسکے انتظار میں بیٹھی تھی اور صاحب بہادر سِٹنگ روم کے آرام دہ صوفے پہ بڑے ہی آرام سے بیٹھ کر اپنے فون کا جائزہ لے رہے تھے۔

پھر کوئی نمبر ملا کر فون کان سے لگایا۔۔۔

" تم کہاں ہو؟۔۔"

" اچھا چلو پہنچو اور باہر ہی رُک کر میرا انتظار کرو۔۔۔"

اُسکے بعد کال بند کر کے اپنی جگہ سے اُٹھا۔ براؤن کلاہ وہ پہلے ہی اُتار کر وہیں صوفے پر ڈال چُکا تھا۔ براؤن رنگ کے ہی لیدر کے بند سینڈل پہنے اور بغیر آواز پیدا کیئے وہ بتائے گئے کمرے تک آیا۔۔۔

ہلکے سے دروازے پر دستک دی۔۔۔

دروازہ کھول کر اندر آیا۔ گلاب کی خوشبو نے پُرتپاک استقبال کیا تھا۔ واری وثار ہو ہو گئی تھی۔ جُگنی کو اپنی ہتھیلیوں میں پسینہ آتا محسوس ہوا۔ جن کو اُس نے زور سے بند کیا ہوا تھا۔ وہ خود اپنی دلی کیفیت پر حیران ہو رہی تھی۔ وہ سکول سے لیکر یونی تک لڑکوں کے ساتھ پڑھتی آئی تھی۔ اُسکے بعد پچھلے دو سال سے ایک میگزین میں نوکری کر رہی تھی۔ جہاں گنتی کی لڑکیاں تھیں باقی سب مرد۔ اُسکا اپنا فیملی بیک گراؤنڈ ایسا تھا جہاں آئے دن مکس گیدرنگ میں پارٹیاں ہوتیں۔ کبھی کہیں ایسا مقام نہ آیا تھا جہاں وہ کسی مرد یا لڑکے کی موجودگی میں نروس ہوئی ہو۔ یا کسی ایسی ویسی سوچ کا دل و دماغ سے گزر ہوا ہو۔ یا بغیر کسی جسمانی مشقت کے سانس پھولتی محسوس ہوئی ہو۔ اس وقت براؤن سینڈلز میں قید سانولے پیروں کو دیکھ کر ہی اُسکا دل پسلیاں توڑ کر باہر نکلنے کو پر تول رہا تھا۔ وہ ہولے ہولے کانپ رہی تھی۔ اُس نے آج ابھی تک تاشفین کی جھلک تک نہیں دیکھی تھی۔ حالانکہ وہ سٹیج پر اُسکے پہلو میں بیٹھا تھا۔ مہندی والے دن اُس نے بڑی بے باکی سے تاشفین کو دیکھنا چاہا تھا۔ مگر جواب میں اپنے دل کی حالت دیکھ کر وہ حیران کی حیران رہ گئی۔

یہ تو نہیں تھا کہ وہ دنیا کا خوبصورت ترین مرد تھا۔ مگر کل اور آج مسلسل اس پوائنٹ پر سوچ سوچ کر وہ اس نتیجے پر پہنچی تھی کہ ایک دفعہ جو اُس نے کہیں پر لکھا پڑھا تھا کہ عورت ہر مرد سے نہیں شرماتی۔ ہر مرد کو دیکھ کر دھڑکن بے ہنگم نہیں ہوتی۔ زبان نہیں خُشک ہوتی۔ دل نہیں ڈوبتا۔۔۔۔ عورت ایسی کیفیات کا شکار صرف اپنے مرد کے سامنے ہوتی ہے۔ اُسی کے سامنے شرماتی ہے۔"

جُگنی کے لیے یہ فقرہ اس پر اس وقت بیتی حقیقت ثابت ہوا تھا۔ وہ اپنے کولیگز کے ساتھ گھنٹوں کام کرتی' دوستوں کے ساتھ بیٹھ کر مووِیز دیکھتے ہوئے اگر رومینٹک سین بھی آجاتا کبھی کان پر جوں تک نہ رینگی اور اس

وقت یہ عالم تھا کہ نہ ابھی اُسکو براہِ راست مخاطب کیا نہ براہِ راست نظروں میں دیکھا پھر بھی دل کا رائتہ بن کر ہر سمت میں جا گرا تھا۔

بیڈ سے تھوڑا ہٹ کر پڑی کُرسی کو بیڈ کی پائینتی کی جانب رکھ کر اُس پر بیٹھ گیا۔

" اسلام وعلیکم۔۔۔جُگنن صاحبہ۔۔۔"

جُگنن صرف سر ہلا پائی۔۔گلا خشک ہو گیا۔

" میں نے چند انتہائی اہم باتیں کرنی ہیں۔ مجھے آسانی رہے گی۔اگر تم چہرے پر پڑا تنبو ہٹا دو۔۔۔"

جُگنن کو بڑی حیرت ہوئی۔ بھلا وہ خود کیوں گھونگھٹ اُٹھائے؟ پر پھر بھی اُس نے اپنا پلو اُلٹ دیا۔

وہ جو اُسکی جانب ہی دیکھ رہا تھا۔ چند لمحوں تک اُسکی بولتی بند ہو گئی۔حیران نظروں سے دیکھتا چلا گیا۔

پھر سر جُھکا کر دھیرے سے مُسکراتے ہوئے بولا۔

" یہ بھی اچھا انداز ہے۔بیوی کو اتنا بنا سجا کر آدمی کے سامنے لایا جائے کہ بیچارہ پہلے ہی وار میں بہ خوشی ذبح ہو جائے۔اس وقت میرا تم سے ایک سوال ہے۔ جو جنت کی حوریں ہیں کیا وہ اتنی ہی خوبصورت ہونگی جتنی خوبصورت تم اس وقت لگ رہی ہو؟ اگر جواب ہاں میں ہے تو پھر میں کہنے پر مجبور ہوں کہ جو لوگ حوروں کی چاہت میں اپنے جسم پر بم باندھ کر اپنے پرخچے اُڑاتے ہیں وہ غلط نہیں ہیں۔ایسے حُسن کے لیے مرنے کا حق تو بنتا ہے۔مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ میں اُن لوگوں میں سے نہیں ہوں جو حور کے لیے موت کو گلے لگا لیں۔مجھے بغیر حور والی جنت ہی منظور ہے۔اسلیے اگر اس وقت تم میری بیوی ہوتیں پر الماس کی بہن نہ ہوتیں۔تو شائد میں ان لمحات میں خوش ہی ہوتا۔پر اب نہیں ہوں۔"

" یہ پچھلے دو چار دنوں سے جو جو ڈرامہ ہوا میں کسی میں دلی طور پر شریک نہیں تھا۔تمہاری بہن کی چاہت تھی کہ تمہاری میرے ساتھ شادی ہو۔اور میرا بھائی اپنی بیوی کا بہت زیادہ فرمانبردار ہے۔شائد اُسکی جنت بیوی کے قدموں تلے ہے۔ کیونکہ وہ اُسکا ہر جائز و ناجائز حکم بجا لاتا ہے۔تمہاری بہن نے میرے بھائی سے شادی نہیں کی بلکہ اُسکو گود لیا ہوا ہے۔

وہ بول رہا تھا۔اور جُگنن تعجب سے اُسکو سُن رہی تھی۔ جسے بھانپ کر وہ مزید بولا۔

"اوہ پلیز اگر تمہیں میرا اپنی بہن کی شان میں گستاخی کرنا بُرا بھی لگ رہا ہے تو بھی مجھے پرواہ نہیں ہے۔ ویسے بھی میں نے اپنی برداشت بڑی آزمالی مزید کی تو گنجائیش ہی نہیں بچی۔"

"یہ گھر' گاڑی' زیور' بنک بیلنس جو تمہارے والد نے دیا ہے۔ مجھے بھیک لینے کی نہ تو عادت ہے نہ مجھ پر خیرات لگتی ہے۔ ہٹا کٹا ہوں۔ حق حلال کی کھانے کا عادی ہوں۔ پلیز مجھے میرے بھائی کی کاپی مت سمجھنا۔ اگر ایسا کوئی خواب دیکھ کر یہاں موجود ہو تو تمہارے ایسے خواب اپنی موت آپ مرنے والے ہیں کیونکہ تمہارا واسطہ مرد کی شکل میں بسی عورت سے نہیں بلکہ اصل مرد سے پڑا ہے۔ یہ سب تمہارے والد نے تمہیں دیا ہے۔ رکھو چھوڑو جو مرضی کرو۔ مگر میری بیوی اگر بننا ہے تو یہ سب کچھ یہاں اسی طرح' اسی حال میں' اسی وقت چھوڑ کر میرے ساتھ چلنا ہوگا۔ میری دنیا میں' میرے گھر میں' مجھے میرے اصل رنگ میں قبول کرنا پڑے گا۔"

دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے۔ تاشفین کی نظروں میں سنجیدگی اور چیلنج تھا۔ اُس کے برعکس جگنن کی نظروں میں سوال اور ناسمجھی کے تاثرات تھے۔

" مگر میں تو پہلے ہی آپکی بیوی بن چکی ہوں۔"

نہ جانے کیسے اُسکی زبان سے نکل گیا۔ وہ تو یہ بات صرف دل میں ہی سوچ رہی تھی۔

وہ مُسکرایا۔ جگنن کے دل کی دھڑکن جیسے تھم گئی۔ تاشفین کے گال پر ڈمپل پڑے تھے۔ کیا کسی کی مُسکراہٹ ایسی جاندار بھی ہو سکتی ہے؟۔

وہ سوچ رہی تھی۔ اور پلکیں جھپکائے بغیر اُسکے چمکتے دانت دیکھ رہی تھی جو موتیوں کی طرح معلوم ہوئے ایک جھلک دکھا کر چھپ گئے۔ جگنن کے دل میں گہری خواہش جاگی۔ کاش یہ دوبارہ مُسکرائے۔۔۔۔

"ایک بات کا اعتراف میں اپنے رب کو حاضر و ناضر جان کر پوری ایمانداری سے کرنا چاہتا ہوں۔ تم حد سے زیادہ خوبصورت ہو۔ یا شائد مجھے ہی لگ رہی ہو۔ اگر صرف مجھے ہی خوبصورت لگ رہی ہو۔ تو میرے لیے یہ لمحہ فکر یہ ہے۔ کیونکہ میری اُنتیس سالہ زندگی میں کسی عورت نے مجھے اس طرح سے اپنی جانب متوجہ نہیں کیا جیسے تمہاری جانب اُٹھنے والی پہلی نظر نے مجھے متاثر کیا ہے۔ کاش تم الماس کی بہن نہ ہوتیں۔ میں تم سے اپنی پہلی ملاقات میں یہ بور قسم کی بکواس نہ کر رہا ہوتا۔ تمہاری تعریف میں لمبی لمبی چھوڑ رہا ہوتا۔ تم سے اتنے فاصلے پر بیٹھنے

کی بجائے تمہارے پہلو میں بیٹھتا۔اب تمہارے اور میرے تعلق کو قائم کرنے کی ایک ہی راہ ہے۔میرے ساتھ چلو۔۔۔ میں اپنے گھر واپس جا رہا ہوں۔میں چاہتا ہوں۔تم میرے ساتھ چلو۔۔۔"

جُگنن کو لگا تاشفین نے بھرے مجمعے میں رکھ کر اُس کے منہ پر تھپڑ مارا ہے۔گال دہکنے لگے۔

" آپ یہ سب مجھ سے اب کہہ رہے ہیں۔؟۔۔"

" تو اور کب کہتا۔۔؟۔۔"

" کم از کم نکاح کے بعد نہیں۔۔"

ڈبڈبائی آنکھوں سے اُسکی جانب شکوے سے دیکھ رہی تھی۔

" میں پسند ہی نہیں تھی تو یہ ڈرامہ کیوں کیا؟۔۔"

" تم میرے ساتھ جانا نہیں چاہتی ہو؟۔۔"

" مجھے کہیں نہیں جانا۔خاص کر آپ کے ساتھ تو کہیں بھی نہیں۔"

وہ جانتی ہی نہیں تھی۔کہ وہ کہاں سے بول رہا ہے۔ذہنی طور پر کس سطح پر کھڑا ہے۔وہ تو بس یہ سوچ کر رو رہی تھی کہ شادی ہوگئی اور وہ اب مجھے بتا رہا ہے۔میں پسند ہی نہیں ہوں۔

تاشفین کے چہرے پر ایک سایہ سا گزرا۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے اُٹھا۔جیب میں سے دو لفافے نکالے۔

" ایک لفافے میں اُن گفٹس کی قیمت ہے۔جو تم لوگوں نے میرے بھائیوں اور والد صاحب کو دیئے۔ دوسرے میں تمہارا حق مہر ہے۔میں یہ شادی کرنا ہی نہیں چاہتا تھا۔ ظاہر ہے جیسی تمہاری بہن ہے۔تمہاری بھی سوچ ویسی ہی ہونی ہے۔مطلب پرست دولت کی پُجاری۔مگر تمہارے بہنوئی کی زبان درازی کا جواب دینے کے لیے خاموش رہا۔تم میری ابھی پابند ہی نہیں ہوئیں۔تو آزاد کرنے کا سوال ہی نہیں بنتا۔ہاں اگر طلاق چاہیے ہو تو میرے وکیل سے رابطہ کر لینا۔اپنی بہن اور والد کو میرا پیغام دے دینا۔ہر انسان مارکیٹ میں بکنے والا کھلونا نہیں کہ خرید و اور پھر اپنی مرضی سے کھیلو۔میں تاشفین اسرار ہوں۔حارث اسرار نہیں ہوں۔اللہ حافظ۔"

کمرے سے نکل کر باہر کی جانب جاتے ہوئے تاشفین کے چہرے پر گہری سنجیدگی تھی اور نظروں میں

پیچھے چھوڑ کر پیٹھ کا سامنے کرنے والی حجلہ عروسی میں بیٹھی اڑیل بیوی کی گہری شبیہ۔۔۔۔

چوکیدار نے گیٹ کھولا۔

باہر فارس گاڑی میں منتظر تھا۔تاشفین کو دیکھ کر اُس نے نظر اُسکے عُقب میں ڈالی۔

وہ گاڑی کا دروازہ کھول کر فارس کے برابر بیٹھ گیا۔

" چلو۔۔۔"

" بھابھی؟۔۔"

" بھول جاؤ کوئی ہے بھی "

فارس نے دُکھ سے بند گیٹ کو دیکھا پھر تاشفین کے سنجیدہ چہرے کو اور گاڑی آگے بڑھا دی۔

وہ تو چلا گیا۔مگر جگنن ساری رات اُس جگہ سے ہل تک نہ سکی۔اتنی بے عزتی۔اتنا بڑا تھپٹر۔۔۔شادی کی رات دُلہا چھوڑ کر چلا گیا۔

صدمے اور بے یقینی نے اعصاب شل کر دیئے۔

ساری رات بیٹھ کر روتی رہی۔ اذانوں کے وقت اُٹھ کر کپڑے بدلے۔ تیار ہوئی اور دن نکلنے سے پہلے الماس کے نام پیغام چھوڑ کر اپنی دوست کے گھر چلی گئی۔

الماس نے سُسرال جا کر خوب اچھی طرح اُنکی اگلی پچھلی نسلوں کو کوسنے دیئے۔اسرار صاحب شُکر کرتے رہے کہ جب وہ آئی تھی تو چاروں لڑکے گھر پر نہیں تھے۔خاص کر تاشفین اور آ جا کر الماس ڈرتی بھی اُسی سے تھی۔باقی سب کو تو وہ جیم کی طرح ٹوسٹ پر لگا کر کھانے والی تھی۔

اب جو ہونا تھا۔وہ ہو چُکا تھا۔جگنن ایک ہفتہ اپنی دوست کے گھر چُھپے رہنے کے بعد واپس باپ کے گھر آ گئی۔نئے گھر کو تالا لگا دیا گیا۔ جگنن نے اس موضوع پر بات کرنے سے ہی انکار کر دیا تھا۔بلکہ سیدھی سیدھی دھمکی دی ہوئی تھی۔اگر کسی نے میرے سامنے تاشفین اسرار کا ذکر بھی کیا تو ساری عمر اپنی شکل تک نہیں دکھاؤں گی۔دوسرے ہفتے سے ہی واپس اپنی جاب پر جا رہی تھی۔مگر اسکا مطلب یہ نہیں تھا کہ اُسکو اندر ہی اندر یہ دُکھ کھا نہیں رہا تھا۔چار ماہ بعد آج اُس کو اچانک سامنے دیکھ کر ساری بے عزتی یاد آ گئی تھی۔

اس وقت وہ اپنے ڈیسک پر بیٹھ کر کینڈی کرش کھیل رہی تھی جب باس صاحب نازل ہوئے۔

پہلے اُسکو دیکھتے رہے کہ اپنے فون سے نظر اُٹھا کر اُنکو دیکھتی ہے۔ پر جب تین منٹ گُزر گئے مگر نہ اُس نے نظر اُٹھائی نہ اُنکی جانب متوجہ ہی ہوئی تو وہ بے دلی سے کُرسی کھینچ کر بیٹھ گئے۔ جس پر کرسی نے چیخیں مارتے ہوئے پورا احتجاج کیا تھا۔

"اپنے شوہر کو دیکھ کر آئے ہوئے دو گھنٹے گُزر گئے ہیں۔ آخر واپس نارمل حالت میں آنے کو تمہیں اور کتنا وقت درکار ہے۔ پرچہ پرسوں پریس میں جانا ہے۔ اور ابھی تک تمہارا آرٹیکل سبمٹ نہیں ہوا۔"

"ہونا بھی نہیں ہے۔ مجھ پر ایک دفعہ ہی فاتحہ پڑھ لیں۔ بڑا شوق تھا ناں آپکو ایس پی کا انٹرویو چھاپنے کا"

"مجھے کیا الہام ہونا تھا کہ وہ تمہارا بھگوڑا شوہر ہے۔"

" اب تو لگ گیا نا پتہ۔ جا کر دیگیں بانٹیں۔"

" یہ جو تم منہ پھلا کر سرد آہیں بھر بھر کر گرمی میں کمی کر رہی ہو اسکا حل اب کیا ہے۔"

" کوئی حل نہیں ہے۔ مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں۔"

" تمہیں اس ماہ کی تنخواہ نہیں دونگا۔"

" ہاں پہلے تو آپ مجھے گن کر وقت پر دیتے ہیں۔"

" تم کونسا کوئی ضرورت مند لڑکی ہو۔"

" نہیں میں تو شوقیہ کھجل ہونے کے لیے یہاں آتی ہوں۔ پیسے مجھے کیا کرنے ہیں۔"

" ہاں بھئی ایس پی کی بیوی ہو۔"

" میرے سامنے اُسکا نام مت لیں۔۔۔!!۔۔"

" ویسے تم بتانا پسند کرو گی کہ تم دونوں کے درمیان ناراضگی کس بات کی ہے؟۔۔"

" کوئی ناراضگی نہیں ہے۔"

" تو پھر کیا ہے؟۔۔"

" میں اُسکو پسند نہیں ہوں۔"

" کیا وہ تمہیں پسند ہے؟۔"

" اُسکے علاوہ کوئی بھی پسند نہیں ہے۔"

" ہوا کیا تھا؟۔۔"

" اُس نے کہا تھا میرے ساتھ میرے گھر چلو۔ میں نہیں گئی۔ وہ چلا گیا۔ بس۔۔۔"

" ہیں۔۔۔!! تم نے چلے جانا تھا۔"

"ایک دم سے تو اُس نے ایسی بات کر دی۔ مجھے فوری طور پر خاک بھی سمجھ نہ آیا۔ خیر اب بہت دیر ہو چکی ہے۔"

" اُسکا گھر کدھر ہے؟۔۔"

" جہاں وہ رہتا ہے۔"

" وہ کہاں رہتا ہے؟۔۔"

" اپنے گھر رہتا ہے۔ اور کہاں رہے گا۔"

" تو تم اب کیوں نہیں چلی جاتیں۔۔"

" کیوں جاؤں؟ کیا میری کوئی عزت نہیں ہے۔ ویسے سے پہلے مجھے چھوڑ گیا۔ اور میں اُسکے پیچھے جاؤں؟ کیوں؟ کیا ایسی ہی گری پڑی ہوں۔؟"

" دیکھو تمہارے ڈیڈی کی کال آئی تھی۔ وہ تمہارے لیے بڑے پریشان ہیں۔ کیا تم طلاق لینا چاہتی ہو؟"

" شائد۔۔"

" میں تو جس جگن کو جانتا ہوں۔ وہ ہار ماننے والی نہیں ہے۔ اور نہیں تو کم از کم اُسکے گھر چار دن رہ کر اپنے کیس کی تفتیش ہی کر آؤ۔ وہ اگر اس طرح سے گیا تو گیا کیوں۔۔"

" مجھے کُچھ بھی جاننے کا کوئی تجسس نہیں ہے۔"

" ٹھیک ہے پھر میں تمہارے ابا سے کہہ دیتا ہوں۔ کوئی اچھا سا وکیل ڈھونڈ کر اُس ایس پی کو خلع کا نوٹس بھجوا دیں۔ اور جو اُنکے دوست کا بیٹا باہر سے مکینیکل انجنیر نگ کر کے آیا ہے اس کے ساتھ رشتے کی بات ڈن کر

دیں۔"

اُس نے فون میز پر پھینکا۔۔۔اور اپنے بوڑھے باس کو تعجب سے دیکھا۔

" آپ میرے دوست ہیں یا دُشمن؟۔۔"

" سیدھا سا جواب یہ ہے۔میں تمہیں ایسے نہیں دیکھ سکتا۔یا تو اُسکے گھر جا کر اُسکو سمجھنے کی کوشش کرو یا اپنی راہ الگ کرو۔"

" اگر اُس نے مجھے اپنے گھر گھُسنے ہی نہ دیا؟۔۔"

" پھر ایسے بے حس بدتمیز انسان کے ساتھ تعلق رکھنا بے وقوفی ہی ہوگی۔"

" کیا یہ آپکا مخلصانہ مشورہ ہے؟۔"

" سو فیصد۔۔"

" چلیں میری ایک ہفتے کی چھُٹی قبول کریں۔قسمت آزما لینے میں کیا حرج ہے۔یا تو وہ ہمیشہ کے لیے دل کا مکین بنے گا یا پھر ماضی کا حصہ۔۔وش می گڈ لک۔۔۔"

" بیسٹ آف لک۔۔!!۔۔"

☆......☆......☆

اسرار احمد اور روبینہ بیگم کی جوڑی سارے خاندان کی آئیڈیل جوڑی تھی۔اسرار احمد خود تو اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد تھے مگر اللہ نے اُنکو پانچ بیٹوں سے نوازا ہوا تھا۔دوسری طرف روبینہ دو بہنیں ہی تھیں۔دوسری بہن جو کہ عمر میں اُن سے چھوٹی تھیں۔وہ اپنے شوہر اور بچوں کے ساتھ امریکہ میں مقیم تھیں۔

اسرار احمد کا رئیل اسٹیٹ کا کاروبار تھا۔جس سے اچھی خاصی آمدنی تھی۔ساتھ ہی اُنہوں نے بھلے وقتوں میں مارکیٹ کے اندر پانچ دوکانیں لے رکھی تھیں جنکا کرایہ تب بڑا مددگار ثابت ہوا جب ایک دن بارش اور آندھی کی وجہ سے کھمبے کی تاریں گری ہونے پر سارا راستہ شارٹ تھا۔قسمت کی بات اسرار احمد کا گُزر وہاں سے ہوگیا۔اس قدر شدید بجلی کے جھٹکے لگے۔کہ تین ماہ ہسپتال میں گُزارنے کے بعد جان تو بچ گئی۔مگر دونوں ٹانگیں اور ایک بازو کاٹنا پڑا۔وہ بچوں اور بیوی کے لیے بڑا صدمہ تھا۔مگر فاطمہ کی جواں مردی نے گھر کو بکھرنے نہیں

دیا۔ حارث کو سیٹھ اظفر کے دفتر میں نوکری تو ملی پر ساتھ ہی الماس نے حارث کے حواسوں پر حملہ کیا۔ اور وہ چاروں شانے چت ہو گیا۔ ماں باپ نے شادی کر دی۔

الماس نے آبادی میں گھسے اس دو احاطے کے مکان میں رہنے سے صاف انکار کر دیا۔ اُسکو نیا مکان لیکر دینے اور کاروبار کرنے کے چکر میں حارث نے دُکانیں تین کروڑ میں بیچ کر دو حصے سرمایہ کاروبار میں لگایا۔ ایک حصے سے بیوی کی مرضی کی کوٹھی لی۔ ماں باپ کو ساتھ لے جانا چاہا تو اُنہوں نے بہو کی شکل کے زاویے دیکھتے ہوئے ساتھ جانے سے صاف انکار کر دیا۔

پہلے پہل حارث گھر پر خرچہ دیتا رہا۔ کیونکہ اُس نے وعدہ کیا تھا۔ بزنس میں سارے بھائیوں کے نام کے شیئر رکھے گا۔ مگر جب فاطمہ کو یک دم کینسر نے آلیا۔ اور ان لوگوں کو علم بھی تب ہوا جب مرض آخری سٹیج پر پہنچ چُکا تھا تاشفین نے یک مُشت پچیس لاکھ کی رقم حارث سے لیکر ماں کے علاج پر لگا دی۔ مگر اُسکی لاکھ کوشش اور جتن کے باوجود ماں کی جان نہ بچی۔ حارث کی شادی کو صرف ایک سال ہوا تھا جب فاطمہ اپنے اصل دیس سُدھار گئیں۔

یہ چوٹ ایسی تھی۔ جس نے لڑکوں کی اور اسرار کی کمر توڑ دی۔ سب سے چھوٹا عباس صرف چھ سال کا تھا۔ اس کڑے وقت میں تاشفین نے آگے بڑھ کر اپنے چھوٹے بھائیوں کو سمیٹ لیا۔ کیونکہ ماں کی بیماری کے دوران وہ ہی اُنہیں لیکر ڈاکٹروں کے چکر لگاتا رہا تھا۔ ماں کے سب سے زیادہ قریب بھی وہی تھا۔

اس کے بعد حارث نے جو رنگ دکھایا اُس نے سب کو اُس سے اور اُسکی بیوی سے متنفر کر دیا تھا۔ اُس نے باپ کے سرمائے کو واپس کرتے ہوئے سو سو بار جتایا۔ کیسے وہ محنت کر کے اُن لوگوں کی کالج و یونی کی فیسیں بھر رہا ہے۔ کیسے اُنکو پال رہا ہے۔ اپنی بیوی ایک ماہ میں کتنے جوڑے بناتی اُسکا حساب کرنا حرام تھا۔ مگر باپ اور بھائیوں کو مہینے کے چند ہزار دیتے ہوئے بھی دونوں میاں بیوی دس دفعہ احسان جتاتے۔ جس پر ایک دن تاشفین نے بھائی کے سامنے ہی الماس کی اچھی خاصی بے عزتی کر دی۔ اور مزید اُن لوگوں کی مدد لینے سے انکار کر دیا۔

مگر حارث آکر باپ کو مہینے کے مہینے بیس تیس ہزار دے جاتا۔ جس سے گھر کا کھانا پینا چلتا۔ تاشفین تعلیم

کے ساتھ ساتھ پارٹ ٹائم نوکری کرتا رہا۔ کیونکہ چاروں بھائی پڑھ رہے تھے۔ اور خرچہ اچھا خاصہ تھا۔ تیس چھوڑ پچاس ہزار سے بھی کام چلنا ممکن نہیں تھا۔ فیسوں کے لیے گھر کو گروی رکھ کر خطیر رقم بنک سے اُدھار لیکر کام چلایا گیا۔ باقی کی رقم بنک میں جمع کر دی۔ وہ خود تو اسکالر شپ پر ایم بی اے کر گیا۔ مگر اُس سے چھوٹے فارس اور شعیب ابھی زیر تعلیم تھے۔ فارس ایرو ناٹیکل انجینئر بن رہا تھا۔ حسیب بی اے کر رہا تھا۔ جبکہ عباس ابھی چھٹی جماعت کا طالب علم تھا۔ چار سال سے وہ لوگ ماں کے وجود سے محروم تھے۔ گھر میں صرف مرد ہی مرد تھے۔ عورت نام کو بھی نہ تھی۔ نوکر رکھنے کی اپنی حیثیت نہ تھی۔ سارے کام چاروں بھائی خود ہی آپس میں بانٹ کر کر لیتے۔ ایک صرف کپڑے دھونے کا مسئلہ ایسا تھا۔ جسے دھوبی ہی حل کرتا۔

دو سال پہلے حارث نے بزنس کو مزید بڑھایا اور تاشفین کی مدد مانگی۔ اُس نے تگڑی سی تنخواہ کا مطالبہ رکھ کر مدد دینے کی حامی بھری تھی۔

مگر شادی کے بعد وہ وہاں سے نوکری چھوڑ کر سروس جوائن کر چُکا تھا۔ اپنی اب تک کی ہوئی سیوینگز وہ شادی والے دن حق مہر اور دوسرے خرچے کے طور پر جگن کو دے آیا تھا۔ جس کے نتیجے میں گاڑی ایک دفعہ پھر زیرو سے سٹارٹ ہوئی تھی۔ مگر اُسکو غم روپے پیسے کا نہیں تھا کیونکہ پیسہ آنی جانی چیز ہے۔ کمایا جا سکتا ہے۔ انسان نہیں ملتے۔ جو چوٹ بھائی نے دی تھی۔ اُسکی تکلیف نہیں جاتی تھی۔

☆......☆......☆

" تم اتنے بڑے بڑے بیگ لیکر آخر جا کہاں رہی ہو؟۔۔"

" ممی بتایا تو ہے اپنی دوست کی شادی میں شرکت کے لیے اسلام آباد جا رہی ہوں۔ اب بار بار تو نہ پوچھیں.۔۔۔"

" مگر ہنی بیٹا اس طرح اچانک؟"

" ممی رات اُس نے مجھے کال کر کے بتایا ہے۔ اب آپ مجھے جانے دیں۔ باہر ٹیکسی آ گئی ہے۔ میری فلائٹ مُس ہو جائے گی۔ اور ہاں میں کوئی مہینہ رہے بغیر واپس نہیں آؤنگی۔ ڈیڈی کو بتا دیجئے گا۔"

فوری طور پر باہر نکل آئی۔ جہاں ٹیکسی کی بجائے حارث گاڑی میں انتظار کر رہا تھا۔

" نکلنے میں اتنی دیر لگاتی ہو؟۔۔"

" اپنی ساس کو جا کر شکریہ بولیں۔اُنہی کے سوال ختم نہیں ہو رہے تھے۔"

" اور یہ اتنا سارا سامان لیکر کیا سفاری پارک کی سیر کو جا رہی ہو؟۔۔"

" آپ سفاری کی بات کر رہے ہیں۔ مجھے یوں لگتا ہے جیسے دوسری دُنیا میں جا رہی ہوں۔مجھے جو جو باتیں آپ کی بیگم نے آپکی فیملی کے بارے میں بتائی ہیں انہیں سن کر تو میرا تو سوچ سوچ کر دل ڈوب رہا ہے۔وہاں کیسے رہوں گی۔جب بھی آپ کو فون کروں۔فوراً مجھے لینے آجائیے گا۔"

" مجھے تمہارے فیصلے سے انتہائی خوشی ہوئی ہے۔مجھ سے بہت سی زیادتیاں ہوئی ہیں۔مگر تمہارے اور تاشفین کے رشتے میں میری دلی ایمانداری شامل تھی۔میں اس حوالے سے اپنے بھائی کو کوئی دُکھ دینا نہیں چاہتا تھا۔مگر جو اللہ کو منظور۔میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں۔"

پینتالیس منٹ کی مسافت کے بعد حارث نے ایک بڑے سے بازار میں گاڑی روک کر سامنے موجود کریانے کی دُکان پر کھڑے تیرہ تیرہ سال کے لڑکوں کو اشارے سے اپنی طرف بُلایا۔خود بھی گاڑی سے باہر نکل آیا۔بوٹ کھول کر لڑکوں کو بیگ اپنے گھر تک لے جانے کا حکم دیا۔سارا محلّہ حارث اسرار سے بڑا مرعوب تھا۔لڑکوں نے فٹافٹ اتنے بڑے بڑے تین بیگ اپنے کندھوں پر لادے اور ایک تنگ گلی میں گھُس گئے۔

حارث نے اُسکی جانب کا دروازہ کھولا۔شام کے چار بجے کا وقت تھا۔لائٹ گئی ہوئی تھی۔ساری فضا میں حبس اور گرمی عروج پر تھی۔کچھ ارد گرد آتے جاتے لوگوں کی پوسٹ مارٹم کرتی نگاہیں۔جُگنو گاڑی سے نکلی اور تیز تیز قدم اُٹھا کر جاتے حارث کے پیچھے چل دی۔

اُس نے اونچی ایڑی والا جوتا پہنا ہوا تھا۔اونچی نیچی گلی میں دو دفعہ اُسکا پاؤں مُڑتے مُڑتے بچا۔دو پٹ کے براؤن لوہے کے دروازے کے سامنے حارث کے قدم رُکے۔

" لو بھئی تمہاری منزل آگئی ہے۔تم اندر جاؤ اور میں واپس چلتا ہوں۔الماس کی دوست کے بیٹے کی سالگرہ ہے۔لیٹ ہو گیا تو شامت آجانی ہے۔تم بلا جھجک اندر جاؤ۔۔۔ فی امان اللہ۔۔۔"

اُسکے سر پر ہلکا سا ہاتھ کا دباؤ ڈال کر اُنکے قدم واپسی کو مُڑ گئے۔

بیگ لیکر جانے والے لڑکے دوڑتے ہوئے گھر سے نکلے اُسی طرح بھاگتے گلی سے بھی نکل گئے۔وہ وہیں کھڑی تھی۔

نہ اندر سے کوئی استقبال کو برآمد ہوا نہ گلی میں کوئی ذی روح آس پاس بچا۔ وہ اللہ کا نام لیکر کھلے ہوئے دروازے سے اندر داخل ہوئی۔

اندر سے آوازیں آ رہی تھیں۔

"شیبی مجھے یہ ایڈی ڈاس کا بوٹ ڈرائینگ کی کاپی میں بنا دو۔پلیز ورنہ کل میری ٹیچر میرے نمبر کاٹ لے گی۔"

" اوئے یار جب کہہ چکا ہوں کہ بنادوں گا تو بنا کر ہی سوؤنگا۔۔۔"

" مگر مجھے کاپی واپس اپنے بیگ میں رکھنی ہے۔پچھلی دفعہ بھی تم نے رات کو بنانے کا کہہ کر کاپی اپنے کمرے میں اپنی چیزوں میں گُم کر دی تھی۔"

"بس جو بات منہ سے نکل جائے ناں۔۔۔اُس پر اُسی وقت محل بنا کر دم لیا کرو۔اس وقت اندھیرے میں تمہارا سر سکیچ کروں۔ کیا مجھے بلی سمجھا ہوا ہے۔"

اب کے تیسری آواز آئی۔۔۔

" بلی نہیں بلا۔۔۔!!وہ بھی شاہ کالا۔۔۔وہی جو راستہ کاٹتا ہے۔"

" اور تم خود کیا ہو وہ بھی بتا دو؟۔۔"

" میں شہزادہ گلفام ہوں۔پڑی ٹھنڈ کلیجے میں؟۔۔"

"ابھی بھائی آجائے لگ پتا جائے گا۔ ٹی وی کو گیند مار کر سکرین کا کیا حشر کیا ہے۔جب جوتے پڑ رہے ہونگے تب بتانا کہاں کے شہزادے ہو۔"

"اس مسئلے کا میرے پاس ایک حل ہے۔میں ہال کا بلب فیوز کر دیتا ہوں۔نہ بتی جلے گی۔نہ بھائی سکرین دیکھے گا۔"

وہ پنجوں پر وزن ڈال کر دھیرے دھیرے چلتی راہداری سے نکل کر اندر آئی تھی۔

گیس کا لیمپ جل رہا تھا۔اور یہ آوازیں چھت کے لینٹر میں لگی گرل سے آرہی تھیں۔بولنے والے بھی اوپر ہی موجود تھے۔

" کون۔۔؟؟۔۔"

اپنے پیچھے آواز سُن کر اُسکی چیخ جب نکلی بجلی بھی اُسی وقت آگئی۔

نسوانی چیخ نے اوپر موجود عوام کو بھی متوجہ کر دیا تھا۔مگر بتیاں جلتے ہی وہاں نظر آنے والی ہرنی کو دیکھ کر تینوں بھائی آگے پیچھے سیڑھیوں کی جانب آئے۔

اسرار احمد اندر کمرے میں مغرب کی نماز پڑھ کر نکلے تھے۔اپنی چھوٹی بہو کو اسطرح اپنے سامنے دیکھ کر خوشگوار حیرت کا شکار ہوئے۔

" جگنی بیٹی تم یہاں؟۔۔"

" اکیلی آئی ہو؟۔۔"

" جی وہ حارث بھائی کے ساتھ آئی ہوں۔"

اسرار نے نظر موڑ کر بیرونی دروازے کی جانب دیکھا۔اُن کے عمل کو دیکھ کر اُس نے وضاحت کی۔

" وہ مجھے چھوڑ کر واپس چلے گئے ہیں۔اُنہیں کہیں جانا تھا۔"

"ہاں اُسے ہمیشہ ہی کہیں جانے کی جلدی ہوتی ہے۔خیر تم کھڑی کیوں ہو بیٹھو۔شیبی 'فارس نیچے آؤ دیکھو کون آیا ہے۔۔۔!!۔۔"

" عباس۔۔۔!! بھابھی آئی ہے۔۔!"

اُنہوں نے کلیئر اور اونچی آواز میں پُکارا تھا۔جگنی کو یقین تھا کہ سیڑھیوں کے اوپر وہ کھڑے تھے مگر سامنے نہ آئے۔۔اُسکو شدید قسم کی حجالت کا احساس ہوا۔

اُسکے گال شرمندگی سے سُرخ ہوتے دیکھ کر اب کے اسرار احمد بولے تو آواز میں حکم تھا۔

" گھر پہ مہمان آئے تو خوشی سے استقبال کیا جاتا ہے۔نہ کہ چھپ کر کھڑا ہوا جائے۔"

اُن کے کہنے کی دیر تھی۔سیڑھیوں سے دھڑم دھڑم کی آوازوں کے ساتھ آگے پیچھے تین لوگ نیچے آئے۔

تینوں نے مشترکہ سلام کیا۔سب سے لمبے والے کا تعارف اسرار احمد نے فارس کے نام سے کروایا۔وہ ہو بہو تاشفین کی کاپی تھا۔مگر اُس کے مقابلے میں انتہائی پتلا۔حسیب تاشفین سے چھوٹا شکل میں اسرار احمد اور حارث بھائی سے مشابہت رکھتا تھا۔البتہ عباس سب سے الگ لگا۔

عباس نے ہی خوش دلی سے آگے آکر جُگن سے ہاتھ ملایا۔

چند پل عجیب سی اجنبی خاموشی کے ساتھ وہ سب لوگ وہاں کھڑے ہوکر ایک دوسرے سے نظریں چُراتے ہوئے کرنے کو کوئی بات ڈھونڈتے رہے۔یہاں بھی اسرار احمد کو ہی بولنا پڑا۔۔۔

بہن کا سامان اُٹھا کر اندر کمرے میں رکھو اُسکو بیٹھنے کے لیے کوئی چیز پیش کرو۔کیا ہو گیا ہے۔کیوں بُت بن کر کھڑے ہو؟۔۔"

سب سے پہلے فارس کی زُبان پر کُھجلی ہوئی۔

" کیا آپ سامان لیکر آئی ہیں؟۔"

جُگن نے مُجرموں کی طرح ہاں میں گردن ہلائی۔

" اسکا بھلا کیا مطلب ہوا۔۔؟؟۔"

حسیب کے سوال پر جواب عباس کی جانب سے آیا۔

" بے وقوفو۔۔۔!اسکا مطلب ہے جُگن آپی ہمارے گھر رہنے کے لیے آئی ہیں۔"

فارس نے اپنی پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتے ہوئے بے صبری سے پوچھا تھا۔

" کیا یہ سچ کہہ رہا ہے۔۔؟۔"

اب کی دفعہ جُگن کی آنکھوں میں پانی آ گیا۔اتنی گرمی اوپر سے اتنا سخت انٹرویو۔۔۔

" اگر تم لوگوں کو یہاں کھڑی اچھی نہیں لگ رہی ہوں تو کیا واپس چلی جاؤں۔۔؟۔"

تینوں بھائی اپنی جگہ ساکت ہوگئے۔عباس آگے آکر اُس سے لپٹ گیا۔

" ویلکم ہوم۔۔۔!!۔۔"

دوسرے دونوں بھی حرکت میں آئے۔

" ابا آپی کا سامان کہاں رکھنا ہے؟۔۔"

" فی الحال تو ڈرائینگ روم میں رکھ دو کیونکہ صاحب جی کا کمرہ تو اس قابل نہیں ہے۔"

وہ اے سی والے کمرے میں رہتی تھی۔ یہ کہنا پڑے گا کہ اس سے پہلے اتنی گرمی نہیں دیکھی تھی۔سب سے پہلے اُس نے اپنا ریشمی لباس تبدیل کر کے سادہ لون کا دوپٹہ سیٹ پہنا۔پھر ہلکی پھُلکی گپ شپ کے دوران سب نے مل کر کھانا کھایا۔اسرار احمد نے حسیب سے کہا وہ مارکیٹ سے بہن کے لیے کھانے کو کُچھ اُسکی پسند کا لے آئے۔

مگر جگنن نے انکار کرتے ہوئے کہا کہ جو گھر میں بنا ہے وہ بھی وہی کھائے گی۔

پھر بھی آلو گوشت کے ساتھ فارس تندور سے روٹیاں لینے گیا تو آئس کریم اور تکے وغیرہ لے آیا۔

گھر میں کُل پانچ کمرے تھے۔ایک حسیب اور فارس کا' ایک ابا اور عباس کا' ایک تاشفین کا' چوتھا ڈرائینگ روم کے طور پر استعمال ہوتا۔ایک فیملی روم تھا۔جہاں ٹی وی رکھا تھا۔اُسی ایک کمرے میں گرمیوں میں اے سی اور سردیوں میں ہیٹر لگا کر سارے سوتے۔

مگر آج اُس کمرے میں صرف جگنن کا بستر لگا۔اسرار احمد کو تو ویسے بھی اے سی میں نیند نہیں آتی تھی۔وہ سردی ہوتی یا گرمی اپنے ہی کمرے میں سوتے۔

حسیب' فارس اور عباس جگنن کو سوتا ہوا تصور کر کے باہر لاؤنج میں بیٹھ کر گپیں مارتے ہوئے یہی سمجھے ہوئے تھے جیسے اُنکے اور جگنن کے درمیان لوہے کی دیوار حائل ہو جو باہر کی آواز اندر نہیں جانے دے گی۔پر ایک تو اجنبی جگہ' اجنبی ماحول' اجنبی لوگ' اوپر سے اتنی زور زور سے آتی آوازیں' رہی سہی کسر وہ بدبو پوری کر رہی تھی جو اس وقت کمرے میں نہ جانے پسینے سے بھیگی کسی چیز سے اُبھر رہی تھی۔

بڑا صبر کرنے کی کوشش کی مگر بے سود۔آخر اُٹھ کر دروازہ کھولنا ہی پڑا۔

دروازہ کھُلنے کی آواز پر لاؤنج میں یک دم خاموشی چھا گئی۔تینوں کی نگاہیں اُسی جانب اٹھیں۔کھُلے دروازے کے درمیان میں کھڑی ہو کر وہ تینوں کو باری باری گھورتے ہوئے بولی۔

"اتنے خاموش کیوں ہو گئے ہو۔ پریس کانفرنس ختم ہو گئی؟۔۔ اندر کمرے میں کس نے اپنے گندے

موزے اُتار کر پھینکے ہوئے ہیں ؟ اگر یہ سازش اس لیے تھی کہ مجھے آتے ہی ڈرادو گے اور میں آج کی رات ہی یہاں سے بھاگ جاؤنگی۔تو جان لو میں سر پہ کفن باندھ کر آئی ہوں۔"

عباس جلدی جلدی بولا۔۔۔

" کیا آپ بھائی کو اپنے ساتھ لے جانے آئی ہیں؟۔۔"

" مجھے تمہارے بھائی کا اچار نہیں ڈالنا ہے۔نہ ہی اُن سے اپنے محلے کی صفائی کروانی ہے کہ خاص اُنکو لیکر جاؤنگی۔"

فارس نے اُسکی معلومات میں اضافہ کرنا ضروری جانا۔

" ویسے تو ہمارا سارا گھر ہی کوئی خاص صاف سُتھرا نہیں ہے۔پھر بھی سب سے زیادہ گندا کمرہ آپ کے مجازی خُدا کا ہے۔اسلیے اُنکو ساتھ لیجا کر بھی کوئی فائدہ نہیں ہونے والا۔موصوف کو صفائی سے خاص چڑ ہے۔اور آپ کے کمرے میں موزے کسی سازش کے تحت نہیں رکھے۔ہمارے گھر میں ایک عدد چوہا گُھسا ہوا ہے۔اُس کو حسیب کے گندے موزوں کی نایاب خوشبو سے خاص قسم کی الرجی ہے۔جس کمرے میں موزے موجود ہوں۔وہ وہاں جانا حرام سمجھتا ہے۔اب آپ سوچ لیں۔چوہے کی کمپنی پسند ہے یا موزوں کی خُوشبو۔۔۔؟"

جُگنو کی آنکھیں وحشت سے پھیل گئیں۔ایک ہی جست میں بھاگ کر اُن لوگوں کے درمیان صوفے پر پاؤں اوپر کر کے بیٹھ گئی۔

" اگر تو یہ چوہا بھی کسی سازش کا حصہ ہے۔تو یاد رکھنا بڑا پچھتاؤ گے۔مجھے چوہوں کو پکڑنے کے ایک سو ایک طریقے معلوم ہیں۔"

تینوں بھائیوں نے ایک وقت میں گردن موڑ کر اُسے دیکھا۔جو پھیلی آنکھوں سے ارد گرد کا جائزہ لی رہی تھی۔کُچھ دیر تک چاروں یونہی خاموشی سے بیٹھے رہے۔

" کیا انکل سو گئیے؟۔۔"

" ہاں جی وہ اگر نو بجے تک سونے کے لیے نہ لیٹیں تو پھر ان کو بڑی دیر تک نیند نہیں آتی ہے۔"

حسیب کے بتانے پر بے اختیار اُسکی نظر سامنے کلاک پر گئی۔جہاں پونے دس ہو رہے تھے۔

" تمہارا بھائی کس وقت گھر آتا ہے؟۔۔"

" عام طور پر تو آٹھ بجے تک آجاتے ہیں۔ پر آج چھ بجے کال آئی تھی۔ کہہ رہے تھے کہ رات لیٹ آئیں گے۔"

" مجھے ڈر لگ رہا ہے۔"

اب کے بولنے والا حسیب کی بجائے فارس تھا۔

"چوہے سے؟ فکر نہ کریں وہ صوفے پر نہیں چڑھ سکتا۔ ویسے بھی وہ حسیب کا پکا دوست ہے۔ اِسکی خاطر وہ آپکا احترام ہی کرے گا۔"

" یک۔۔۔۔!! مجھے چوہے سے احترام کروانے کا کوئی شوق نہیں ہے نہ ہی میں اُس سے ڈرتی ہوں اور اگر اب چوہے کا نام بھی لیا تو میں نکل کر باہر گلی میں بیٹھ جاؤنگی۔"

" پر خود ہی تو کہہ رہی ہیں آپ کو ڈر لگ ہے۔ کیا حسیب یا باسی سے ڈر رہی ہیں؟۔۔"

"ارے نہیں بھئی تمہارے بڑے بھائی سے ڈر رہی ہوں۔ مجھے یہاں دیکھ کر غُصے میں آ گئے تو؟ اگر مجھے یہاں سے چلے جانے کا حکم دے دیا تو؟۔۔"

" کیا آپ میرے بھائی کو اس قدر بدذوق اور غیر مہذب سمجھتی ہیں؟۔۔"

فارس کی بات کے جواب میں وہ جل کر بولی۔۔۔

" نہیں نہیں ماشااللہ سے بہت ہی تہذیب یافتہ اور سُلجھے ہوئے انسان ہیں۔ بیوی کو شادی والے دن ہی اکیلا چھوڑ کر بھاگ آئے۔" نہ جانے وہ کیوں اتنی جذباتی ہوگئی۔ اُسکے آنسو دیکھ کر وہ تینوں بھائی ٹوٹے ہوئے سپرنگ کی طرح اپنی جگہ سے اُچھلے۔

" ارے آپ تو رونے ہی لگ گئی ہیں۔ معاف کر دیں' میرا مقصد آپ کہ دل آزاری کرنے کا ہرگز نہیں تھا۔"

"اُس نے آنسوؤں کے درمیان ہی فارس کو گھورا۔۔۔

"تم کیوں معافی مانگ رہے ہو۔ میرا دل تو تمہارے بھائی نے دُکھایا ہے۔ لاٹ صاحب نے نکاح کے

بعد سے پہلی بات ہی یہ کی کہ نکاح میری مرضی سے نہیں ہوا نہ میں تمہیں پسند کرتا ہوں۔ بھلا کوئی ایسا بھی کرتا ہے؟۔الماس سے ایشوز تھے۔ مجھے تو درمیان میں نہ گھسیٹتے۔ نہ مجھے خود کو سمجھنے کا موقع دیا نہ میرے دل کی سُنی بس خود ہی مجھے کٹہرے میں کھڑا کر کے ' خود ہی وکیل بن گئے اور پھر خود ہی جج بن کر فیصلہ بھی سُنا دیا۔ کہنے لگے کہ طلاق لینی ہوئی تو میرے وکیل سے رابطہ کر لینا۔ کوئی پوچھے اُس وقت تو تم سے شادی کئے ابھی چوبیس گھنٹے بھی نہیں ہوئے تھے۔ میں طلاق لینے کا کیوں سوچتی اور اگر مجھے طلاق ہی لینی تھی تو اس سے شادی ہی کیوں کرتی۔ سارے خاندان و دوستوں کے سامنے تماشہ بنا دیا۔ اور تو اور انکی بھابھی صاحبہ نے بھی مجھے ہی الزام دیا۔ ہائے جُگنن تم سے اپنا شوہر تک نہ قابو ہوا۔ جیسے جُگنن نے تو شوہر کو قابو کرنے کے لیے کورس کر رکھا تھا۔"

آنسو بہاتے ہوئے وہ مسلسل بول رہی تھی۔

ایک بھائی بھاگ کر ٹشو لے آیا۔ دوسرے نے پانی کا گلاس اُسکے ہاتھوں میں تھمایا۔ تیسرا اُسکو ٹیڈی بیئر کی طرح ساتھ چمٹ کر ڈھارس بندھا رہا تھا۔ جس پر فارس نے اُسکو پیچھے دھکیلے ہوئے جھڑکا۔۔۔

" اوُ گندے۔۔۔!! پیچھے ہو کر بیٹھ۔ اب کیا اُنکو جوئیں ڈالنی ہیں؟"

جُگنن کے ٹشو سے ناک پوچھتے ہاتھ وہیں ساکت ہو گئے۔ بولی تو آواز میں بے یقینی تھی۔

" کس کو جوئیں پڑی ہیں؟۔۔"

" یہ موٹے گندے کو جو سال میں صرف ایک مرتبہ نہاتا ہے۔"

حسیب کے کہنے پر اُس نے شرمندہ سے نظر آتے عباس کو دیکھا۔ جس نے جُگنن کو صفائی پیش کرنا ضروری جانا۔

" آپی یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ میں ہر جمعے کو نہاتا ہوں۔ پر وہ میرے ساتھ کلاس میں ایک لڑکی بیٹھتی ہے۔ اُسکی جوئیں میرے پیچھے پڑی ہوئیں ہیں۔ میں نے ٹیچر سے کہا تھا میری چیئر بدل دیں پر وہ کہتی ہیں اگلے ماہ بدلوں گی۔"

وہ معصوم سی شکل کے ساتھ آنکھیں مٹکا مٹکا کر بول رہا تھا۔ جُگنن کو یاد آیا کچھ لمحے پہلے وہ کیسے اُس کے ساتھ لگ کر بیٹھا تھا۔ ابھی فارس نے اُسے کھینچ کر صوفے کے دوسرے کونے پر ڈال دیا تھا۔

اُسکے دل کو کُچھ ہوا۔ہاتھ بڑھا کر عباس کو اپنی جانب بُلایا۔۔

وہ بھی جیسے بس اشارے کا منتظر تھا۔فٹ سے اپنی پہلی پوزیشن میں آ گیا۔

" پہلے گندی جرابیں پھر چوہا اور اب جوئیں اور بھی کُچھ خطرناک خبر رہ گئی ہو تو ابھی بتا دو شائد دن چڑھنے کے بعد تم لوگوں کو یاد نہ رہے۔"

وہ نظر لگا کر عباس کے بالوں کو ہاتھ سے دائیں بائیں کرتے ہوئے لاشعوری طور ہر جوئیں ڈھونڈنے لگی۔

جبکہ فارس نے حسیب کو کُچھ بولنے کا اشارہ دیا۔جس پر حسیب کے لب ہلے۔۔

" آپی۔۔"

" ہوں۔۔"

" بھائی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ہم آپ کے ساتھ ہیں۔"

اُسکی بات فارس نے بے چینی سے درمیان میں ہی اچک لی۔

" آپ نے بس اُنکو اگنور کرنا ہے۔ یہ احساس بالکل نہیں دینا کہ آپ اُنکی خاطر یہاں آئی ہیں۔بس آپ اپنے بھائیوں کی فرمائش پر رہنے کو آئی ہیں۔یہی اُنکو بتانا ہے۔پھر دیکھئیے گا۔صاحب بہادر کے دل پر کیا کیا بیتے گی۔ شادی کے بعد کئی دفعہ دُکھی گانے سُنتے ہوئے پائے گئے ہیں۔پہلے دن کے چوبیس گھنٹے الرٹ رہتے تھے۔اب کئی مواقع پر ڈے ڈریمنگ کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑے جا چُکے ہیں۔پوچھنے پر گہری سانس بھر کر موضوع بدل جاتے ہیں۔پر اپنے بھائی کے ہوتے آپکو ٹینشن لینے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔اگر مجھے حقیقت کا علم ہوتا تو میں کب کا خود جا کر آپکو گھر لے آیا ہوتا۔اب آپ سو جائیں میں نے بھی کل یونی جانا ہے۔"

"ہاں ہاں تم لوگ سو جاؤ جا کر۔میں ذرا عباس کے سر کا جائزہ لینا چاہ رہی ہوں۔کس قدر بے دردی سے تم لوگوں نے اسکو گندا بولا ہے۔اور تھینک یو آپ دونوں کا۔سوری میں تھوڑی جذباتی ہو گئی تھی۔"

دونوں مزید بہت کُچھ کہنے کی خواہش دل میں لیے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے۔

وہ وہیں بیٹھی عباس کی جوئیں نکالتی رہی۔نہ جانے کتنا وقت گزر گیا۔وہ چونکی جب عباس کے خراٹے گونجنے لگے۔

وہ اپنا آدھا وزن اُس کی گود میں ڈال کر سویا ہوا تھا۔ٹانگیں صوفے کے دوسرے اینڈ کو مل رہی تھیں۔جُگن نے اپنے ہاتھ ٹشو سے صاف کیئے۔

ایک نظر کلاک پر ڈالی رات کا ڈیڑھ بج رہا تھا اور وہ ابھی تک گھر نہیں آیا تھا۔

اس گھر اور اس کے مکینوں کے بارے میں سوچتے ہوئے نہ جانے کب اُسکی آنکھ لگ گئی۔

☆......☆......☆

معصوم چہرہ' نیچی نگاہیں' بھولی سی لڑکی' بھولیں ادائیں۔۔۔

نہ اپسرہ ہے' نہ وہ پری ہے
لیکن یہ اُس کی جادوگری ہے
دیوانہ کردے وہ' اک رنگ بھردے وہ
شرما کے دیکھے جدھر۔۔۔۔

گاڑی جونہی اُس کے بازار میں داخل ہوئی سپیڈ کم ہوگئی۔البتہ اُدت نارائین اب بھی کہہ رہا تھا۔

کرتا ہوں اُسکے گھر کے میں پھیرے
ہنسنے لگے ہیں اب دوست میرے
سچ کہہ رہا ہوں' اُسکی قسم ہے
میں پھر بھی خُوش ہوں۔
بس ایک غم ہے
جسے پیار کرتا ہوں' میں جس پہ مرتا ہوں
اُس کو نہیں ہے خبر۔۔۔۔
گھر سے نکلتے ہی' کُچھ دور چلتے ہی' رستے میں ہے اُسکا گھر۔۔۔۔

گاڑی کی سپیڈ اب نہ ہونے کے برابر تھی۔سٹریٹ جمپس پر آکر مزید کم ہو جاتی۔۔۔۔

لڑکی ہے جیسے کوئی پہیلی۔

کل جو ملی مجھ کو

اُسکی سہیلی

میں نے کہا اُسکو جا کے یہ کہنا

اچھا نہیں ہے یوں دور رہنا

کل شام نکلے وہ گھر سے ٹہلنے کو

ملنا جو چاہے اگر۔۔۔۔۔۔

گھر سے نکلتے ہی' کُچھ دور چلتے ہی' رستے میں ہے اُسکا گھر

کل صبح دیکھا تو بال بناتی وہ کھڑکی میں آئی نظر۔۔۔۔۔۔

گاڑی کا انجن بند ہوتے ہی خاموشی چھا گئی۔۔۔۔۔

اگنیشن سے چابی نکال کر اُس نے دروازہ کھول کر سیدھا پیر باہر نکالا۔۔۔ہاتھ بڑھا کر ڈیش بورڈ میں رکھا اپنا پسٹل اور بیج نکالے ساتھ والی سیٹ پر پڑا موبائل قمیض کی اوپری جیب میں ٹھونسا۔۔۔گاڑی سے نکل کر کھڑا ہوا۔ایک نظر دونوں طرف سُنسان پڑی گلی پر ڈالی۔۔۔

نہ کوئی بندہ نظر آیا نہ بندے کی ذات۔۔۔۔

اپنی جمائی روکتے ہوئے اُس نے گاڑی لاک کی اور قدم آگے بڑھا دیئے۔

ذہن میں آج کے واقعے کی ہائی لائٹس چل رہی تھیں۔ آج کا سارا دن وہ انتہائی مصروف رہا تھا۔اسلیئے لنچ میں جنگن سے ہونے والی مدبھیڑ کے بارے میں وہ زیادہ نہ سوچ پایا تھا۔مگر اب تو ابھی سے لیکر کل صبح تک وقت بالکل اپنا تھا۔کیونکہ آج ویسے ہی چُھٹی تھی۔

جیسے ہی وہ پھوپھی صُغراں کے دروازے کے قریب آیا۔فٹ اُنکی کھڑکی کا پٹ کُھلا تھا۔

وہ مُسکرا دیا۔

" اسلام علیکم آپکو کیا خُوشبو آجاتی ہے؟۔۔ضروری تو نہیں ہر دفعہ میں ہی ہوں۔"

"وعلیکم السلام آج تو بڑی دیر سے آئے ہو۔تمہارے پیروں کی آواز سے پتا چل جاتا ہے۔جس وقت گلی

میں پیر رکھتے ہو۔اُسکی وقت میں جان جاتی ہوں میرا بچہ آ گیا ہے۔"

" آپ کا پیار ہے پھوپھی۔۔۔اور سب خیریت ہے؟۔۔"

" بس پُتر زندگی کے دن پورے کر رہی ہوں۔آج حارث آیا تھا۔پپو نے بتایا بھائی آیا ہے۔میں باہر نکلی ہوں۔اتنی دیر میں وہ چلا بھی گیا تھا۔پتا نہیں لینے کیا آیا تھا۔اللہ جانے باپ کو بھی مل کر گیا ہے۔یا نہیں۔۔"

" جلدی میں ہوگا پھوپھی۔۔۔ ویسے بھی وہ بڑا آدمی ہے۔آپ آرام کریں۔میں گھر چلتا ہوں۔صبح ملاقات ہوتی ہے۔"

"اب اور کونسی صبح ہونی ہے۔ساڑھے چار بج رہے ہیں۔تمہاری پہلی نوکری ہی بھلی تھی۔آنے جانے کا ایک وقت تھا۔اب تو تین ماہ کے اندر پندرہ دفعہ تو یوں رات کے آخری پہر واپس آئے ہو۔"

" بس پھوپھی پہلے تو گھر والی بات تھی۔اب سرکاری نوکری ہے۔آپ دُعا کر دیا کریں۔باقی اللہ مالک ہے۔"

"میں تو اپنے بچوں کے لیے دن رات دُعائیں کرتی ہوں۔بن ماں کے گھر کو چلا رہے ہو۔اپنے بوڑھے باپ کا سہارا ہو۔ویسے میں دن میں آؤنگی تمہارے باپ کے پاس اب تمہاری شادی بھی ہو جانی چاہیے۔میری نرگس سے تم بس دو مہینے بڑے ہو۔اب خیر سے اُسکی بھی شادی جلد ہی کر دینی ہے۔"

وہ دل ہی دل میں جل تو جلال تو پڑھنے لگا۔

" اچھی بات ہے۔آیئے گا دن میں گپ لگائیں گے۔ابھی میں بڑا تھکا ہوا ہوں پھوپھی۔۔آرام کرونگا۔۔۔اللہ حافظ۔۔"

اُس نے قدم ایک دفعہ پھر آگے بڑھا دیئے۔۔

اپنے گھر کے باہر والا بلب آج خلافِ معمول بند ملا۔

چابی سے دروازے کا لاک کھولا۔۔ساتھ ہی دھیرے سے ایک پٹ اتنا وا کیا جس سے اندر آیا تا اپنے پیچھے دروازے کو دوبارہ لاک کرتے ہوئے آگے بڑھ آیا۔

لاؤنج کا پنکھا اور لائٹ چل رہی تھی۔اندر آتے ہی نظر سیدھی صوفے پر بکھرے نسوانی وجود پر پڑی۔قدم

ساکت ہوئے۔نظریں بے یقین' ہلکے پیلے اور سفید پرنٹ سوٹ کا دوپٹہ آدھا نیچے لڑھک رہا تھا آدھا اُس کے سینے پر پڑا تھا۔چہرہ بالوں کی اوٹ میں چھُپا تھا۔اور وہ خود اس حالت میں پڑی تھی کہ ایک ٹانگ صوفے سے نیچے لٹک رہی تھی دوسری دُہری ہوئی صوفے پر دھری تھی۔جس پر عباس کا سر رکھا تھا۔خود اُسکا سر صوفے کی ٹوہ مطلب بیک پر رکھا تھا۔

تاشفین کے لیے یہ منظر عجیب وغریب تھا۔سامنے پڑی لڑکی کو دیکھ کر اگر وہ یہ سوچتا کہ شائد کسی غلط گھر میں آ گیا ہوں۔تو اُسی وقت عباس کی وہاں موجودگی یہ غلط فہمی دور کر دیتی تھی۔یقینی تھا کہ وہ اپنے ہی گھر میں ہے۔مگر سوال یہ اٹھتا ہے کہ یہ کون ہے؟۔۔"

ماتھے پر اُلجھن کی شکن لیکر آگے آیا۔پسٹل' چابی اور بیج سینٹرل میز پر رکھا۔کچن میں جا کر ہاتھ دھوئے' فریج میں سے اپنے لیے ٹھنڈے پانی کا گلاس نکالا۔۔ وہیں سٹول پر بیٹھ کر گھونٹ گھونٹ پانی پیا۔۔۔

اُس خاتون کے بالوں کا رنگ اور لمبائی اُسکے اندر خطرے کی گھنٹیاں بجا رہی تھیں۔کیونکہ شادی والے دن اُسکے بال نہیں دیکھے تھے۔پر آج ہی وہ اُس سے دوبارہ ملی تھی۔اُسکے بال باب کٹ تھے۔کالے بالوں میں کہیں کہیں گہری سُرخ شیڈ آتی تھی۔اور صوفے والی کے بال چھوٹے اور بلب کی روشنی میں مزید سُرخ نظر آ رہے تھے۔

کچن سے نکل کر وہ فارس لوگوں کے کمرے میں گیا۔کمرہ خالی تھا۔اے سی والے کمرے میں گیا تو دونوں کو کارپٹ پر بے خبر پایا۔دونوں سونے کو تو اپنے کمرے میں ہی گئے تھے مگر گرمی اور حبس نے مت ہی ماردی تو دونوں وہاں سے بھاگ نکلے۔۔دروازہ بند کر کے ابا کی طرف آیا۔جہاں پہلے سے ہی بتی جل رہی تھی جس کا مطلب تھا کہ وہ جاگ رہے تھے۔

" السلام علیکم ابا جی۔۔۔"

" وعلیکم السلام کھانا کھاؤ گے؟۔۔"

" نہیں میں نے شام کو کھالیا تھا۔آپ کو تو کسی چیز کی ضرورت نہیں؟۔۔"

" نہیں یار میں ٹھیک ہوں۔بس وہ عباس کو اُٹھا کر اندر ڈال دو۔باہر گرمی ہے۔"

وہ اپنی چارپائی پر عینک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔آگے رحل میں قرآن دھرا تھا۔

" ابا جی "

" بولو۔۔"

اُسکو سمجھ نہ آیا کیا کہے۔

کیا باہر صوفے پر میری بیوی ہے؟۔

اُنھوں نے سر اُٹھا کر نہیں دیکھا تھا پر جب وہ کُچھ نہ بولا تو ابا جی نے خود ہی اُسکی مُشکل آسان کر دی۔۔

"جُگن شام چار پانچ بجے کی آئی ہوئی ہے۔اُسکو حارث چھوڑ کر گیا ہے۔اپنے ساتھ جتنے بیگ لائی ہے۔ اُن سے تو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ رہنے آئی ہے۔"

وہ دروازے کے فریم میں ٹیک لگا کر کھڑا تھا۔ابھی تک بے یقینی غالب تھی۔

" کیا آپ نے اُس سے پوچھا ہے۔کہ یہاں کیوں آئی ہے؟۔۔"

آواز سرگوشی سے کچھ بلند تھی۔

ابا جی نے عینک فریم کے اوپر سے پل کی پل بیٹے کے چہرے کو دیکھا جس پر سنجیدگی رقم تھی۔

" گھر کا مکین آئے تو اُس سے یہ نہیں پوچھا جاتا کہ وہ کیوں آیا ہے۔کیا ابھی میں نے تم سے پوچھا کہ تم یہاں کیوں آئے ہو؟۔"

" میرا تو یہ گھر ہے۔مجھ سے یہ سوال بنتا ہی نہیں ہے۔"

"اگر یہ تمہارا گھر ہے تو وہ تمہاری بیوی ہے۔یہ اُسکا بھی اُتنا ہی گھر ہے جتنا تمہارا یا اس گھر کے کسی اور فرد کا۔ اس موضوع پر بات کرنے کو بڑا وقت پڑا ہے۔تھکے ہوئے آئے ہو۔جا کر آرام کرو۔اگر ہو سکے تو جُگن اور عباس دونوں کو جگا کر کمرے میں سونے کا بولو یہاں اُنکی نیند پوری نہیں ہوگی۔خاص کر جُگن کی۔۔۔"

وہ واقعی اس وقت بحث نہیں کرسکتا تھا۔ اسلیے وہیں سے مُڑ آیا۔

عباس کو اُٹھا کر حسیب اور فارس کے ساتھ کارپٹ پر ڈالا۔

اپنے کمرے میں جا کر اُس نے ایئر کولر میں پانی بھر کر اسے آن کیا۔بیڈ کی چادر جھاڑ کر دوبارہ بچھائی۔۔۔

سرہانہ ٹھیک کر کے رکھا۔واپس باہر آیا تو وہ ویسی کی ویسی لیٹی ہلکے خراٹے لے رہی تھی۔

اُس نے اپنی زندگی میں خراٹے لینے والی عورت کیا سرے سے کوئی عورت اتنی بے فکری سے پڑی سوتی' یوں قریب سے نہیں دیکھی تھی۔ یہ اُسکی زندگی کا پہلا تجربہ تھا۔

وہ اُس کے اوپر جُھکا۔شہادت کی انگلی سے اُسکے چہرے پر آئے بال دھیرے سے پیچھے ہٹائے۔

گُلابی ہونٹ نیم وا تھے۔لمبی پلکوں والی آنکھیں بند تھیں۔تاشفین کو اُسکے وجود سے تازہ کئے شیمپو اور دھیمی سی گُلاب کی خوشبو آئی۔

اُس کو جگا کر اندر بھیجنے کا ارادہ ترک کرتے ہوئے اُس نے بڑے آرام وسہولت سے اُسکو گود میں اُٹھایا۔

وہ کسی بچے کی طرح اکھٹی ہو کر اُس سے چمٹ گئی تھی۔تاشفین نے آنکھیں گُھما کر سوچا۔

" محترمہ میرا کام مزید آسان کر رہی ہیں۔"

اندر لا کر بیڈ پر ڈالنے کے بعد مُڑ کر ایک بھی نظر اُس پر ڈالے بغیر وہاں سے نکل آیا۔

ذہن میں بہت سے سوال کھلبلی مچا رہے تھے۔مگر وہ ہر سوال کو نظر انداز کرتا ہوا آرام دہ لباس پہن کر اپنے بھائیوں کے کمرے میں سونے کو لیٹ گیا۔

☆......☆......☆

وہ ساحلِ سمندر پر تاشفین کے ہاتھوں میں ہاتھ دیئے واک کر رہی تھی۔تاشفین نے نیوی بیلو ٹی شرٹ کے ساتھ بیلو جینز کی لانگ نیکر پہنی ہوئی تھی۔ ہوا اُس کے بکھرے بے ترتیب بالوں کے ساتھ مسلسل اٹھکیلیاں کر رہی تھی۔آنکھوں پر سیاہ شیشوں والا چشمہ تھا۔وہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد کسی نہ کسی بات پر مُسکراتا تو جگن کو اپنی سانس رُکتی ہوئی معلوم ہوتی کیونکہ اُسکے ڈمپل جگن کے دل کی دھڑکن اتھل پتھل کر رہے تھے۔

اسکا جی چاہ رہا تھا کہ ہاتھ بڑھا کر اُسکے گالوں پر دونوں جانب اُبھرنے والے ننھے ننھے گڑھوں کو چھو کر محسوس کرے۔

مگر اُس کی ہمت نہیں پڑ رہی تھی۔

اچانک وہ اُسکے بالکل سامنے رُک گیا۔جیسے اُس کے دل میں پلنے والی خواہش کو چہرے سے پڑھ گیا ہو۔

جگنن کی نگاہوں میں گہرائی تک دیکھتے ہوئے اُس نے جگنن کا سیدھا ہاتھ اپنے بڑے سے ہاتھ میں لیا اور اپنے چہرے سے مس کیا۔ جگنن حیران ہوئی۔ اُسکے چہرے پر ایک دن کی شیو جتنے بال نکلے ہوئے ہونے کے باوجود اُسکا لمس کسی اونی فر کی طرح معلوم ہوا۔ اُس نے ایک دفعہ پھر اُنگلی اُسکے چہرے پر پھیرنی چاہی مگر تاشفین نے ہلکے سے اُسکو کاٹ لیا۔

پٹ سے آنکھ کھُلی ۔۔۔۔ سانس پھولی ہوئی تھی۔ سارا جسم پسینے سے شرابور تھا۔ پر آنکھ کھُلتے ہی دوسرے سرہانے پر موجود ہستی کو دیکھ کر حلق سے فلک شگاف چیخیں برآمد ہوئی تھیں۔ بیڈ پر سے کودتے وقت یہ نہ معلوم ہو سکا۔ کہ وہ پہلے کودی یا جس کے ڈر سے کودی وہ پہلے فرار ہوا۔ پر اللہ کی کرنی ایسی ہوئی کہ دونوں کی ٹائمنگ انتہائی افسوس ناک رہی۔

پیروں کے نیچے روئی کا گالا محسوس کرتے ہی چیخوں میں اور تیزی آ گئی۔

کمرے سے باہر والی عوام اپنے روزمرہ کے دھندوں میں مصروف تھی۔ مگر خاتوں کی دہائی سُنتے ہی جو جو ہتھیار ہاتھ میں آیا جوان اُٹھا کر موقع واردات کی جانب بھاگے۔ جیسے بن دیکھے ہی جان گئے ہوں آگے کس شیر سے ملاقات ہونے والی ہے۔

ایک کے ہاتھ میں وائیپر تھا کیونکہ وہ فرش دھونے کے بعد وائپر لگا رہا تھا۔

دوسرے کے ہاتھ میں جھاڑو تھی کیونکہ وہ باہر دروازے کے سامنے گلی صاف کرر ہا تھا۔ تیسرے کے ہاتھ میں جوتا تھا کیونکہ وہ اپنے سامنے جوتوں کا ڈھیر لگائے جوتے پالش کرنے میں مصروف تھا۔

چوتھا صرف تجسس کے مارے وہاں آیا تھا۔ ہاتھ میں بھرا لسی کا گلاس تھا۔ جیسے ہی وہ اندھا دھند بھاگتی ہوئی کمرے سے نکلی سیدھی لسی والے سے ٹکرائی۔

جگنن کو یوں معلوم ہوا سر کسی دیوار میں دے مارا ہے۔ جبکہ سامنے والے نے اپنے سینے پر ہلکا سا ہاتھ مار کر سہلایا تھا۔

خوف اتنا زیادہ تھا کہ وہ ٹکر بھول کر دوڑتی ہوئی صوفے پر چڑھی۔

" میں یہاں ایک پل نہیں رہوں گی۔"

زاروقطار روتے ہوئے ایک ہی لائن بولی۔

سب سے پہلے حسیب نے اندر نظر ڈالی۔پھیلی ہوئی آنکھوں سمیت بے یقینی کے ساتھ نفی میں سر ہلاتا باہر آیا۔اُس کے بعد وائپر کو بندوق جیسا تان کر آگے بڑھنے والا سپاہی فارس تھا۔ایک پل کو جائزہ لینے کے بعد کانوں کو ہاتھ لگا تا واپس آیا۔

عباس کی آگے جانے کی ہمت نہ ہوئی وہ وہیں جُگنن کے پاس صوفے پر چڑھ آیا۔

تاشفین نے دونوں بھائیوں کو ڈپٹا۔۔۔

" اپنے ڈرامے بند کر کے کُچھ پھوٹ بھی چکو۔۔۔کونسی بلا دیکھ کر آئے ہو؟۔۔"

" کُچھ نہ پوچھو اندر ایک شہادت واقع ہوگئی ہے۔جس ڈان کو ساری دنیا کی پولیس نہ پکڑ سکی۔اُس نے تمہاری بیوی کے چرنوں میں جان دے دی ہے "

" فارس سیدھے الفاظ میں بکو مرو۔۔۔"

تاشفین کی بات پر فارس نے حسیب کو بولنے کا اشارہ کیا۔حسیب نے نہ نظر آنے والے آنسو صاف کیئے۔۔

"اپنا جگری یار مر گیا۔۔۔ہائے اب میں راتوں کو کسکا انتظار کیا کرونگا۔کس کے لیے سب سے چُھپا کر کھانا بیڈ کے نیچے رکھا کرونگا۔"

اب تک تاشفین کے شک کو یقین مل چُکا تھا۔

مزے سے بولا۔۔۔

"اب تو تم لوگوں کو میری بات سمجھ آئے گی۔یہ لڑکی اس گھر میں خطرناک مقاصد لیکر آئی ہے۔پہلے آدھی جوؤں کا خاتمہ کر دیا۔اب دن چڑھتے ہی ہمارا شیر جوان مار دیا۔اُسکی لاش کو ٹھکانے لگاؤ۔ اسکے بعد اس لڑکی کو یہاں سے چلتا کرو۔سامان باہر گلی میں رکھو ایک عدد رکشہ بُلاؤ۔ اور ٹاٹا بائے بائے کر دو۔"

جُگنن جو کہ صوفے پر کھڑی عباس کو مضبوطی سے تھامے کانپ رہی تھی۔غُصے میں سب بھول کر نیچے اُتری اور عین تاشفین کے سامنے آئی جس نے ایک ہاتھ میں گلاس پکڑا ہوا تھا تو دوسرا ٹریک سوٹ ٹراؤزر کی جیب میں

دیا ہوا تھا جسکے پانچے فولڈ کیئے ہوئے تھے۔ پیروں میں کالے رنگ کی سادہ سی چپل تھی۔ سفید ٹی شرٹ' ماتھے پر گرے بے ترتیب بال' کالی سیاہ آنکھیں' اوپر کو مُڑی لمبی لمبی پلکیں۔

وہ پوری سنجیدگی سے اُس کی طرف متوجہ تھا۔ اُس کے اتنے قریب آکر کھڑے ہونے سے ہی جگنی کو اپنا دل قابو سے باہر ہوتا محسوس ہوا۔ مگر وہ تاشفین پر اپنی کمزوری ظاہر کرنا نہیں چاہتی تھی۔ اس لیے خود کو بڑا پُر اعتماد دکھاتے ہوئے مضبوط آواز میں بولی۔۔۔

"اسلام علیکم ایس پی تاشفین اسرار صاحب مجھے کہنا پڑ رہا ہے۔ آپ کو دیکھ کر مجھے کوئی خوشی نہیں ہوئی ہے۔ اور آپ کون ہوتے ہیں میرے ہی بھائیوں کو 'میرے ہی گھر میں' میرا ہی سامان نکال کر باہر رکھنے کو کہنے والے؟ آئیندہ ایسا ویسا کوئی آرڈر نشر کرنے سے پہلے یہ سوچ لیجیئے گا کہ کہیں ایسا نہ ہو میرا سامان یہاں سے نکلوانے کے چکر میں آپ خود ہی در بدر ہو جائیں۔"

تاشفین کی بھنویں اوپر کو شوٹ کر گئیں۔ حیرت سے اُسکو سر تا پیر دیکھا۔ پھر کھی کھی کرتے بھائیوں کو گھورا۔ جس پر کھی کھی کی آواز اُسی وقت بند ہو گئی۔ اُسکے بعد واپس اُس پر نظر ڈالی۔

"بیوی صاحبہ اگر چیونٹی کے پر بھی نکل آئیں ناں تب بھی وہ عُقاب نہیں بن سکتی۔ چیونٹی ہی رہے گی۔"

"مجھے دوبارہ بیوی مت بُلایئے گا۔ کیونکہ میں آپکی بیوی نہیں ہوں۔"

"تو پھر کیا ہو؟۔۔" تاشفین کو اس گفتگو سے مزا آرہا تھا۔

" آپکی کُچھ بھی نہیں ہوں۔"

"تو میرے گھر میں کیا کر رہی ہو؟۔۔"

"یہاں اپنے بھائیوں اور انکل کے پاس آئی ہوں۔ آپ کسی غلط فہمی کا شکار مت ہوں۔"

"کمال ہے۔ یوں اچانک سے انکل اور بھائیوں کی محبت کیسے جاگ اُٹھی۔"

"میں آپکے کسی طنز کا جواب دینے کی پابند نہیں ہوں۔ آپ تو ویسے بھی لوگوں کے بارے میں اپنی رائے رکھنے کے کافی شوقین ہیں۔ اسلیے میری بلا سے جو مرضی آئے سوچئے اور کہیئے۔۔۔"

تاشفین دو قدم اُسکی جانب بڑھا۔ وہ بے اختیار پیچھے ہو گئی۔

"تم عورتوں کے ڈراموں سے بڑی اچھی طرح واقف ہوں۔ جس بھی خُفیہ مقصد سے آئی ہو یا بھیجی گئی ہو۔ ایک بات کان کھول کر سُن لو۔ اگر میرے بھائیوں' یا والد کا دل توڑا یا کسی قسم کا کوئی نُقصان پہنچایا تو تمہاری بہن اور باپ کی اینٹ سے اینٹ بجا دونگا۔"

آنکھوں میں چیلنج سے گھورتے ہوئے نیا بیان دیکر اپنے ہاتھ میں پکڑا ٹھنڈا ٹھار لسی کا گلاس جُگن کے ہاتھوں میں دیتے وہاں سے ہٹ گیا۔

جُگن نے اُسکی پُشت کو گھورتے ہوئے گہری سانس خارج کی۔ آنکھوں میں نمی سی آ گئی۔

"اتنا بدگمان اور ناراض میرا شوہر ہے۔ یہ تو ساری عمر مجھ سے راضی ہونے والا نہیں لگتا۔ آخر میں نے کتنے بندے مارے ہیں۔ کتنوں کا خون پیا ہے جو یہ امتحان ملا ہے۔"

" کہا تو تھا۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ یہ اونٹ ایک دن پہاڑ کے نیچے آئے ہی آئے۔ پہلے ذرا ہم اپنے ساتھی کا جنازہ نکال آئیں۔"

حسیب کی جھاڑو پر مردہ چوہے کو دیکھ کر وہ ایک دفعہ پھر چیخ مار کر صوفے پر چڑھ گئی۔

۞......۞......۞

منہ دھوئے بغیر ہی وہ لسی کا گلاس پی گئی تھی۔ جس میں ڈھیر ساری برف ڈالی ہوئی تھی۔ لسی پینے کے دوران اور پھر منہ دھوتے ہوئے تاشفین کی رکھائی کا خیال ذہن میں گھومتا رہا۔

وہ تولیے سے منہ پونچھتے ہوئے آ کر ہال میں بچھے صوفے پر بیٹھی۔

اسرار احمد نے حسیب کو مخاطب کیا۔ بہن کے لیے ناشتہ لے آؤ۔۔۔

وہ حسیب کو ٹوکتے ہوئے بولی۔

" نہیں نہیں حسیب تم بیٹھو۔۔۔ میں خود ہی وہاں چلی جاتی ہوں۔"

اُسے اچھا نا لگا کہ حسیب اُسکا ناشتہ لائے اس لیے اُٹھ کر کچن کی جانب آ گئی۔

وہ تو سمجھی تھی کوئی باورچی ناشتہ وغیرہ بنا تا ہوگا۔ مگر جالی والے دروازے کو پار کرتے ہی سامنے تاشفین کو بڑی مہارت سے ایپرن باندھ کر برتن دھوتے پایا۔ اتنا لمبا چوڑا انسان خلاف معمول سنک کے سامنے کھڑا بڑا ہی خوبصورت لگ رہا تھا۔

وہ وہیں سے واپس پلٹنے کے ارادے میں تھی جب تاشفین نے اُسکو مخاطب کر لیا۔

" ناشتے میں کیا لو گی؟۔۔"

وہ ایپرن کی جیب میں رکھے تولیے سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے پوری طرح اُسکی جانب گھوما۔

" کیا ناشتہ آپ بنائیں گے؟۔۔"

" نہیں ممنون حسین بنانے آئیں گے۔ کیا سکریمبل ایگ کھا لیتی ہو؟۔۔"

" ہاں۔۔"

مری ہوئی آواز میں کہا۔ آگے سمجھ نہ آئی کہ وہیں کھڑی رہے یا باہر چلی جائے۔

یہ مُشکل بھی تاشفین نے آسان کر دی۔ چولہا آن کرنے کے بعد ایک پیالی میں انڈے توڑتے ہوئے۔ گردن موڑ کر ایک اچٹتی سی نظر اُس پر ڈالی۔

" بیٹھ جاؤ۔۔"

اُس کی ٹانگیں بھی جواب دئے جا رہی تھیں۔ اسلیے وہ فوراً حکم کی بجا آوری کرگئی۔

کچن کوئی اتنا چھوٹا تو نہیں تھا جتنا اس وقت اُس دیو جیسے آدمی کی موجودگی نے بنا دیا تھا۔ جُگن آنکھوں میں خُوشگوار حیرت لیکر دیکھتی چلی گئی۔

تین انڈوں کو توڑ کر اچھی طرح سے پھینٹنے کے بعد اُس نے فرائی پین میں تیل ڈال کر فرائی کیئے۔ اینڈ پر ہلکا سا نمک اور کالی مرچ چھڑکنے کے بعد ایک پلیٹ میں نکال لیا۔ چار عدد سلائس سینکنے کے بعد ایک کپ میں چائے سمیت جُگن کے سامنے میز پر رکھ دیا۔ ساتھ جیم 'اور ایک پیالی میں آم کا مربعہ دیا۔

یہ ساری کارروائی پانچ منٹ کے اندر اندر مکمل ہوئی تھی۔

جُگن سامنے رکھے مزے دار ناشتے کو دیکھ رہی تھی۔ ایک آدھ نظر چوری چوری تاشفین پر بھی ڈال لیتی جس نے کچن شیلف سے سارا سامان سمیٹا۔ کپڑا مار کر صاف کرنے کے بعد فرج سے اپنے لیے لسی کا ایک گلاس لیکر وہیں اُسکے سامنے والی کُرسی سنبھال کر بیٹھ گیا۔

جُگن نے ڈرتے ڈرتے زُبان کھولی۔۔" کیا ٹماٹو کیچپ مل سکتا ہے؟۔۔"

تاشفین کی آنکھوں میں حیرت جاگی۔ پھر نظریں گھماتا ہوا اپنی جگہ سے اُٹھا۔ کیبنٹ میں سے کیچپ کی بوتل نکال کر میز پر رکھنے کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔

پہلے جگن اُسکے مہارت اور تیزی سے چلتے ہاتھ دیکھتی رہی تھی اب وہ اُسکی کارروائی کو ہلکی سی تیوری کے ساتھ جانچ رہا تھا۔

جُگن نے ایک سلائس سیدھا کیا اوپر انڈے کا ڈھیر لگایا۔ اُس کے بعد کیچپ انڈیلا پھر دوسرا سلائس اوپر رکھ کر کھانے لگی۔

تاشفین کی نظریں خود پر گڑی محسوس کر کے اُس نے نوالا نگل کر استفسار کیا۔۔

" کیا آپ کے گھر میں کھاتے ہوؤں کو ایسے گھور کر اُنکو زیادہ کھانے سے روکا جاتا ہے؟"

" ویری فنی مس لٹل ریڈ رائیڈنگ ہوڈ۔۔۔۔ اپنی آمد کا مقصد بتاؤ۔۔۔؟ "

" آپ کے لیے ہرگز نہیں آئی ہوں۔"

" مجھے ایسی کوئی غلط فہمی ہے بھی نہیں۔ کیونکہ میری خاطر تم اُس دن آتیں۔ جب میں نے خود سے تمہیں اپنے ساتھ آنے کا بولا تھا۔ آج تم آ بھی جاؤ۔ مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ تو میں اپنا سوال دوبارہ سے دُہراتا ہوں۔ کیوں آئی ہو۔؟"

اُس نے اپنے بھاگتے ہوئے دل کو مضبوطی سے تھام کر پہلو میں رکھا ہوا تھا۔ اس شخص کے سامنے پہلے ہی مرحلے پر خود کو کمزور ظاہر کر کے اپنے پہ حاوی نہیں کرنا چاہتی تھی۔ ورنہ وہ اس وقت اُسکی گھورتی نظروں کے سامنے شیر بن کر ناشتہ نہ کر رہی ہوتی بلکہ کب کی بھاگ گئی ہوتی۔

" دیکھیے تاشفین صاحب نہ تو یہ آپکا کریمنل سیل ہے۔ نہ میں کوئی ملزم جس سے آپ یوں تفتیش کر رہے ہیں۔ میں اپنے انکل کے گھر رہنے آئی ہوں۔ آپکو اس سے کیا مطلب۔۔"

تاشفین کا قہقہہ طنزیہ تھا۔

" ماشاءاللہ یہ میرے ابا کب سے تمہارے اتنے پیارے انکل ہو گئے کہ تم اپنی ہائی فائی پروفائل زندگی سے وقت نکال کر سپیشل اُن کے ہاں رہنے آئی ہو۔ اپنی ساری عمر میں یہ معجزہ پہلے تو کبھی میری گناہ گار نگاہوں سے نہیں گُزرا۔۔"

وہ اپنی بات پوری کر کے پھر سے سوالیہ نظریں اُس پر جمائے بیٹھا تھا۔ اور وہ مسمرائز ہو کر اُسکا چہرہ دیکھ رہی تھی۔ جو کچھ دیر پہلے طنزیہ ہی سہی مگر قہقہہ لگاتے ہوئے گلاب کی مانند کھلا تھا۔ جسکی روشنی اُسکی آنکھوں تک گئی تھی۔

وہ اس شخص کی مُسکراہٹ کی پہلے ہی فین تھی۔ قہقہے نے تو دل ہی لوٹ لیا۔

تاشفین نے اُسکی آنکھوں کے سامنے چُٹکی بجائی۔۔۔

" ہیلو لٹل ریڈ رائیڈنگ ہوڈ۔۔!! جاگ جاؤ۔۔"

اُس نے اپنا بچا ناشتہ ہاتھ میں لیا۔ دوسرے ہاتھ میں چائے کا کپ اُٹھایا اور پاؤں کی مدد سے دروازہ کھول کر باہر آئی۔

ہال میں آ کر میز پر اپنا کپ رکھا اور عباس کے برابر صوفے پر ٹکتے ہوئے بولی۔

" انکل کیا یہ آپکا گھر نہیں ہے؟۔۔"

اسرار احمد جو کہ اخبار پڑھ رہے تھے۔ چونک کر متوجہ ہوئے۔

" میرا ہی گھر ہے۔ کیوں؟"

حسیب وائپر کا کام ختم کر چکا تھا۔ سنک سے ہاتھ دھو کر اُدھر ہی آ گیا۔ فارس پہلے ہی تازہ دُھلے ٹھنڈے فرش پر لیٹا ہوا تھا۔ وہ اپنا دوسرا سینڈوچ عباس کی جانب بڑھاتے ہوئے مزے سے بولی۔

"وہ تاشفین صاحب بار بار مجھ سے یہی ایک سوال پوچھے جا رہے ہیں۔ کہ میں اُنکے گھر کیوں آئی ہوں۔ کیا یہ صرف اُنکا ہی گھر ہے؟۔ میرا ادھر کوئی حق نہیں ہے۔"

اسرار احمد نے ایک نظر کچن کی کھڑکی سے نظر آتے تاشفین پر ڈالی پھر جُگنی سے مُخاطب ہوئے۔

"بیٹا جی وہ ہمارے گھر کے لاٹ صاحب ہیں۔ اُنکے خرچے پر ہم لوگ پل رہے ہیں۔ جسکا رُعب ڈالنے کو وہ ایسے ڈرامے کرتا ہے۔ پر تم غور نہ کرو۔ کیونکہ باپ وہ نہیں میں ہوں۔ اور میری بیٹی جتنا عرصہ جی چاہے گا یہاں رہ سکتی ہے۔ بلکہ جس کمرے میں تم سوئی ہوئیں تھیں۔ آج سے وہ تمہارا ہوا۔ اپنی مرضی سے سجا لو۔ حسیب لوگ تمہاری مدد کر دیں گے۔"

تاشفین آنکھوں میں مسکراہٹ لیے کچن سے نکلا۔

" سوچ سمجھ کر قدم اُٹھائیں۔ آخر کس لڑکی کے لیے اپنی پارٹی بدل رہے ہیں؟۔ اسی کی بہن نے آپکے بڑے بیٹے کو اُلو بنا کر رکھا ہوا ہے۔ اور اب یہ آ گئی ہے آپکو شیشے میں اُتارنے۔ فارس اسکا سارا سامان نکال کر میری گاڑی میں رکھ کر آؤ۔ یہ آج اور ابھی واپس جا رہی ہے۔"

جُگنی کا چہرہ سُرخ ہو گیا۔ ہاتھ میں تھاما سینڈوچ واپس پلیٹ میں رکھ دیا۔

حسیب اور فارس اُسی کی جانب دیکھ رہے تھے۔ اُنکو افسوس تو ہو رہا تھا۔ مگر بھائی کو ٹوک نہ پائے۔

اسرار احمد نے اب کے غُصے کا اظہار کیا۔

" کیا تمہاری اخلاقیات گھاس چرنے چلی گئی ہے؟ پہلے ہی تم اس بچی کے ساتھ زیادتی کر چکے ہو۔ اب بھی اپنے سابقہ رویے پر معافی مانگنے کی بجائے اُلٹا اکڑ رہے ہو۔ شرم کرو۔۔ گھر آئے مہمان سے کوئی بھی ایسا

سلوک نہیں کرتا۔ پہلی دفعہ وہ میرے گھر آئی ہے۔اب اگر مزید کوئی بدتمیزی کی تاشفین تو مجھ سے کلام نہ کرنا۔"

"ابا کیا ایک سبق کافی نہیں تھا؟ اسکی بہن کا ہم نے یونہی کُھلے دل سے استقبال کیا تھا۔جواب میں کیا ملا؟ ہمیں دو ٹکے کے غریب 'بدتہذیب' 'پینڈو لوگ' کہہ کر چلی گئی۔ساتھ میں ہمارا ہی بیٹا لے گئی۔جیسے اُسکو تو اللہ نے خاص اُسکے لیے بڑا براڈ مائینڈڈ تہذیب یافتہ بنا کر بھیجا تھا۔"

"تاشفین مجھے دل میں بغض رکھ کر جینے والے لوگوں سے سخت نفرت ہے۔اگر تمہارے دل میں اتنا میل بھرا تھا تو جُگن سے شادی کیوں کی؟۔۔"

"آپ کو اچھی طرح علم ہے کہ یہ شادی میرے لیے زہر کے پیالے سے کم نہیں تھی۔اسکے بہنوئی اور بہن کو ہی میری زندگی یوں برباد کرنے کی آگ لگی ہوئی تھی۔میں ان لوگوں کو انہی کی زُبان میں جواب دینے کے لیے اس سولی پر چڑھا تھا۔اب یہ آپکی سگی بن کر آ گئی ہے۔جیسے ہم تو پاگل عقل سے پیدل لوگ ہیں کہ انکی مکاریوں کو پہچان ہی نہ سکیں گے۔"

جُگن کو اپنی سماعت پر یقین نہیں آ رہا تھا۔جبکہ اسرار نے بیٹے کو جھاڑ پلا دی۔

"تاشفین آج تم نے مجھے میری عمر سے تین گنا چھوٹی عمر کی بیٹی کے سامنے شرمندہ کر دیا ہے۔کیا یہ میری تربیت ہے؟"

"ابا آپ اسکو بولیں یہ یہاں سے چلی جائے۔ورنہ میرا اخلاق اور بھی کام سے جائے گا۔اور میں سوری بھی نہیں کرونگا۔"

جُگن اس سے زیادہ خاموش نہ رہ سکی۔

"انکل آپ انکو بتا دیں۔نہ میں انکی جیب سے کھاتی ہوں۔نہ ہی میں یہاں ان پر کوئی ڈورے ڈالنے آئی ہوں۔یہ جو ڈر رہے ہیں نا کہ جیسے حارث بھائی آپی کے پیار میں اندھے ہو گئے ہیں۔ویسے ہی یہ ہو جائیں گے تو انکو بولیں اپنی ہمت بچا رکھیں۔میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ڈرپوک کہیں کے۔۔۔"

آخری لائن ڈرپوک براہِ راست ڈرپوک کی نظروں میں دیکھ کر بولی تھی۔جواباً جو تاثرات ملے وہ اسے فوراً

نظریں پھیرنے پر مجبور کر گئے۔

اسرار احمد کے لبوں پر مُسکراہٹ دوڑ گئی۔ جبکے وہ تینوں بھائی ایک دفعہ جُگنن کا چہرہ دیکھتے جو اپنی بات پوری کرنے کے بعد مزے سے چائے پینے لگی۔ پھر دوسری دفعہ اپنے بھائی کو دیکھتے جو بہت کُچھ کہنے کی خواہش دل میں دبائے اُسکو صرف گھوریوں سے نواز رہا تھا۔

تب ہی بیرونی دروازہ دھڑم سے واہوا۔ اور پھوپھی صُغراں کا چہرہ فریم میں اُبھرا۔۔

گورا چِٹا چہرہ' درمیانے قد کا فربی مائل وجود' صاف سُتھرے کپڑے' سلیقے سے سر پر ٹھہرا سفید ململ کا دوپٹہ جس میں سے سُرخ مہندی سے رنگے بال جھانک رہے تھے۔ پیروں میں سادی سی چپل' ایک بازو پر سونے کے دو کڑے' دوسرے ہاتھ کی درمیانی اُنگلی پر ایک انگوٹھی' چہرہ پسینے سے بھیگا ہوا تھا۔

اُنکو دیکھتے ہی حسیب زیرِلب بڑبڑایا ۔۔

"چلو جی تیار ہو جاؤ۔۔۔ چلتا پھرتا خبرنامہ آ گیا ہے۔اور بھائی آج تم پھوپھی کا دل توڑنے والے ہو۔آخر کب سے وہ تمہاری اور نرگس کی شادی کے خواب دیکھ رہی ہے۔"

حسیب کی بات پر فارس اور عباس اسرار احمد کے ساتھ مل کر ہنس پڑے۔ جبکہ تاشقین نے حسیب کو اپنی بکواس بند رکھنے کا حکم دیا جُگنن نے ناسمجھی سے سب کی شکلیں دیکھیں۔۔۔

"تو واہ کوئی خُدائی کی گرمی ہے۔ قیامت والا سوا نیزے کا سورج رب نے ابھی ہی دنیا پر بھیج دیا ہے۔دن ابھی پورا چڑھتا نہیں اور بھانبڑ جل اُٹھتے ہیں۔اسرار احمد میں تو کہتی ہوں۔ جا مری میں گھر بنا ئیں۔ وہ نہیں ہے اپنا سُنار؟۔۔آج صبح سارے بال بچے کو مری لے گیا ہے۔چُھٹیاں منان۔۔۔"

"پھوپھی مری کونسا آئس لینڈ میں ہے۔مری بھی پاکستان میں ہی ہے۔ اتنی گرمی میں وہاں جانے کے دوران سفر میں ہی مت ماری جائے۔"

پھوپھی پہلے تو فارس کی بات بڑے غور سے سُن رہی تھیں۔مگر جیسے ہی اندر آنے کے بعد نظروں نے جُگنن کو فوکس کیا اُنکی توجہ ساری کی ساری اسی جانب ہو گئی۔ اُنہی قدموں پر تھم گئیں۔ایک ہاتھ منہ تک گیا۔

" وے اسرارا ئے کُڑی کون اۓ؟۔۔"

حسیب نے اباجی کو آنکھ ماری۔اور بولا۔۔۔

" پھوپھی جی کونسی کُڑی ؟۔۔"

پھوپھی کی نگاہیں اب بھی جگنن پر تھیں۔

" ہائے ہائے یہی جو صوفے پر بیٹھی ہے۔اپنے عباس دے کول۔۔۔۔۔"

" کیا ہو گیا ہے۔پھوپھی ہمارے گھر کُڑی کا کیا کام۔۔۔لگتا ہے گرمی نے نظر پر بھی اثر کیا ہے۔"

" جاوے پراں۔۔۔میری اتنی عمر ہو گئی۔آج تک بغیر عینک کے سبق قرآن پڑھتی ہوں۔سوئی میں دھاگا ڈال لیتی ہوں۔اور بھلا اتنی بڑی جیوندی جاگدی کُڑی تُہانوں نظر نہیں آندی پئی۔۔۔"

" پھوپھی کہیں سامنے والے آئینے میں اپنا آپ دیکھ کر تو دھوکا نہیں کھا رہی ہیں۔کیونکہ یہاں ہم پانچوں باپ بیٹوں کے علاوہ اگر کوئی ہے تو وہ آپ خود ہیں۔اور پھوپھی آپ خود کو لڑکی بول کر گنہگار تو نہ ہوں۔ کل کو اللہ کو منہ بھی دکھانا ہے۔"

اب کے جواب فارس کی جانب سے آیا تھا۔پھوپھی نے غُصے سے دونوں بھائیوں کو گھورا۔پھر اسرار احمد کو۔

" تیرے یہ دونوں مُسٹنڈے اپنی حرکتوں سے باز نہیں آتے۔کسی دن انکو جوتے مارنے پڑ جانے ہیں۔ بس ایک تاشی ہی میرا بیبا پُتر ہے۔"

اب وہ ڈرتے ڈرتے جگنن کے قریب آئیں اور اس کے وجود کا یقین کرنے کے لئے ہلکا سا کندھے پر ہاتھ کا دباؤ ڈال کر مطمئن ہو کر وہیں بیٹھ گئیں۔۔۔

" اصلی کُڑی ہے۔ایسے ہی مجھے پاگل بنا رہے تھے۔اسرار یہ کون ہے؟۔۔پہلے تو کبھی نہیں دیکھی۔"

اب پھر حسیب باپ سے پہلے ہی بول پڑا۔۔۔

" پھوپھی نہ پوچھو کیونکہ تمہارے ارمانوں پر اوس پڑ جانی ہے۔"

تاشفین باہر کو نکل گیا۔جگنن کی نگاہوں نے اینڈ تک پیچھا کیا۔

" کیا اول فول بولے جا رہے ہو۔۔"

آخر اسرار کو ہی بولنا پڑا۔

" پھوپھی یہ جُگن ہے۔تاشفین کی بیوی ہے۔"

پھوپھی کا منہ لٹک گیا۔

" چلواب تم بھی بیٹوں کے ساتھ مل کر مجھ بوڑھی کا مذاق بناؤ۔یہی کسر رہ گئی تھی۔"

" نہیں پھوپھی بھلا میری اتنی جرات کہ آپکا مذاق بناؤں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔" اسرار احمد نے فوراً ہی صفائی دی۔

پھوپھی کے چہرے پر حقیقی دُکھ لکھا نظر آیا۔

" لے دس ابھی کل میں یہاں سے ہو کر گئی ہوں۔تب تک تو تاشفین کی کوئی بیوی نہیں تھی۔اب یہ راتوں رات بیوی کہاں سے آ گئی۔"

" بس پھوپھی جوان اولاد ہے۔اپنی مرضی سے بیاہ لایا ہے۔اب میں کیا کرتا۔یہ بھی کسی کی بیٹی ہے۔"

" ہائے وئے مالکا۔۔۔!! تیرے رنگ۔۔۔۔اسرار مجھے تو لگتا ہے۔اللہ نے تمہارے مقدروں میں اچھی بہو سے خدمت کروانا لکھا ہی نہیں۔ایک وہ حارث کی ووہٹی ہے۔ہوا کے گھوڑے پر سوار رہنے والی۔نہ اُسکو کسی جیتے جاگتے کی فکر نہ مرے ہوؤں کا درد۔اوراب ایک یہ لے آیا ہے۔پر کٹی کبوتری۔۔۔پر چلو حارث لاکھ بُرا سہی شادی میں تو تمہیں لیکر گیا تھا۔یاد ہے مجھے تم دونوں میاں بیوی رشتہ لیکر گئے تھے۔سارا محلّہ برآت کے ساتھ گیا تھا۔ پتا چلا تھا کہ کوئی شادی ہوئی ہے۔اور جس کی شادی کا سب سے زیادہ ارمان تھا اُس نے جھوٹے منہ بتایا تک نہیں ہے۔تب ہی یہاں کھڑا نہیں رہا۔میرے آتے ہی فوراً چلا گیا شرمندہ جھیا۔۔۔۔"

جُگن خوفزدہ ہو کر اُنکی شکل دیکھ رہی تھی۔

" پھوپھی کیوں فکر کرتی ہیں۔میں ہوں نا آپ کا بیٹا سارے ارمان میری شادی پر پورے کر لینا پر خدا کے لیے کہیں منگنی ہی کروادو۔ہم بھی زمانے کو منہ دکھانے والے بنیں۔لوگوں کو یہ بتا بتا کر اُکتا گیا ہوا ہوں کہ میں ابھی تک غیر شادی شُدہ ہوں۔بھلا فارس اسرار کا دنیا کی خوشیوں پر کوئی حق نہیں ہے؟۔۔"

" لو اور سُن جمعہ جمعہ آٹھ دن نہیں ہوئے اسکو پیدا ہوئے اور شادی کے سفنے دیکھے جا رہے ہیں۔آدھا دن تو تمہارا نکلتا ہے گُڈے لوٹنے میں۔تمہیں لڑکی کون دے گا۔میرا صاب پُتر تو دھوکا دے گیا۔اب بھلا میں نرگس کو

کیا منہ دکھاؤنگی۔ کتنے اچھے گھروں کے رشتے میں نے موڑ دیئے۔اور آج یہ دن دیکھ رہی ہوں۔ خیر میرا تاشفین تو بڑا ہی سیدھا سادہ بھولا سا ہے۔یہ لڑکی ہی اُسکو چرا گئی ہے۔"

ساتھ ہی وہ خطرناک تیوروں کے ساتھ جُگنن کی جانب مُڑیں۔۔

" کسی غلط فہمی میں مت رہنا۔آج بھی تاشفین کو حکم دے دوں نا تو وہ میری اتنی عزت کرتا ہے کہ میرے کہنے پر تمہیں چھوڑ دے۔ یہ اسرار میرا بھائی ہے۔یہ میرے بھتیجے انکوئنگ نہ کرنا۔سلیقے مند عورتوں کی طرح خیال رکھنا۔اب میں چلتی ہوں۔"

مگر جانے سے پہلے اُنہوں نے اپنے دوپٹے کے پلو سے بندھا سو کا نوٹ کھول کر اُسکی ہتھیلی پر رکھ دیا۔اتنی باتیں سُننے کے بعد جُگنن کا جی چاہا سو کا نوٹ اُٹھا کر فرش پر مارے۔ مجھے نہیں چاہئیں تمہارے پیسے پر اسرار احمد کے اشارے پر اُس نے بغیر کچھ کہے شُکریہ کہہ کر نوٹ پکڑ لیا۔

پھوپھی کے جاتے ہی وہ سب اُسکی دلجوئی کرنے لگے۔

"بیٹی پھوپھی کی کسی بات کو سیریسلی لیکر دل پر مت لے جانا۔ باتیں ایسے ہی کر دیتی ہیں۔ پر دل کی بڑی اچھی ہیں۔دیکھا ناراض ہونے کے باوجود جانے سے پہلے تمہیں سلامی دیکر گئی ہے۔تاشفین کے حوالے سے ایسی باتیں ہوسکتا ہے ساری گلی کی مائیوں سے سُننی پڑیں۔اُسکی شادی کا یہاں سب کو بڑا ارمان تھا۔ پر ہم نے کسی کو بُلایا ہی نہیں تھا۔نہ ہی یہاں کسی کو شادی کا علم ہے۔تو اگر کوئی جذبات میں کُچھ کہہ دے تو بُرا مت منانا۔ پہلے جانچیں گے۔پھر یہی لوگ تمہیں کُھلا ڈلا پیار دینگے۔ذرا اوکھے قسم کے لوگ ہیں۔پر ہیں بہت اچھے۔۔۔"

" کوئی بات نہیں انکل یہاں تو وہ خود بھی اس شادی سے ناخوش ہیں۔بہتر ہے آپ اُنکی دوسری شادی اُنکی اور محلے والوں کی مرضی سے کروا دیں۔"

اندر آتے ہوئے تاشفین نے اُسکی بات سُن لی تھی۔

" تم اپنے مفید مشورے اپنے پاس رکھو۔ابا جلدی سے تیار ہو کر چلیں۔ڈاکٹر نے ایک بجے کا وقت دیا ہوا ہے۔اور سامنے والے گھر سے بلند ہوتا پھوپھی کا فُل والیم سُن کر آیا ہوں۔ جب تک سارے محلے کو میری نافرنانی کی تازہ خبر نہ سُنا لیں اُنہوں نے بریک پر پیر نہیں رکھنا۔"

" ویسے جو حقیقت ہے وہ بتاتے تو ناب خواہ مخواہ مجھے باتیں سُننی پڑیں گی۔"

تاشفین کی بات پر اسرار احمد صفائی دیتے ہوئے بولے۔

" کسی طرح تو یہ معاملہ سنبھالنا تھا۔ اگر حقیقت بتاتا تو اُنہوں نے مجھ سے ناراض ہونا تھا۔ جبکہ تم سے تو کوئی بھی ناراض نہیں ہوگا۔ ہاں جگن کی خیر نہیں ہونی۔"

" یہ بھی اچھا ہے۔ اسی طرح یہ یہاں سے بھاگے گی "

" انکل آپ سُن رہے ہیں یہ کیا بول رہے ہیں۔"

" بس بیٹا تم اگنور کردو۔ اس نے تو تمہارے سامنے میری تربیت کی ناک ڈبو دی ہے۔ میں شرمندہ ہوں۔

" نہیں انکل آپ ایسا نہ بولیں۔ آپ تو بہت اچھے ہیں۔"

آگے وہ کہنا چاہتی تھی۔ آپی نے تو کبھی آپکے حوالے سے اچھی بات نہیں کہی مگر خاموش ہی رہی۔

تاشفین باپ کو تیار کروا کر اپنے ساتھ لے گیا۔ بھائیوں کو دوپہر کے کھانے کے حوالے سے ہدایت کر گیا۔

مگر ابھی اُن لوگوں کو گھر سے نکل کر گئے دس منٹ بھی نہ ہوئے ہونگے کہ ایسا لگا سارا لاہور ہی اُٹھ کر اُنکے گھر آگیا ہو۔ لڑکیاں ' عورتیں ' بوڑھیاں ' بچے ' بڑی عمر کے مرد۔۔۔ تاشفین کی بیوی کا دیدار ایسے کیا جا رہا تھا جیسے تاشفین کی بیوی نہ ہوئی دنیا کا آٹھواں بڑا عجوبہ ہی ہوگئی۔

کوئی سر پر پیار دے رہی ہے۔ کوئی اپنے فون میں اُسکے ساتھ سیلفی بنا رہی ہے۔ کوئی سلامی دے گئی۔ جتنے منہ اُتنی باتوں کے درمیان ایک چیز کامن رہی۔ سب نے یہ ضرور کہا۔ دُلہن تو بڑی پیاری ہے۔ اور دُلہن کو اتنا موقع نہ ملا تھا کہ وہ اپنا شکنوں والا لباس ہی بدل لیتی۔

اللہ اللہ کر کے یہ شو گیارہ بجے سے شروع ہو کر دن تین بجے جا کر کہیں ختم ہوا۔ سب کو مُسکرا مُسکرا کر دیکھنے سے اُسکا منہ درد کرنے لگ گیا تھا۔

جیسے ہی گھر خالی ہوا حسیب نے دروازہ لاک کر دیا۔

" توبہ ہے یار۔۔۔!! اچھا کیا جو شادی پر ان لوگوں کو نہیں بُلایا۔ ورنہ کھانا ہی نہ پورا ہوتا۔"

" وہ چھوڑو یہ بتاؤ ابھی کھانے میں کیا کرنا ہے۔ ابا لوگ بھی آتے ہونگے۔"

فارس کی بات پر حسیب نے کندھے اُچکائے۔

" بھائی کو فون کردو۔آتے ہوئے کھانا لے آئے اور کیا۔۔۔"

فارس فون سٹینڈ کی جانب بڑھا۔

جُگنی اُٹھ کر اندر کمرے میں چلی گئی۔دماغ سائیں سائیں کر رہا تھا۔زندگی کا نیا اور عجیب وغریب واقعہ آج رونما ہوا تھا۔فیشن جرنلسٹ صاحبہ عام سے لباس میں کنگھی کئے بغیر اتنے زیادہ لوگوں سے ملی تھیں۔اُسکے باوجود اندر باہر سب خالی پن تھا۔

کمرے میں موجود ایئر کولر آن کر کے بیڈ پر لیٹ گئی اور وہیں پڑے پڑے غافل ہوگئی۔

☆......☆......☆

اُس کے فون کی بیل ہو رہی تھی۔جس کی وجہ سے آنکھ کُھلی۔۔۔

باس کا نمبر سکرین پہ چمک رہا تھا۔آن کرتے ہوئے اُٹھ کر بیٹھ گئی۔کمرے میں نیم اندھیرا تھا۔فون پر وقت دیکھا تو سوا چھ ہو رہے تھے۔یعنی وہ تین گھنٹے سوئی تھی۔

" اسلام علیکم سر۔۔"

دوسری جانب سے لغاری صاحب کی خوش باش آواز آئی۔

" وعلیکم اسلام۔۔۔ہاں بھئی ہمارے بہادر سپاہی بتاؤ محاذ کیسا جا رہا ہے۔"

" محاذ تو بڑا کٹھن ہے سر۔۔۔وہ تو مجھے بالکل بھی پسند نہیں کرتے ہیں۔"

" یعنی ہماری توقع سے بڑھ کر نالائق ہے۔باقی گھر کے افراد کا رویہ کیسا ہے؟۔"

"باقی سب تو بہت اچھے ہیں۔مجھے کہنا پڑے گا۔آپی تو انکے بارے میں ذرا انصاف نہیں کرتی ہیں۔انکل بڑے ہی نفیس ہیں۔پتا نہیں اُنکا یہ والا بیٹا کس پر چلا گیا ہے۔دوسرے تو ایسے نہیں ہیں۔"

" یہ اپنی بھابھی پر چلا گیا ہوگا۔"

لغاری صاحب کے جواب پر جُگنی کا قہقہہ اُمڈ آیا۔

"بالکل۔۔۔!!بالکل دُرست کہا۔۔وہ آپی جیسے ہی ہیں،نک چڑھے،مغرور،موڈی،پر ایک بات ہے سر

، یہاں آنے کا فیصلہ تو میں نے جذبات میں کر لیا تھا۔ پر اب مجھے بھی ضد ہوگئی ہے۔ میں اب کہیں نہیں جا رہی ہوں۔ ادھر ہی رہ کر اُنکے سینے پر مونگ دلنی ہے۔ ایک مزے کی بات سُنیں سر یہاں انکا سارا محلہ مجھے دیکھنے آیا تھا۔ بڑی کوئی سلیبرٹی والی فیل آئی تھی۔ اتنے سارے لوگ بیک وقت اتنی چاہت سے دیکھ رہے ہوں۔ سوچیں ذرا کتنا اچھا لگتا ہے۔ آپ میری دو ماہ کی بجائے چار ماہ کی چھٹی منظور کریں۔ اب یا تو تاشفین بدلیں گے۔ یا میں یہاں سے ہمیشہ کے لیے جاؤنگی۔ آپ میرے لیے دُعا کرتے رہنا۔"

"میری' میری بیوی کی' میری اماں سب کی دُعائیں تمہارے ساتھ ہیں۔ پر لگتا ہے تم نے اپنے گھر پر یہ نہیں بتایا کہ کہاں جا رہی ہو۔"

"سر آپ خود سوچیں اگر بتا دیتی تو مجھے آنے کس نے دینا تھا۔ آخر تاشفین کی وجہ سے اُنکی سب جاننے والوں میں اتنی سبکی ہوئی تھی۔ ویسے پر بُلا کر پھر ولیمہ ہی کینسل کر دیا۔"

"خیر چھوڑو گئی باتوں کو، تم اپنا خیال رکھنا، اور صاحب جی نے زیادہ تنگ کیا تو برداشت کرنے کی ضرورت کوئی نہیں ہے۔ مجھے فون کرنا اُسی وقت لینے آجاؤنگا۔"

" تھینک یو سر، پر جتنی دیر میں آپ یہاں آئیں گے۔ میں خود ٹیکسی لیکر پہنچ جاؤنگی۔"

" بس یہی نقصان ہے لڑکیوں کو خود مختار بناؤ پھر ذرا سی فیور بھی نہیں لیتی ہیں۔"

" فیور لے لیتی ہوں سر آپ ذرا مہربانی کر کے میری پچھلے تین ماہ کی تنخواہ میری اکاؤنٹ میں ڈال دیں۔"

" آخری دفعہ بنک کب گئیں تھیں؟"

"یہی کوئی دو ماہ پہلے۔۔"

" ہاں تو پھر تمہیں کیسے علم ہوتا۔ تنخواہ تمہاری ایک ماہ پہلے ہی اکاؤنٹ میں جا چکی ہے۔"

"سر میں اپنا اکاؤنٹ بیلنس گھر پر ہی چیک کر لیتی ہوں۔ آپ کی جانب سے میرے اکاؤنٹ میں کھٹا تے سواہ آئی ہے۔ وہی میرے ابو جان نے جو جیب خرچ دیا وہی آتا ہے۔"

" بھئی بڑا مسئلہ ہے۔ تمہارے ساتھ تو بندہ جھوٹ بھی نہیں بول سکتا۔ میں آج اپنے اکاؤنٹ سے ٹرانسفر کروا دیتا ہوں۔"

"میں رات کو چیک کرلونگی۔اگر رقم نہ آئی ہوئی تو ساتھ جرمانہ لگے گا۔"

"اچھا اچھا بھئی دیکھ لینا۔اب اپنا خیال رکھنا اور ہاں اگر گھر بیٹھ کر تنخواہ لینے کا شوق ہو تو ذرا اپنی ای میل چیک کرلینا۔"

" سر میں بالکل بھی مدد نہیں کررہی ہوں۔اسلیے مجھے کوئی کام نہ بھیجا جائے۔میں چُھٹی پر ہوں۔"

"ہاں ہاں چھٹی پر ہو۔پر تھوڑا بہت کام کرتے رہنے سے ذہن زنگ آلود نہیں ہوتا۔اچھا اب کھانا شانا بناؤ جہاں تک میرا علم ہے۔تمہاری ساس تو حیات نہیں ہیں۔نہ ہی کوئی نند ہے۔کھانا وغیرہ خانساماں بناتا ہوگا۔"

" نہیں سر میں نے تو کوئی خانساماں نہیں دیکھا۔ہاں تاشفین کے ہاتھ کا بنا ناشتہ ضرور کیا ہے۔اور میں کہہ سکتی ہوں اُنہوں نے انڈا بہت اچھا بنایا تھا۔"

" تم ایس پی تاشفین کی ہی بات کررہی ہو؟ وہ کچن میں بھی کام کرتا ہے؟"

" جی سر برتن بھی دھوتے دیکھا ہے۔"

"ناؤ دیٹس سم تھنگ نیو۔۔۔!! اُسکی تصویروں کے ساتھ میگزین میں انٹرویو چھاپینگے نوجوان نسل کو ایسے ہر فن مولا انسان کے بارے میں ضرور جاننا چاہیے۔"

"آپ چاہتے ہیں وہ سیدھا سیدھا مجھے قتل ہی کردیں؟۔"

" تمہیں اگر ڈر لگتا ہے۔تو میں یہ کام کسی اور کے سپرد کردونگا۔اوکے بائے میری چائے آگئی ہے۔"

ساتھ ہی فون بند ہوگیا۔

" سر آپ بھی ایک نمبر کے مطلبی اور بے دید ہیں۔"

بڑبڑاتے ہوئے فون ایک طرف رکھا۔

بازو پر چڑھائی ہوئی پونی سے بالوں کو اونچا کرکے باندھا یہ الگ بات آدھے بال واپس گردن پر ہی آگئے۔کمرے کے دروازے تک آکر باہر ایک نظر ڈالی۔۔

سارا گھر خاموش تھا۔

البتہ کچن سے کھٹر پٹر کی آوازیں آرہی تھیں۔

کمرے میں واپس آ کر سوئچ بورڈ ڈھونڈ کر بتی جلائی۔

روشنی ہوتے ہی کمرے پر ایک نظر بھی پوری نہ ڈالی ہوگی کہ شدید جھٹکا لگا۔ سارے کمرے میں فرش پر کتابوں کے چھوٹے چھوٹے مینار لگے نظر آئے۔

کمرے کے وسط میں نیچا سا بیڈ تھا۔ جس پر وہ رات تو نہ جانے کیسے آئی پر دن میں اپنے ہوش وحواس میں آ کر سوئی تھی۔ مگر کمرے میں موجود سامان پر فوراً نیند آ جانے کی وجہ سے غور کرنے کا وقت ہی نہ مل پایا۔ بیڈ کے علاوہ ڈریسنگ ٹیبل ،ایک لکڑی کی الماری اور ٹو سیٹر صوفہ تھا۔ کمرہ کافی کُشادہ تھا۔ فرنیچر نے بھی نہ ہونے کے برابر جگہ گھیری ہوئی تھی ۔اصل رش تو کتابوں کا پڑا ہوا تھا۔

وہ چلتی ہوئی بیڈ کے قریب فرش پر جُھکی اور جائزہ لیا۔

سب سے نیچے ایک اینٹ رکھ کر اُس کے اوپر آٹھ آٹھ جلدوں کا مینار بنا ہوا تھا۔ اُس نے گنتی کی تو معلوم ہوا سارے کمرے میں کُل اکیس ویسے مینار موجود تھے۔ اُسکے علاوہ الماری کے چھت پر تو نہ جانے کتنی ہی موٹی موٹی جلدیں نظر آ رہی تھیں۔

انگلش اُردو کے علاوہ پنجابی اور فارسی میں بھی کئی کُتب یہاں پڑی پائیں۔

کتابوں کی جانچ کرنے کا کام کسی اور وقت پر اُٹھا کر وہ اپنے سوٹ کیس کی جانب آئی۔ کھول کر اپنے لیے صاف لباس نکالا جس کو اُس نے استری شدہ ہی پیک کیا تھا۔

جلدی سے نہا کر شاکنگ پنک کاٹن کا فراک پہنا جس پر جامنی اور پیلے رنگ کا دھاگے کا کام بنا ہوا تھا۔ گُھٹنوں تک آتا فراک اور ساتھ جامنی رنگ کا چوڑی دار پاجامہ تھا۔ تینوں رنگوں سے رنگا دوپٹہ سینے پر پھیلا کر بال تولیے سے اچھی طرح خُشک کرنے کے بعد برش سے سیدھے کیئے۔

پیروں میں لیدر کے چپل پہن کر باہر آ گئی۔

سامنے کوئی بھی نہ نظر آیا۔ تو کچن کی جانب ہی آ گئی۔

اندر اسرار احمد اکیلے ہی اپنی وہیل چیئر پر بیٹھے میز پہ بکھری ہریالی کو کاٹ کاٹ کر اُسکا سلاد بنا رہے تھے۔

" السلام وعلیکم انکل۔۔۔"

اُسکی آواز پر وہ مُسکرا کر متوجہ ہوئے۔

" وعلیکم السلام میری بیٹی کیسی ہے؟۔۔"

" ایک دم فرسٹ کلاس۔۔آپ یہاں اکیلے کیوں بیٹھے ہیں۔باقی لوگ کدھر ہیں۔"

" ٹی ٹونٹی میچ لگا ہوا ہے۔ وہی دیکھنے کے لیے ساری عوام چھت پر ٹی وی کے سامنے بیٹھی ہے۔"

" چھت پر کیوں؟ادھر ہی دیکھ لیتے۔یوں آپ کے پاس بھی تو کوئی رہتا۔"

"نہ بیٹی میں تو ایسے مواقع پر بڑا خوش ہوتا ہوں۔ذرا خاموشی ملتی ہے۔ورنہ تو اودھم مچائے رکھتے ہیں۔پر وہ میرے آرام کے خیال سے اوپر تھوڑی جاتے ہیں۔ہمسائے کا جنریٹر چھت پر رکھا ہے۔ادھر لائٹ جانے کی صورت میں شو کا مزا خراب ہوتا ہے۔اُدھر تسلسل قائم رہتا ہے۔"

جُگن کو ہنسی آ گئی۔۔

" اچھا تو یہ وجہ ہے۔"

"ہاں بالکل۔۔۔تم بیٹھو میں کھانا نکال دیتا ہوں۔دوپہر میں تمہارے لیے اتنا کُچھ لیکر آیا۔مگر تم سو گئی ہوئی تھیں۔میں نے فارس سے کہہ کر سب کُچھ فریج میں رکھوا دیا تھا۔اگر کہو تو وہی گرم کر دوں۔نہیں تو تازہ کھانے میں میتھی بنی ہے۔حسیب کو آواز دو تندور سے روٹیاں پکڑ لاتا ہے۔"

"اسکو میچ دیکھنے دیں۔اور آپ کو بھی میرے لیے زحمت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔میں خود ہی لے لیتی ہوں۔کُچھ ہلکا پھلکا کھانا چاہتی ہوں۔تا کہ ڈنر سب کے ساتھ کر سکوں۔ویسے کیا ڈنر آج بھی کل والے ٹائم ہی ہوگا؟۔"

" آج کُچھ نہیں کہا جا سکتا۔میچ جلدی ختم ہو گیا تو اُمید رکھی جا سکتی ہے۔ورنہ میں ہمیشہ میں اور عباس کھا کر سو جاتے ہیں۔وہ تینوں اپنی مرضی سے جب چاہیں کھاتے رہیں۔"

" کیا اتنا زیادہ نشہ ہے؟"

" کُچھ کھا لو پھر اوپر جا کر دیکھ آؤ۔۔"

" ایسی بات ہے تو میں پہلے دیکھ کر آتی ہوں۔ویسے بھی کوئی خاص بھوک نہیں ہے۔چلی جاؤں۔"

" کیوں نہیں بیٹا۔۔۔جاؤ تمہارا اپنا گھر ہے۔جدھر دل کرے آؤ جاؤ۔۔"

وہ اُنکی شفقت پر مُسکراتی ہوئی کچن سے نکل کر بے آواز قدموں سے سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آ گئی۔

چھت کافی بڑی تھی۔سب سے آخر پر ایک بڑا سا کمرہ بنا ہوا تھا۔جسکا دروازہ چوپٹ کھلا ہوا تھا۔

اُس نے دو چار قدم اُس سمت میں اُٹھائے ہونگے جب اندر سے ایک دم گالیوں اور کوسنوں کی آوازیں آنا شروع ہوئیں۔

" چلو گئی بھینس پانی میں،اب نہیں یہ ٹکنے والے۔جب تک ساری ٹیم آؤٹ نہ ہوئی سکون سے نہیں بیٹھیں گے۔" حسیب کی بات پر جواب نہ جانے کس نے دیا۔

"اوئے بے غیرتا بندے کی شکل اچھی نہ ہونا،تو کم از کم بات ہی اچھی کر لے۔بڑا آیا تجزیہ کار کہیں کا۔کوئی ضروری تو نہیں کہ ایک پلیر آؤٹ ہوا ہے تو ساری ٹیم ہی جائے گی۔"

" میری بات لکھ لو۔اگر دو چار اوورز کے اندر اندر ساری ٹیم گھر نہ گئی تو آج کا ڈنر میرے بڑے بھائی کی طرف سے۔اور اگر چلی گئی تو آج کا ڈنر تمہارے بڑے بھائی کی جیب سے۔۔۔"

حسیب کے چیلنج کرنے پر تیسری آواز گونجی۔

"اوہ!تم آرام کی کھاؤ بڑے بھائیوں نے ٹھیکا نہیں لیا ہوا۔روز روز تم لوگوں کے ہاتھوں جیب کٹوانے کا۔ کمینو دونوں صورت میں فائدہ تم دونوں دوستوں کا اور کباڑا میرا اور تاشفین کا ہوتا ہے۔"

چوتھی آواز تاشفین کی تھی۔

" چل فارس یار ٹی وی بند کر سارا مزا خراب ہو گیا ہے۔اب کوئی معجزہ ہی ہو تو ہو ورنہ ہم میچ ہار گئے ہیں۔ لہٰذا یہاں بیٹھ کر بلڈ پریشر بڑھانے سے بہتر ہے نیچے چل کر کھانا کھایا جائے۔"

جوتے پہننے کی آواز کے بعد قدموں کی چاپ اُبھری اور اگلے پل اُسکا چہرہ دروازے کے فریم میں نظر آیا۔

اُسکی نظر بھی جگن پر پڑی۔ جو نگاہیں فقط چند پل قبل تک نرم تھیں۔یک دم سرد ہو گئیں۔

اندر والی عوام ابھی تک میچ میں گم تھی۔

تاشفین چلتا ہوا اُسکے قریب آیا۔

جو اُسکی جانب دیکھنے سے پوری طرح اجتناب برت رہی تھی۔

ایک سیکنڈ کو وہ اُسکے پاس تھا پھر بغیر کچھ کہے آگے بڑھ گیا۔

جگن نے ناہموار ہوتی سانسوں کیساتھ اُسکی چوڑے شانوں والی پُشت کو دُکھ سے دیکھا۔

دل اُس سمے جیسے درد کا پھوڑا بن گیا۔ گہری ٹیس اُٹھی تھی۔ جی چاہا ابھی اور اسی وقت یہاں سے چلی جائے۔ اتنی بے عزتی تو ساری زندگی نہیں ہوئی ہوگی۔ جتنی اس ایک دن میں تاشفین کی سنگت میں محسوس ہو رہی تھی۔

" جیسا سلوک تم میرے ساتھ کر رہے ہو۔ میں پائی پائی کا حساب نہ لوں۔ تو تمہاری بیوی نہیں ہوں۔"

پھر اپنے خیال پر خود ہی شرما گئی۔ لبوں پر مُسکراہٹ دوڑی تھی۔

☆......☆......☆

وہ اس وقت سٹنگ ہال میں موجود تھا۔ سارے گھر پر ہو کا عالم چھایا ہوا تھا۔ رات کے ساڑھے بارہ بج رہے تھے اور اس گھر کے مکین اس وقت تک گدھے گھوڑے بیچ کر پڑ جاتے تھے کیونکہ صبح دوسرے تینوں نے کالج و سکول کے لیے نکلنا ہوتا تھا۔ خود اُسکا بھی آج ڈیوٹی پر واپسی کا دن تھا۔ گھر پر گزاری ایک چھٹی تو جاتے نظر بھی نہ آئی۔

ٹیلی ویژن ہلکی آواز کے ساتھ چل رہا تھا۔ اس وقت آنگن ٹیڑھا لگا ہوا تھا۔

وہ بڑے انہماک سے شکیل صاحب اور بُشریٰ انصاری کے درمیان ہونے والے مکالمے سُن رہا تھا۔ چہرے پر دھیمی سے مُسکراہٹ تھی۔ دونوں ہاتھ سر کے پیچھے باندھے صوفے پر نیم دراز تھا۔ آدھی ٹانگیں صوفے کے اینڈ سے نیچے لٹک رہی تھیں۔ ریموٹ کنٹرول سینے پہ دھرا تھا۔

تبھی فون پر میسج ٹون بجی جو کہ شام سے لیکر اب تک وقفے وقفے سے نہ جانے کتنی مرتبہ بج چکی تھی۔ پر وہ مسلسل اگنور کرتا رہا تھا۔ کیونکہ تب وہ بھائیوں کے ساتھ موجود تھا۔ اب تنہائی نے توجہ اُدھر مبذول کروا ہی دی۔

فون کھول کر دیکھا۔ چند ایک دوستوں کے میسج تھے۔ اُسکے علاوہ اکیس میسج اُسی آئی ڈی سے تھے۔ جس کے چلانے والی خود کو اُسکا فین کہتی تھی۔

اُس نے تاسف سے سر ہلاتے ہوئے۔ جواب ٹائپ کرنا شروع کیا۔۔۔

" تم آخر بنی کس مٹی کی ہو؟ کوئی غیرت حمیت نامی چیز سے بھی کبھی واسطہ پڑا ہے یا نہیں؟"

دوسری جانب سے فٹ جواب آیا۔۔۔

" میرا آج تک بس تم سے ہی واسطہ پڑا ہے۔ اور تم بھی بے وفا نکلے محبت مجھ سے کی اور شادی کسی اور سے۔۔۔۔"

آگے رونے والا منہ بنا بھیجا۔۔۔

" تمہیں کیسے علم ہے کہ میں شادی شُدہ ہوں؟۔"

ماتھے پر تیوری لیکر ٹائپ کرنے کے بعد جواب کا منتظر تھا۔ جو کہ اس گزرے وقت میں پہلی دفعہ ہوا تھا کہ وہ اس سر پھری لڑکی کے میسج کا منتظر ہوا ہو۔

" تم نے نہیں بتایا بلکہ آج میں نے سچ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔"

" کونسا سچ۔۔؟۔"

" تمہاری بیوی اور کون۔۔"

وہ چال چلتے ہوئے لکھنے لگا۔۔۔

" میری تو شادی ہی نہیں ہوئی۔ بیوی کہاں سے آئے گی۔"

" ہائے میں نے آنکھیں بند کر کے تمہاری سوہنی صورت پر اعتبار کر لیا۔ اور تم نے میرے ساتھ یہ کیا۔ اب بھی جھوٹ بول رہے ہو حالانکہ آج میں نے تمہارے گھر پر آ کر تمہاری بیوی سے ملاقات کی تھی۔"

" کیا تم میرے محلے میں رہتی ہو؟"

" ہاں۔۔۔ ایویں تو تم سے محبت نہیں کر لی۔ صبح شام تمہیں اپنے دروازے کے آگے سے گزرتے دیکھتی ہوں۔"

" اگر تم نرگس ہو نا تو یاد رکھنا تمہارے گھر آ کر پھوپھی سے وہ جوتے پڑواؤں گا کہ یاد کرو گی۔ پر تم نرگس ہو نہیں۔ وہ بیچاری سیدھی سی ہے۔ جبکہ تم کافی چالو قسم کی لڑکی ہو۔ جلدی سے اپنے والد کا نام اور گھر کا پتا بتاؤ۔ ابھی

آمنے سامنے ملاقات کرنے کو حاضر ہو جاتا ہوں۔"

" میں جانتی ہوں تم مجھ سے ملنے کبھی نہیں آؤ گے۔ جھوٹ بول کر مجھے ورغلا رہے ہو۔ پہلے ہی میرے ساتھ اتنا ظلم کر چکے ہو۔ میرا نمبر بلاک کیا۔ پھر مجھے فیس بک پر بھی بلاک کیا۔ ان گزرے ماہ میں یہ میری ساتویں آئی ڈی ہے۔تم نے میری کُل چھ آئی ڈیز بلاک کی ہیں۔تاشفین اسرار ایک محبت بھرے دل پر اس قدر ظلم کرتے ہوئے۔کیا تمہیں ذرا رحم نہیں آتا؟ "

" میری اتنی کوشش کے باوجود بھی کونسا تم نے میری جان چھوڑ دی ہے؟ یار کوئی دنیا میں اس قدر بیکار انسان بھی ہوگا جتنی تم ہو؟ انتہا درجے کی فارغ اور مستقل مزاج ہو۔ کسی دن مجھے زیادہ غُصہ آ گیا نا تو میں نے اس آئی ڈی کے ذریعے تمہاری لوکیشن ٹریس کروا کر جا تمہیں پکڑنا ہے۔"

" اُف اللہ تو جلدی ٹریس کرواؤ ناں۔۔ میں نے تو اسی لیے تمہیں اپنے پرسنل نمبر سے میسج کیئے تھے۔تاکہ اُس نمبر کے ذریعے ہی تم مجھ تک پہنچ جاؤ۔ ذرا سوچو تو کتنا حسین منظر ہوگا۔تم میرے ابو کے سامنے کھڑے ہو کر میرا رشتہ مانگو گے۔"

" میں نے اپنی زندگی میں ایسے بُرے گناہ نہیں کیئے کہ سزا کے طور پر اللہ پاک تم کو مجھ پر مسلط کر دیں۔"

" تم اتنے مغرور نہ ہوتے تو شائد اتنے خوبصورت بھی نہ لگتے۔"

"ہاں تم اتنی چیپکو نہ ہوتیں تو شائد اتنی بُری بھی نہ لگتیں۔"

" میں تمہیں بُری لگتی ہوں؟ تم نے کونسا مجھے دیکھا ہوا ہے۔"

" مجھے ایسا کوئی شوق بھی نہیں ہے۔"

" یہ تو تم اس لیے کہہ رہے ہو کیونکہ ابھی اپنی بیوی کے حُسن میں گم ہو۔ایک دفعہ میں تمہارے سامنے آ گئی نا تو سب بھول جاؤ گے۔"

آخری میسج پڑھنے کے بعد بے اختیار تاشفین کا قہقہہ نکل گیا۔

" میڈم پھر تم نے میری بیوی دیکھی ہی نہیں ہے۔ مجھے نہیں لگتا اُس سے زیادہ بھی کوئی لڑکی حسین ہو سکتی ہے۔"

" تم ایسا بول کر میرا دل نہ جلاؤ۔۔۔ اُس کے لال بال انتہائی بُرے لگتے ہیں۔"

تاشفین کے ہاتھ تھم گئے۔ یہ اب زیادہ ہی خطرناک بات ہوگئی تھی۔ وہ ابھی تک اس بات پر بھی سو فیصد پُر یقین نہیں تھا کہ آیا یہ کوئی لڑکی ہی ہے۔ لڑکا بھی تو ہو سکتا تھا۔ پر اب اُس نے جُگن کے بالوں کا رنگ بتا کر تاشفین کے اندر آلارم بجا دیا تھا۔

چند لمحوں پہلے والی مُسکراہٹ بالکل غائب ہو چُکی تھی۔

تاشفین نے جواب میں کُچھ نہیں کہا۔ نہ تصدیق کی نہ تردید۔۔۔

گہری سانس خارج کرتے ہوئے فون بند کر کے پہلو میں رکھ دیا۔ ایک نظر اپنے کمرے کے بند دروازے پر ڈالی۔

رات کے کھانے پر اُسکا دوست اور اُسکا چھوٹا بھائی جو کہ فارس کا دوست تھا دونوں ہی موجود تھے۔ جُگن کی وجہ سے کوئی بھی اپنے خول میں بند نہیں ہوا تھا۔ ورنہ عام طور پر لڑکے الماس کا سامنا ہونے پر اُس سے بات کرنا تو دور اُسکے سوال کا جواب دینا بھی پسند نہیں کرتے تھے۔

مگر تاشفین نے ایک ہی دن میں یہ بات نوٹ کر لی تھی۔ نہ ہی جُگن کا رویہ اُسکے بھائیوں کے ساتھ ویسا تھا جیسا الماس کا ہوتا۔ نہ ہی جواب میں فارس لوگ بہت خاموش اور بے نیاز تھے۔

بلکہ وہ اپنی روزمرہ کی عادت کے مطابق ہی شور وغُل کرتے رہے تھے۔ جس میں جُگن پورا ساتھ دیتی رہی۔ یہ الگ بات کہ وہ تاشفین کی جانب دیکھنے اور اُسے مُخاطب کرنے سے صاف گُریز برتتی رہی تھی۔

" تمہارا یہ روپ کسی سازش کا حصہ ہے جُگن۔ ورنہ اتنی بڑی امیر زادی اتنے سادہ مزاج کی نہیں ہو سکتی۔ تم اگر ذہنی طور پر شارپ ہو تو میں نے بھی گھاٹ گھاٹ کا پانی پیا ہوا ہے۔ اپنے قُرب تک رسائی دیکر تمہارے ہاتھوں شکست نہیں کھاؤنگا۔ کبھی بھی نہیں۔"

پُرسوچ انداز میں نظریں ٹیلی ویژن سکرین پر جمی تھیں۔ اور دماغ کہیں اور گھوم رہا تھا۔

خیر اب میں اتنا کمزور انسان تو ہوں نہیں کہ ایک لڑکی کی وجہ سے پریشان پھروں۔ جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ پہلے تو اس آئی ڈی کو کھوجنا پڑے گا۔

اُس نے فون دوبارہ اُٹھایا اور ٹائپ کرنے لگا۔

" کیا میں تمہارا نام پوچھ سکتا ہوں۔"

" نام تو میں بتادونگی پر پہلے یہ بتاؤ آج اچانک میرا نام پوچھنے کا خیال کیونکر آ گیا۔"

" یار ہ بندہ بشر ہوں۔آخر کچھ تو اثر ہونا ہی تھا۔اگر تم نہیں بتانا چاہو تو تمہاری مرضی۔"

" نہیں میرے لیے تو بڑی خوشی کی بات ہے۔آخر کار تم نے میرے بارے میں سنجیدگی اختیار تو کی۔میرا نام نایاب ہے۔"

" کیا تم پڑھتی ہو۔"

" نہیں اتنی چھوٹی نہیں ہوں۔تعلیم مکمل کر کے تمہارے انتظار میں بیٹھی ہوں۔کب تم رشتہ بھیجو اور کب ہماری شادی ہو۔"

" کیا پڑھا ہے؟"

" سترہ سال کے عرصے میں جس جس کلاس میں گئی۔وہاں اُستادوں نے جو جو پڑھایا۔جتنا سلیبس دیا۔وہ سب پڑھا ہے۔"

" تم بڑی تیز لڑکی ہو۔"

" ہاں اس میں تو کوئی شک نہیں ہے۔"

تاشفین کے چہرے پر ہنوز سنجیدگی طاری تھی۔

مزید کچھ کہنے کی بجائے اُس نے موبائل جیب میں ڈالا۔۔اُٹھ کر ٹیلی ویژن بند کیا اور سونے کے لیے اپنے بھائیوں کے برابر آ کر اے سی والے کمرے میں کارپٹ پر لیٹ گیا۔کچھ ہی دیر بعد وہ نیند کی وادی میں اُتر چُکا تھا۔

☆......☆......☆

صبح اُسکی آنکھ عباس کے جگانے پر کُھلی

جُگنن نے بمشکل ایک آنکھ کھول اُسکو دیکھا۔۔

وہ یونیفارم پہنے سکول کے لیے تیار کھڑا تھا۔
وہ جلدی سے اُٹھ کر بیٹھی۔

" میں چاہتا ہوں۔آپ میرے ساتھ آئیں۔"

" کہاں۔۔"

" میرے سکول میری ٹیچر کو منع کریں۔میں اُس جوؤں والی لڑکی کے ساتھ مزید ایک دن بھی نہیں بیٹھونگا۔'

وہ اسکی بات غور سے سُننے کے لیے پوری کوشش کر کے نیند بھگا رہی تھی۔مگر پھر اچانک تاشفین کی آواز سُنتے ہی ساری نیند اُڑ گئی۔تبھی اُس نے غور کیا۔ایس پی صاحب اپنی وردی پہنے دروازے کے بیچوں بیچ بیزار سی شکل بنانے کھڑے تھے اور عباس سے ارشاد فرمایا جارہا تھا۔

"یار وہ ابھی سو رہی ہے' اُٹھے گی پھر تیار ہو گی' ناشتہ کرے گی۔اس لحاظ سے بارہ تو ادھر ہی بج جانے ہیں۔مجھے پہلے ہی دیر ہو رہی ہے۔میرا ڈرائیور اُدھر انتظار میں سوکھ رہا ہے۔"

جواب میں عباس بڑے تحمل سے بولا۔۔۔

" تو آپ جاؤ نا۔۔۔میں آج آپی کے بغیر نہیں جاؤ نگا۔"

"ابھی ایک دن نہیں ہوا اسکو اس گھر میں آئے اور تم ایسے نخرے دکھا رہے ہو جیسے ساری عمر یہی تمہیں لاتی لے جاتی رہی ہے۔اب شرافت کے ساتھ باہر نکلو ورنہ اُٹھا کے لیکر جاؤ نگا۔"

مانا کہ کالی اور خاکی وردی پر کالا ہیٹ پہنے لاٹ صاحب مردانہ حُسن کا مرقع لگ رہے تھے جسکو بس دیکھتے ہی رہنے کو جی چاہے۔پر دوسری صورتحال بھی توجہ طلب تھی۔اسلیے وہ بستر سے نکلتے ہوئے بولی۔۔۔

" اگر عباس آپ کے ساتھ جانا نہیں چاہتا تو کیوں زبردستی کر رہے ہیں؟ میں چھوڑ آتی ہوں۔"

ایس پی نے اُنگلی اُٹھا کر وارننگ دی۔۔

" تمہارے ساتھ میں بات نہیں کر رہا ہوں۔لہٰذا تم خاموش رہو۔اور باشو تم باہر آ رہے ہو یا میں اندر آؤں؟"

عباس نے ایک دفعہ غور سے بڑے بھائی کی جانب دیکھا اگلے ہی پل منہ لٹکا کر باہر کو چل پڑا۔۔۔

"اس گھر میں کوئی چاہتا ہی نہیں کہ میں بھی جنٹل مین بنوں۔۔۔سکول بھی ایسے بھیجتے ہیں جہاں لڑکوں سے زیادہ لڑکیاں ہیں۔اب جوئیں نہ پڑیں تو اور کیا ہو؟ پھر مجھے ہی گندا بکتے ہیں۔۔"

وہ تاشفین کے آگے آگے بڑبڑاتا ہوا بیرونی دروازہ عبور کر گیا۔تاشفین دروازے کے قریب تھا اور وہ جو اُسکے پیچھے پیچھے سر جھکا کر عباس کی بات سُنتی ہوئی آرہی تھی تو اسی رو میں اُسکا ماتھا تاشفین کے کندھے سے ٹکرایا۔وہ گھوما اور اُنگلی کے اشارے سے جُگنی کی توجہ اُسی کے حُلیے کی جانب دلواتے ہوئے یاددہانی کروائی۔۔

" یہ تمہارے ابا کا مینشن نہیں ہے۔ جہاں جب جی چاہا جیسے جی چاہا منہ اُٹھا کر چل دیں۔آئیندہ خیال رکھنا۔۔"

جُگنی نے تعجب کے ساتھ اپنی لونگ وائٹ ٹی شرٹ اور فلیپر کو دیکھا۔

" اچھا خاصا معقول لباس تو ہے۔ہاں بس دوپٹہ اندر بھول آئی ہوں۔"

" چلو شُکر ہے۔خود سے ہی خیال آ گیا۔ جتنے گھنٹے ادھر ہو دوپٹہ کو ساتھ لیے گھومو تو بہتر رہے گا۔ مجھے اندر کمرے میں ہی خدا حافظ بول لیتیں ۔ اس طرح ننگے سر گلی تک آنے کی ضرورت نہیں تھی۔ کیونکہ یہ تمہارا علاقہ نہیں ہے جہاں ہمسائے دو میل کی دوری پر ہوں۔اور ہوں بھی اپنے کام سے کام رکھنے والے۔ یہ ایک بڑے سے مُحلے کی چھوٹی سی گلی ہے۔ جہاں ہر وقت کوئی نہ کوئی گلی میں موجود ہوتا ہے۔تمہارے جیسی مخلوق کے دیدار کو لوگ ویسے ہی تیار رہتے ہیں۔اب چونکہ تمہارے نام کے ساتھ میرا نام لگتا ہے۔تو ذرا احتیاط برتو۔۔۔۔"

جُگنی کا منہ حیرت سے کُھلا جسے بروقت بند کرتے ہوئے کمر پر ہاتھ باندھتے ہوئے بولی۔۔۔

" آپ کو جب بھی میں نے دیکھا تھا نا ایک خیال ضرور آتا تھا کہ آپ ایک انتہائی خود پسند انسان ہیں۔۔اور جس وقت سے میں اس گھر میں آئی ہوں ایک کے بعد ایک آپکے الفاظ سُن کر اب مجھے یہ یقین ہو چُکا ہے کہ مجھے انسانوں کی صحیح پہچان ہے۔کم از کم آپ کی طرح لکیر کی فقیر بالکل نہیں ہوں۔میری آپکی بات چیت نہیں ہے۔اور آپ سمجھ رہے ہیں کہ میں آپکو دروازے تک چھوڑنے آئی ہوں۔۔۔ہاؤ رومینٹک ۔۔۔ ایک اور بات جو میں پہلے بھی کہہ چُکی ہوں۔جسے آپ یقیناً اگنور کر گئے ہیں۔میں آپکی بیوی کی حیثیت سے یہاں رہنے کے لیے نہیں آئی ہوں۔اسلیے آپ بخوشی مقامی مسجد کے لاؤڈ اسپیکر میں مجھ سے لاتعلقی کا اعلان کروا سکتے ہیں۔

اب براہِ کرم راستے سے ہٹیے تا کہ میں اُسکو خدا حافظ بول سکوں جس کے لیے اندر سے آئی ہوں۔"

دراوزے سے چار قدم پیچھے ہی ڈیوڑھی میں وہ دونوں آمنے سامنے کھڑے مقابلہ بازی کر رہے تھے۔

ایس پی صاحب نے دونوں بازو سینے پر باندھے ایک ہاتھ پُر فکر انداز میں ٹھوڑی کے نیچے رکھ کر زوجہ محترمہ کا سر تا پیر جائزہ لیا۔۔ پھر ایک قدم اُسکی جانب بڑھا کر تھوڑا سا اُسکی جانب جُھکتے ہوئے رازداری سے بولا تو انداز چڑانے والا تھا۔

"مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ شادی سے پہلے بھی تم لالچی نظروں سے میرا جائزہ لیتی رہی ہو۔ اگر جائزہ لیتی ہو گی تو یقیناً کبھی نہ کبھی مجھے سوچا بھی ہو گا۔ تب تم جیسی چہرہ شناس کو یہ تو اندازہ ہو ہی گیا ہو گا کہ کُچھ لوگ بس پہنچ سے دور ہی اچھے رہتے لگتے ہیں۔ پھر مجھ سے شادی کیوں کر لی؟ انکار کیوں نہیں کیا۔۔"

جواب میں وہ تنک کر بولی

"یہ بات آپ جا کر اپنی بھابھی صاحبہ سے پوچھیں۔۔۔ جس کے مطابق میرے لیے آپ سے اچھا جیون ساتھی کوئی ہے ہی نہیں تھا۔ یہ الگ بات ہے کہ شادی کے دوسرے دن سب سے پہلے اُسی نے مجھے آپ سے طلاق لے لینے کا مشورہ دیا تھا۔"

"اگر تم اتنی ہی اپنی بہن کی فرمابردار ہو تو پھر اُسکے دوسرے مشورے پر اب تک عمل کیوں نہیں کیا؟ حالانکہ میں تو اُسی دن سے تمہاری طرف سے ملنے والے نوٹس کا منتظر ہوں جو آج تک نہیں آیا۔"

" آپ کی یہ خواہش بھی پوری کر دونگی۔ مگر اس وقت مجھے عباس کو سی آف کرنا ہے۔ آپ بیچ میں سے ہٹیے۔۔۔" دروازہ بند تھا۔ اور عباس کب کا باہر جا چُکا تھا۔

"سوری ٹو سے مگر اس وقت تمہاری مرضی نہیں چل سکتی۔ عباس اب تک گلی کے اینڈ پہ کھڑی گاڑی تک پہنچ گیا ہو گا۔ میں پہلے ہی تمہاری وجہ سے لیٹ ہو رہا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ تمہارا جی یہی چاہ رہا ہے کہ میرے سامنے کھڑی ہو کر یونہی مجھے دیکھتی رہو۔ اسی لیے بہانے سے فضول قسم کی بحث کو طول دیئے جا رہی ہو۔ مگر پلیز اب مجھے جانے دو۔ رات کو جب آؤں گا تو جی بھر کر دیدار کر لینا۔ وہ بھی اُس صورت میں اگر تم تب تک اس گرمی اور بغیر یو پی ایس والے گھر میں رہ پائیں۔ ادر وائز، گڈ بائے اِن اڈوانس۔۔۔۔"

جگن مٹھیاں بھینچ کر پیر پٹختی ہوئی واپس مُڑ گئی۔۔۔

تاشفین نے باآوازِ بلند ابو کو خُدا حافظ بولا۔ ٹراؤزر کی جیب میں رکھے ڈارک شیڈز لگائے اور پُھرتی سے دروازہ کھول کر نکل گیا۔ اُس کے جاتے ہی دروازے کا خود کار لاک دوبارہ سے لگ گیا۔

غُصے سے کمرے میں یہاں سے وہاں ایک پورا چکر لگایا۔

ایک ہاتھ کی مُٹھی بنا کر دوسرے ہاتھ پر ماری۔۔۔

" بجواب تو آپ بس یاد ہی کریں گے کہ کس کو بیوی بول دیا ہے۔آئے بڑے گڈ بائے اِن اڈوانس کے کُچھ لگتے۔اللہ نے صورت کیا اچھی دئے دی ہے دل اُتنا ہی کالا ہے۔"

وہ نہ جانے کتنی دیر تک یونہی جلتی کڑھتی رہتی۔باہر سے اسرار احمد کی آواز نے موشن بدل دیا جو اُسکو ہی بُلا رہے تھے۔

" آئی انکل جی۔۔۔!!۔۔۔"

کمرے سے ملحقہ واش روم میں جلدی جلدی منہ دھویا' دانت برش کئے' اور اپنا دوپٹہ سلیقے سے اوڑھ کر باہر آ گئی۔

" اسلام علیکم۔۔۔"

" ارے وعلیکم السلام رات مچھر تو نہیں تنگ کرتے رہے؟۔نیند پوری ہوئی ؟۔۔"

" ہاں جی بس جب لائٹ گئی تھی تب آنکھ کُھلی تو تھی پر زیادہ دیر کُھلی رہ نہ پائی۔"

اسرار احمد اپنی وہیل چئیر پر بیٹھے تھے۔دھیرے سے مُسکرا دیئے۔ہاتھ میں پکڑا اخبار تپائی پہ ڈال دیا۔

" بیٹی اس گھر میں ہم سارے ایک جیسے بے ترتیب لوگ ہی رہتے ہیں۔اور یہ بے ترتیبی اللہ جنت نصیب کرے تاشفین کی ماں کو اُسکی زندگی میں یہاں نظر نہیں آتی تھی۔چلو میں تو ایک اپاہج انسان ہوں۔مجھے تو اُسکی کمی ہر ہر پل محسوس ہوتی ہے۔مگر لڑکے اُسکو بڑا مس کرتے ہیں۔ مگر کل سے تمہاری آواز اس گھر میں گونجنے سے اس گھر کی ویرانی میں دڑاڑیں پڑی ہیں۔اسی لیے عباس اتنی جلدی تمہارے ساتھ فری ہو گیا ہے۔ بلکہ قریب ہونے کی کوشش کر رہا ہے۔بیٹے ایک چیز کا خیال رکھنا۔پنجابی کی ایک کہاوت ہے کہ جس شہر جانا نہ ہو اُس

کا پتہ بھی نہیں پوچھتے۔ میری بات کا غلط مطلب نہ لینا۔ پر میں کہنا چاہتا ہوں اگر کہیں تمہارا یہاں دل نہ لگے تو عباس کو جذباتی طور پر سنبھالنا ہمارے لیے آسان نہیں ہوگا۔"

اُن کی بات سے زیادہ اُنکے محتاط اور مہذب انداز پر جگنن کو رونا آیا۔

جواب میں صرف دھیرے سے اثبات میں سر ہی ہلا پائی۔۔

" آج اگر تمہاری ساس موجود ہوتی تو نہ جانے تمہارے لیے ناشتے میں کیا کیا سوغاتیں اکٹھی کرتی۔ میں نے فارس کے ہاتھ یہاں کا مشہور ناشتہ منگوا کر رکھا ہے۔ اندر کچن میں ہر چیز ہاٹ پاٹ میں رکھی ہوئی ہے۔ جا کر آرام سے بیٹھ کر ناشتہ کرلو۔ تاشفین سے میں نے کہا تھا۔ تھرموس میں چائے بھی بھر گیا ہوگا۔

" آپ نے ناشتہ کرلیا؟۔۔"

" ہاں میں نے نماز کے بعد سیب کھایا تھا۔ پھر تاشفین نے لسی بنا دی تھی۔ اب بس لنچ میں کھانا لونگا۔"

" یہ تو زیادتی ہے۔ میں اکیلی بیٹھ کر ناشتہ کروں؟ میں بھی پھر لنچ میں ہی آپکے ساتھ کھالونگی۔"

وہ اُنکے سامنے دھپ سے صوفے پر بیٹھ گئی۔

" لنچ میں ابھی بہت وقت ہے۔ لنچ ہم باپ بیٹی اکٹھے ہی کریں گے۔ مگر مجھے خوشی ہوگی۔ اگر تم ناشتہ کرلو۔"

" پہلے آپ مجھے عباس کے سکول کا پتہ بتائیں۔"

" کیوں۔۔"

" کیونکہ میں اُسکے سکول جانا چاہتی ہوں۔"

" کہاں اتنی گرمی میں باہر نکلو گی۔ میں تاشفین سے کہہ دونگا کبھی وقت نکال کر ہو آئے گا۔"

" ہاں جیسے آج تک میں نے تو سورج کی شکل تک نہیں دیکھی ہے۔ میں ناشتہ کرنے کے فوراً بعد جا رہی ہوں۔ آپ یا تو مجھے پتہ بتائینگے یا پھر میرے ساتھ ہی چلیں گے۔"

" اگر تم ضرور ہی جانا چاہتی ہو تو میں نرگس کو فون کر دیتا ہوں۔ اُسکے ساتھ چلی جاؤ۔ ایک تو وہ سکول کا پتہ جانتی ہے۔ دوسرا کمپنی رہے گی۔"

ہیں" یہ وہی والی نرگس تو نہیں جس کی والدہ کل مجھے پر کٹی بول کر گئیں تھیں۔"

اسرار احمد اُسکے انداز پہ مُسکرائے بغیر نہ رہ پائے۔

" ہاں وہی ہے۔ پر تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ پنجے نہیں مارتی۔"

کچن کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے جُگنن ہنستے ہوئے بولی۔

" اُسکی والدہ کو دیکھ کر تو یہی لگتا ہے۔ یہ خود اتنی خطرناک ہیں۔ اولاد تو انسان کو کچا چبا لیتی ہوگی۔"

" بھئی تم سے ہی پھوپھی کو سب سے زیادہ محبت ہونی ہے۔ آخر تم اُنکے لاڈلے بھتیجے کی بیوی ہو۔"

" ہاں جس کو دونوں پھوپھی بھتیجا ہی ناپسند کرتے ہیں۔ اللہ ہی خیر کرے۔"

اسرار احمد کا قہقہہ بڑا جاندار تھا۔ جتنی دیر وہ کھانا کھا کر تیار ہوئی وہ نرگس کو فون کر چُکے تھے۔

اُس نے لائٹ رنگوں کا پرنٹ دوپٹہ سیٹ پہنا۔ سلیقے سے دوپٹہ اوڑھ کر لیدر کی چپل پہنی۔

اپنا بیگ لیا اور گھر سے نکل آئی۔ کیونکہ انکل نے بتا دیا تھا کہ نرگس اپنے گھر کے دروازے پر انتظار کر رہی تھی۔ وہ دو چار قدم ہی آگے آئی تھی جب ایک گھر کے سامنے لمبی سی گوری چٹی لڑکی کھڑی نظر آئی۔ ایک پل کو جُگنن واقعی حیران ہوئی تھی۔

وہ دھیمے دھیمے چلتی نرگس تک آئی اس دوران نرگس مسلسل جُگنن کو گھورے جا رہی تھی۔

اس سے پہلے کہ جُگنن سلام لیتی۔ سامنے والی نے اپنا منہ کھولا۔

" تو تم ہو وہ جس کی خاطر اُنہوں نے مجھے چھوڑ دیا۔"

چندر مُکھی کے انداز میں بولتی ہوئی وہ جُگنن کے گرد گھوم کر بڑے انداز میں بولی۔ جُگنن کو سمجھ نہ آئی کہ مادھوری کو بے عزتی پر ہنسنا چاہیے یا رونا۔

" تمہیں کسی نے غلط اطلاع دے دی ہے۔ اُنہوں نے میری خاطر کسی کو نہیں چھوڑا۔ تم یقیناً اُنکی ویٹنگ لسٹ پر ہوگی۔ میرے جاتے ہی تم سے شادی کر لیں گے۔"

مادھوری فوراً تڑپ کر بولی۔

"اللہ نہ کرے۔ تمہارا شوہر تمہیں ہی مبارک ہو۔ بی بی پہلے ہی میری اماں نے اتنے سال سے میری ناک

میں دم کر کے رکھا ہے۔نگو۔۔۔ ذرا یہ ڈش تو بنا دو۔ تاشفین کی پسندیدہ ہے۔کبھی حکم ہوا۔نگو ذرا تاشفین کے کُرتے کا گلا تو تارکشی کر کے بنا دو۔نگو بازار جا رہی ہو تو واپسی پر اُون کے گولے لیتی آنا۔ میں تاشفین کے لیے سوئٹر بنوں گی۔ساری عمر خود تو تاشفین کو داماد کی شکل میں دیکھتی ہی رہی ہیں۔مجھے بھی تاشفین کے سامنے ہمیشہ شرمندہ ہی رکھا۔وہ بھی ایسے اللہ کے بندے ہیں کبھی اتفاق سے آمنا سامنا ہو جائے تو ایسے ادھر اُدھر ہوتے ہیں جیسے میرا قرضہ لیکر بھاگ گئے ہوں۔اب تو میں پوری آزادی سے تم لوگوں کی طرف آیا جایا کرونگی۔"

" اُف تم کتنی خراب لڑکی ہو تمہیں اپنی امی کے دُکھ کا اندازہ ہی نہیں ہے۔"

جُگنں نے لائٹ سے موڈ میں مذاق کیا۔گلی کے اینڈ پر سے ایک اونچی آواز بلند ہوئی۔

" باجی۔۔۔۔۔!! آجاؤ رکشہ لے آیا ہوں۔"

جُگنں نے پوچھا۔

" یہ کون ہے؟ اور کس کو آواز دئے رہا ہے۔"

" یہ میرا بھائی ہے۔پپو اور مجھے ہی آواز دے رہا ہے۔چلو آجاؤ بھابھی جی۔۔۔۔"

پھر اپنی بات پر خود ہی کھل کھلا کر ہنستی ہوئی ہاتھ پر ہاتھ مار کر بولی۔۔۔

" ہائے کیا لطیفہ ہے۔جسکو کبھی بھائی نہیں سمجھا آج اُسکی بیوی کو بھابھی کہنا پڑ رہا ہے۔"

بے اختیار جُگنں کے ہونٹوں پر بھی مسکان پھیل گئی۔

وہ دونوں پیچھے بیٹھ گئیں۔ اور پپو نامی جوان آگے ڈرائیور کے ساتھ لٹک گیا۔اور سارا راستہ نہ جانے کہاں کہاں کے قصے چھیڑتا رہا۔

نرگس تو بڑی ادا سے اپنے پلو میں منہ چُھپائے آنکھوں پہ کالا چشمہ رکھے بیٹھی تھی۔جبکہ ہر سپیڈ بریکر پر جب رکشہ ڈولتا تو جگنں کی جان نکل کر حلق میں آجاتی۔اللہ اللہ کر کے سکول آیا۔

چوکیدار کو بتا کر وہ نرگس کے ہمراہ سیدھی آفس میں گئی۔اپنا تعارف کروایا اور آنے کا مقصد بیان کیا۔

ہیڈ ٹیچر جوئیں کے نام پر تھوڑی بدمزہ نظر آئی۔

" آپ عباس کی کیا لگتی ہیں۔ جہان تک ہمارے ریکارڈ میں ہے۔عباس کے بھائی ہی ہیں۔جبکہ آپ خود کو

اُسکی بہن بتا رہی ہیں۔"

" میڈم جی یہ عباس کی بھابھی ہیں۔تاشفین کی بیوی۔۔۔"

نرگس نے تفصیل بتانا اپنا فرض سمجھا۔

"ارے۔۔۔۔۔!! آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا کہ آپ تاشفین صاحب کی زوجہ ہیں۔"

ہیڈ مسٹریس کی ٹیون ہی بدل گئی۔اُسی وقت اُن سے پوچھے بغیر ہی اُنکے لیے کولڈ ڈرنکس آرڈر کیں۔

" آپ کی شادی کب ہوئی۔اور افسوس کی بات ہے۔آپ لوگوں نے ہمیں بُلایا ہی نہیں۔"

" فکر نہ کریں کسی کو بھی نہیں بتایا تھا۔اتنے مہنگے دور میں یہ پالیسی اچھی ہے۔آرام سے لڑکا لڑکی کی چُپ چاپ شادی کر دو۔کیا ضرورت ہے اتنے زیادہ خرچوں کی۔"

نرگس کی بات پر جُگنُو بس مُسکرا کر ہی رہ گئی۔دل میں ضرور خیال آیا کہ اگر اسکو علم ہو جائے میری شادی پر میرے باپ نے کتنا پیسہ لگایا تھا۔تو اسکا ریکشن کیا ہو۔

ہیڈ نے عباس اور اُسکی ٹیچر کو بھی آفس میں ہی بُلا لیا۔

جُگنُو پر نظر پڑتے ہی عباس کے چہرے پر اتنی بڑی مُسکراہٹ اُبھرتی دیکھ کر جُگنُو کو بے انتہا اچھا لگا۔عباس کی ٹیچر نے مُختصر سی عباس کی کلاس رپورٹ بتانے کے بعد وعدہ کیا کہ وہ عباس کی سیٹ بدل دئے گی۔

پورا گھنٹہ وہاں پر گزار کر وہ لوگ باہر آ گئیں۔مگر کسی بھی رکشے کو روکنے کی بجائے جُگنُو نے بیگ سے موبائل برآمد کیا۔

" ہیلو حارث بھائی مجھے ایک فیور چاہیے؟۔۔"

" بولو۔۔"

" گاڑی چاہیے کُچھ دن کے لیے۔"

" بھیج دیتا ہوں۔کیا ساتھ میں ڈرائیور بھی چاہیے؟"

" نہیں بس گاڑی ہی چاہیے۔اور ہاں آپ کی بیگم کو علم نہیں ہونا چاہیے۔"

دوسری جانب حارث آفس میں بیٹھا پیپر پڑھ رہا تھا۔جُگنُو کی بات پر مُسکرایا۔

"وہ پہلے ہی ممی کا سر کھا رہی ہے۔آخر تم کب تک اسلام آباد سے واپس آؤ گی۔اور یوں اچانک سے جانے کی تُک بھی کیا بنتی تھی۔اس سے بھی خطرناک بات یہ کہ وہ تمہاری دوست کا سُراغ ڈھونڈ رہی ہے۔"

"کوئی نہیں میں آج کسی وقت ممی کو کال کر کے کسی اور طرف لگا دونگی۔پھر دیکھونگی آپ کی بیگم صاحبہ کیسے مجھے ڈھونڈ پاتی ہے۔اب ذرا جلدی گاڑی بھیجیں میں عباس کے سکول کے پاس جو برگر کنگ ہے اُدھر موجود ہوں۔"

"تم اُدھر کیا کر رہی ہو؟۔۔"

"عباس کے سکول آئی تھی۔"

حارث کا قلم والا ہاتھ رُک گیا۔

"تم عباس کے سکول آئی ہوئی ہو؟۔۔"

"ہاں جی اس میں اتنا حیران ہونے والی کیا بات ہے؟۔۔"

"کیا تاشفین کی اجازت سے آئی ہو؟۔۔"

"نہیں جی۔بدقسمتی سے میں انتہائی نافرمان بیوی واقع ہوئی ہوں۔"

حارث دھیمے سے مُسکرا دیا۔

"چلو میں ڈرائیور سے کہہ دیتا ہوں۔دس پندرہ منٹ تک تمہارے پاس پہنچ جائے گا۔"

"تھینک یو بھائی۔۔۔"

"نوٹ آ پرابلم سوئٹ ہارٹ اللہ حافظ۔۔۔"

فون بند کر کے واپس بیگ میں رکھ کر برگر کنگ کی جانب اشارہ کر کے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہوئی۔

"چلو ہم لوگ اُتنی دیر وہاں سے کافی وغیرہ پیتے ہیں۔"

"اتنی گرمی میں کافی وہ پیئے جس نے مرنا ہو۔میں تو آم کا شیک پیوؤں گی۔"

تینوں ساتھ ساتھ چلتے ہوئے اندر آ گئے۔

باہر کی گرمی کے مقابلے میں اندر اے سی میں سکون تھا۔

جُگنن نے ٹشو سے اپنا چہرہ صاف کیا جہاں پسینے کی لکیریں دونوں کنپٹیوں سے بہ کر گردن تک جا رہی تھیں۔

اُس نے بھی کافی کا پروگرام ترک کر کے فریش جوس ہی منگوا لیا۔ ساتھ میں دو برگر اور فرائز۔۔۔۔

ویٹر آرڈر دیکر گیا تو برگر اُس نے پپو اور نرگس کے آگے رکھے۔ اپنے لیے بس جوس کا گلاس اُٹھایا۔

" یہ کیا؟ اگر خود نہیں کھانا تھا تو ہمارے لیے کیوں منگوایا۔"

" میں بھی ضرور کھاتی مگر میں نے آنے سے دس منٹ پہلے ناشتہ کیا تھا۔ اور انکل نے کہا تھا کہ ہم لنچ اکٹھا کریں گے۔ اسلیے اگر اب کھا لونگی تو لنچ نہیں کر پاؤنگی۔ پلیز تم لوگ کھاؤ۔ اپنے قیمتی وقت میں تم لوگ میرے ساتھ یہاں تک آئے ہو۔ یہ ایک شُکریہ ہی سمجھ لو۔"

پپو فٹ بولا۔" باجی آپ نے جب بھی کہیں جانا ہو۔ آپکا بھائی حاضر ہے۔"

" کیوں کیا تم کوئی کام وام نہیں کرتے؟۔۔"

" کیوں نہیں جی کارخانے پہ بیٹھتا ہوں۔ وہ جدھر اپنی گلی ختم ہوتی ہے نا اُس کی پچھلی طرف میرا ٹوٹیوں کا کارخانہ ہے۔ "

" ارے واہ بڑی بات ہے۔"

" بس جی اللہ کا کرم ہے۔" پپو کی عاجزی دیکھنے لائق تھی۔ جو اُسکی بہن سے برداشت نہ ہوئی وہیں بھانڈا پھوڑتے ہوئے بولی۔

" تمہیں امپریس کرنے کو لمبی لمبی چھوڑ رہا ہے۔ کارخانے پہ ابو ہوتے ہیں۔ اور جب اسکی چھترول ہوتی ہے تو چار دن باقاعدگی سے جاتا ہے۔ پھر وہی یہ وہی اسکے سیر سپاٹے۔"

" تم نے مجھ سے جل جل کر ہی کالی ہو جانا ہے۔ جل ککڑی نہ ہو تو۔"

پپو بھی اُسی کا بھائی تھا کیوں پیچھے رہتا۔

" تم دونوں لڑو تو مت۔۔۔"

" میں کب لڑ رہی ہوں۔ اسی یاجوج کو سچ برداشت نہیں ہوا۔ جواب میں مجھے بددُعا دے رہا ہے۔ پہلے ہی کونسا میرے رشتوں کی لائینیں لگی ہوئی ہیں۔ منحوس مارا یہ بھائی ہے میرا لوگوں کے بھائی بہنوں کو رنگ گورا

کرنے کی کریمیں لالا کر دیتے ہیں۔اور میرا بھائی مجھے کالی ہونے کی بد دعا دے رہا ہے۔"

"ارے بھئی وہ کونسا ولی اللہ ہے جو اُسکے منہ سے نکلی ابھی کے ابھی پوری ہو جانی ہے۔تم آرام سے برگر کھاؤ پھر ہمیں کہیں اور بھی جانا ہے۔سورج کی تپش بھی تمہارے رنگ کا کُچھ نہیں بگاڑ پائی۔کیسی لال گلابی لگ رہی ہو۔"

" آآآآآآ۔۔۔۔جگنن تم تو بڑی اچھی ہو۔ہم سب نے سوچا تھا اپنی بڑی بہن کی طرح نک چڑھی ہی ہو گی۔اسی لیے تمہارے سامنے شو مارنے کے لیے کالا چشمہ پہن کر آئی ہوں۔ورنہ مجھ سے تو ان شیشوں میں سے صیح دیکھا بھی نہیں جاتا۔"

نرگس کی بات پر پپو فوراً بولا۔

" سچ بتاؤ ناں کہ اب بھابھی نے تمہاری تعریف کی ہے۔اسلیے ایک دم سے تمہیں اچھی لگنے لگی ہیں۔"

"یاجوج میں کہہ رہی ہوں۔چُپ کر جاؤ۔۔۔نہیں تو ابا کو تمہارے فون میں موجود لڑکیوں کے میسج دکھا کر اگلے پچھلے سارے حساب بے باق کر دونگی۔وہ بھی سود سمیت۔۔۔"

پپو نے بہن کو کھا جانے والی نظروں سے گھورا۔۔۔جو فرائز پہ بھر بھر کے کیچپ لگا کر چپڑ چپڑ کھا رہی تھی۔ جبکہ جگنن کبھی اُسکی شکل دیکھتی کبھی اُسکی اور کبھی ارد گرد بیٹھے لوگوں پر معذرت خواہانہ نظر ڈال لیتی۔

" تم دونوں لڑائی بند کرنے کا کیا لوگے؟۔۔"

" میں ایک شیک کا گلاس لیکر چُپ کر سکتی ہوں۔ بس اس شرط پر کہ اگر یہ میری طرف دیکھے بھی نہ۔۔۔"

" میں تمہیں منہ بھی نہ لگاؤں۔تم دیکھنے کی بات کرتی ہو۔سڑی مرچ۔۔۔"

نرگس کو آستین چڑھاتے دیکھ کر جگنن نے اپنا سر ہاتھوں میں تھام لیا۔

" ہائے اللہ میں کہاں پھنس گئی ہوں۔"

" کیا تم نے وہ گانا سُنا ہے؟ رضیہ غُنڈوں میں پھنس گئی۔حد سے زیادہ واہیات گانا ہے۔اگر یہ کم ہے تو وہ دوسرا سُنا۔۔۔وہ کیا تھا۔ہاں جلیبی بائی۔۔۔میرا کزن ہے زوہیب۔ جب سے یہ گانا آیا ہے۔ہم اب اُسکو زیبی بھائی کی بجائے جلیبی بائی کہتے ہیں۔"

جگنن نرگس کا منہ دیکھ رہی تھی۔ جو بے لحاظی سے بول رہی تھی۔ حد یہ کہ اینڈ پہ خود ہی قہقہہ مار کر اپنے آپ کو داد دیتی۔ اُسکو کسی اور کی رائے کا انتظار ہی نہ تھا۔

جب تک جگنن نے جوس ختم کیا تھا تب تک وہ دونوں بھی کھانے پینے سے فارغ ہو چکے تھے۔ جب داخلی دروازے میں حارث بھائی کے ڈرائیور کی شکل نظر آئی۔ جگنن کھڑی ہوگئی۔ بل دیا اور وہ لوگ باہر آ گئے۔

اُس نے ڈرائیور سے چابی مانگی تو جواب میں ڈرائیور نے حارث کے الفاظ دُہرا دیئے۔

" صاحب نے کہا تھا۔ بی بی سے کہنا چھوٹے تنگ بازاروں میں آپ کا گاڑی چلانے کا کوئی تجربہ نہیں ہے۔ اسلیے آپکا جہاں بھی جانے کا پروگرام ہوگا۔ میں ہی سروس دوں۔"

بات کسی حد غلط ہی تھی مگر وہ کُچھ سوچ کر نرگس کے ہمراہ پیچھے بیٹھ گئی۔ پپو آگے بیٹھ گیا۔

"بی بی جی کیا حارث صاحب کے والد کے گھر جانا ہے؟۔۔"

"ہاں جانا تو وہیں ہے۔ مگر اُس سے پہلے آپ مجھے ایک فرنیچر شوروم ہے وہاں لے چلیں۔۔"

احتیاط کے طور پر اُس نے نرگس اور پپو سے پوچھ لیا کہیں انکو گھر جانے کی جلدی تو نہیں۔ دونوں کا جواب نفی میں ہی آیا۔ پھر اُس نے ڈرائیور کو مطلوبہ جگہ کا پتہ سمجھایا اور خود اپنا فون نکال کر ایک دفعہ پھر حارث کا نمبر ملایا۔

☆......☆......☆

اپنے آفس میں بیٹھے حارث نے اپنے موبائل پر چمکتے نام کو دیکھا۔ اور پھر ایک نظر اپنی بالکل سامنے والی نشست پہ براجمان شخص کو دیکھ کر دل میں اک پل کو سوچا آیا اسکے سامنے یہ کال لینی چاہیے یا نظرانداز کرنی چاہیے۔

مگر دیکھنے والے بھی تو عُقاب کی نظر رکھتے ہیں۔

سامنے بیٹھا شخص اپنے بھائی کے فون پر اپنی بیوی کا نام آتا دیکھ چُکا تھا۔ کیونکہ فون دونوں کے درمیان رکھی میز پر ہی تو پڑا ہوا تھا۔

حارث نے کال کو اگنور کرنا چاہا جس پر تاشفین نے ہاتھ بڑھا کر کال آنسر کی اور سپیکر آن کر دیا۔

جگنن کی آواز خاموش کمرے میں گونج اُٹھی۔

" سوری حارث بھائی آپکو دوبارہ تنگ کر رہی ہوں۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ آپ کا ایک ایک سیکنڈ ضروری ہوتا ہے۔ مگر میں آپکا شُکریہ ادا کرنا چاہ رہی تھی۔"

" اسکی ضرورت نہیں ہے جُگنن۔۔۔۔۔"

" کیوں ضرورت نہیں ہے۔ ابھی مجھے ایک دو جگہ پہ جانا ہے۔ مگر گھر پہنچتے ہی آپکی گاڑی اور ڈرائیور واپس بھیج دونگی۔"

" کوئی فکر والی بات نہیں ہے۔ جب تک ضرورت ہو رکھ سکتی ہو۔"

" دیٹس سو سوئیٹ آف یو۔۔۔ پر آپ نے میری ڈرائیونگ کو بہت انڈر ایسٹیمیٹ کیا ہے۔ اس وقت تو میں بحث کے موڈ میں نہیں ہوں۔ پر کسی وقت آپکو ساتھ لیکر اُنہی چھوٹے بازاروں میں گاڑی چلا کر دکھاؤنگی۔"

" مجھے کوئی شک نہیں ہے۔ تم ایسا کر لوگی۔ یہ تو بس احتیاط کے طور پر ڈرائیور بھیجا ہے۔"

" تھینکس اگین بگ برو۔۔۔ ایک اور بات۔۔۔۔"

" ہاں بولو۔۔۔" حارث بات جُگنن سے کر رہا تھا۔ مگر نظریں تاشفین پر تھیں۔ جو ماتھے پہ شکنوں کا جال لیے بیٹھا فون کو گھور رہا تھا۔

" کسی دن بچوں کو ایک دن کے لیے گھر پر بھیجیں نا۔۔۔"

" یہ کونسی بڑی بات ہے۔ وہ تو آج بھی تمہاری طرف ہی تھے۔ ممی کے ساتھ سارا دن گزار کر آئے ہیں۔ تم واپس آجاؤ پھر پورے ہفتے کے لیے اُنکو ساتھ رکھ لینا۔"

" حارث بھائی میں اپنے گھر کی بات کر رہی ہوں۔ ممی کے گھر کی نہیں۔۔"

جُگنن کی جھجک لیے آواز سُنائی دی۔ تاشفین نے ہاتھ بڑھا کر فون اُٹھایا اور پورے زور سے کُھلی کھڑکی سے باہر پھینک دیا۔

حارث پہلے تو بے یقینی سے اپنی جگہ سے اُٹھ کر کھڑکی کے پاس گیا۔ باہر دیکھا اب چھٹی منزل سے نیچے سڑک پر گرا فون خاک نظر آنا تھا۔ طیش کھا کر واپس مُڑا۔ دونوں ہاتھ جیب میں ڈال کر سر ایک جانب کو خم کر کے تاشفین سے مخاطب ہوا جو کہ بڑے آرام سے ٹانگ پہ ٹانگ رکھ کر بیٹھا ہوا تھا۔

" جہاں تک میں جانتا ہوں تاشفین تم ایک بڑے مہذب انسان رہے ہو۔ جانوروں والی حرکتیں کب سے شروع کی ہیں۔ "

" جب سے جانوروں سے واسطہ پڑا ہے۔ کیونکہ کُچھ لوگوں کو اپنی بات سمجھانے کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ ہم اُن سے اُنہی کی زبان میں بات کریں۔"

" میرے سینکڑوں نمبر میرے فون میں محفوظ تھے۔ اسکے علاوہ اور کئی فائلز تھیں۔ کسی چور کے ہاتھ لگ گیا تو میرا کوئی بڑا نقصان بھی ہو سکتا ہے۔"

" حارث اسرار صاحب میں جانتا ہوں تم اپنے نمبر نہ فون کی میموری میں سیو کرتے ہو۔ نہ ہی ایس ڈی کارڈ میں۔ ساری تمہاری انفارمیشن تمہارے جی میل اکاؤنٹ میں محفوظ ہے۔ وہ سارا ڈیٹا تم کسی بھی ڈیوائس سے ریکور کر سکتے ہو۔ آئی فون کی سکرین اتنی اوپر سے گرنے سے ٹوٹ گئی ہوگی۔ میموری کارڈ اُس میں ہوتا نہیں جو کوئی چوری کرے گا۔ آخری حد یہ ہے تمہارے فون پر فنگر پرنٹ لاک ہے۔ فون کی جگہ نیا فون مجھ سے لے لینا پر اپنی سالی کو آج ہی جا کر جیسے چھوڑ کر آئے تھے۔ اُسی طرح واپس لے آؤ۔"

" میں تمہیں پہلے بھی بتا چُکا ہوں تاشی وہ میرے کہنے پر نہیں گئی ہے۔ نہ ہی میرا حق بنتا ہے میں اُسکو واپس آنے پر مجبور کروں۔"

" ٹھیک ہے پھر میں تمہاری بیوی کو فون کر لیتا ہوں۔"

" نہیں تم اُسکو اس سلسلے میں فون نہیں کرو گے۔"

" کیوں۔۔۔؟؟۔"

" کیونکہ وہ جگنی کی وہاں پر موجودگی سے لاعلم ہے۔"

" یہ تو اور بھی اچھی بات ہے۔ پہلی فرصت میں اپنی بہن کو اُس مرغیوں کے ڈربے جیسے گھر سے نکال لائے گی۔ "

" تاشفین تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے۔ پہلے تم اُس بیچاری کو چھوڑ کر چلے گئے۔ اب جب کہ وہ تمہاری بد اخلاقی کو اگنور کر کے وہاں گئی ہے تو تمہاری جان کو پھر بھی سکون نہیں ہے۔ چاہتے کیا ہو۔"

" اس لڑکی سے جان چھڑوانا چاہتا ہوں۔"

"اچھی بات ہے۔اُسکے لیے تمہیں میرے پاس آ کر اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔جا کر جو جی میں آئے کرو۔کیونکہ اگر تمہارے دل میں جگن کے لیے ذرا بھر عزت بھی نہیں ہے تو ایسے فضول رشتے کو قائم رکھنے کی کوشش ہی بیکار ہے۔نہ جانے کیوں میں آج تک تمہارے اندر اچھائی ڈھونڈ تا رہا ہوں۔"

حارث اس دفعہ دونوں ہاتھ سینے پر باندھے ماتھے پہ تیوری لیے بول رہا تھا۔

تاشفین چہرے پر کمینی سے مُسکراہٹ لیکر اپنی جگہ سے اُٹھا۔

" کتنی عجیب بات ہے نا حارث پہلے ہم دوسرے کی اچھائیوں کو اپنے رویے کی کمینگی کی وجہ سے ختم کرتے ہیں۔اور پھر اُن سے اچھائی کی اُمید بھی باندھتے ہیں۔یعنی بے غیرتی کی بھی کوئی حد ہوتی ہے یار۔۔ مگر میں تمہیں وارن کرر ہا ہوں۔اپنی بیوی کی بہن کے معاملے میں مجھ سے اچھائی کی توقع نہ رکھنا۔"

حارث کی حیران نظروں میں بہت سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے وہ وہاں سے نکل گیا۔

حارث بالوں میں ہاتھ پھیر کر اپنی کُرسی پر گرنے کے انداز میں بیٹھا۔

وہ تاشفین کو سمجھنے میں غلطی کر گیا تھا۔اُسکا خیال یہی تھا کہ جگن کو اپنے گھر میں دیکھ کر تاشفین سب بھول جائے گا۔مگر ایسا نہیں ہوا تھا۔اور یہ بات کم از کم حارث کے لیے انتہائی تشویش کا باعث بن رہی تھی۔

۞......۞......۞

فارس لوگ کالج و یونیورسٹی سے واپس آنے کے بعد کپڑے بدل کر اپنے روزمرہ کے ٹاسک دیکھ رہے تھے عباس جُگنن کی غیر موجودگی کو محسوس کر کے ابو سے سوال پر سوال کر رہا تھا۔

" کیا وہ واپس چلی گئی ہیں؟۔"

" اونہیں یار اُسکا فون آیا تھا۔تمہارے سکول سے نکل کر شاپنگ کرنے چلی گئی ہے۔آجائے گی۔"

" شاپنگ کس لیے؟؟ یہ اتنے بڑے بڑے بیگ لیکر آئی ہیں۔پھر بھی شاپنگ کی ضرورت پڑ گئی۔"

" یہ تو ہماری نالائقی ہے نا جو اُسکو پوچھا ہی نہیں کیا کسی چیز کی ضرورت تو نہیں۔اب کیا وہ خود سے بھی لینے نہ جائے۔"

" اللہ کرے جو آپ کہہ رہے ہیں۔وہ سچ ہو۔کیونکہ مجھے وہ بڑی اچھی لگتی ہیں۔سکول میں میری ہیڈ یہ جان کر بڑا امپریس ہوئی ہے کہ میری آپی ایک فیشن جرنلسٹ ہیں۔"

حسیب تندور سے روٹیاں لیکر آیا تو پہلا سوال یہی کیا۔

" کیا ابھی تک آئی نہیں ہیں؟؟۔۔۔"

اسرار احمد اپنے بیٹوں کو بس دیکھ کر رہ گئے۔جُگنن کو آج یہاں آئے تیسرا دن ہی ہوا تھا۔اور گھر کے فرد ابھی سے اُسکی وقتی غیر موجودگی کو اس قدر محسوس کر رہے تھے۔دل ہی دل میں اُنہوں نے دُعا کی اللہ آگے جا کر ان کے لیے اچھا ہی کریں۔

فارس نے سالن دم پہ رکھ کر سارے ضروری برتن سیٹ کیئے۔اس دوران وہ بار بار اپنا پسینہ کندھے پہ رکھے چھوٹے سائز کے تولیے سے صاف کرتا تھا۔

حالانکہ کچن میں چھوٹا سا پنکھا چل رہا تھا۔کھڑکیاں کُھلی ہوئی تھیں۔پر گرمی پھر بھی اپنی جگہ موجود تھی۔

حسیب نے روٹیاں ہاٹ پاٹ میں رکھیں۔فریج سے دہی نکال کر رائتہ بنانے لگا۔فارس کچن سے نکل کر ابھی آیا کہہ کر گھر سے نکل آیا۔ابھی دو چار قدم ہی آگے گیا ہو گا جب پیچھے سے عباس بھاگتا ہوا آیا۔دونوں بھائی کُچھ بھی کہے بغیر ایک ساتھ گلی کے اینڈ تک آئے۔بازار کی رونق اپنے عروج پہ تھی۔لوگ آجا رہے تھے۔فارس

کی نظریں بازار کے داخلی حصے کی جانب لگی تھیں۔جدھر سے آنے والے آیا کرتے تھے۔

نذیر دُکان والے نے جب فارس کو مسلسل پانچ منٹ تک اُدھر ہی کھڑے پایا تو حیران ہوا۔کیونکہ اسرار احمد کے بیٹوں کی ایک خوبی یہ تھی کہ کسی نے کبھی اُنکو گلی بازار میں یونہی آوارہ گردی کرتے نہیں پایا تھا۔اپنے کام سے آتے جاتے نظر آتے۔

آخر کار اُسکو حارث کی گاڑی آتی ہوئی دکھائی دی۔

اگلی سیٹ پر بیٹھے پپو کی مسکراہٹ کانوں تک پھیلی ہوئی تھی۔فارس نے بڑی مشکل سے اپنا قہقہہ دبایا۔البتہ سر نیچا کر کے مُسکرایا ضرور۔۔۔

گاڑی عین گلی کے سامنے رُکی۔

فارس نے جُگن کے لیے دروازہ کھولا۔۔۔

وہ شادابی سے مُسکراتے ہوئے بولی۔۔

" اسلام وعلیکم۔۔۔۔"

" وعلیکم السلام۔۔۔سامان میں لے آتا ہوں۔آپ گھر جائیں۔"

دھیمے سے مسکراتے ہوئے اُس نے جواب دینے کے ساتھ اگلا لائحہ عمل بھی سُنا دیا۔

جُگن ویسے بھی کافی تھک گئی تھی۔فوراً نکل کر آگے بڑھنے لگی تھی۔جب عباس سامنے آیا۔

" آئیندہ جب میں سکول سے آؤں تو آپ گھر پہ نظر آئیں۔"

جُگن کا دل پگھل گیا۔جُھک کر عباس کے ماتھے کا بڑا سا بوسہ لیا۔اُسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر گھر کی طرف جاتے ہوئے بولی۔۔

" جو حکم میرے آقا۔۔۔۔"

عباس ہنستے ہوئے نرگس کو چھیڑتا بولا۔۔

" نگی باجی آج تو لگتا ہے آپ نے میری بھابھی کے ساتھ مل کر خوب سیریں کی ہیں۔"

"ہائے باشی آج بڑا مزا آیا ہے۔تمہاری بھابھی تو شاپنگ جینئس ہے۔اس کی سزا یہ ہونی ہے آج کے بعد

جب بھی میں شاپنگ کے لیے جاؤنگی اسکو ہی ساتھ لیکر جانا ہے۔"

نرگس شام میں چکر لگانے کا کہہ کر اپنے گھر چلی گئی۔ عباس اور جُگنن اپنے گھر آ گئے۔

حسیب اور اسرار احمد باہر ہال میں ہی بیٹھے تھے۔

جُگنن نے مشترکہ سلام کیا دیر ہونے کی معذرت کی۔۔

" کوئی بات نہیں۔۔جلدی سے منہ دھو آؤ کھانا تیار ہے۔"

اسرار احمد کے کہنے پر وہ سر ہلاتی اپنے کمرے میں آ گئی۔ ہینڈ بیگ الماری میں رکھا۔واش روم جا کر منہ دھویا اور تولیے سے صاف کرتی باہر آ گئی۔

فارس اور بپو نے سارے بیگز لا کر فی الحال ابو کے کمرے میں رکھ دیئے۔

کھانے کا وقت تھا اسلیے پہلے ڈرائیور کو ڈرائینگ روم میں بیٹھا کر کھانا دیا۔

جُگنن کچن میں آئی تو فارس کو چولہے کے آگے کھڑا پایا۔

" اتنی گرمی میں کیوں کھڑے ہو؟۔۔"

وہ چونک کر مُڑا۔۔۔

" کُچھ نہیں بس ڈرائیور کے لیے چائے بنا رہا ہوں۔"

" تم سارے بھائی اتنے سُگھڑ کیوں ہو؟ مجھے تو اب رشک آ رہا ہے۔ میں لڑکی ہو کر وہ سارے کام نہیں کر سکتی جو تم لوگ لڑکے ہو کر کر لیتے ہو۔ انکل بتا رہے ہیں۔یونی سے آ کر تم نے سالن بنایا ہے۔"

" لوگوں کی یا تو ماں ہوتی ہے۔ یا بہنیں ہوتی ہیں۔ جن سے گھر کے سارے کام کروا لیتے ہیں۔ ہم جیسے جنکی نہ ماں رہی ہو نہ ہی کوئی بہن ہو۔ اُنکو اپنی مدد آپ کرنی پڑتی ہے۔ ہاں کل کو شادی کر لونگا تو میں نے پانی کا گلاس بھی اُٹھ کر نہیں پینا۔"

" یعنی ساری کسر بیوی سے خدمت کروا کر پوری کرنے کا ارادہ ہے۔"

" ایسا ویسا۔۔۔۔"

" تم ہٹو میں چائے بنا کر اندر بھیج دیتی ہوں۔"

"ارے نہیں آپ ابھی اتنی گرمی سے لوٹی ہیں۔اندر چلیں حسیب نے کھانا لگا دیا ہے۔کھانا کھاتے ہیں۔ چائے بن چکی ہے۔میں بس اندر دے کر آیا۔"

جُگنن اثبات میں سر ہلاتی اندر آ گئی۔۔۔

اے سی والے کمرے میں حسیب نے کھانا نیچے دسترخوان پہ لگایا تھا۔اسرار احمد اپنی چئیر پہ ہی موجود تھے جو کہ الیکٹرک تھی۔اندر باہر آنے جانے کے لیے کسی کو بھی اُنکو دھکا دینا نہیں پڑتا تھا۔خود ہی بڑی سہولت سے اپنی مدد آپ کر لیتے۔

جب تک جُگنن نے سب کی پلیٹوں میں سالن نکالا حسیب بھی شامل ہو گیا۔ابھی وہ لوگ کھانا کھا کر فارغ ہی ہوئے ہونگے جب باہر کا دروازہ بجا۔۔۔

"حسیب باہر آیا۔فرنیچر شوروم والوں کے آدمی بُک شیلف کی ڈیلیوری لیکر آئے تھے۔

حسیب اُن لوگوں انتظار کرنے کا کہہ کر اندر آیا۔

" جُگنن آپی باہر بُک شیلف والے آئے ہیں۔کدھر رکھوانی ہے؟ آپ کے کمرے میں؟۔۔"

فارس اور عباس نے اپنے والد کا چہرہ دیکھا۔مگر اسرار احمد نرمی سے جُگنن کی جانب ہی دیکھ رہے تھے۔بولے کُچھ نہیں۔۔۔

" میرا نہیں خیال بیڈروم میں سوٹ کرے گی۔یا تو اس کمرے میں لگوا لیتے ہیں۔یا ڈرائینگ روم میں۔ آگے جیسے آپ لوگ کہیں۔۔۔۔"

وہ مشورے کے لیے سب کی شکلیں دیکھ رہی تھی۔

پھر باہم مشورے سے اُسی کمرے میں لگوانے کا فیصلہ ہوا کیونکہ جو آدمی ڈیلیوری لیکر آئے تھے اُنہوں نے ہی سیٹ کر کے جانا تھا۔

فارس کے کہنے پر وہ اپنے کمرے میں آ گئی۔عباس بھی ساتھ ہی تھا۔

باہر آدمی اپنے کام میں لگ گئے۔دیوار میں ڈرلنگ کی آوازیں سارے گھر میں گونج رہی تھیں۔ فارس اور حسیب اُدھر ہی موجود تھے۔اسرار احمد وضو کر کے اپنے کمرے میں چلے گئے۔اُنہوں نے عصر پڑھی پھر قرآن

کھول کر بیٹھ گئے۔

پورے دو گھنٹے لگے شیلف کو فکس کرنے میں۔فارس نے اُن آدمیوں کو کھانے کا پوچھا جس پر اُنہوں نے انکار کیا۔پھر اُس نے چائے کے ساتھ کیک وغیرہ دے دیا۔جس کے بعد وہ لوگ چلے گئے۔فارس نے اُجرت دینی چاہی تو بتایا گیا کہ وہ پہلے سے ہی دی جا چُکی ہے۔

آدمیوں کے جانے کی آواز سُن کر وہ کمرے سے نکل آئی۔اور اشتیاق سے کمرے کی کونے والی دیوار کو دیکھا۔جہاں ڈارک براؤن رنگ میں دیوار گیر کتابوں کا سٹینڈ تیار تھا۔

جُگنں کو بڑی خوشی ہوئی۔جلدی سے واپس اپنے بیڈ روم میں آئی۔جو اتنی دیر سے اندر بیٹھ کر کتابوں کی قسمیں الگ الگ کی تھیں۔اُنکو لا کر ترتیب سے لگانا شروع کیا۔

حسیب کب کا کتابیں لیکر اوپر چلا گیا ہوا تھا۔عباس اندر بیڈ پہ لیٹے لیٹے سو گیا تھا۔اسرار احمد بھی باہر نکل آئے۔اگلے دو گھنٹے میں فارس اور جُگنں نے لگ کے ساری کتابیں سیٹ کیں۔ناولز ایک طرف رکھے۔سفرنامے ایک جانب رکھے' انگلش کتابیں علیحدہ رکھیں۔مختلف قسم کے کھانوں کی ترکیبوں والا سارا مواد نچلے خانوں میں رکھا۔قرآن و حدیث والی ساری موٹی موٹی جلدیں سب سے اوپر رکھیں۔جہاں اُسکا تو ہاتھ نہیں پہنچا۔فارس نے بھی کرسی پر کھڑے ہو کر وہ کتابیں اُنکے ٹھکانے پہ رکھیں۔

ایک ایک کتاب کو صاف کیا پھر بڑے پیار سے اُسکی جگہ پر رکھا۔

" فارس ہم لوگ اتنی محنت کر رہے ہیں۔کیا ہوگا اگر جن کی یہ کتابیں ہیں۔اُنکو ہمارا یہ عمل پسند نہ آیا تو۔"

" تو کیا ہے۔ہم ابو سے اُنکو ڈانٹ پڑوا دیں گے۔خود ہی ٹھنڈے ہو جائینگے۔"

اب وہ دونوں مل کر کمرے کی صفائی کر رہے تھے۔جہاں کارپٹ کا کافی حشر ہو گیا ہوا تھا۔

" زیادہ سے زیادہ کیا ردِعمل دکھا سکتے ہیں؟۔"

اُس کے سوال پر فارس ہنستے ہوئے بولا۔

" زیادہ سے زیادہ یہ کریں گے اپنی کتابیں واپس اپنے کمرے میں اینٹوں پر رکھ دیں گے۔آپ کیوں ٹینشن لے رہی ہیں۔کہہ دیں گے ابو نے خریدا ہے۔"

" یہ بھی ٹھیک ہے۔ میرا گفٹ تو وہ شائد ہی قبول کریں۔ پر انکل کو کُچھ نہیں کہیں گے۔"

اسرار احمد بظاہر ٹیلی ویژن دیکھ رہے تھے مگر اُنکے کان ادھر بھی لگے ہوئے تھے۔

" تم دونوں بہن بھائی اپنے باپ کو کیا کوئی جنگجو سمجھتے ہو۔ جس کے سامنے تاشفین بڑا اچھا بچہ بن کر بات کرے گا۔"

" ابو آپ جنگجو نہ سہی پر ابا تو ہیں ناں اور بھائی آپ سے ڈرتا ہے۔"

اسرار احمد کی ہنسی نکل گئی۔

" وہ صرف اپنی ماں سے ڈرتا تھا۔ باپ کو تو دوست سمجھ کر ٹال جاتا ہے۔"

" اچھا انکل اب ایسا بول کر آپ وقت سے پہلے تو مجھے نہ ڈرائیں۔ فارس تم یہ گند بیگ میں ڈالو۔ میں ڈنر بناتی ہوں۔ کھا کر جلدی جلدی سو جاتے ہیں۔ اُنکے آنے پر کوئی جاگتا ہوا ملا تو سوال جواب کریں گے ناں۔ جب سب کو سوتے پائیں گے۔ ظاہری بات ہے صبح ہونے کا انتظار کریں گے۔ اور صبح کس نے دیکھی ہے۔"

اسرار احمد اور فارس ہنستے چلے گئے۔ مگر وہ ہنس بھی نہ سکی۔ کیونکہ دل ہی دل میں وہ واقعی ڈر رہی تھی۔

فارس اور اسرار احمد کے لاکھ منع کرنے کے باوجود اُس نے دوپہر کے سالن کے ساتھ مٹر پلاؤ بنایا۔ یہ الگ بات کہ ساری ترکیب اُن دونوں سے ہی پوچھی۔ فارس نے کمرے کی صفائی مکمل کرنے کے بعد عباس کو اُٹھایا۔ جو دیکھنے میں ہی تھکا ہوا سا معلوم ہو رہا تھا۔ اندر بیڈ سے اُٹھ کر باہر آ کر صوفے پر لیٹ گیا۔ فارس اپنی کتابیں لیکر اوپر چلا گیا۔ اور جاتے ہی سیڑھیوں سے نیچے منہ کر کے اونچی آواز میں جگن کو مخاطب کیا۔

" ڈیئر ہمشیرہ گرمی سے نکل آؤ۔ اوپر آ کر دیکھو کیا مزے کی ہوا چل رہی ہے۔ یہ خبیث اتنی دیر سے اوپر پڑا اونگھ رہا ہے جسے ہم سمجھ رہے تھے کہ پڑھ رہا ہے۔"

اُسکی آواز سُن کر حسیب بھی اُٹھ بیٹھا۔

" میں پڑھ ہی رہا تھا۔ پھر موسم کی تبدیلی نے نہ جانے کب سُلا دیا۔ میری بڑی ضروری اسائنمنٹ ہے۔ کل ہی جمع کروانی ہے۔"

حسیب نے اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے آنکھیں مسلتے ہوئے نیند بھگانے کی کوشش کی۔

نیچے جگن کا تو جی چاہا اُسی وقت اوپر بھاگ جائے مگر چاول دم پر تھے۔اور عباس منہ بسورتا ہوا اسرار احمد کو اپنے کان میں درد کی شکایت بتا رہا تھا۔

" اندر فریج میں شربت پڑا ہے۔نکال کر دو چمچ پی لو۔درد ٹھیک ہو جائے گا۔"

اسرار احمد کے بتانے پر عباس ڈولتا ہوا۔کچن میں آیا اور کُرسی کھینچ کر گرنے کے سے انداز میں بیٹھ گیا۔

جُگن آم کاٹ کر بلینڈر میں ڈال رہی تھی۔ایک نظر عباس پر ڈالی۔

" گو بلو تم ٹھیک نہیں لگ رہے ہو۔"

" ہاں میرے کان میں درد ہے۔پلیز فرج میں سے شربت نکال دیں۔"

جُگن نے چُھری ہاتھ سے رکھی۔سنک پہ ہاتھ دھوئے۔اور شربت نکال کر دو چمچ بھر کر عباس کو دیئے۔

" جو بیگز ابا کے کمرے میں پڑے ہیں اُن میں کیا ہے؟۔"

جُگن نے اپنے ماتھے پہ ہاتھ مارا۔۔۔

" ارے دیکھو تو ذرا۔ اُنکے بارے میں مجھے بالکل بھی یاد نہیں ہے۔اچھا ہوا تم نے یاد کروا دیا۔ٹھہر جاؤ میں یہ شیک بنالوں۔پھر دکھاتی ہوں۔"

ساتھ ہی سارا کٹا ہوا آم چینی دودھ اور ڈھیر ساری برف ڈال کر بلینڈر آن کیا۔تین چار جھٹکے لگوائے۔۔ ایک گلاس بھر کر اسرار احمد کو اُنکے کمرے میں دیکر آئی۔جہاں وہ عشاء پڑھ رہے تھے۔

اُنکے قریب پڑے میز پر گلاس رکھ آئی۔

کچن میں آ کر چولہا بند کیا۔چار گلاس ٹرے میں رکھنے کے بعد شیک کے بھرے ٹرے ہاتھوں میں اُٹھایا اور عباس کو اپنے ساتھ آنے کا بول کر سیڑھیوں کی جانب چل پڑی۔

" انکل ہم لوگ اوپر جا رہے ہیں۔"

جانتی بھی تھی کہ وہ نماز پڑھ رہے ہیں۔پھر بھی اُس کے بتانے پر سجدے میں جاتے اسرار احمد کے چہرے پر مسکراہٹ اُبھری۔

اوپر آئی تو ایسا لگا نہ جانے کس حبس زدہ غار سے نکل کر دنیا میں قدم رکھا ہو۔پہلی بات منہ سے نکلی۔

"ادھر اتنی سُہانی ہوا چل رہی ہے۔ تب ہی نیچے حبس میں اضافہ ہوا ہے۔"
جب نظر لڑکوں کے لیمپ سسٹم پر پڑی تو حیرانگی سے مسکراتی ہوئی اُنکی طرف آئی۔
پُرانی سی نظر آتی لوہے کی میز درمیان میں رکھی تھی۔ جس کے اوپر چاروں کونوں کے ساتھ بندھے ڈنڈوں کے اوپر جا کر ساٹھ ساٹھ واٹ کے چار بلب جل رہے تھے۔
میز کی اونچائی اتنی زیادہ نہیں تھی۔ اردگرد فرش پر موڑھے رکھے تھے۔ جن میں سے دو پر حسیب اور فارس بیٹھے اپنی اپنی فائلز میں دھڑا دھڑ کچھ لکھنے میں مصروف تھے۔
جُگنی نے ٹرے میز پر پڑی کاپیوں کو بچا کر ایک سائیڈ پر رکھا۔ اور خود ایک موڑھا کھینچ کر بیٹھ گئی۔
عباس وہاں موجود واحد چارپائی پر لیٹ گیا۔
حسیب نے پین اور فولڈر ایک سائیڈ پر ڈالا پھر گلاس اُٹھا کر بڑا سا گھونٹ بھرا۔۔۔۔
" ممم یم۔۔۔ تھینک یو سسٹر۔۔"
" یو آر مور دین ویلکم برادر۔۔۔ کیا تم نیچے سے ابا کے کمرے میں رکھے بیگ یہاں اوپر لا سکتے ہو۔"
فارس بھی چونکا۔ مگر اپنے کام میں مصروف رہا۔ بس ایک ہاتھ میں گلاس لیکر دو تین گھونٹ بھر لیے۔۔۔
جبکہ حسیب اپنا گلاس واپس ٹرے میں رکھ کر نیچے چلا گیا۔
وہ اپنا گلاس لیکر عباس کے قریب آئی۔ جو خاموشی سے لیٹا ہوا تھا۔
اُس کے سر کی جانب کھڑے ہو کر بالوں میں ہاتھ پھیرا۔۔۔
" عباس مجھے اپنے ہمسائیوں کی چھتوں کا تعارف تو کرواؤ۔"
فارس کو ہنسی آئی۔۔۔ بولا
" موٹے اُٹھ جاؤ تم نے ابھی تک اپنا ہوم روک بھی نہیں کیا۔"
عباس اُٹھ بیٹھا۔۔۔ اور جُگنی کو ساتھ لیکر ساری چھت کی منڈیر کا چکر لگا کر کمنٹری کرنے لگا۔ پچھلی جانب باجی شمائلہ کا گھر ہے۔ وہ اپنے ساس سُسر اور میاں کے ساتھ رہتی ہیں۔ دو بچے ہیں۔
دائیں طرف باجی فرزانہ رہتی ہیں۔ انکے میاں سعودیہ ہوتے ہیں۔ دو بیٹے ہیں۔ بائیں طرف کرائے دار

رہتے ہیں۔سامنے شیخ صاحب کا گھر ہے۔"

جب تک ایک چکر مکمل ہوا۔حسیب دو دفعہ میں سارے بیگز اوپر لے آیا تھا۔

ہوا پہلے سے تھوڑی تیز ہو گئی تھی۔

حسیب نے آسمان کی جانب نگاہ ڈالی۔۔۔

" آج تارے نظر نہیں آ رہے ہیں۔ پکی بات ہے بارش ہو گی۔جلدی جلدی کام ختم کر لیں۔اچانک ہی دوڑ نہ لگانی پڑ جائے۔"

جُگنن نے خالی گلاس ٹرے میں رکھا۔اور موڑھے پر بیٹھ کر بیگز کھولنے لگی۔

" میں تم لوگوں کی پسند نہ پسند کے بارے میں بالکل نہیں جانتی ہوں۔اسلیے اگر گفٹ اچھے نہ بھی لگیں تو پلیز قبول کر لینا۔"

حسیب نے فارس کو اور فارس نے جُگنن کو دیکھا۔

" آپ کا مطلب ہے یہ شاپنگ ہمارے لیے کی ہے؟۔۔"

" ہاں۔۔۔"

فارس نے حسیب کو دیکھا۔

" اس سب کی کیا ضرورت تھی۔"

جگنن نے حسیب کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔

ایک بلیزر' جینز اور دو شرٹوں کے علاوہ ایک آف وائٹ سلک کا سوٹ پیس حسیب کے سامنے رکھا۔

ایک لیدر کی کالی جیکٹ۔۔ڈریس پینٹ کے ساتھ سفید کاٹن کی شرٹ' ٹائی اور دو عدد سوٹ پیس فارس کے سامنے رکھے۔

چار مختلف قسم کے ٹراؤزرز' ایڈی ڈاس کی ہڈی۔۔۔نائیکی کا سکول بیگ' کوئی چھ سات شرٹس' چار کلیٹس' جرابوں کے چار جوڑے سب کُچھ عباس کو دیا۔

ایک ایک باکس نکال کر تینوں بھائیوں کے حوالے کیا۔

فارس باکس کھولے بغیر ہی جان گیا۔ اسکے والے باکس کے اندر لیپ ٹاپ تھا۔ حسیب کے والے میں فون تھا اور عباس کا ٹیب تھا۔

اسکے علاوہ ایک پورا بیگ فُل تھا۔ جس میں برینڈڈ مردانہ پرفیومز ' آفٹر شیوز ' جیل ' ہیر سپرے ' کف لنکس وغیرہ شامل تھے۔

تینوں بھائی کنفیوز سے بیٹھے اُسکی شکل دیکھ رہے تھے۔ جُگنن کے دل کو کُچھ ہوا۔ یہ تو اپنے رویے سے اتنے امیر معلوم ہوتے ہیں کہ سامنے والے کو کُچھ دیتے ہوئے بھی ڈر ہی لگے گا نا۔ بولی تو آنکھوں میں نمی اُتر آئی۔

" دیکھو جب میں ادھر آئی تھی۔ اسکے بالکل برعکس سوچ کر آئی تھی۔ جو یہاں پایا ہے۔ مجھے آتے ہوئے تم لوگوں کے لیے کُچھ گفٹس لیکر آنا چاہیے تھا۔ پر تب میں تم لوگوں کو جانتی ہی کب تھی۔ جس طرح تم تینوں نے مجھے گھر میں ویلکم کیا ہے۔ یہ سب اُس کے شُکریہ کے طور پر لائی ہوں۔ پلیز مجھے انکار مت کرنا۔"

عباس آگے بڑھا اور خاموشی سے اُس کے گلے لگ گیا۔ وہ بیٹھی ہوئی تھی۔ اُسکی گردن کے گرد بازو ڈال کر اُس کے ساتھ لگا۔ جواب میں جُگنن نے بھی اپنے ہاتھوں سے اُسکے بال بکھیر دئے۔

" ہمارے لیے تو یہ بڑی قسمت کی بات ہے آپا کہ ہم تمہارے لیے اتنی اہمیت رکھتے ہیں۔ تم اتنی محبت سے میرے لیے یہ سب خرید کر لائی ہو۔ میری کیا اوقات ہے۔ مجھے یہ سب چیزیں دل و جان سے منظور ہیں۔ تھینک یو سو مچ۔۔۔"

حسیب کے الفاظ سُنتے ہی جُگنن کے چہرے پر بہت بڑی سی مُسکراہٹ پھیل گئی۔

" ہمارے لیے تو یہ سب لائی ہیں۔ اپنے لیے اور اپنے میاں صاحب کے لیے کیا خریدا۔۔؟۔۔"

" مجھے اس وقت کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔ اور میاں صاحب نے میرا دیا تحفہ قبول ہی نہیں کرنا اسلیے میں نے پیسے ضائع نہیں کیئے۔"

" ہاؤ تھاٹ فُل ۔۔۔" حسیب نے ہنستے ہوئے مذاق کیا۔

" ارے یہ نرگس بڑی بے وفا نکلی۔ کہہ رہی تھی شام کو آئے گی۔ اور اب گہری رات ہوگئی پر نہیں آئی۔"

" اُسکی پھوپھی آئی ہیں۔ ہوسکتا ہے۔ کل وہ اپنا رشتہ پکا ہونے کی خوشی میں مٹھائی لیکر آئے۔"

" اوہ۔۔۔تو یہ بات ہے۔"

" جی بالکل جب میں دوپہر کو روٹیاں لگوا کر آرہا تھا اسی وقت اُس کی پھوپھو کی سواری آئی تھی۔اور پھوپھی صُغراں پہ بھی اپنی نند کہ دہشت ہے۔جب بھی وہ آتی ہیں۔پھوپھی گھر تک ہی محدود ہو جاتی ہے۔"

" اور ڈرائیور کب واپس گیا ہے؟۔۔"

" چائے پینے کے فوراً بعد نکل گیا تھا۔کیونکہ اُسکی بیگم صاحبہ کا فون آ گیا تھا۔"

" ہائے وہ کہیں گھر جا کر الماس آپی کو میری یہاں موجودگی کا نہ بتا دئے۔ایویں رُعب ڈالنے حاضر ہو جائیں گی۔"

" آپ اُن سے ڈرتی ہیں؟۔۔"

حسیب کے پوچھنے پر اُس نے جھرجھری لی۔

" اوَ بھائی اُن سے کون نہیں ڈرتا۔"

" آپ کا شوہر تو بالکل نہیں ڈرتا۔"

" ہاں وہ خود جو ڈرانے والوں میں سے ہیں۔اچھا تم لوگ اب اپنا اپنا کام ختم کر لو۔آج ایک اور معجزہ بھی ہوا ہے۔ابھی تک لائٹ نہیں گئی ہے۔"

" بادل جو بنے ہوئے ہیں۔جب موسم ٹھنڈا رہے لائٹ کم ہی جاتی ہے۔"

" یہ بھی عجیب منطق ہے۔جب لوگ گرمی میں جل رہے ہوتے ہیں یہ لوگ لائٹ بند کر دیتے ہیں۔اور جب موسم ٹھنڈا ہوتا ہے۔تب بجلی بھی ٹِکی رہتی ہے۔عباس فلسفیانہ توجیہہ کرتے ہو بولا کہ گرمی میں بجلی پیداوار کے مقابلے میں زیادہ خرچ ہوتی ہے جس سے بجلی کم پڑ کر لوڈ شیڈنگ پہ چلی جاتی ہے جبکہ ٹھنڈے موسم میں پانی کی موٹریں،فرج اور اے سی کم چلتے ہیں تو بجلی کا تھوڑا سا ذخیرہ بھی زیادہ دیر ٹکا رہتا ہے۔ اس پر سبھی آنکھیں پھاڑ کر اسے تکنے لگے اور وہ کورنش بجالانے لگا۔"

" بس دیکھ لیں۔ویسے میں نے اس مسئلے کا حل سوچا ہوا ہے۔ بھائی سے سرمایہ مانگا تھا۔جس پہ اُنہوں نے کہا بس کُچھ عرصے کی مُہلت دے دو۔پھر جتنا بھی سرمایہ چاہیے ہو مل جائے گا۔"

حسیب کی بات پر اُس نے بیگ سمیٹتے ہوئے مصروف انداز میں پوچھا۔

" کونسے بھائی نے کہا ہے؟"

" اپنے ون اینڈ اونلی تاشفین بھائی اور کون۔۔۔حارث بھائی تو بیچارے خود ڈپینڈنٹ ہیں۔"

" ارے کہاں ڈپینڈنٹ ہیں۔وہ تو اتنی بڑی کاروباری شخصیت ہیں۔"

جُگنن نے اپنی طرف سے حسیب کو باخبر کرنا چاہا۔مگر جواب میں حسیب نے اُسکو اور بھی حیران کر دیا۔

"باہر کی دنیا کے لیے بزنس مین ہیں۔مگر اپنی بیوی کے سامنے پائی پائی کے لیے جواب دہ ہیں۔میرا دوسرا بھائی شہزادہ ہے۔وہ اپنی خواہشوں کو بھی ہم پہ قُربان کر دیتا ہے۔ہمارے لیے تو وہ ماں کی طرح ہے۔جیسے اپنی ہر ضرورت کے لیے بچہ ماں کے پاس بھاگتا ہے ہم اُسکے پاس بھاگتے ہیں۔"

حسیب کے لہجے میں اپنے بھائی کے لیے تحسین اور عزت تھی۔

جُگنن نے اپنا گلا صاف کرتے ہوئے موضوع بدل دیا۔

" بجلی کی آنکھ مچولی سے نمٹنے کا کیا حل سوچا ہے۔"

" حل بڑا آسان ہے۔سولر پینلز۔۔۔"

" اوہ۔۔۔اچھا۔۔۔"

"جی ہاں کیونکہ جس قدر سٹیبل ہمارے ملک کا موسم ہے اور جس کڑاکے کی دھوپ لگتی ہے اتنی بجلی پیدا ہو سکتی ہے کہ بات ہی چھوڑیں۔جب میں گورنمنٹ میں آ گیا میں نے ہر گھر کو سرمایہ مہیا کرنا ہے تا کہ وہ بجلی کے لئے خود مختار ہو جائے۔"

اپنی نوٹ بک پر تیزی سے کُچھ لکھتے ہوئے فارس کے لب مُسکرائے۔پھر بولا۔

" حسیب صاحب ہم ان باتوں کے عادی ہو چکے ہیں۔ہر حکمران ووٹ لینے کے لیے ایسی ہی ٹرکس کھیلتا ہے۔میں اقتدار میں آ گیا تو یہ کرونگا۔وہ کرونگا۔اور تمہیں سیاست میں جانے کس نے دینا ہے؟۔"

" میرے جیسے لوگ ہی تو سیاست میں جا کر کام کر کے لوگوں کا اعتماد بحال کریں گے۔"

" جُگنن آپی مستقبل کے سیاست دان کے الفاظ یاد کر لیں۔ہم نے اسے یہی باتیں یاد کروا کر شرمندہ

کرنا ہے۔"

فارس کی بات پر مسکراتے ہوئے جگن نے اثبات میں سر ہلایا۔اور عباس کو دیکھنے کے لیے اپنی جگہ سے اُٹھی۔جو اپنے کپڑے سینے سے لگائے چارپائی پہ کروٹ کے بل لیٹا ہوا تھا۔

پاس آ کر تشویش سے اُسکی پیشانی پہ ہاتھ رکھا۔جو بالکل ٹھنڈی محسوس ہوئی۔

" باشی آر یو او کے؟۔"

عباس نے ایک پل کو پلکیں اُٹھائیں۔

" آپی ایم فیلنگ کولڈ۔۔اور میرے کان میں بھی درد ہے۔"

وہ فارس اور حسیب سے مخاطب ہوئی۔

" تم دونوں اپنا کام درمیان میں چھوڑ وتا کہ۔۔۔۔۔"

ابھی اُسکی بات پوری بھی نہ ہوئی تھی کہ بارش کی بوندیں شروع ہوئیں۔ایک دو تین اور پھر پانی کے لا تعداد قطرے آسمان سے لڑیوں کی صورت ٹوٹ کر گرنے لگے۔

فارس اور حسیب نے دومنٹ کے اندر اندر سارا سامان اُٹھا کر اندر کمرے میں پھینکا۔جگن نے باقی بچا بیگ اُٹھایا اور عباس کا ہاتھ تھام کر نیچے لے آئی۔

اچانک شروع ہونے والی بارش اگلے گھنٹے تک بڑی تیزی کے ساتھ جاری وساری رہی ۔باہر سے پرنالوں کے گرنے کی آواز۔بادل کی گرج اور بجلی کی چمک کا سلسلہ پورے ماحول پہ چھایا ہوا تھا۔اتنا شکر ضرور ہوا کہ لائٹ کے بند ہونے سے پہلے ہی وہ لوگ کھانا کھا چکے تھے۔

اس وقت صرف ہال میں گیس کا لیمپ جل رہا تھا۔رات کے ساڑھے بارہ کا وقت تھا۔اسرار احمد اپنے کمرے میں تھے۔اور جگن چولہا جلا کر رومال سائز کا تولیہ توے پہ رکھ کر گرم کرتی پھر اندر کمرے میں لا کر عباس کو دیتی جس کے کان کا درد اتنا بڑھ گیا تھا کہ وہ بیٹھ کر مسلسل رو رہا تھا۔حالانکہ درد کی دوا بھی دی تھی۔مگر کوئی خاطر خواہ فائدہ نہیں ہو رہا تھا۔جگن کے لیے عباس کو یوں تکلیف سے بلکتے دیکھنا بڑا مشکل ثابت ہو رہا تھا۔

اُس نے گھڑی پر نہ جانے کتنی دفعہ نظر ڈالی تھی۔اس دفعہ بھی وقت دیکھ کر اسرار احمد سے بولی۔

" آپ اپنے بیٹے سے پوچھتے کیوں نہیں ہیں۔یوں ساری ساری رات گھر سے باہر رہنے کی بھی کوئی تُک بنتی ہے۔دوسرے لوگوں کی مدد ہو رہی ہے جبکہ اپنا بھائی یہاں تکلیف سے سو نہیں پا رہا۔"

" جاؤ تم اُسکو فون کر کے پوچھو کب تک آئے گا۔"

وہ فون کرنے کے لیے کمرے سے نکلی مگر بیرونی دروازے میں چابی کی آواز نے وہیں روک لیا۔

چابی کے گھومنے کی آواز کے چند سیکینڈ بعد دروازہ کُھلا اور ایس پی صاحب کا چہرہ منظر میں آیا۔

وہ بھری کھڑی تھی۔کمر پر دونوں ہاتھ رکھ کر وہیں شروع ہو گئی۔

" آپ حکومت کی صرف نوکری کرتے ہیں یا اُنہوں نے آپکو خریدا ہوا ہے؟۔۔"

وہ اپنی دُھن میں دروازہ بند کر رہا اتنے قریب سے جگُن کی آواز سُن کر بُری طرح چونکا۔۔

اپنی جیب میں موجود ٹارچ جلا کر آواز کی سمت روشنی کی۔اُسکو ماتھے پہ تیوری لیے اسرار احمد کے کمرے کی دہلیز میں کھڑے پایا۔

" میں تو بھول ہی چُکا تھا۔۔!!۔۔ ویسے تم ابھی تک ادھر کیا کر رہی ہو؟ اڈوینچر کے لیے اتنا کافی نہیں ہے؟۔۔"

وہ کوئی بھی جواب دیئے بغیر کمرے میں چلی گئی۔

تاشفین کو تعجب ہوا۔اس وقت ابو کو کس شوق میں ڈسٹرب کر رہی ہے۔یہی جاننے کو وہ اُسکے پیچھے آیا۔

دروازے میں جا کر کھڑا ہوا تو چوکھٹ بھر سی گئی۔سر کے بال دروازے کے فریم سے مس ہو رہے تھے۔

السلام وعلیکم ابو۔۔۔"

" وعلیکم السلام۔۔۔"وہ اس دوران اپنی ٹوپی اور چھڑی ایک طرف رکھ کر ہاتھ سے گیلے بالوں کو جھاڑتا عباس کے قریب آ چُکا تھا۔

" کیا ہوا ہے؟۔۔۔"

بھائی کے سامنے جُھک کر اُس کے چہرے کو ہلکے سے مس کر کے نرمی سے پوچھ رہا تھا۔

عباس نے آنسو بہاتے ہوئے اپنا مسئلہ بیان کیا۔

تاشفین کی نظروں میں تشویش جاگی۔ ماتھے پہ ایک اور لکیر کا اضافہ ہوا۔۔

" کب سے درد ہو رہا ہے؟۔۔۔"

اسرار احمد اور جگنی خاموش تھے۔ سوال چونکہ عباس سے ہو رہے تھے۔ اسلیے جواب بھی وہی دے رہا تھا۔

" شام سے درد ہو رہا ہے۔ پہلے کم تھا۔ اب زیادہ ہو گیا ہے۔ آپی نے دوا دی تھی۔ پر آرام نہیں آ رہا۔"

"انفیکشن ہو گیا ہو گا۔ مجھے پہلے فون کر دیتے تو میں ڈرائیور کو واپس نہ بھیجتا۔ خیر تم دو منٹ انتظار کرو میں کپڑے بدل لوں۔ پھر کوئی حل نکالتے ہیں۔"

اُس نے اپنے ہاتھوں سے عباس کے آنسو صاف کیئے اور اُٹھ کھڑا ہوا۔ اسرار احمد نے اُسکو ہدایت دی۔

" کپڑے بدل کر پہلے کھانا کھا لو۔ ویسے بھی اس وقت کوئی ڈاکٹر ملنا مشکل ہے صبح تک انتظار کرنا پڑے گا۔

" میں فون کرتا ہوں اگر گلزار آج ڈیوٹی پر ہوا۔ نہیں تو کہیں بھی ایمرجنسی میں لے جاتا ہوں۔ پانی کا بُلبلا سا ہے۔ صبح تک تو رو رو کر آدھا ہو جائے گا۔"

مزید کُچھ کہے بغیر اپنی ٹوپی اور چھڑی اُٹھا کر وہاں سے نکل کر اپنے کمرے کی جانب چلا گیا۔

اُس کے جاتے ہی جگنی نے پریشان نظروں سے اسرار احمد کی جانب دیکھا۔ اور سرگوشی میں بولی۔

" انکل میرے اوپر فاتحہ پڑھ لیں۔"

اسرار احمد کے منہ سے بے اختیار استغفار نکلی۔۔۔

" سچی کہہ رہی ہوں۔ وہ اپنے کمرے میں گئے ہیں۔ وہاں سے کتابوں کو غائب دیکھ کر میری ہی شامت آئے گی۔"

مگر اُسکا اندازہ غلط نکلا۔۔۔ پانچ منٹ بعد وہ نیوی شرٹ اور خاکی ٹراؤزرز میں واپس آیا۔ ہاتھ میں گاڑی کی چابی تھامی ہوئی تھی۔

فارس لوگ اپنے کمرے میں کیوں نہیں ہیں۔"

سوال اُس نے اپنے والد سے کیا تھا۔ جواب بیوی نے دیا۔

" وہ موسم ٹھنڈا تھا۔ اسلیے دونوں آج چھت پر سو گئے ہیں۔"

وہ نظر انداز کرتے ہوئے بولا۔۔۔

" ابو میں اسکو ہسپتال لے جاتا ہوں۔آپ بے فکر ہو کر سو جائیں۔"

اسرار احمد نے عینک کے اوپر سے بیٹے کو نیم تاریکی میں غور سے دیکھا۔بے اختیار اُس پر پیار آیا۔پچھلے کئی سالوں سے وہ اپنی ذات کو فراموش کر کے دوسروں کے لیے جیتا آ رہا تھا۔اُن کے دل سے اُسکے لیے ہمیشہ دُعا ہی نکلتی تھی۔اپاہج ہونے کے باوجود اُن کے بیٹے نے کبھی انکو اپاہج محسوس نہیں ہونے دیا تھا۔اُنکے لیے خاص ریموٹ کنٹرولڈ وہیل چیئر باہر سے منگوائی تھی۔جس کی چوڑائی اُنکے عام دروازوں سے زیادہ تھی۔تاشفین نے سب کمروں کے دروازے چوڑے کروا لیے۔تا کہ وہ بغیر سہارے کے ہر جگہ آ جا سکیں۔

عباس بستر سے اُٹھ کر تاشفین کے ہمراہ بیرونی دروازے کے جانب بڑھا تو جگن بھی اُسکے ساتھ تھی۔

" میں بھی آپکے ساتھ جاؤنگی۔"

" جگن میں اس وقت بحث کے موڈ میں بالکل نہیں ہوں۔ پہلی اور آخری دفعہ کہوں گا۔ پلیز، بیک آف۔۔۔"

" دیکھئے آپ مجھ پہ رُعب ڈال کر حق کی آواز بند نہیں کروا سکتے۔شام سے عباس کے پاس میں ہوں۔آپ نہیں تھے۔اسلیے اصولی طور پر میں اسکے ساتھ ہی جاؤنگی۔"

وہ ڈٹ کر اُسکے سامنے کھڑی تو ہو گئی۔مگر اُسکی جانب دیکھنے کی بجائے دیکھ عباس کو رہی تھی۔

" آدھی رات کو میں تمہیں ساتھ لیکر گھر سے نہیں نکلوں گا۔"

"میں آپ کے ساتھ نہیں عباس کے ساتھ جا رہی ہوں۔"

" بھائی آنے دیں نا آپی کو۔۔۔"

" تم تو چُپ ہی رہو۔"

وہ عباس کو گھور کر بولا اور قدم آگے بڑھا دیئے۔

جگن بھی ساتھ ہی چل پڑی۔عباس اور جگن دروازے سے نکلے تو تاشفین نے ماتھے پہ تیوری لئے دروازہ لاک کیا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا آگے نکل گیا۔

آسمان سے ابھی تک ابرِ کرم برس رہا تھا۔اونچی نیچی گلی او پر سے اندھیرا۔۔

عباس نے جگن کا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔اور جگن نے عباس کا پورا بازو پکڑا ہوا تھا۔بظاہر شائد عباس اُس کا سہارا لیکر چل رہا تھا۔مگر حقیقت میں جگن اُس پہ انحصار کر رہی تھی کہ کہیں منہ کے بل نہ گری ہو۔

گلی سے نکلتے ہی ایک دفعہ پھر چونکی۔ جو گاڑی صبح نرگس کے ہمراہ جاتے ہوئے بھی اُس نے بازار میں سائڈ پہ کھڑی دیکھی تھی۔اس وقت تاشفین صاحب اُسی گاڑی کو اسٹارٹ کر کے اُن لوگوں کے منتظر کھڑے تھے۔جگن کو ایک دم اُسکے سوجے ہوئے چہرے پہ پیار آیا۔اتنی رات کو تھکا ہارا گھر آیا تھا۔اور ایک دفعہ کہنے پر ہی چھوٹے بھائی کو لیکر ڈاکٹر کو دکھانے چل نکلا تھا۔کہاں ملتے ہیں ایسے لوگ جو اپنے رشتوں کو اپنی جان سے آگے رکھتے ہیں۔

دونوں آکر پچھلی سیٹ پر بیٹھے۔تاشفین نے دروازے بند ہونے کی تصدیق کی اور گاڑی آگے بڑھادی۔

سارا بازار سُنسان پڑا ہوا تھا۔بارش کی بوندیں گاڑی کی ہیڈ لائیٹس میں چاندی کی مانند چمک رہی تھیں۔

عباس اُسکی گود میں سر رکھ کر نیم دراز ہو گیا۔اُس نے دونوں ہاتھوں کے ساتھ زور سے اپنے کان دبائے ہوئے تھے۔جگن نرم ہاتھوں سے ہلکے ہلکے اُسکا سر دبا رہی تھی۔

گاڑی بازار سے نکل کر روڈ پر آئی تو سپیڈ تیز ہو گئی۔ساری سڑک ویران پڑی ہوئی تھی۔کوئی اکا دُکا موٹر سائیکل یا گاڑی نظر آجاتے۔تاشفین ایک پرائیویٹ ہسپتال کو جا رہا تھا جہاں اُسکا دوست رات کی شفٹ پر ہوتا تھا۔خوش قسمتی سے جاتے ہی اُنکی باری آگئی۔تاشفین نے دل ہی دل میں شُکر ادا کیا اُسکا دوست آپریشن میں مصروف تھا۔اسلیے عباس کو ایک جونیئر ڈاکٹر نے چیک کیا۔

مگر جو وجہ اُس نے درد کی بتائی وہ ایک دم پریشان کر دینے والی تھی۔کیونکہ ڈاکٹر نے جب آلے سے کان کا معائنہ کیا وہاں پہ ایک چیونٹی کے جتنا کوئی کیڑا تھا جو شاید سوتے میں اندر چلا گیا تھا۔

جب ڈاکٹر نے بتایا ابھی وہ چھوٹا سا پروسیجر کر کے کیڑا نکالنے کی کوشش کرے گا۔عباس نے تو باقاعدہ رونا شروع کر دیا۔

" تاشی بھائی مجھے گھر جانا ہے۔"

" چلتے ہیں یار ہم نے کونسا اللہ معافی دیں ادھر پکنک منانی ہے۔"

" پر میرا درد رُک گیا ہے۔"

" ڈر رہے ہو؟۔"

" نہیں پر مجھے ابھی گھر جانا ہے۔"

جُگن اور ڈاکٹر پاس بیٹھ کر اُن دونوں بھائیوں کی باتیں سُن رہے تھے۔

جُگن اپنی کُرسی سے اُٹھ کر عباس کے پاس آئی اُسکا ہاتھ تھام کر تسلی دینا چاہی۔

" عباس تھوڑی سی ہمت کرنی پڑے گی۔ اگر ابھی کیڑا نہ نکالا گیا تو ہو سکتا ہے۔ کل صبح تک اور اندر چلا جائے۔"

" مجھے اگر ڈاکٹر نے ہاتھ بھی لگایا نا تو میں نے اس کے مُکا مار دینا ہے۔"

تاشفین نے معذرت خواہ نظروں سے ڈاکٹر کو دیکھا جو مُسکرا رہا تھا۔ پھر سنجیدگی سے عباس کو مخاطب کیا۔

" میں ہوں ناں ادھر تمہارے ساتھ۔ گھبرا کیوں رہے ہو؟ مرد بنو دو تین منٹ کا سارا کام ہے۔ اُسکے بعد سکون آ جائے گا۔ کیونکہ اگر ابھی میں تمہیں گھر لے بھی جاؤں تو چند گھنٹے ہی گُزارو گے۔ پھر دوبارہ یہیں آنا پڑے گا۔ اسلیے تم اپنا سر میری گود میں رکھ لو پتا بھی نہیں چلے گا۔"

" اگر بہت زیادہ درد ہوا تو پھر۔۔۔؟۔۔"

اس دفعہ ڈاکٹر نے جواب دیا۔

" درد بالکل نہیں ہوگا۔ ٹویزر سے بس کیڑے کو باہر کھینچنا ہے۔"

بڑی مشکل سے عباس کو باتوں میں لگا کر اُسکا سر اپنی گود میں رکھا اور اُسکو مضبوطی سے ایک جگہ پکڑ کر بیٹھ گیا۔ ڈاکٹر نے وہیں پاس کھڑے ہو کر پانچ منٹ کی محنت کے بعد مشن پورا کر ہی لیا۔ کان کو اندر سے اچھی طرح چیک کیا کہیں کوئی گند اندر نہ رہ جائے۔ دوا وغیرہ دی اور آدھے گھنٹے میں فارغ کر دیا۔

واپسی پہ گاڑی گھر سے دور ایک سگنل پر رُکی ہوئی تھی جب اُنکے برابر ایک کار آ کر رُکی۔ نئے ماڈل کی ٹیوٹا کرولا' میوزک انتہائی تیز آواز میں بج رہا تھا۔ جُگن کو اپنی گاڑی تک دھمک آتی محسوس ہو رہی تھی۔ سُنسان

ماحول ہونے پر آواز اور بھی بلند معلوم ہو رہی تھی۔

تاشفین کی ساری توجہ سامنے لائیٹوں پر تھی۔مگر دوسری گاڑی کے کُھلے شیشوں سے بلند ہوتی سیٹیوں نے متوجہ کیا۔اُس نے رُخ نہیں پھیرا بس نظر ترچھی کر کے دیکھا۔ساتھ ہی اشارہ کُھل گیا اُس نے گاڑی آگے بڑھادی۔

مگر دوسری گاڑی جو کے پہلے دوسری جانب مُڑنے کا انڈیکیٹر آن کر کے کھڑی تھی اب اچانک خلاف توقع سیدھی اُنکے پیچھے ہی چلی آئی۔

سائیڈ مرر سے ایک سرسری سی نظر پیچھے آتی گاڑی پر ڈالی۔بیک ویو مرر سے جائزہ لیا کہ کتنے لوگ گاڑی کے اندر بیٹھے ہوئے ہیں اور کس عمر کے ہیں۔

ابھی وہ دیکھ ہی رہا تھا جب وہ گاڑی سپیڈ کے ساتھ اُنکی گاڑی کے برابر آئی اور ایک لڑکے نے کھڑکی سے باہر لٹک کر جگنن کی کھڑی سے کُچھ اندر پھینکا تھا۔جگنن کی چیخ نکل گئی۔تاشفین کے پاؤں کا بوجھ بریک پر بڑھا گاڑی ایک دم رُکنے کی وجہ سے عباس سیٹ سے گرتے گرتے بچا تھا۔جگنن کا سر اگلی سیٹ کی پُشت سے ٹکرایا۔ تاشفین کے منہ سے انگریزی گالی نکلی تھی۔

تیزی سے پیچھے کو مُڑ کر اُس نے تشویش سے پوچھا۔

" تم دونوں ٹھیک ہو؟۔۔"

گاڑی میں بڑی بُری بدبو کے بھپارے پھیل رہے تھے۔جگنن سے سانس لینا دشوار ہوا۔کیونکہ وہ جو کُچھ بھی تھا۔آدھا محلول اُس کے اوپر گرا تھا۔دوسری گاڑی آگے چلی گئی تھی۔

تاشفین نے گاڑی کے اندر کی لائٹ آن کی اور ڈیش بورڈ پہ رکھا ٹشو باکس تھام کر گاڑی سے نکل کر جگنن والی طرف آکر دروازہ کھولا۔

موٹا سا ٹشو کا گولا بنا کر اُس کے کانپتے ہاتھ میں دیا۔چہرے پہ نرمی تھی۔

" اٹس اوکے جگنن ۔ڈونٹ وری۔ایم ہیئر۔۔۔۔"

جگنن نے کانپتے ہاتھوں اور بھرائی ہوئی آنکھوں سے ٹشو لیے اور اپنا بازو اور کندھا صاف کیا۔اس دوران

سامنے سے ہیڈ لائٹس روشن ہوئیں۔
جُگن نے سامنے دیکھا تو مزید پریشان ہوگئی۔عباس بھی سہما ہوا سامنے ہی دیکھ رہا تھا۔تاشفین نے جُھک کر گاڑی کے اندر گرا شراب کا کین اُٹھا کر دروازہ بند کیا انگیشن سے چابی نکال کر گاڑی لاک کی اور سیدھا ہو گیا۔
جُگن اور عباس اندھیری کار میں بیٹھے کسی انہونی کے خوف سے کانپ رہے تھے۔
" آپی یہ کیا ہو رہا ہے؟ یہ لوگ کون ہیں؟۔۔"
" پتا نہیں کون حرامزادے ہیں۔میں تو فون بھی ساتھ نہیں لائی۔مجھے لگتا ہے۔کوئی چور ڈاکو ہیں۔فون ہوتا تو پولیس کو ہی مطلع کر سکتی۔"
" پر آپی پولیس تو بھائی خود بھی ہیں۔"
" عباس تم اپنے بھائی کو بولو۔یوں اکیلے باہر کھڑے نہ ہوں۔"
عباس کو کہنے کے ساتھ ہی اُس نے تاشفین کی جانب کا شیشہ نیچے کر کے براہِ راست کہہ دیا۔
" دیکھئے ہمیں گھر چلنا چاہیے۔"
تاشفین نے گردن موڑ کر اُسے دیکھا۔جُگن کو شدید حیرت ہوئی اُسکے چہرے پہ ذرا بھی خوف یا ڈر نہ نظر آیا۔بلکہ بڑے تحمل سے بولا۔
" تم شیشہ اوپر چڑھا لو اور کُچھ بھی ہو جائے۔تم دونوں میں سے کوئی گاڑی سے باہر نہ نکلے۔"
اب تک دوسری گاڑی سے تین نوجوان برآمد ہوئے جن کر عمریں بیس سال کے لگ بھگ تھیں۔شکل و فیشن سے کھاتے پیتے گھرانوں کے چشم و چراغ معلوم ہو رہے تھے۔
تاشفین آگے نہیں بڑھا۔شراب والا کین ابھی بھی ہاتھ میں تھا۔
وہ ایک نظر میں ہی سامنے والوں کی اوقات جان چُکا تھا۔اس وقت اُسکا خون غُصے سے اُبل رہا تھا۔
لڑکے بے خوفی سے قہقہے مار کر ایک دوسرے کے ہاتھ پہ ہاتھ مارتے ہوئے تاشفین کو دیکھ رہے تھے۔
ایک بولا
" اوئے ہوئے چیک تو کرو یار کیسے گاڑی سے نکل کر ہیرو بن کر کھڑا ہے۔"

" باس ہمارے استقبال کو کھڑا ہوگا۔ بیچارے کی شکل پر نہ جاؤ اندر ہی اندر اسکی پینٹ گیلی ہو رہی ہو گی۔"

" یار اپنی بجائے اُس مال کو باہر نکالتے جس نے ایک جھلک میں ہی ہوش گنوا دیے ہیں۔"

" یار ٹیپو تم نے تو بیچارے کی بینڈ ہی بجا دی۔ دیکھو تو تمہارا کین ہاتھ میں لیے کھڑا ہے۔ جاؤ لے لو۔"

ٹیپو نامی نمونے نے کالا کُرتا اور جینز پہن رکھی تھی۔ دونوں سوکھے بازوؤں پہ ان گنت بینڈ وغیرہ پہنے ہوئے تھے۔ بکرے جیسا ہئیر کٹ منہ میں آدھ پیا سگریٹ۔۔۔ کمینگی سے ہنستے ہوئے بولا۔

" بڑی جس کے اوپر میں نے ڈرنک واری تھی۔ اگر وہ بھی ساتھ میں مل جائے تو سو۔۔۔۔"

ابھی اُسکی بات پوری نہیں ہوئی تھی۔ جب تاشفین کا نشانہ لیکر مارا گیا شراب کا آدھے سے بھرا کین ٹیپو کے ماتھے پہ اینٹ کی طرح لگا۔ اُسکی کراہ نکل گئی۔

"کُتے کے بچے آج میں تمہیں ایسا سبق سکھاؤ نگا کہ تم اپنی ساری زندگی اگر کسی لڑکی کی جانب آنکھ اُٹھا کر بھی دیکھ گئے تو میں مان لونگا اپنے باپ کی اولاد نہیں ہوں۔"

تاشفین نے نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ ٹیپو نامی لڑکے کو مُکے مار مار کر مُرغی بنا دیا۔

یہ سب اتنی جلدی میں ہوا کہ دوسرے دونوں بُوکھلاہٹ کا شکار ہو گئے ایک تو بھاگنے کے موڈ میں نظر آیا۔

دوسرا بھاگتا ہوا جا کر اپنی گاڑی سے ٹی ٹی پسٹل نکال لایا۔

ٹیپو بیچ سڑک کے پڑا خون تھوک رہا تھا۔ تاشفین اُسکے پیٹ میں ایک اور کک مارنے لگا تھا۔ جب دوسرا لڑکا اونچی آواز میں چیخا۔

" میرے دوست کو چھوڑ دو ورنہ میں تمہیں گولی مار دونگا۔"

جُگنں کی اوپر کی سانس اوپر نیچے کی نیچے۔

تاشفین کا اگلا عمل دیکھ کر بے اختیار گاڑی کا شیشہ پیٹتے ہوئے چیخ اُٹھی۔

" نہیں تاشفین۔۔۔۔!!۔۔۔"

تاشفین نے پسٹل کی نالی اپنے ماتھے پہ رکھی اور سامنے والے کو کہا۔

" چلا گولی دیکھوں تو میرے سر میں کتنے سُوراخ ہوتے ہیں۔"

سامنے والے کی گرفت تو شائد ڈھیلی نہ ہو مگر ہاتھ کانپ رہے تھے۔ وہ شیشے کے اندر سے پھٹی آنکھوں اور ڈوبتے دل کے ساتھ یہ منظر دیکھ رہی تھی۔ لاک پہ ہاتھ رکھا۔ کھینچا ہی تھا۔ جب اچانک سے سامنے کا منظر بدل گیا۔ پتا نہیں ہوا کیا تھا۔ ایک پلک جھپکنے کی دیر تھی۔ پسٹل اب تاشفین کے ہاتھ میں تھا۔ اور دوسرے ہاتھ سے اُس نے کھینچ کر ایک لپڑ اُس لڑکے کے منہ پہ رکھا تھا۔ آدھے شراب کے نشے میں دھت تھے۔ رہی کسر سیدھے منہ پہ پڑنے والے مکوں اور پیٹ میں لگنے والے بھاری بوٹوں نے پوری کردی۔

جُگنو نے عباس کو زور سے اپنے ساتھ بھینچا ہوا تھا۔ باہر وہ اکیلا اُن تینوں کو فٹ پاتھ پہ منہ کے بل لٹا کر اُنہی کی قمیض اور شرٹ کے ساتھ اُنکے ہاتھ باندھ چُکا تھا۔

حالانکہ اگر اُنکو نہ بھی باندھتا تب بھی یہ حقیقت تھی۔ کہ وہ تینوں بغیر سہارے کے اُٹھ کر کھڑے بھی نہیں ہو پاتے۔ خاص کر ٹیپو نامی لڑکا۔ اُسکی حالت سب سے زیادہ خراب تھی۔ کیونکہ اُسکے منہ سے مسلسل خون رس رہا تھا۔

تاشفین اُن لوگوں کو وہیں چھوڑ اپنی گاڑی کا لاک کھول کر ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھ گیا۔ انجن سٹارٹ کر کے گاڑی آگے بڑھا دی۔

جُگنو اور عباس شل ہوتے اعصاب کے ساتھ بالکل خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

دونوں میں سے کوئی کُچھ نہ بولا۔

" تاشفین کا ایک ہاتھ مضبوطی سے سٹیئرنگ وہیل کو سنبھالے ہوئے تھا۔ دوسرے ہاتھ کی مدد سے اُس نے اپنا موبائل نکالا اور نمبر ملا کر فون کان سے لگایا۔

دوسری جانب سے جلد ہی جواب موصول ہو گیا۔

" السلام علیکم اسد صاحب تاشفین بول رہا ہوں۔"

" وعلیکم السلام سر۔۔۔ کوئی خدمت۔۔؟۔۔"

اُس نے جگہ کا پتا بتاتے ہوئے کہا۔

" وہاں سے گاڑی سمیت تینوں لڑکے اگلے چار پانچ منٹ میں غائب ہونے چاہیں۔"

" جو حکم سر۔۔۔"

"اور ہاں اُنکو کسی بھی تھانے میں لے جانے کی بجائے اپنا خاص مہمان بنائیں۔ کل ملاقات ہوتی ہے تو میں اگلا سٹیپ بتا دونگا۔"

" جی جناب جیسے آپ کہیں۔میں آپکو کام ہو جانے کے بعد میسج کر دونگا۔"

" بہت شکریہ اسد صاحب۔اللہ حافظ۔۔۔"

" شکریہ بول کر شرمندہ نہ کیا کریں سر۔۔اللہ حافظ۔"

فون بند ہوتے ہی گاڑی کی سپیڈ بڑھ گئی۔

جگنو کا ذہن بالکل ماؤف ہو چکا تھا۔گاڑی میں سے بدبو اُسی طرح دماغ کو چڑھ رہی تھی۔وہ بظاہر دیکھ باہر ہی رہی تھی مگر کچھ سمجھ نہ آ رہا تھا۔کن راستوں سے جا رہے تھے۔ایک تو سارے دن کی تھکاوٹ' رات کا آخری پہر اور پریشانی۔۔۔۔

گاڑی رُکی تو عباس نے اُسکو متوجہ کیا۔

" آپی گھر آ گیا ہے۔۔"

" ہاں۔۔؟۔۔"

وہ چونک کر گہری سوچ سے نکلی۔

گاڑی کا انجن بند کرنے کے بعد تاشفین نے گردن موڑ کر دونوں کو دیکھا۔

"ابھی جو کچھ ہوا ہے۔اُس کا ذکر گھر پہ نہیں کرنا۔پریشان بھی بالکل نہیں ہونا۔نہ ہی گھبرانے کی ضرورت ہے۔ایسے کردار معاشرے میں نظر آ ہی جاتے ہیں۔جنکی تربیت پر کسی نے ذرا زحمت گوارا نہیں کی ہوتی۔ ہر ماں اپنے بیٹے کو اپنے سامنے بیٹھا کر یہ بات نہیں کہتی کہ باہر جا رہے ہو۔کسی کی عزت پر گندی نظر ڈالی تو میں اپنے ہاتھوں سے تمہاری آنکھوں میں گرم سلاخیں مار دونگی۔یہ لوگ دھرتی کا بوجھ ہیں۔گندے ذہن گندی سوچ والے ہیں۔۔۔ پر اللہ کا کرم ہے۔جس نے مجھے اتنا زورِ بازو عطا کیا ہوا ہے۔میں اپنی عزت کی حفاظت کرنا بھی جانتا ہوں۔اور کروانا بھی جانتا ہوں۔تم دونوں سُن رہے ہوناں؟ گھر پہ ذکر نہیں کرنا ہے۔"

" ٹھیک ہے بھائی میں کسی کو نہیں بتاؤنگا۔مگر مجھے ڈر لگ رہا ہے۔"

"ڈرنے کی بھلا کیا بات ہے۔ جوان آدمی ہو۔ دل بڑا کرو۔ مجھے افسوس ہے کہ تمہیں یہ سب دیکھنا پڑا۔ پر میری نظر میں کوئی اور راہ نہیں تھی۔ چلو نکلو میں گاڑی لاک کر کے آرہا ہوں۔"

کسی روبوٹ کی طرح وہ گاڑی سے نکل کر گھر کو چل پڑی۔ قدم لڑکھڑا رہے تھے۔

ابھی وہ لوگ گھر کے دروازے پہ ہی پہنچے تھے جب وہ بھی پیچھے سے آگیا۔ آتے ہی دھیمی سرگوشی میں جُگنں کو حکم دیا۔۔

"تم سیدھی اپنے کمرے میں جاؤ اور لباس تبدیل کرو۔"

اُس نے مُڑ کر نہیں دیکھا۔ ناک کی سیدھ پر اندر چلی گئی۔ جبکہ تاشفین نے ابو کو عباس کی ساری صورتحال بتائی۔ عباس کو دوا وغیرہ دی اُسے اُسکے بیڈ میں ڈال کر منہ چومنے کے بعد شب بخیر کہتا لائٹ اور دروازہ بند کر کے وہاں سے نکل آیا۔

نگاہ سیدھی اپنے کمرے کی جلتی بتی پر گئی۔

قدم بھی اُسی سمت اُٹھ گئے۔ دروازے کے ہینڈل کو دبایا دروازہ کُھلتے وہ نظر آئی۔ کپڑے بدل کر بیڈ کے اوپر گھٹنوں میں سر دیئے بیٹھی تھی۔

تاشفین نے ناسمجھی سے اُسکو دیکھا۔ پھر ایک نگاہ وال کلاک پہ ڈالی۔۔ رات کے تین بجنے میں پانچ منٹ باقی تھے۔ دروازہ لاک کر کے واش روم گیا۔ اپنے ہاتھوں کو پانی کے نیچے رکھا۔ جن پر لگا خون وہ پہلے ہی صاف کر چکا تھا۔ مگر اس وقت اُسکے سیدھے ہاتھ کی پُشت پہ جلن ہو رہی تھی۔ ہاتھ پہ ہلکی ہلکی خراشیں بھی آئی ہوئی تھیں۔ بہتر تو یہ تھا وہ ہاتھ پہ برف وغیرہ کی ٹکور کرتا۔۔ مگر اس وقت وہ صرف سونا چاہتا تھا۔

کمرے میں آیا تو جُگنں کے اندازِ نشست میں تبدیلی آچکی تھی۔

بیگم صاحبہ اپنے سکارف کے ساتھ آنسو صاف کر رہی تھیں۔

کیا ہوا ہے؟۔۔۔ تاشفین جانتا تو تھا مگر پھر بھی لاعلمی سے پوچھا۔۔۔"

جُگنں کو اور بھی رونا آیا۔ بڑی کوششوں سے آواز دھیمی رکھ کر بولی۔۔

" آخر کون شخص اپنے پہ تانی جانے والی بندوق کی نالی سیدھی اپنے ماتھے پہ سجا لیتا ہے۔ سوچا ہے اگر وہ لڑکا

گولی چلا دیتا تو پھر۔۔۔؟"

" ہاں تو پھر۔۔۔؟۔۔"

اُس نے تولیہ کُرسی پہ اُچھالا اور بیڈ پہ بیٹھ کر جوتے اُتارنے لگا۔

" کیا ہاں تو پھر۔۔۔؟ مجھے سوچ سوچ کہ خوف آ رہا ہے۔ آپ اتنے مزے سے کہہ رہے ہیں۔ ہاں تو پھر۔۔۔!!"

جوتے اُتر گیئے اب موزے نکال رہا تھا۔

" کیا سوچ کر خوف آ رہا ہے؟۔۔"

" یہی کہ اگر گولی چل جاتی تو میرا کیا ہوتا۔"

" حد ہے یار خود غرضی کی۔ جان میری جاتی اور تمہیں اپنے نفع نقصان کی پڑی ہوئی ہے۔"

"اللہ آپ کے منہ میں خاک ڈالیں آپ تو میری سوچ سے بھی بُرے انسان ہیں۔ کیسے مزے سے کہہ رہے ہیں۔ جان تو میری جاتی۔ ارے اگر آپ کی جان جاتی تو کیا میری باقی رہتی۔۔۔؟۔۔"

تاشفین ایک ہاتھ سے سرہانہ درُست کر کے رکھ رہا تھا۔ جگنں کی آخری بات پہ ہاتھ تھم گیا۔ ماتھے پہ تیوری آئی۔ کُچھ پل آنکھیں بند کر کے نہ جانے کیا سوچتا رہا۔ پھر آنکھیں کھول کر بیڈ پہ چت لیٹ گیا۔

" عورت بڑی ہی میٹھی چُری کا نام ہے۔ جو پیار کا نام لیکر آپکی شاہ رگ کاٹتی ہے۔"

" اب تک کتنی چھریوں کے وار سے زخمی ہوئے ہیں۔"

" الحمداللہ ابھی تک اللہ نے بچایا ہوا ہے۔"

" بات تو ایسے کر رہے ہیں۔ جیسے بڑا تجربہ ہے۔"

"ضروری تو نہیں انسان صرف اپنے ذاتی تجربے سے سیکھے۔ دوسروں کو دیکھ کر سیکھ جانے والے زیادہ عقل مند ہوتے ہیں۔"

" خود کو عقل مند کہنے والے بیوقوف ہوتے ہیں۔ بات تو تب ہے جب دوسرے آپکو عقل مند سمجھیں۔"

تاشفین نے ہلکا سا قہقہہ مارا۔۔ ایک بازو آنکھوں پہ رکھ لیا۔

جگن کو لگا اندھیری رات میں چاند نے بادلوں کے پیچھے سے اپنی جھلک دکھائی ہے۔

"میری ماں مجھے اپنا سب سے عقل مند بیٹا مانتی تھیں۔"

ڈمپل انتہائی قریب تھے۔ اتنے قریب کہ ہاتھ بڑھا کر چھو سکتی تھی۔ مگر چھونے کے لیے قُرب کی نہیں جرات کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو جگن کو خود میں مفقود لگتی۔

بڑی مشکل سے اپنی نظر کا زاویہ بدل کر بولی۔

" آپ یہاں کیوں لیٹ گئے ہیں؟ یہ تو اب میرا کمرہ ہے؟۔"

" بیگم صاحبہ مروت کے مارے دو دن تمہیں یہاں رُکنے کی اجازت دے دی ہے تو خود کو مالک نہ سمجھو۔ یہ کمرہ بچپن سے میری ملکیت ہے۔ اور میں اپنی ملکیت چھوڑنے والوں میں سے نہیں ہوں۔"

بے اختیار جگن کی زبان میں کھجلی ہوئی۔۔

" ایک کمرہ نہیں چھوڑ سکتے۔ اور بیوی کا کیا؟ جسے پہلے ہی دن اکیلا چھوڑ دیا۔"

بازو کے نیچے تاشفین نے آنکھیں کھولیں۔ ہونٹ سختی سے بھینچے ہوئے تھے۔

" وہ میرا نہیں تمہارا فیصلہ تھا۔ پلیز ذرا اُٹھ کر لائٹ بند کر دو۔ یا کسی دوسرے کمرے میں چلی جاؤ۔ مجھے کل ڈیوٹی پہ بھی جانا ہے۔"

ایک دفعہ پھر وہ خاموشی سے آنکھیں بند کر کے لیٹ گیا۔

جگن اپنی جگہ سے اُٹھی تا کہ لائٹ بند کر سکے۔ دل میں وہ تاشفین کو اپنے اتنے پاس موجود دیکھ کر خوش تھی۔ اس وقت وہ عام طور پر اجنبی نظر آنے والا تاشفین نہیں تھا۔ ہنس بھی رہا تھا۔ بات بھی کر رہا تھا۔ جس میں طنز کم تھا۔ جگن مسکراتی ہوئی سوئچ بورڈ کی جانب گئی۔ ہاتھ بورڈ پہ تھا۔ نظر موڑ کر بیڈ کی جانب دیکھا۔ تو نظر تاشفین کے ہاتھ پہ گئی۔ جو بازو اُس نے آنکھوں پہ رکھا ہوا تھا۔ اُس بازو کا ہاتھ زخمی لگا۔ تصدیق کرنے کو وہ ماتھے پہ تیوری لیے قریب آئی۔ بیڈ کی پائنتی کے پاس کھڑے ہو کر جھکتے ہوئے اپنا ہاتھ تاشفین کے زخمی ہاتھ سے مس کیا۔

دوسرے پل جو ہوا اُسکو بھونچکا کر گیا۔ تاشفین نے اُسکا ہاتھ پکڑ کر اُس کو زور سے کھینچا تھا۔ اور وہ ایک جھٹکے کے ساتھ بیڈ پہ اُسکے برابر گری تھی۔

" کیا تمہیں آگ سے کھیلنے کا بہت زیادہ شوق ہے؟۔۔"

اُسکا گلا خشک ہو گیا۔ پھٹی ہوئی آنکھوں سے تاشفین کی نظروں میں دیکھتے ہوئے بولنے کی کوشش میں منہ کھولا پر آواز نہ نکلی۔ دوسری دفعہ کی کوشش بھی ناکام ہوئی۔ سہمی ہوئی نظروں سے تاشفین کے بازو کو دیکھا جو اُسکی کمر میں حمائل تھا۔

" جواب کیوں نہیں دینا آرہا۔ ویسے تو بڑی طرم خان بنتی ہو۔"

" نہ۔۔ن۔۔۔نہیں۔۔"

" کیا نہ۔۔۔ن۔۔۔نہیں؟۔۔"

جُگنن نے تھوک نگلا۔۔۔

" پ۔۔۔۔پ پتہ نن۔۔۔نہیں۔"

" تم مجھ سے ڈر رہی ہو؟۔۔"

" بب بالکل بھ۔۔۔بھی نہیں۔"

تاشفین کے ڈمپل گہرے ہوئے۔

" تو کانپ کیوں رہی ہو؟۔۔"

" س۔۔۔سر سردی لگ رہی ہے۔"

" سردی؟۔۔"

جُگنن نے ہاں میں زور زور سے مُنڈی ہلائی۔

" سردی میں پسینہ بھی آتا ہے؟۔۔"

جُگنن کے چہرے پہ چوری پکڑے جانے کی خفت اُبھری پر ہمت نہیں ہاری۔ بولی

" مجھے آتا ہے۔"

" کیا آتا ہے؟۔۔"

" س سردی میں پسینہ۔۔۔؟۔۔"

" س سوری می میں لائٹ بند کرنے جا رہی تھی۔۔"

" مجھے نہیں لگتا اب اسکی ضرورت ہے۔"

جُگنں نے خوف و بے یقینی سے اُسکی آنکھوں میں گہرائی تک دیکھا جہاں نیا جذبہ موجزن تھا۔

جُگنں مبہوت رہ گئی۔ اس شخص کا ہر روپ انوکھا لگتا۔ ایک ہی رات میں اسکے کتنے انداز دیکھ لیے تھے۔ ہسپتال میں بھائی کے لیے ہمت بنا کھڑا تھا۔ اُن لڑکوں سے نپٹتے وقت کوئی وحشی معلوم ہو رہا تھا۔ اور اس وقت جو تاشفین نظر آ رہا تھا وہ بالکل جُدا تھا۔ آنکھوں میں ان کہی کہانی چہرے پہ نرم تاثر پیشانی پہ بکھرے بال۔۔۔۔ وہ مہربان ہوا تو جُگنں نے کوئی احتجاج نہ کیا۔ اور احتجاج کرتی بھی کیوں؟۔۔۔۔۔

☆......☆......☆

جس وقت اُسکی آنکھ کھلی کمرے میں نیم اندھیرا تھا۔ ایک ہیولا سا محسوس کرتے ہوئے جُگنں نے اپنی آنکھوں کو مسل کر نیند بھگائی اور غور سے دیکھنے پر معلوم ہوا وہ تاشفین تھا جو اندھیرے کمرے کے وسط میں ساکت کھڑا تھا۔ جُگنں کو عجیب سا لگا۔ اُٹھ کر بیٹھ گئی۔

" خیریت؟ آپ ایسے کیوں کھڑے ہیں؟۔۔ عباس کی طبیعت اب کیسی ہے؟۔۔"

" کتابوں کا شیلف کس نے لگوایا ہے؟۔۔"

"اسرار انکل نے۔۔۔"

"جھوٹ بول رہی ہو؟۔۔"

"لیں بھلا مجھے کیا ضرورت پڑی ہے۔"

" کل سارا دن ابو گھر پہ موجود تھے۔ جبکہ تم اپنے بہنوئی کے ڈرائیور کے ساتھ کہیں گئی تھیں۔"

"ہاں عباس کے سکول گئی تھی۔۔۔ اور وہ جو میرے بہنوئی ہیں ناوہ آپکے بھائی ہوتے ہیں۔"

وہ مزید کُچھ نہیں بولا۔۔۔ کمرے سے نکل گیا۔۔

جُگنں خود کلامی کرتے ہوئے بڑبڑائی۔۔

" کیسا دھوپ چھاؤں سا انسان ہے۔"

بیڈ سے اٹھ آئی۔۔فریش ہو کر نماز پڑھی۔ابھی دُعا مانگ رہی تھی جب باہر سے آنے والی آوازوں نے خبر کر دی کہ دن پوری طرح سے شروع ہو چُکا ہے۔۔

"السلام علیکم تاشفین بھائی۔۔۔"

وہ گملے میں لگے پودے کو پانی ڈال رہا تھا۔جب پپو کی انٹری ہوئی۔۔۔

"وعلیکم السلام۔۔ آج تیری آنکھ نو بجے سے پہلے کیسے کُھل گئی؟۔۔"

"آج میں اپنی بھابھی کی خاطر نیند کی قُربانی دے کر آ رہا ہوں۔"

" ہیں؟ کونسی بھابھی؟؟۔۔۔۔"

تاشفین کا خیال باجی شمائلہ کی طرف گیا۔سب اُنکو بھابھی ہی کہتے تھے۔

"اپنی جگن بھابھی کی بات کر رہا ہوں۔"

تاشفین پوری طرح پپو کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

"اچھا تو کیا نیند کی قربانی دیکر اپنی بھابھی کو اکیس توپوں کی سلامی دینے آئے ہو؟۔۔"

" جناب جی ایسا بھی کر سکتا ہوں۔۔ مجھے ایویں نہ لیں۔۔ پر ابھی میں یہ پیغام دینے آیا ہوں کہ امی نے آپ سب کا ناشتہ گھر پہ بنایا ہے۔کہہ رہی ہیں سکول و کالج جانے والے بھی ناشتہ ہماری طرف کر کے جائینگے۔ بھابھی کو بتا دیں گھر پہ کُچھ بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔"

"ہاں وہ تو جیسے ہمارے لیے ناشتہ بنانے کو تیار بیٹھی ہوئی ہے۔"

پپو تاشفین کی بُڑ بڑاہٹ نظر انداز کرتا ہوا اسرار احمد کی جانب مُڑ گیا۔

"ماموں جی تیاری پکڑو۔۔۔خیر سے آپکے بھانجے کی شادی سر پہ آ گئی ہے۔کل کی پھوپھی آئی ہوئی ہے۔ اُس نے نرگس کا ہاتھ مانگ لیا ہے۔اماں نے حکم سُنا دیا ہے۔اگلے ماہ وہ ہم دونوں کے فرض سے سبکدوش ہو رہی ہے۔اور جانتے ہو نرگس کہتی ہے۔۔ دونوں شادیوں کی شاپنگ جگن بھابھی سے کروانی ہے۔"

تاشفین کی زبان میں ایک دفعہ پھر کھجلی ہوئی۔۔۔

"جو ایک انڈہ نہیں اُبال سکتی وہ بری اور جہیز کی خرید و فروخت کرے گی۔دیوانے کا خواب۔۔۔"

ایک ہاتھ شارٹس کی جیب میں ڈال رکھا تھا۔ دوسرے ہاتھ میں پانی والا پائپ پکڑا ہوا تھا۔ بیرونی دروازے سے لیکر سیڑھیوں تک رکھے گملوں کو ایک ایک کر کے سیراب کرتا جا رہا تھا۔

کندھے پہ نرمی سے تھپکی دیکر توجہ حاصل کی وہ اُسی پل مُڑا۔۔۔ سامنے سفید دوپٹے کے ہالے جیسے حصار میں چُھپا شاداب چہرہ نظر آیا۔۔ جُگن کی نظروں میں واضح چیلنج تھا۔

تاشفین نے ابرو کے اشارے سے متوجہ کئے جانے کی وجہ پوچھی۔۔۔

"مجھے ایسا لگ رہا ہے۔ آپ اپنے آپ سے لڑ رہے ہیں۔"

"کیوں کیا میں پاگل ہوں؟۔۔ جو خود سے لڑوں۔۔۔"

"پھر مسلسل بڑبڑا کیوں رہے ہیں۔"

"میری مرضی۔۔۔"

دوٹوک جواب دیکر اپنی طرف سے بات ختم کر دی۔ جُگن نے غور سے اُسکے چہرے پہ لکھے دبے دبے غُصے کو دیکھا۔

"آپ کی اطلاع کے لیے بتا دوں۔ مجھے انڈہ اُبالنا آتا ہے۔"

"یہ اہم خبر تمہارے میگزین میں شائع ہونی چاہیے۔"

جُگن کے دل میں جیسے کُچھ ٹوٹا۔۔۔ جو تاشفین رات شناسا معلوم ہوا تھا۔ دن نکلتے ہی اجنبی بن چُکا تھا۔

"آپکا میرے بارے میں لگایا گیا ہر اندازہ غلط ہے۔ بہت جلد اس بات کا اعتراف آپ اپنے منہ سے کرنے والے ہیں۔"

"اُس دن کے انتظار میں تم بوڑھی ہو جاؤ گی۔ اسلیے منہ سے وہی بات نکالو جس پہ کل کو پچھتانا نہ پڑے۔"

"آج لنچ پہ گھر آئینگے؟۔۔"

"میں لنچ باہر کرتا ہوں۔"

"ایک دن کے لیے روٹین بدلی بھی تو جا سکتی ہے۔ جیسے آپ نے کل رات کُچھ کام اپنی مرضی کے برخلاف کر لیے۔"

تاشفین نے زیرِ لب خود کو گالی سے نوازا۔۔۔ساتھ ہی شُکر کیا سٹنگ ہال میں بیٹھے اسرار احمد اور پپو اپنی باتوں میں مصروف تھے۔

اُس نے خفگی سے بھری سنجیدہ نظریں جُگن کی آنکھوں میں گاڑیں اور سرد لہجے میں نرمی سے بولا۔۔۔

" آج کے بعد کبھی بھی کمرے کے اندر کی بات کمرے سے باہر نہیں ہوگی۔۔۔"

" مجھے لگتا ہے اس رشتے میں حکم دینے کا حق صرف آپکے پاس ہے۔کل آپ نے کہا بغیر دوپٹے کے کمرے سے باہر نہ نکلوں۔ میں نے اعتراض نہیں کیا۔آج لباس بدل کر دوپٹہ اوڑھ کر کمرے سے باہر آئی ہوں۔۔۔اب مجھے انتظار رہے گا آنے والے کل میں میرے لیے کیا نیا حکم ہوگا۔"

وہ اُسکی شرٹ کی آدھی آستین سے نظر نہ آنے والی گرد کو نرمی سے جھاڑتے ہوئے مُڑ کر کچن میں چلی گئی۔

تاشفین چند پل بُت بنا کھڑا رہا۔۔ پھر نل بند کر کے پائپ اُسکی جگہ پہ پھینکنے کے انداز میں رکھا۔اپنے کمرے میں گیا۔۔۔دس منٹ بعد تیار ہو کر اسرار احمد صاحب کے سامنے تھا۔۔وہ حیرت سے پوچھ رہے تھے۔

"ابھی تو سوا چھ ہوئے ہیں۔اتنی صبح کیوں نکل رہے ہو؟۔۔"

" آفس سے کال آئی ہے۔۔۔ مجھے جلدی جانا ہے۔ میں ڈرائیور کو بھیج دونگا۔ وہ عباس کو سکول چھوڑ آئے گا۔"

وہ ہاتھوں میں ٹرے تھامے کچن سے برآمد ہوئی تھی۔ پُرعزم قدموں سے چلتے ہوئے آکر ٹرے صوفے کے سامنے پڑی میز پہ ڈال دیا۔

"ناشتہ کرلیں۔"

اسرار احمد کے چہرے پہ خوشگوار حیرت پھیلی۔۔۔

تاشفین نے ٹرے میں رکھا گرم ناشتہ دیکھا۔۔ پھر ایک نظر اپنے باپ پہ ڈالی جو نرمی سے مسکراتے ہوئے تاشفین کو نظروں نظروں میں چھیڑ گئے۔۔۔

"واہ بھئی۔۔۔۔۔"

تاشفین نے نظریں گھمائیں اور بے رُخی سے بولا۔۔۔

"ابا یہ ناشتہ آپ کھائیں۔۔۔ میں لیٹ ہو رہا ہوں۔"

وہ کچن کی طرف جا رہی تھی۔ مُڑ کر دیکھے بغیر بولی ۔

"انکل آج زندگی میں پہلی دفعہ کسی کے لیے ناشتہ بنایا ہے۔ تاشفین اسرار سے کہہ دیں اگر آج ناشتہ کیئے بغیر گھر سے گیا تو ساری عمر پچھتائے گا۔"

اسرار احمد نے بروقت مسکراہٹ دبائی۔۔۔ کیونکہ وہ سر پہ کھڑا مسلسل گھور رہا تھا۔

"چلو صاحبزادے ناشتہ کرو۔"

" آپ اس سے پوچھیں تو یہ دھمکیاں کسے لگا رہی ہے۔"

"تم نے سُنا نہیں میری بیٹی نے پہلی دفعہ ناشتہ بنایا ہے۔ شاباش بیٹھو۔۔۔ ناشتہ کرو۔۔۔"

" کس نے کہا تھا مجھ ناتواں پہ یہ احسان عظیم کرنے کو؟"

" انکل کُچھ لوگ ایسے ضد کے پکے ہوتے ہیں کہ دنیا ادھر کی اُدھر ہو جائے وہ اپنی انا کے قلعے سے نہیں نکلتے۔۔۔ مگر ہم بھی دیکھیں گے کہ آخر اس انا کی آخری حد کیا ہے۔ یہ اگر تاشفین اسرار ہے تو میں جگن تاشفین ہوں۔"

گھر میں اسرار احمد صاحب کا بھرپور قہقہہ گونجا۔۔۔

جبکہ تاشفین صوفے پہ بیٹھ کر ٹرے اپنے سامنے کرتے ہوئے سوچ رہا تھا۔ یہ دوسرا جملہ ہے جس میں اس نے میرے لیے آپ جناب کی بجائے۔۔۔ یہ اور اس کا لفظ استعمال کیا ہے۔

اُسے صرف ایک رات کا قُرب ملا ہے۔۔۔ اور وہ اتنے میں ہی کتنی مضبوط نظر آ رہی ہے۔ جو کل تاشفین کے گھر سے جانے کا کہنے پر آبدیدہ ہو رہی تھی۔ آج ایسا محسوس ہو رہا تھا۔ وہ سالوں سے اس چاردیواری میں رہتی آ رہی ہے۔

تاشفین نے جلدی سے انڈے کے ساتھ ایک ٹوسٹ پیٹ میں اُتارا ایک گلاس لسی پی کر اُٹھ گیا۔

" ابو صرف اسلیے کھا لیا ہے کہ کہیں آپکی دل آزاری نہ ہو۔ ورنہ یقین مانیں مجھے دھمکیوں سے ڈر نہیں لگتا پھوپھی کو میری طرف سے معذرت کہہ دیجیے گا۔ اللہ حافظ۔۔۔"

چھڑی بازو کے نیچے دبائی ٹوپی سر پہ رکھی اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا بیرونی دروازہ پار کر گیا۔

"انکل یہ اس قدر مشکل پسند انسان کیوں ہے؟ "

"بیٹی مجھے اُمید نہیں تھی اتنے آرام سے بیٹھ کر ناشتہ کر جائے گا۔ "

جُگن نے قہقہہ مارا۔۔۔۔

"اگر وہ ناشتہ نہ کرتا تو میں نے سچ مچ میں کچھ اُلٹا سیدھا کر دینا تھا۔۔"

"ماشاءاللہ آج تو منہ اندھیرے ہی گھر میں قہقہے سُنائی دے رہے ہیں۔"

فارس اپنی خواب گاہ سے نکلتے ہوئے حیرت سے سارا منظر دیکھ رہا تھا۔اسرار احمد نے دیکھتے ہی لتاڑا۔۔۔

"فارس تم کس قدر سُست انسان ہو۔کتنی دفعہ کہا ہے فجر کی نماز مت چھوڑا کرو۔پھر بھی تمہیں اثر نہیں ہوتا۔

"وہ لنگور بھی تو ابھی تک سویا مرا ہوا ہے۔اُسکو تو آپ کُچھ نہیں کہتے۔۔۔۔ ہر دفعہ میری ہی شامت آتی ہے۔"

" کیونکہ وہ لنگور پانچ بجے کا آلارم لگا کر سوتا ہے یہی نہیں پانچ بجے پہلے آلارم پہ اُٹھ کر بیٹھ جاتا ہے۔جبکے تمہارے فون کا آلارم سات بجے تک مسلسل بجتا ہے۔ساری گلی اُٹھ جاتی ہے۔۔۔بس ایک تمہاری صحت پہ اثر نہیں ہوتا۔۔۔ تاشفین اور شیبی باجماعت نماز پڑھ کر آئے ہیں۔شعیب دوبارہ سو گیا ہے۔تاشفین آفس چلا گیا ہے۔"

"ہیں۔۔؟۔اتنی جلدی۔۔۔کیا کوئی ایمرجنسی تھی؟"

"اللہ جانے۔۔۔تم چلو وضو کر کے دو سجدے دو پھر یونیورسٹی کے لیے تیار ہونا۔اور آج ناشتہ تمہاری پھوپھی کی طرف ہے۔۔"

" کیا واقعی۔۔۔؟؟ واہ بھئی پھر تو مزے ہو گئے۔۔۔پھوپھی کے پراٹھوں کی بات ہی الگ ہے۔"

وہ خوشی خوشی وضو کرنے چلا گیا۔۔۔۔

☆......☆......☆

"اسد صاحب ذرا لائیں ہماری قوم کے عظیم نوجوانوں کو۔دیکھیں تو دن کی روشنی میں ہمارے زندہ ہیرو

کیسے شاندار نظر آتے ہیں۔"

"سر اندھیرے نے تو پھر بھی کُچھ عیب ڈھانپ رکھے تھے۔۔۔ورنہ شکلوں پہ جتنی رونق ہے۔۔۔دل اپنے دیس کے مستقبل پہ پریشان ہو اُٹھا ہے۔"

"اسد صاحب جب رگوں میں دودھ لسی کی بجائے شراب دوڑتی ہو تب یونہی بھری بہار میں خزاں اُتر آتی ہے۔خیر لائیں اُنکو۔۔۔۔"

تاشفین کے ماتحت نے انٹرکام پہ سپاہی کے لیے پیغام چھوڑا۔۔دو منٹ بعد دروازے پہ دستک دیکر سپاہی اندر داخل ہوا سلیوٹ مارنے کے بعد اُس نے اطلاع دی۔۔

"سر جی لڑکوں کو لے آیا ہوں۔"

"اندر آنے دو۔۔"

"بہتر جناب۔۔"

سپاہی نے ایک دفعہ پھر سلوٹ مارا اور دروازے کی جانب منہ کر کے لڑکوں کو اندر بُلایا۔۔خود ایک طرف ہو کر کھڑا ہو گیا۔

تینوں کے چہرے نیلے اور حلیہ بگڑا ہوا تھا۔۔

سپاہی نے تینوں کو تاشفین کے ڈیسک کے سامنے لائن میں کھڑا کر دیا۔

تاشفین کو ایس پی کی وردی میں ملبوس دیکھ کر تینوں لڑکوں کے چھکے چھوٹ گئے۔۔۔

تاشفین کُچھ پل کُرسی پہ براجمان رہ کر ہی اُن تینوں کا جائزہ لیتا رہا۔

جو پنجاب پولیس کی منفی شہرت ہے شائد اُسی کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ایک لڑکا باقاعدہ رونے لگ گیا تھا۔۔

تاشفین اپنی نشست سے اُٹھا۔۔۔لڑکوں کے بالکل سامنے کھڑے ہو کر باری باری تینوں کی شکلوں پہ بنے ڈیزائن دیکھے۔۔۔

کمرے میں گہری خاموشی تھی۔جس میں ٹیپو نامی لڑکے کی سسکی گونجی۔۔۔۔

تاشفین نے بازو سینے پہ باندھے اور ڈیسک سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

" تم لوگوں کا کیا خیال ہے؟۔۔۔ میں تم سب کے خلاف پرچہ کٹانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔کیا مجھے ایسا کرنا چاہیے؟۔۔"

" سر پلیز سر ہمیں معاف کردیں۔۔۔سر اگر ہمیں معلوم ہوتا وہ ایک پولیس والے کی گاڑی ہے۔۔۔۔سر ہم لوگ کبھی بھی آپ کی فیملی کے ساتھ ایسی حرکت نہ کرتے۔۔"

" کیوں۔۔؟؟۔۔۔ایک پولیس والے پہ تم لوگ اتنا احسان کیوں کرتے۔۔؟۔۔اور کیا عام شہریوں پہ تمہیں اپنی خوش اخلاقی کے مظاہرے کرنے کا پورا حق حاصل ہے؟۔۔ "

" سر ہم سے بہت بڑی غلطی ہوئی ہے۔۔ہم ہاتھ جوڑ کر معافی مانگنے کو تیار ہیں۔۔۔"

" مجھے تم لوگوں کی معافی نہیں چاہیے۔۔یہ سامنے پڑا فون اُٹھاؤ اور اپنے والدین کو ادھر تھانے میں بُلاؤ۔ اُنکے آنے پر بات ہوگی۔"

" سر صرف ایک دفعہ معاف کردیں۔۔۔ سر ہم آپ کے گھر والوں سے بھی معافی مانگنے کو تیار ہیں۔سر آ پکو خدا کا واسطہ سر ہمارے ماں باپ کو مت بتائیں۔۔۔"

" بیٹا مجھے نہیں لگتا کہ تم تینوں کو اپنے ماں باپ کہ رتی بھر بھی پرواہ ہے۔جو حرکت تم لوگوں نے کی ہے۔میرے ہاتھوں سے تو بچ گئے ہو۔اگر میری جگہ کوئی اور سر پھر ہوتا تو تم لوگوں کی لاشیں بھی نہ ملتیں۔۔۔۔خیر اسد صاحب کیا خیال ہے۔ان کے اوپر کونسی دفعہ لگنے کا امکان ہے؟۔۔"

" سر جی یہ بادشاہ لوگ ہیں۔کہیں تو سیدھی تین سو دو ٹھوک دیتا ہوں۔ٹی ٹی ان سے برآمد ہوا ہے۔۔۔۔شراب پیئے ہوئے تھے۔۔۔۔کسی بھی تازہ ترین قتل میں انکو ڈال دیں گے۔۔۔سر پھانسی نہ بھی لگی تو عمر قید تو کہیں نہیں گئی۔آپ بس حکم کریں۔۔۔۔"

" ہاں بھئی تین سو دو ٹھیک رہے گی؟۔۔۔آخر ہیروپن تو نکلے گا۔تم لوگ جیل میں سڑو گے۔۔۔باہر دنیا اپنی روزمرہ کی زندگی جیئے گی۔۔ "

" سر آپکو خُدا کا واسطہ دیا ہے۔۔۔سر ہماری غلطی کی اتنی بڑی سزا نہ دیں۔۔"

" اپنے اپنے نام بتاؤ رہتے کہاں ہو۔پڑھتے کس درسگاہ میں ہو۔"

تینوں نے باری باری سب بتادیا۔

" میرا نام تنویر احمد ہے۔۔ دوست پیار سے ٹیپو کہتے ہیں۔ میں گلبرگ کا رہنے والا ہوں۔ گورنمنٹ کالج سے بی اے کررہا ہوں۔"

" تمہارے گھر پہ کون کون رہتا ہے؟۔۔۔والد کیا کرتے ہیں؟؟۔۔"

ٹیپو نے شرٹ کا دامن اُٹھا کر آنسو صاف کیئے۔۔۔

" ابو حیات نہیں ہیں۔گھر پہ صرف امی اور بڑا بھائی ہے۔"

" بڑا بھائی کیا کرتا ہے؟۔۔"

" وہ ایک بینک میں نوکری کررہا ہے؟۔۔"

" کیا تمہاری پڑھائی کا خرچ بھائی اُٹھاتا ہے؟۔۔"

" جی سر۔۔۔"

" واہ یار کیا اچھا انصاف ہے۔کیا تمہاری والدہ اور بھائی کو تمہاری سرگرمیوں کی خبر ہے؟۔۔"

" نہیں۔۔۔میں اُن سے جھوٹ بول کر گھر سے نکلتا ہوں۔"

" کیا یہ سچ کہہ رہا ہے؟۔۔۔"

" جی۔۔۔۔بالکل۔۔۔"

" اور تم کہاں کے رہنے والے ہو؟۔۔۔کل رات گولی چلانے کا شوق بھی تو تمہیں ہی ہوا تھا۔"

" میرا نام حیات علی ہے۔۔۔نئی کالونی میں رہتا ہوں۔میرے ابو کی موٹر سائیکلوں کی ایجنسی ہے۔"

" ماشاءاللہ یعنی باپ محنت سے جو حق حلال کی کماتا ہے تم اسکو یوں مجرمانہ سرگرمیوں میں اُڑاتے ہو۔"

اُس نے تیسرے کی جانب رُخ کیا۔۔۔

" اور آپ جناب۔۔۔"

" میں چوہدری قیصر ہوں۔۔۔گوجرانوالہ سے تعلق ہے۔۔۔یہاں ہوسٹل میں رہتا ہوں۔"

" چوہدری قیصر گاڑی کے کاغذات تمہارے نام پر ہیں۔۔۔پسٹل کس کا ہے؟۔۔۔"

"میرے والد چوہدری قیوم کا۔۔۔میں اس دفعہ گھر گیا تو چوری لے آیا تھا۔۔"

" کیا تمہارے باپ کو خبر ہے تم نشہ کرتے ہو؟۔۔۔"

قیصر نے جُھکا ہوا سر نفی میں ہلایا۔۔۔

"تمہارے والد کیا کرتے ہیں۔۔؟۔۔"

"زمیندار ہیں۔۔"

" کتنی اراضی کے مالک ہو؟۔۔۔"

"یہی کوئی پانچ ایکڑ۔۔۔"

"میں سمجھ رہا تھا۔۔تم تینوں اچھے کھاتے پیتے گھرانوں کے چشم و چراغ ہو۔۔میری سوچ غلط ثابت ہوئی ہے۔۔تم تینوں مڈل کلاس سے ہو۔۔۔ لعنت ہے ایسی جوانی پہ جو عقل کی دشمن ہے۔جس میں احساس نام کی کوئی چیز نہیں۔۔تم تینوں اپنی فیملیز سے پہلے خود اپنے دُشمن ہو۔کیا سمجھ رہے ہو؟۔۔ساری عمر یونہی عیاشی میں گُزرے گی۔۔۔کوئی اور کما کر تمہارے ہاتھ پہ رکھتا رہے گا اور تم نشے کرو گے۔۔گانے سُنو گے۔۔۔لڑکیوں کا پیچھا کرو گے۔نہیں پیارے یہ جوانی یوں گُزرے جائے گی جیسے کبھی آئی ہی نہ تھی۔۔۔اور موت تمہاری دہلیز پہ کھڑی ہے۔۔۔۔جسے اندر آنے کے لیے تمہاری اجازت تک درکار نہیں ہے۔۔ تو پھر یہ اکڑ کس بات کی ہے؟ کبھی دنیا کے حالات سے واقفیت رکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے؟۔۔۔ جانتے ہو عراق کے ساتھ کیا ہوا؟۔۔ کیا تم نے جاننے کی کوشش کی جنگ سے پہلے عراق کیسا خوبصورت ملک تھا؟۔۔میں جانتا ہوں۔۔وہاں کے لوگوں کے لیے ہر طرح کی سہولیات تھیں۔مستحق لوگوں کے گھر بیٹھے وظیفے لگے ہوئے تھے۔ گھر کا خرچ الگ اور خواتین کو ذاتی دیکھ بھال کا خرچہ حکومت الگ سے دیتی۔۔۔سڑکیں اتنی کشادہ اور طویل کہ میلوں تک کوئی اشارہ نہ ملتا۔۔اگر کہیں ایکسیڈنٹ ہو جاتا تو آدھے گھنٹے کے اندر اندر ہر چیز کو واپس نارمل کر دیا جاتا۔۔۔خوبصورت اور صحت مند لوگ۔۔۔پولیس تم جیسے پرندوں کو سیدھا حجام کے پاس لے جاتے۔۔۔بال کٹوا کر اُنکی اصل شکل وصورت اُبھاری جاتی۔۔۔حجام کے پیسے بھی پولیس اپنی جیب سے دیتی۔مگر وہاں بھی تم جیسے مستقبل سے لاپرواہ صرف حال مست جوانوں کی وجہ سے وہ ملک دوبارہ صفر سے اپنا سفر شروع کرنے پر مجبور

ہوگیا۔۔۔تم لوگوں سے یہ بات کہنے کا ایک مقصد ہے۔۔۔کل کو ہم سب نے اللہ کے حضور پیش ہونا ہے۔۔۔تب اللہ پاک پوچھیں گے بتاؤ دنیا میں اتنا وقت رہے کیا کیا؟۔۔۔تب کیا کہو گے؟ کم از کم ایک مسلمان مرد کا کردار ایسا نہیں ہونا چاہیے۔۔۔ہماری تو تاریخ مردانہ وار عصمتوں کے تحفظ کے لئے قربانیوں کے واقعات سے بھری پڑی ہے۔جانتے ہو صلاح الدین ایوبی نے کیا کہا تھا۔۔۔ایک سپاہی کو دو شوق مرواتے ہیں۔۔۔ایک عورت۔۔۔دوسری شراب۔۔۔اور میں ان دونوں سے بچ کر رہتا ہوں۔۔۔خیر اگر تم لوگوں پہ نصیحت اثر کرتی ہوتی تو اس وقت یہاں موجود نہ ہوتے۔"

اُس نے سپاہی کو اشارہ کیا۔۔۔

"فی الحال انکو لے جاؤ۔۔۔کھانا وغیرہ دو۔۔۔پھر بات ہوتی ہے۔۔"

سپاہی نے تینوں کو مرغے کی طرح گردن سے جکڑ کر آگے کو دھکیلا۔۔۔

"اسد صاحب انکے گھر والوں کو بُلائیں۔۔۔بظاہر تو معافی مانگ رہے ہیں۔مگر آنکھوں میں شرمندگی اور ندامت نام کو بھی نہیں ہے۔بچوں پر نظر رکھنا اور اُن کی سرگرمیوں سے واقفیت رکھنا والدین کی اپنی ذمہ داری ہے۔پولیس اپنے فرائض انجام دے یا نسلوں کی پرورش کرے۔۔آپ انکے والدین سے مل کر ساری تفصیل بتا دیں۔ ابھی وہ ڈکیتی والے کیس کی فائل لائیں۔۔کیا کوئی نئی خبر ملی ہے یا ابھی تک تفتیش وہیں رُکی ہوئی ہے؟"

اُسکے سوال پہ ماتحت کے چہرے پہ طنزیہ مسکراہٹ آئی۔۔۔

"سر جو نئی معلومات حاصل ہوئی ہیں اُن کے مطابق معاملہ کافی پیچیدہ ہو گیا ہے۔اب تو لگتا ہے کیس جہاں ہے وہیں بند کروا دیا جائے گا۔۔"

تاشفین کے ہاتھ رُکے اور وہ پوری طرح اسد کی جانب متوجہ ہوا۔۔

"اس بات کا کیا مطلب لوں؟۔۔"

"سر بشارت حسین کے نام سے آپکے ذہن میں کیا تصویر آتی ہے؟۔۔"

تاشفین کُرسی کی بیک سے ٹیک لگا کر آرام دہ حالت میں بیٹھا۔۔۔نظریں ابھی تک اسد پہ تھیں۔۔۔

"کیا یہ اُسکا کام ہے؟۔۔"

" براہِ راست اُس کا اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔مگر پسِ پردہ وہ اس کھیل کا بہت بڑا کھلاڑی ہے۔"

" اسد صاحب پہلیاں بھجوانے کی بجائے کُھل کر بات کریں۔"

" سر ہم نے ڈکیت لڑکوں کا سراغ تو لگا لیا ہے مگر اصل مسئلہ یہ ہے وہ لوگ بشارت حُسین کے فارم ہاؤس پہ چھپے بیٹھے ہیں۔"

" تو۔۔۔؟۔۔۔"

" تو یہ سر کہ ہمیں بشارت حسین کے فارم ہاؤس کا سرچ وارنٹ نہیں ملا۔۔۔۔"

تاشفین کے چہرے پہ نرم سی مسکراہٹ آئی۔۔۔

" ہمارے لوگوں کا یہ المیہ ہے کہ وہ اپنے مفاد کی خاطر جھوٹ کا ساتھ دیتے ہیں۔اگر بشارت حسین جیسے بزنس مین کی جیب میں ہمارے قانون کے رکھوالے بیٹھے ہوئے ہیں تو دوسری طرف ایسے جانثار بھی موجود ہیں۔جو ہر صبح سر پہ کفن باندھ کر گھر سے نکلتے ہیں۔آپ ریڈ کی تیاری کریں۔۔۔۔سرچ وارنٹ تو کیا میں اریسٹ وارنٹ بھی نکلواتا ہوں۔۔۔۔"

اسد مسکراتے ہوئے سلیوٹ مار کر کمرے سے نکل گیا۔۔تاشفین نے اپنا سیل فون اُٹھایا۔۔۔پُرسوچ نظروں سے دیکھتے ہوئے ایک نمبر پنچ ان کر کے ملایا۔۔۔

دوسری جانب سے جلد ہی رابطہ ہو گیا۔۔۔

" السلام علیکم سر۔۔۔۔تاشفین عرض کر رہا ہوں۔"

" وعلیکم السلام۔۔۔صاحب زادے آج ہماری یاد کیسے آ گئی۔۔۔تم نے تو سینہ اکڑا کر کہا تھا سر آفس آورز کے دوران آپکا نمبر ملانے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔اب سُناؤ۔۔۔؟۔۔۔"

وہ دھیرے سے ہنسا۔۔

" سر آپکو شرمندہ کرنے کا پورا حق حاصل ہے۔میں بلند بانگ دعویٰ کرتے ہوئے اپنے ملک کے سسٹم کو فراموش کر گیا تھا۔۔یا یہ کہہ سکتے ہیں کہ تب مجھے یہاں کے رسم و رواج سے پوری واقفیت حاصل نہ تھی۔۔۔"

"ذرا روشنی تو ڈالو آخر کن رسم ورواج کی جانب اشارہ کر رہے ہو؟۔۔"

" سر آپ بہتر جانتے ہیں۔۔۔ غیر قانونی طور پر غریب لوگوں کی املاک پہ یا حکومتی اراضی پہ قبضہ کر کے اپنے آپ کو بہت بڑا بزنس مین کہلوانا۔۔۔ جو سیاسی پارٹی آپ کے کام اوپر تک سفارشیں کر کے آسانی سے کروا دے اُسکو الیکشن میں مالی مدد دینا۔۔۔ آگے پیچھے کہیں پیسہ لگانا ہو تو چُپ چاپ رقم بھر دینا۔۔۔ لوگ پولیس سے شکوے تو پال لیتے ہیں۔۔۔ مگر یہ نہیں دیکھتے جو لوگ کام کر رہے ہیں۔۔۔ اُنکو صبح سے شام تک کن مشکلات کا سامنا رہتا ہے صرف ایک فرض شناسی کی وجہ سے۔۔۔ ورنہ چُپ کر کے خانہ پُری کریں اور گھر کو جائیں۔۔۔۔"

" ایس پی صاحب۔۔۔ ہم نے بھی اسی سسٹم کا حصہ رہ کر سالوں سے اپنی ماں دھرتی کی خدمت کی ہے۔۔۔ اگر بُرائی پھیلانے والے اپنے مقصد سے باز نہیں آتے تو بُرائی روکنے والے کیوں بے حوصلہ ہوں ؟۔۔۔ میں تمہیں مطلوبہ اقدامات کے لیے اجازت دلوا دیتا ہوں۔۔۔ مگر یہ ذہن میں رکھنا۔۔۔ بھڑوں کے چھتے میں ہاتھ ڈال رہے ہو۔۔۔ خوش قسمتی یہ ہوگی اگر جواب میں وہ صرف تمہاری ٹرانسفر کروا دے۔۔ مگر تمہیں ذہنی طور پر اس سے بھی بدتر صورتحال کے لیے تیار رہنا ہوگا۔ یعنی نوکری جانے سے لے کر جان جانے تک۔۔۔۔"

" سر آپ کی اس بات کا جواب میں آپکے ہی الفاظ میں دیتا ہوں۔۔۔ اگر بُرائی والے اپنے مشن کے پکے ہیں تو ایک سچے انسان کو کس بات کا ڈر۔۔۔؟۔۔۔ جو ہوگا دیکھ لیں گے سر۔۔۔"

" یہ کی نا جوانوں والی بات۔۔۔ آدھے گھنٹے تک فون کر کے تمہیں گرین سگنل دے دیا جائے گا۔۔۔ بیسٹ آف لک۔۔"

" تھینک یو سر۔۔۔ "

" تمہیں میں کبھی نہ نہیں کر سکتا ایس پی تاشفین۔۔۔ اللہ حافظ۔۔۔"

"اللہ حافظ سر۔۔۔"

اُس نے کال بند کرنے کے ساتھ ہی انٹر کام اُٹھا کر اسد کے آفس سے کنٹیکٹ کیا۔۔۔

"ہاں جی اسد صاحب تیاری کہاں تک پہنچی؟ میں دس منٹ کے اندر اندر نکلنا چاہتا ہوں۔۔۔پلیز اپنے آدمیوں سے کہہ دیں۔۔۔اسلحہ بردار ضرور ہوں۔۔۔"

"جو حکم سر۔۔۔"

اُس نے رسیور واپس رکھا۔۔۔اپنے ڈیسک کے دراز سے اپنا پسٹل نکالا۔۔۔میگزین نکال کر گولیوں کی تعداد چیک کی۔۔۔پھر بند کر کے کھڑا ہو کر ہولسٹر میں لگایا مزید دو بھرے ہوئے میگزین اُٹھا کر جیب میں ٹھونسے۔۔۔سر پہ ٹوپی رکھی اور اپنی چھڑی سیدھے بازو کے نیچے رکھتا آفس سے نکل گیا۔۔۔

☆......☆......☆

"تم لوگ چلے جاؤ میں یہیں گھر پہ کھانا کھاؤنگا۔"

اسرار احمد نے جگن اور لڑکوں کے ساتھ جانے سے انکار کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"انکل ایسا تو نہیں چلے گا۔۔۔آپ یہاں اکیلے کھانا کھائیں اور ہم وہاں اتنے لوگوں کی موجودگی میں بیٹھیں۔۔۔اگر جائینگے تو ہم سب ہی ورنہ میں بھی نہیں جا رہی۔۔۔"

" فارس نے آگے بڑھ کر ابو کی وہیل چئیر کو پیچھے سے پکڑ کر دروازے کی جانب دھکیلا۔۔۔

"ابو میں اتنے لذیذ ناشتے سے ہاتھ نہیں دھو سکتا لہٰذا شرافت دکھاتے ہوئے ہمارے ساتھ چلیں۔۔۔"

فارس نے اُنکی ایک نہ چلنے دی۔۔۔چار منٹ بعد وہ لوگ پھوپھی صغرٰی کے گھر پہ موجود تھے۔۔۔

ببو نے جگن کے اوپر پھول پھینکے۔۔۔ گنتی کی چھ پتیاں۔۔۔۔یہ زحمت بھی نہ کرتے۔۔۔غریب انسان۔۔۔"

شعیب کے جتانے پر ببو بتیسی دکھاتے ہوئے بولا۔۔۔

"ہمارے کارخانے میں واحد پھول کھلا تھا وہی توڑ کر لایا ہوں۔۔۔"

پیچھے سے نرگس نے ببو کی پیٹھ پہ ایک دھموکا لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

"بدتمیز پھول ہی دے دیتے بھابھی بالوں میں لگا لیتی۔۔۔"

"باجی کو چھوٹی چیونٹیوں نے ناشتہ سمجھ کر کھا جانا تھا۔۔۔پودے کو کیڑی لگ گئی ہے۔"

"پھوتیرا ستیاناس ہو میری بچی کے اوپر چیونٹیوں والا پھول پھینک دیا۔۔۔"

پھوپھی صغریٰ کے الفاظ پہ جگن کو حیرت نے گھیرا۔۔۔کل تک وہ جگن کی وجہ سے اُداس ہو گئی تھیں۔آج اُسی کے لیے اتنے پیار بھرے انداز میں بات کر رہی تھیں۔جگن نے دل میں سوچا۔۔۔انکل ٹھیک ہی کہتے تھے۔۔۔صغریٰ پھوپھی دل کی واقعی اچھی ہیں۔۔۔۔

نرگس اور اُسکی بھابھی نے بڑے سے کمرے میں چٹائی بچھا کر اُس پہ دستر خواں لگایا۔۔۔۔

جگن بھی سب کے ساتھ فرش پہ ہی بیٹھی حالانکہ پپو' نرگس اور اُنکی بھابھی نے پُر زور اصرار کیا کہ کُرسی پہ بیٹھ جائے۔۔۔

" آپ سب نیچے بیٹھے ہیں۔۔۔ بھلا میں اکیلی کیوں کُرسی پہ بیٹھوں۔۔۔عجیب لگے گا۔۔۔میں یہیں ٹھیک ہوں۔۔۔"

وہ عباس کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ایک طرف عباس تھا دوسری جانب اسرار احمد صاحب کی وہیل چیئر۔۔۔اُس نے پہلے اسرار احمد کی مرضی معلوم کر کے اُنکو کھانا نکال کر دیا۔۔۔پھر عباس کو دیا۔۔۔اُسکے بعد اپنی پلیٹ میں تھوڑا سا پائے کا شوربہ نکال کر نان کے ساتھ کھانے لگی۔۔۔

پھوپھی صغریٰ عقابی نظر سے اُسکی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہی تھیں۔۔۔۔وہ بول اُٹھیں۔۔۔

"فریدہ بیٹی ذرا جگن کی پلیٹ میری طرف کرو۔۔۔دیکھو نا پلیٹ میں دو گھونٹ شوربا نکال کر اُسی میں ڈبو ڈبو کر نان کھا رہی ہے۔۔۔۔"

"ارے نہیں پھوپھو میں صبح صبح اتنا بھاری کھانا نہیں لیتی۔۔اسلیے پراٹھے اور پوری چھوڑ کر نان اُٹھایا ہے۔۔"

"لو اور سُنو۔۔۔آج کل کی لڑکیاں بس فیشن میں مر رہی ہیں۔۔۔کل کو یہ بھرا پرا گھر ہو گا۔۔۔بچے ہوں گے اور ماں ڈھانچہ بنی گھوم رہی ہو گی۔۔۔"

پھوپھی نے بولنے کے ساتھ ساتھ دو چار بڑی بڑی بوٹیاں جگن کی پلیٹ میں ڈالیں۔۔۔

"تمہاری صحت ہو گی تو ذمہ داریوں پر پوری اترو گی نا۔۔۔۔تمہارا شوہر بھی نہیں آیا۔۔۔اُس کے حصے کا

بھی تم ہی کھاؤ گی۔۔۔۔رات بھر جاگ کر پائے بنائے ہیں۔۔۔میرے تاشفین کو بہت پسند ہیں۔۔۔"

پھوپھی بولے جا رہی تھیں۔۔۔اور جگن پھٹی پھٹی نظروں سے اپنے سامنے پڑی سالن کی لبا لب بھری پلیٹ کو دیکھے جا رہی تھی۔۔۔ پریشان نظروں سے اپنے ارد گرد کا جائزہ لیا۔۔۔نرگس اور فارس کے لبوں پہ واضح مسکراہٹ تھی۔۔۔

اُس نے نظروں نظروں میں سوال کیا۔۔۔

" کیا یہ سب میں کھاؤنگی؟۔۔۔زندہ کیسے رہوں گی؟؟۔۔"

نرگس اُسکے پاس ٹک گئی۔۔۔

"لائیں آپکی مدد کروں۔۔۔کیا یاد کریں گی کیسی ہمدرد نند ملی ہے۔۔"

"واہ بھئی اللہ کی شان کل تک جس کے سوتن بننے کے امکانات تھے آج نند بنی بیٹھی ہے۔۔۔سیانے سچ کہتے ہیں۔۔ دنیا واقعی گول مال ہے۔۔۔"

فارس کی سرگوشی پہ نرگس نے خطرناک تیور دکھاتے ہوئے اُسکی خبر لے ڈالی۔۔۔

" گڈی لُٹ انسان اپنی اوقات میں رہو۔۔۔نند بھاوج کے درمیان پھاپھے کٹنی نہ بنو۔۔۔"

"تم بھی میری بھابھی پہ ڈورے ڈالنے بند کرو مطلبی عورت۔۔۔"

" کیا بولا؟؟۔۔۔مطلبی عورت؟۔۔۔ عورت کس کو کہا ہے کسی مراثن کے ہونے والے شوہر۔۔۔"

"مجھے چیلنج نہ کرو نرگس خانم۔کہیں یہ نہ ہو میں تم ہی سے شادی کروالوں۔"

"تمہارے منہ میں نیم کے پتوں کا سوپ۔۔۔اطلاع کے لیے عرض کردوں کل رات میری منگنی ہوگئی ہے۔"

" لو اُسکا کیا ہے ابھی تمہاری پھوپھی کے سامنے تم سے اظہارِ محبت کردوں۔۔۔پھر دیکھنا کہاں جاتی ہے تمہاری منگنی۔۔۔"

" ہائے وے فارسہ تو مجھ غریبنی پہ یہ ظلم کیوں کرے گا؟۔۔۔سالوں ہوگئے اپنی سہیلیوں کی شادیوں پہ یہ گاتے۔۔۔سب کی باراتیں آئیں ڈولی تو بھی لانا۔۔۔دُلہن بنا کے ہم کو راجا جی لے جانا۔۔۔اور اب کہیں جا کر کوئی صورت نظر آئی ہے اس پر بھی تم دشمنی کوٹ رہے ہو۔۔۔۔"

شعیب نے تاسف بھری نظروں سے نرگس کو دیکھا اور سر ہلا کر افسوس کا اظہار کیا۔۔اور بولا۔۔۔

"توبہ ہے نرگس آپا تم تو فارس سے بھی زیادہ شادی کو ترسی ہوئی ہو۔۔۔"

"تم لوگ کھا کم رہے ہو بول زیادہ رہے ہو۔۔۔خاموشی سے کھانا کھاؤ یہ کُھسر پھسر بعد میں کر لینا۔۔۔"

"بس جی اپن تو چلے اپنی درسگاہ کو۔۔۔پھوپھی جی کیا کمال کھانا بناتی ہو۔۔۔ہماری بھابھی کو اپنی شاگردی میں لے لیں۔۔۔اور سارے کھانے سکھادیں۔۔۔خاص کر یہ بل والے پراٹھے۔۔۔بھابھی کو بنانے آ گئے نا تو سمجھیں میری لاٹری نکل آنی ہے۔۔تینوں وقت پراٹھا ہی کھاؤں گا۔۔"

فارس ہاتھ صاف کرتا ہوا اُٹھ کر جوتے پہننے لگا۔۔۔شعیب نے بھی اُسکی پیروی کی۔۔۔جبکہ فارس کی بات پہ نرگس کی پھوپھی نے ناک چڑھا کر پوچھا۔۔۔

"اسرار بھائی کیا بہوا مورِ خانہ داری نہیں جانتی ہے؟۔۔"

" بہن میری بیٹی کو گھر پہ آئے ابھی وقت ہی کتنا ہوا ہے۔۔۔مگر اتنے قلیل وقت میں ہی گھر میں تبدیلیاں نظر آ رہی ہیں۔۔۔ابھی یہاں آنے سے پہلے صفائی کر کے آ رہی ہے۔۔۔"

جُگنی نے تشکر بھری مسکراہٹ سجا کر اسرار صاحب کو دیکھا جو فارس اور شعیب کی محنت کا سہرا ابھی جگنی کو دے رہے تھے۔۔۔کیونکہ صفائی اُن دونوں نے کی تھی۔۔جُگنی نے بس تمام کمروں کا فرنیچر جھاڑا اور چیزیں سمیٹیں۔

نرگس کی پھوپھی دوبارہ اپنی پلیٹ کی جانب متوجہ ہو گئیں۔۔۔

" ہم لوگ نکل رہے ہیں۔۔۔اللہ حافظ۔۔اور بھابھی ہماری یونیورسٹی کے پاس بڑا زبردست پزا ملتا ہے۔میں لنچ میں آپکے لیے لیکر آؤں گا۔۔۔"

" جتنا میں نے کھا لیا ہے۔۔۔سمجھو اگلا پورا ہفتہ کھانے سے دور رہوں گی۔۔۔"

"بھابھی تم نے ایک نان کے ساتھ مرکے دو بوٹیاں کھائی ہیں۔۔۔تمہیں امی کی شاگردی کی اشد ضرورت ہے۔۔۔پھر دیکھنا پلیٹوں کی پلیٹیں اڑا جایا کریں گی۔۔۔۔"

نرگس کی بات پہ جُگنی نے تصور میں ہی کانوں کو ہاتھ لگا لئے۔۔۔

کھانے کے بعد کشور بھابھی چائے لے آئیں۔جُگنی اُسکو دوا دینے کی نیت سے پھوپھی لوگوں سے

اجازت لیکر عباس کے ساتھ گھر جانے لگی۔۔۔

"بہو رکو ذرا۔۔پہلی دفعہ ہمارے گھر آئی ہو۔۔یونہی خالی ہاتھ تھوڑی ہی جانے دوں گی۔۔"

"ارے کسی تکلف کی ضرورت نہیں ہے پھوپھو۔ابھی پرسوں آپ نے مجھے نیگ دیا تھا۔۔۔بس وہی بہت ہے۔۔بلکہ گفٹ ڈیو رہا۔۔۔اتنی صبح میں آپکے لیے کوئی چیز نہیں لاسکی۔۔۔"

"لو دیکھو جھلی نہ ہوتو۔۔۔بھلا میرا گفٹ کس حساب سے نکلتا ہے۔۔تم نے کل پپا اور نرگس کو چیزیں دلوا کر بھی اچھا نہیں کیا۔۔۔ تم ہماری نئی بہو ہو۔۔ تمہارا حق نہیں بنتا گفٹ دینے کا۔۔۔ ادھر میرے قریب آؤ۔"

جگن عباس کا ہاتھ چھوڑ کر اُنکے پاس آئی۔۔پھوپھی نے ہزار ہزار کے کئی نوٹ جگن کی ہتھیلی پہ رکھ دیے۔۔

"یہ کیا کر رہی ہیں؟؟۔۔ میں یہ رقم نہیں لے رہی ہوں۔۔"

"تم چُپ کرو۔۔۔دلہنیں نہیں بولتی ہیں۔۔تمہاری شادی پہ شریک ہونے کی صورت میں جو سلامی دینی تھی وہ اب دے رہی ہوں۔۔۔میں تو تمہارا جوڑا لانا چاہتی تھی۔۔پر نرگس نے کہا امی بھابھی کی پسند اتنی اچھی ہے بس پیسے دے دو۔۔تا کہ وہ اپنی مرضی کا لباس خرید لے۔۔۔"

"آپ کیوں نرگس کی باتوں میں آگئیں۔۔۔مجھے آپکی پسند کا لباس پہن کر خوشی ہوتی۔۔۔"

"چلو اب تو یہ رکھو نا اگلی دفعہ لباس خرید دونگی۔۔۔"

"جی نہیں آپ مہربانی کریں۔۔۔میں یہ پیسے اسی شرط پہ قبول کرونگی اگر۔۔۔اسکے بعد آپ ایسا کوئی تکلف نہیں کریں گی۔۔"

پھوپھی نے حیران ہو کر جگن کی سیر چشمی کو دیکھا۔۔اپنا وعدہ دیا۔۔۔

جب جگن سب کو خدا حافظ بول کر جاچکی تب پھوپھی اسرار صاحب سے مخاطب ہوئیں۔۔۔

"لگتا ہے میرے تاشفین کا بخت بہت بلند ہے۔۔۔"

اسرار صاحب مسکرائے۔دل ہی دل میں اپنے بیٹے اور بہو کی نظر اُتاری۔۔۔

"آپ ٹھیک کہتی ہیں۔۔۔۔"

جگن اپنا فون لیکر باہر سٹنگ ہال میں بیٹھ گئی۔۔

یوٹیوب کھول کر دیسی کھانوں کی ترکیبیں ڈھونڈنا شروع کیں۔۔۔

ایک کے بعد ایک ترکیب دیکھتی چلی گئی۔۔۔باہر دروازہ کھلنے کی آواز پہ چونکی۔۔۔اسی وقت عباس کمرے سے برآمد ہوا۔۔۔جسے دیکھتے ہی جگن نے ٹوک دیا۔۔۔

"عباس اتنی جلدی کیوں اٹھ گئے ہو۔۔کچھ دیر اور آرام کر لیتے۔۔۔کیا درد پھر سے ہونے لگ گیا۔۔۔؟"

" آپا چار گھنٹے تک سوتا رہا ہوں۔۔اور کتنا آرام کروں؟۔۔اب بھوک محسوس ہو رہی ہے۔۔ "

اسی دوران اسرار احمد اپنی آٹو وہیل چیئر کے ذریعے اندر آ گئے۔۔۔

"میں چوک کی جانب نکل گیا تھا۔۔۔سوچا اتنے دنوں بعد باہر نکلا ہوں۔۔تو کیوں نا ظہر با جماعت پڑھتا چلوں۔۔۔تاشفین ساتھ ہو تو بڑی آسانی سے مسجد کی سیڑھیاں عبور کروا دیتا ہے۔۔آج اپنے شیخ صاحب کے بڑے بیٹے نے مدد کر دی۔۔"

"تو کیا ظہر کا وقت ہو گیا ہے؟۔۔۔"

جگن کی حیرت عروج پہ تھی۔۔۔

"جی آپا۔۔۔اذان کی آواز آئی تو تھی۔۔کیا آپ نے نہیں سُنی۔۔؟۔۔"

"اوہ، افسوس! میں ہیڈ فون لگائے یوٹیوب سے کھانے کی ترکیب نوٹ کر رہی تھی۔۔۔انکل میں نے تو سوچا تھا۔۔۔آج کا لنچ خود بناؤں گی۔۔۔تاشفین کو بھی کہہ دیا تھا آج کا لنچ گھر پہ کرے۔۔۔۔ہائے اللہ، وہ تو آتا ہی ہو گا۔۔اب میری کتنی سبکی ہو گی نا۔۔۔وہ صبح ہی جتا رہا تھا کہ مجھے انڈہ تک اُبالنا نہیں آتا۔۔۔"

تیز تیز بولتے ہوئے اُس نے فون وہیں صوفے پہ ڈالا۔۔۔اور کچن کا رُخ کیا۔۔۔

اسرار صاحب نے عباس کو دیکھا۔۔۔عباس نے اُن کو۔۔۔

پھر وہ مسکراتے ہوئے بولے۔۔۔

"بیٹی شادی ہو کر آنے والی بچیاں پہلے دن سے ہی کھانے بنانے میں نہیں لگ جاتی ہیں۔ابھی تم گھر کی

روٹین سے بھی واقف نہیں ہو۔۔تم فکر نہ کرو۔۔۔فارس کا فون آیا تھا۔۔لنچ کے لئے پڑ ا لا رہا ہے۔۔جس کا ذکر صبح جاتے ہوئے اُس نے تم سے کیا تھا۔ "

" مگر تا شفین کو تو میرا مذاق اڑانے کا موقع مل جائے گا۔۔۔میں ایسا کرتی ہوں۔۔۔جلدی سے اُس کے لیے ہلکا پھلکا کُچھ بنا لیتی ہوں۔۔۔صبح فریج میں کریلے نظر آئے تھے۔اُن کے ساتھ طبع آزمائی کر لیتی ہوں۔۔۔"

" بیٹی جب سے اُس نے سروس شروع کی ہے بس ایک دفعہ دوپہر کا کھانا گھر پہ کھایا تھا۔۔وہ بھی اس صورت میں کہ وہ دو دن مسلسل گھر نہیں آیا تھا۔۔۔تیسرے دن فراغت ملتے ہی گھر آ گیا۔۔۔"

" کیا ایسا بھی ہوتا ہے؟۔۔۔"

" جی بیٹا جی۔۔۔اُسکی نوکری اسی نوعیت کی ہے۔۔دن رات کی کوئی خبر نہیں ہوتی۔۔۔"

" پھر میں ایسا کرتی ہوں۔۔۔ حیدر آبادی بریانی بنا لیتی ہوں اگر وہ دوپہر کو نہ آیا تو شام کو کھا لے گا۔۔"

حیرت بھرا سوال عباس کی طرف سے آیا۔۔۔

" کیا آپکو یہ بریانی بنانی آتی ہے؟۔۔۔"

" ترکیب کی پوری دس وڈیوز دیکھی ہیں۔۔۔مجھے یقین ہے بنا لوں گی۔"

" اگر یہ تمہارا شوق ہے تو ایسے ہی سہی۔تم کچن میں دیکھ لو۔جو مصالحہ جات موجود نہیں ہیں۔۔اُن کی لسٹ بنا دو۔دکان والے کو فون کروں گا وہ دس منٹ میں گھر پہ دے جائے گا۔۔"

" انکل میں ابھی جائزہ لیکر بتاتی ہوں۔۔"

" عباس جاؤ بہن کی مدد کرو۔۔اسکو کیا علم کونسی چیز کس خانے میں رکھی ہے۔"

ابو کے کہنے پہ عباس بھی جگن کی پیروی میں کچن تک آ گیا۔۔۔

اگلے آدھے گھنٹے میں وہ نہ صرف سارے اجزاء کی لسٹ بنا چکی تھی۔۔ بلکہ انکل سے مقدار پوچھ کر اسکے حساب سے چاول بھی بھگو دیئے تھے۔۔

" واہ جی واہ!! آج تو گھر سے کیا غضب کی خوشبوئیں اُٹھ رہی ہیں۔۔۔ لگتا ہے کوئی خاص اہتمام کیا

جا رہا ہے۔"

فارس نے گھر میں داخل ہو کر سلام کے بعد پہلی بات ہی یہی کی، بلکہ سیدھا گیا ہی کچن میں۔۔۔۔

سامنے کا منظر بڑا دلچسپ تھا۔۔۔

پسینے میں شرابور جگن چولہے کے سامنے کھڑی گوشت بھون رہی تھی۔۔

" آپکو اس مصیبت میں کس نے ڈال دیا؟۔۔۔"

فارس نے اس کی حالت کے پیش نظر پریشانی کا اظہار کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

" اب تم بھی شروع ہو جاؤ۔۔۔ایک بات تم سب جان لو میں ایسی بھی کوئی نازک پری نہیں ہوں۔۔۔ ایک ذرا سی بریانی ہی تو بنا رہی ہوں۔۔۔پہلے انکل کو تشویش ہو رہی تھی۔۔۔اسکے بعد شعیب مجھے کچن سے نکلنے پہ زور دیتا رہا ہے۔۔اور اب تم آ گئے ہو۔۔"

" آپا۔۔۔ذرا ادھر سے نکل کر اندر آئینے میں اپنا حلیہ دیکھ کر آؤ۔۔۔آپکا چہرہ لال ٹماٹر ہو رہا ہے۔۔۔ایک تو ویسے ہی اتنی گرمی ہے اوپر سے بجلی بند ہے۔۔ایسے میں کچن کی جانب منہ کرنے کو دل نہیں کرتا۔۔۔چلیں شاباش باہر نکلیں۔۔۔"

"فارس میرا کام تقریباً ختم ہو گیا ہے۔۔۔ ایسے درمیان میں چھوڑ کر باہر نہیں جاؤں گی۔۔ "

" آپا بیمار پڑ جاؤ گی۔۔۔"

" کہا نا میں نے اتنی نازک نہیں ہوں۔۔۔تم لوگ بھی تو روز اسی کچن میں کھانا بناتے ہو۔۔"

" ہماری بات اور ہے۔۔۔ہم لوگ اس ماحول کے عادی ہیں۔۔۔جبکہ آپ کے لیے یہ سب نیا ہے۔۔"

ہال میں بیٹھے شعیب نے وہیں سے لقمہ لگایا۔۔۔

"ہاں تو اگر تم لوگ مجھے کام ہی نہیں کرنے دو گے تو مجھے کیسے یہاں کی عادت ہو گی۔۔"

" آپا ضد نہ کرو۔۔خدارا باہر نکلو۔۔۔"

جگن ایسے بن گئی جیسے سُن ہی نہیں رہی۔۔۔گوشت بھوننے کے بعد آدھا سالن ایک باؤل میں نکال کر چاولوں کی تہہ بنانے لگی۔۔۔

فارس نے جب اُسکو اپنی بات پہ اڑے پایا تو ناچار آگے بڑھ کر اُسکی مدد کرنے لگا۔۔۔ سارے بکھرے برتن مصالحے سمیٹ دیئے۔۔۔

آخر کار بریانی کو دم دیکر وہ کچن سے نکل ہی آئی

ہال میں لگے کلاک پہ نظر ڈالی۔۔۔ پونے تین ہو رہے تھے۔۔۔ دل کو کُچھ ہوا۔۔۔ لنچ کا وقت تو کب کا نکل گیا۔۔۔ اب وہ نہیں آئے گا۔۔

کمرے میں جا کر اُداس دل سے اپنے لیے دوسرا لباس نکالا۔۔ منہ ہاتھ دھو کر لباس بدلا۔۔۔ فریش ہو کر باہر آئی چاروں باپ بیٹے ہال میں ہی بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ باتوں کے دوران لائٹ کی واپسی کا انتظار کیا جارہا تھا۔۔۔

جیسے ہی جگن کچن کی جانب بڑھی فارس نے فوراً روک دیا۔۔۔

" میں چولہا بند کر آیا ہوں۔۔۔ آپکو وہاں جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔ میں اور شعیب کھانا لگانے لگے ہیں۔۔ آپ یہاں بیٹھ کر یہ ستو پی کر بتائیں کیسے بنے ہیں۔۔۔

فارس نے ٹھنڈے ٹھار محلول سے بھرا گلاس جگن کو دیا۔۔۔ ساتھ ہی بازو سے پکڑ کر صوفے پہ بیٹھا دیا۔

جگن نے گلاس کے اندر جھانکا۔۔۔ گہرے براؤن رنگ کا پانی تھا جس میں چھوٹے چھوٹے ریت جیسے ذرے تیر رہے تھے۔۔۔

" یہ کیسی ڈرنک ہے؟۔۔۔ "

" بیٹے اسکو ستو کہتے ہیں گرمیوں کا شربت ہے۔۔ بھنے ہوئے جو کے آٹے سے بنتا ہے۔۔ آپ پی کر دیکھو پسند آئے گا۔۔۔ "

اسرار صاحب کے کہنے پر جگن نے ڈرتے ڈرتے ایک چھوٹا سا گھونٹ بھرا۔۔۔

حیرت انگیز طور پر اُسکو ذائقہ پسند آیا تھا۔۔۔ کُچھ پیاس بھی لگی ہوئی تھی۔۔۔ وہ سارا گلاس خالی کر گئی۔۔۔

لائٹ آ گئی تھی ساری گلی میں شور کی آواز سے ہی پتا چل گیا تھا بجلی کی لہر پاس پڑوس میں بھی دوڑ گئی ہے۔۔۔ کہیں سے گانوں کی آواز اُبھری تھی کسی کی پانی والی ٹنکی بھرنے کے لئے پانی کی موٹر چل رہی تھی۔۔۔

فارس اور شعیب کھانا لگا رہے تھے۔۔اور جگن کی نظریں دروازے کی طرف جاتیں۔۔۔وہاں سے کلاک پہ آتیں۔۔۔

فون کی بیل ہوئی۔۔۔فارس نے اُٹھایا۔۔دوسری جانب سے جواب ملتے ہی اُس کی شرارتی نظریں جگن کی اُداس شکل پہ پڑیں۔۔۔

"یہ لیں آپکی کال ہے۔۔۔"

جُگن ڈر گئی۔۔۔سوچا کہ کیا گھر سے کال آ گئی ؟۔۔۔مگر پوچھا نہیں ۔۔۔۔۔مرے قدموں سے آکر فارس کے ہاتھ سے رسیور لیکر کان سے لگایا۔۔۔۔

فارس وہیں سے مڑ گیا۔۔۔

"ہیلو۔۔؟۔۔"

جگن کے ہیلو کی جواب میں دوسری جانب سے سلامتی کی دعا آئی تھی۔۔۔

"السلام علیکم۔۔۔"

اُداسی اُڑ گئی۔۔۔آواز فون پہ بھی ویسی ہی تھی۔۔۔رُعب والی۔۔۔جیسے پیدا ہی حکم دینے کے لیے ہوا ہو۔

"وعلیکم السلام۔۔۔"

"میں گھر آنا چاہتا ہوں۔۔۔کوشش بہت کی ہے مگر یہاں سے نکل نہیں پایا ہوں۔۔۔"

جگن کُچھ نہ بولی۔۔۔

بس آنکھیں بند کر کے اُسکی آواز سُنتی رہی۔۔

"تم نے آج پہلی دفعہ مجھ سے کوئی فرمائش کی ہے اور میں پوری نہیں کر پایا ہوں۔۔۔"

جُگن کا نچلا لب دانتوں کے درمیان دبا ہوا تھا۔۔

"میں اسکا ازالہ کر دوں گا۔۔"

"میں نے بریانی بنائی ہے۔۔"

"میرا حصہ فریج میں رکھوا دو۔۔اگر رات کو گھر آ سکا تو کھا لونگا۔۔"

"میں انتظار کرونگی۔۔۔"

دوسری جانب خاموشی چھا گئی۔۔کئی سیکنڈ اسی طرح گزر گئے۔۔۔

"تم انتظار مت کرنا۔۔۔"

" کیوں۔۔؟۔۔"

" کیونکہ میری واپسی کا وقت مقرر نہیں ہوتا۔۔"

"تو پھر کیا ہے۔۔۔واپسی تو مقرر ہے نا۔۔۔؟؟۔۔"

"جگن۔۔۔"

"ہوں۔۔۔"

" مجھے قید پسند نہیں ہے۔۔۔اور تم مجھے قید کر رہی ہو۔۔"

" یہ الزام ہے۔۔۔کیونکہ اگر میں قید کرتی تو آپ فون کی لائن پہ ہونے کے بجائے مجسم میرے سامنے موجود ہوتے۔۔۔"

" جسمانی قید سے زیادہ خطرناک ذہنی قید ہے۔۔۔تم میرے دل و دماغ کو جکڑ رہی ہو۔۔۔"

" تاشفین ایک بات سنو۔۔۔میرے ساتھ مذاق میں بھی دل لگی نہ کرنا۔۔۔کیونکہ تمہارے معاملے میں میرا دل بہت نرم ہے۔۔۔بڑی آسانی سے تمہیں معاف کر گیا ہے۔۔اب تو تمہاری خطائیں بھی اسکو دیوانہ کرتی ہیں۔۔۔"

" خیال کرنا جگن بہت جلد چڑھ آنے والا رنگ دیر پا ثابت نہیں ہوتا۔۔۔"

جگن اُسکے ذو معنی جملے پہ ہنستے ہوئے بولی۔۔۔.

" گھر سے جاتے وقت تم اندرونی جنگ لڑ رہے تھے۔۔اب تمہاری آواز اور لہجے میں وہ جھنجھلاہٹ مفقود ہے۔۔۔وجہ پوچھ سکتی ہوں۔۔؟"

" کسی اور وقت بتاؤنگا ابھی کال بند کر رہا ہوں۔۔ "

" کیا فون کا بیلنس ختم ہو گیا۔۔۔؟؟۔۔"

تاشفین کے سینے میں موجود دل نے ایک بیٹ مس کی تھی۔۔۔

" کیا جان بوجھ کر بات لمبی کرنے کو ایسے سوال کر رہی ہو؟۔۔۔"

"اگر میں کہوں ہاں تو پھر۔۔۔؟۔۔"

"ہمت کی داد دینی پڑے گی۔۔۔"

"رات کے تین بجے بیچ سڑک پہ غنڈوں کی پٹائی کرنے سے انسان بڑا ہمت والا ثابت نہیں ہو جاتا۔۔۔"

"میں نے تو ایسا کوئی دعوٰی نہیں کیا ہے۔۔"

"دعوی کرنا بھی مت۔۔۔کیونکہ تم جگن نہیں ہو۔۔۔وہ جگن ہی ہے جو تاشفین کے پیچھے آ گئی۔۔۔۔اور تاشفین کے پیچھے آنے کے لیے بڑی ہمت درکار تھی۔۔۔"

"اگر ہمت ماپنے کا یہ پیمانہ رکھو گی جگن تاشفین تو ہار جاؤ گی۔۔۔۔کیونکہ جس دل سے تاشفین جگن کو اُس جگہ چھوڑ کر آیا تھا۔۔۔وہ تاشفین ہی جانتا ہے۔۔۔۔ہمت نہ ہوتی تو ادھر ہی قدموں میں پڑا ملتا۔۔۔السلام علیکم۔۔۔۔"

فون بند ہونے کے بعد وہ کمرے سے باہر نکلی۔۔۔کھانا لگ چکا تھا وہ بھی خوش دلی سے آ کر عباس کے برابر بیٹھ گئی۔۔۔

اپنے ہاتھ کی بنی بریانی کا پہلا نوالا ہی لیا تھا۔۔جب کُچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔۔۔

نمک۔۔۔۔۔۔!!۔۔۔۔

اور اس قدر تیز نمک کہ خود جگن نے نوالا واپس نکال دیا۔۔۔

اگلے پل اسرار صاحب کے ہاتھ سے پلیٹ پکڑ کر بولی۔۔۔

" آپ کو بلڈ پریشر کا پرابلم ہے اور یہ بریانی آپکے لیے زہر ثابت ہو گی۔۔۔"

"بیٹی مجھے چکھنے تو دو۔۔۔"

" نہ بالکل نہیں۔۔۔۔!!۔۔۔باقی سب بھی کوئی نہیں کھائے گا۔۔"

"ایم سوسوری آپ سب کو بھوک لگی تھی اور میں نے سارا دن گنوا کر یہ کھانا دیا۔۔"

آنکھوں میں یہ موٹے موٹے آنسو آ گئے۔۔۔۔

تینوں بھائیوں کی جان پہ بن گئی۔۔۔

" چلیں نمک ہی تیز ہے کونسا چینی ڈال دی ہے اتنی سی بات پہ کیا رونا۔۔۔اور یہ شیبی کا علم نہیں آپ کو۔ یہ تو نمک کا دیوانہ ہے۔۔۔اچھے خاصے بنے سالن میں مزید نمک ڈال کر کھاتا ہے۔۔۔ ہم لوگ دہی ڈال کر کھا لیں گے۔۔۔دہی نمک کم کر دے گا۔۔۔"

"اچھا ہوا تاشفین نہیں آیا۔۔۔ورنہ ساری عمر طعنے ملتے۔۔۔"

"ہاں جیسے وہ خود تو بڑے جیمی آلیور ہیں۔۔۔"

اسرار صاحب کو شعیب نے پڑا دے دیا۔۔۔خود تینوں بھائیوں نے وہی تیز نمک والی بریانی کھائی۔۔۔

جگن بھی ایک نوالا لیتی ساتھ آنسو صاف کرتی۔۔۔شرمندگی الگ۔۔۔۔

جگن نے برتن اُٹھائے فارس نے برتن دھوئے۔۔۔حسیب نے جگہ صاف کی۔۔۔اسرار صاحب وضو کر کے مغرب پڑھنے کمرے میں جا رہے تھے جب پپو نامی آفت نازل ہوئی۔۔۔۔

"اوئے تم لوگوں نے خبریں دیکھی ہیں؟۔۔۔"

" کیوں کیا کترینا لاہور آئی ہے؟۔۔۔"

" نہیں یار پولیس کا آپریشن چل رہا ہے۔۔چینلز والے براہِ راست دکھا رہے ہیں۔۔۔"

" یار اتنا بڑا ملک ہے۔۔پکڑ لی ہوگی کہیں سے خبر۔۔ایک سو ایک نیوز چینل ہے کُچھ تو بیچاروں نے دکھانا ہے۔۔۔"

" اپنی بک بک چلائے رکھا کرو۔۔۔"

پپو نے فارس کو جھڑکا۔۔۔

" لاہور میں ایک بہت بڑے آدمی کے ڈیرے پہ ریڈ ہوئی ہے۔۔۔اپنا تاشفین لیڈ کر رہا ہے۔۔۔ دونوں طرف سے گولی چل رہی ہے۔۔۔ٹی وی تو کھولو تمہیں پتا چلے۔۔۔" پپو کی بات ابھی منہ میں ہی تھی جب شعیب اور فارس آگے پیچھے تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتے اوپر بھاگ گئے۔

"بابا۔۔۔مجھے ایسا کوئی پروگرام نہیں دیکھنا ہے۔۔۔"

عباس نے پریشان سی صورت لیکر اسرار صاحب کے پاس کھڑے ہو کر کہا۔۔۔

"تم وضو کر کے میرے ساتھ نماز پڑھو۔۔۔اور بھائی کے لیے کامیابی کی دعا کرو۔۔۔"

" آپ نے بھائی کو پولیس میں جانے کی اجازت کیوں دی تھی۔۔۔صرف یہ ہفتہ پرسکون گزرا تھا اب پھر دھمکیوں والے فون آئیں گے۔۔۔ بھائی چاچو خالد جیسا کیوں نہیں ہے۔۔۔وہ بھی تو اتنے سالوں سے پولیس کی سروس کر رہے ہیں۔۔۔آج تک نہیں سُنا کہ اُنکی کسی کے ساتھ دشمنی چلی ہو۔۔۔نہ ہی کبھی چار چار دن گھر سے باہر رہے ہیں۔۔۔ایک ہمارا بھائی ہے۔۔۔چھ ماہ میں یہ دسواں واقعہ ہے۔۔۔"

عباس غصے اور پریشانی کی ملی جلی کیفیت میں بولتا جا رہا تھا۔۔۔اسرار صاحب اُسکو تاویلیں دے کر سمجھا رہے تھے۔۔۔

"پریشان ہونے کی بات نہیں ہے۔۔۔اللہ اس کا رکھوالا ہے۔۔۔تمہارا بھائی اچھائی اور خدمت کا جذبہ لیکر گھر سے نکلتا ہے۔۔۔اور میں اسکو اللہ کی سپرد کر کے بھیجتا ہوں۔۔۔شاباش اٹھو!! شام کے وقت ایسی اُداس شکل نہیں بناتے۔۔۔"

جگن خاموشی سے وہاں سے ہٹ گئی۔۔۔اوپر آتے آتے سانس پھول گئی۔۔۔

مگر وہ سیدھی کمرے میں گئی جہاں فارس۔۔شعیب اور پپو ٹی وی سکرین کے سامنے جمے ہوئے تھے۔۔۔

" ناظرین! ہماری پولیس کے حکام سے بات ہوئی ہے۔۔جن کا کہنا ہے کہ اس وقت اس میں بہت خطرناک ملزم پناہ گزین ہیں۔۔۔پولیس کو اس وقت شدید قسم کی مزاحمت کا سامنا ہے۔۔۔ابھی تک پولیس کے چار بندے زخمی ہوئے ہیں۔۔۔جن میں سے ایک کی حالت کافی تشویش ناک ہے۔۔باقی تین کی حالت خطرے سے باہر ہے۔۔۔"

"ناظرین! ہم تک اپنے ذرائع سے ایک خبر یہ بھی پہنچی ہے کہ سیاسی رہنماؤں کے ذریعے سے پولیس اور ملزموں کے درمیان مذاکرات کروانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔۔دوسری طرف بشارت علی غصے سے بپھرے ہوئے ہیں۔۔۔اُنکا کہنا ہے وہ پولیس کی اس غنڈہ گردی کے خلاف سپریم کورٹ تک جائینگے۔۔۔اُنکے گھر پہ

انکے ذاتی مہمان موجود ہیں۔۔۔ پر جیسے کہ اب وقت کے ساتھ ساتھ بہت سی باتیں کھل کر سامنے آ رہی ہیں۔۔۔ اگر اندر موجود لوگ انکے ذاتی مہمان ہیں تو انہوں نے پولیس کو اندر بلا کر تلاشی دینے کی بجائے ہتھیار کیوں اُٹھا لیے۔۔۔"

پھولی سانسوں والا رپوٹر بنا رُکے لگاتار گلا پھاڑ کر بولتا جا رہا تھا۔۔۔

اور جگن کے جسم پہ روئیں کھڑی ہو رہے تھے۔۔۔

"ابھی دو گھنٹے پہلے اُس سے بات ہوئی تھی۔۔۔ اُس نے بتایا کیوں نہیں؟؟؟۔۔ اُسکا تو لہجہ بھی نارمل تھا۔

سکرین میں اُس حویلی کا دور کا منظر دکھایا جا رہا تھا۔۔۔ پولیس والے اپنی پوزیشنیں لئے کھڑے تھے۔۔ اکا دکا گاڑیاں آ جا رہی تھیں۔۔۔ وقفے وقفے سے فائرنگ ہو رہی تھی۔۔۔

"ناظرین جیسے کہ آپ دیکھ رہے ہیں۔۔۔ دن بارہ بجے سے یہ کلیش چل رہا ہے۔۔۔ ابھی اندھیرا پھیل گیا ہے۔۔۔ دوسری طرف سے ہتھیار نہیں ڈالے گئے۔۔۔ ایس پی تاشفین اسرار کی جانب سے رات آٹھ بجے تک کی ڈیڈ لائن دی گئی ہے۔۔ اگر آٹھ بجے سے پہلے پہلے ملزموں نے ہتھیار ڈال دئے تو ٹھیک، ورنہ پولیس اپنے پورے زور سے اس حویلی کا قبضہ حاصل کرے گی۔۔۔ ہم آپکو۔۔ "

رپورٹر کی بات منہ میں ہی رہ گئی تھی کیونکہ بہت بڑا دھماکہ ہوا تھا۔۔۔

ٹیلی ویژن کی سکرین بالکل سیاہ ہو گئی۔۔ چند سیکنڈ تک تو نہ کوئی آواز نہ تصویر پھر ایک دم سے شور وغل شروع ہو گیا۔۔۔

"ناظرین! بہت بڑا دھماکہ ہوا ہے۔۔۔ ہم لوگ جائے وقوعہ سے کافی فاصلے پر موجود ہیں۔۔۔ کیونکہ میڈیا کو اس مقام سے آگے جانے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔ مگر اس دھماکے کے اثرات یہاں تک پہنچے ہیں۔۔۔ ناظرین اس مقام پر ہم آپکو کسی بھی قسم کی اپ ڈیٹ دینے سے قاصر ہیں۔۔۔ ادھر ایک بریک لیتے ہیں۔۔۔ اس دوران ہم کوشش کریں گے کسی طرح حکام سے کچھ معلومات لی جا سکیں۔۔۔۔".

کمرشل بریک کے شروع ہونے پر فارس نے چینل بدل دیا۔۔۔

"ناظرین جیسے کہ آپ نے سُنا۔۔۔ ابھی تک کی اطلاع یہی ہے۔۔۔ حویلی سے راکٹ لانچر کا استعمال

ہوا ہے۔۔۔ جسکا نشانہ ایس پی تاشفین اسرار کی گاڑی تھی۔۔۔ انتہائی افسوس سے کہا جا رہا ہے کہ جس جگہ وہ گاڑی موجود تھی۔۔۔ وہاں اب آگ کے بادل بلند ہو رہے ہیں۔۔۔ پانچ منٹ پہلے ایس پی صاحب کو گاڑی میں ہی دیکھا گیا تھا۔۔۔ ناظرین کچھ تخریب کاروں کو گرفتار کرنے کا عمل اس وقت انتہائی پیچیدہ صورتحال اختیار کر چُکا ہے۔۔ مزید جیسے جیسے ہمیں اطلاعات ملتی رہیں گی ہم آپ تک پہنچاتے رہیں گے۔۔ بس دعا ہی کی جا سکتی ہے کہ زیادہ جانی نقصان کا سامنا نہ ہو۔۔۔"

"فارس اُسکا نمبر ملاؤ۔۔۔"

جُگن کی گھبرائی ہوئی آواز سُن کر فارس چونکا۔۔۔ خبروں میں اس قدر گم تھا کہ جگن کی موجودگی کا احساس نہ ہوا۔۔۔ جگن کے سفید پڑتے چہرے کو دیکھ کر دونوں بھائی فوری طور پر متحرک ہوئے۔۔۔ حسیب نے ٹیلی ویژن بند کر دیا۔۔۔ فارس نے جگن کو تسلی دی۔۔۔

" آپ گھبرائیں نہیں۔۔۔"

"اُسکی گاڑی کو نشانہ بنایا گیا ہے۔۔۔"

"ایسے کاموں میں اونچ نیچ ہو ہی جاتی ہے۔۔۔ آپ آئیں ادھر بیٹھیں۔۔ حسیب آپا کے لیے پانی لیکر آؤ۔۔۔"

" فارس مجھے پیاس نہیں ہے۔۔۔ پلیز تم اسکا نمبر ملاؤ۔۔۔"

"وہ بالکل ٹھیک ہونگے۔۔۔ بس آپ ہمت کریں۔۔۔ میں اُن سے رابطے کی کوشش کرتا ہوں۔۔ مگر ایمرجنسی کی وجہ سے شائد رابطہ ہونے میں وقت لگے۔۔۔"

فارس نے اپنے دل و دماغ کی کھڑکیاں ہر بُرے خیال کے لیے بند کر دیں۔۔"

جبکہ حسیب کی آنکھیں لال انگارہ ہو رہی تھیں۔۔۔ فارس نے ایک گھوری سے نوازا حسیب کانپتے ہونٹوں کو سختی سے ایک دوسرے میں پیوست کرتا کمرے سے نکل گیا۔۔۔

پپو بالکل ساکت بیٹھا ہوا تھا پھر بولا۔۔۔

"میں کچھ لڑکوں کو ساتھ لیکر وہاں جا کر پتا کرتا ہوں۔۔۔ اللہ سوہنا کرم کرے گا۔۔۔"

فارس نے سر کے اشارے سے پپو کے خیال کی تصدیق کی۔۔۔

پپو نے جگن کے سر پہ ہاتھ رکھا۔۔۔

" بھابھی اللہ تمہارے سائیں کو لمبی عمر دے۔۔۔"

جُگن کے اندر کُچھ ٹوٹ گیا۔۔۔آنسو بے اختیار ہو گئے۔۔۔

" کیا یہ دعائیں اُس تک پہنچ جائیں گی یا دیر ہو گئی۔۔۔؟۔۔۔"

اس ایک خیال نے دل میں نیزہ گھونپ دیا۔۔

اگلے آدھے گھنٹے تک یہ خبر سارے محلے میں پھیل چکی تھی۔۔۔سارے لوگ اُنکے گھر پہ جمع ہو رہے تھے۔۔ جتنے منہ اُتنی باتیں۔۔۔کوئی کہتا۔۔۔ہسپتال والوں نے بتایا ہے کُل چار لاشیں اُنکے پاس آئی ہیں۔۔۔جنکی حالت بہت خراب ہونے کی وجہ سے شناخت کرنا مشکل ہے مگر ایک بات کنفرم ہے چاروں پولیس والے ہیں۔۔۔"

عورتوں نے رونا شروع کیا تو فارس نے سرعام گالیاں دیتے ہوئے دھمکی لگائی۔۔۔

" خبردار جو کسی نے میرے بھائی کے لیے کوئی برا خیال کر کے بین کیے یا بھابھی کو اُلٹی سیدھی باتیں کیں۔۔۔اللہ کی قسم جان لے لونگا۔۔۔جاؤ آپ سب لوگ اپنے گھروں کو۔۔۔تاشفین اسرار اللہ کی امان میں ہے۔۔۔"

خود وہ مسلسل تاشفین کا نمبر ملا رہا تھا۔۔جو کہ بند ہی جا رہا تھا۔۔۔

گھر پہ اب پھوپھی صغرٰی کی فیملی کے علاوہ چند ایک مرد بیٹھک میں ابو کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔

فارس کی للکار کے بعد سب ہی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔

فارس کا ایک پاؤں بیٹھک میں تھا۔۔۔ایک جگن کے کمرے میں جہاں نرگس جگن کا ٹھنڈا پڑتا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے تسلی بھری تھپکیاں دے رہی تھی۔۔۔

عباس ہر دو سیکنڈ بعد ٹشو سے اپنی آنکھیں رگڑتا۔۔۔تب سے وہ جگن کے دوپٹے میں منہ چھپائے روئے جا رہا تھا۔۔۔فارس کے ڈر سے منہ بھی چُھپایا ہوا تھا۔۔۔جگن کا دوسرا ہاتھ عباس کے بالوں میں تھا۔۔۔

"یااللہ یہ کیسی آزمائش ہے۔۔۔؟۔۔۔"

" ہر روز سُنتے ہیں فلاں جگہ بلاسٹ ہوا۔۔۔فلاں پولیس چوکی کواڑادیا گیا۔۔۔کبھی یہ نہیں سوچا کہ جو جوان ڈیوٹی پر جاتے ہیں اُنکے گھر والوں پہ کیا قیامت گزرتی ہے۔۔۔ جوان بیویاں۔۔۔ بوڑھے ماں باپ۔۔۔ بھائیوں کی ہمت، صرف ایک جھٹکے میں سب ختم۔۔۔ یا اللہ۔۔۔ زندگی اور موت کا تو مالک ہے۔۔۔پراتنی بڑی آزمائش نہ ڈال۔۔"

سیڑھیوں پہ تیز قدموں کی دھمک جاگی۔۔۔اگلے پل حسیب کی خوشی سے کانپتی آواز پورے گھر میں گونج گئی۔۔۔

" بھائی زندہ ہے۔۔۔۔وہ گاڑی میں نہیں تھا۔۔۔"

فارس کو لگا۔۔۔سارے جسم سے طاقت نچڑ گئی ہو۔۔۔وہ وہیں صوفے پہ گر گیا۔۔۔جسم کا پور پور خدا کے حضور سجدہ ریز تھا۔۔۔

"اتنی دیر کیوں لگی یہ خبر دینے میں۔۔۔؟۔۔۔"

یہ سوال نرگس نے کیا تھا۔۔۔جو حسیب کی آواز پہ کمرے سے باہر آئی تھی۔۔۔

" کیونکہ بھائی منظر سے غائب تھا۔۔۔سب کو یہی لگا۔۔۔کہ۔۔۔۔مگر اب آپریشن ختم ہوا ہے تو وہ حویلی سے نکلا ہے۔۔۔پولیس کے نمائندے نے بتایا ہے۔۔۔سرتاشفین نے دو آدمیوں کے ساتھ مل کر پچھلی طرف سے حویلی میں داخل ہو کر لڑائی کے دوران اگلے دروازے کھول کر نفری کو اندر داخل کیا ہے۔۔۔ چھ لوگ مرے ہیں۔۔۔تین گرفتار ہوئے ہیں۔۔۔"

باہر سے باتوں کی آوازیں آرہی تھیں۔۔۔

جگن نے گہری سانس بھر کر اپنے دل پہ ہاتھ رکھا۔۔۔اُسکا بی پی انتہائی لو ہو رہا تھا۔۔

ہاتھ پیر بے جان محسوس ہو رہے تھے۔۔۔

اُس نے عباس کے چہرے سے دوپٹہ ہٹایا۔۔۔

لال گلابی صحت مند چہرہ مزید لالی مار رہا تھا۔۔۔

جگن نے اُسکی پیشانی پہ آئے بال ہاتھ سے پیچھے کئے اور ماتھے پہ بوسہ لیا۔۔۔عباس کا جسم بخار کی حدت سے تپ رہا تھا۔۔۔

"عباس۔۔۔۔شہزادے۔۔اپنے بھائی سے اتنی محبت ہے؟۔۔۔"

"آپا۔۔۔کیا ہوگا؟۔۔۔۔تاشفین کب آئے گا؟۔۔۔"

"تم نے سُنا نہیں۔۔۔حسیب کہہ رہا ہے تاشفین بالکل ٹھیک ہے۔۔۔"

"تم لوگ مجھے بہلانے کو جھوٹ بول رہے ہو۔۔۔"

"نہیں چندا ایسا نہیں ہے۔۔۔اٹھو شاباش۔۔۔"

"اگر ایسا نہیں ہے تو میری بات کروائیں۔۔۔ اُس نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔۔۔اپنا خیال رکھے گا۔۔۔اب یہ کیا ہوگیا۔۔۔"

عباس کی بند آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے۔۔۔جنہیں جگن بڑی نرمی سے اپنے پلو میں سمیٹتی جا رہی تھی۔۔۔یہ الگ بات کہ اپنی نظر بار بار دھندلا رہی تھی۔۔۔

فارس کمرے میں آیا۔۔۔

عباس کو اُٹھا کر بانہوں میں بھر کر زور سے بھینچا۔۔۔

"موٹے۔۔۔خدا کا نام ہے تمہیں، بیمار نہیں پڑنا۔۔۔آنکھیں کھول اور لے بھائی سے بات کر۔۔۔۔"

بھائی کا سُنتے ہی عباس نے آنکھیں کھول دیں۔۔۔

فارس نے فون کا سپیکر آن کر دیا۔۔۔ جگن سانس لینا بھول گئی۔۔۔

"بھائی بات کرو۔۔۔عباس سُن رہا ہے۔۔۔"

فارس کے بتاتے ہی دوسری جانب سے تاشفین کی آواز اُبھری۔۔۔

"اچھے جوان آدمی ہو عباس۔۔۔یار یوں چھوٹی چھوٹی باتوں پہ دل چھوڑو گے تو کیا بنے گا۔۔۔"

عباس کی آواز آنسوؤں میں ڈھلی ہوئی تھی۔۔۔

"خبروں میں بتا رہے تھے۔۔اُنہوں نے تمہاری گاڑی پہ راکٹ مارا تھا۔۔۔"

"تو کیا ہوا۔۔۔یار پُرانی گاڑی تھی۔۔اچھا ہے اب نئی گاڑی ملے گی۔۔۔"

"چار لوگ مارے گئے ہیں۔۔۔۔"

عباس کی آواز پھر سے بھرا گئی۔۔۔

"یار یہ سب تو سروس کا حصہ ہے۔ ہمارا کافی نقصان ہو گیا ہے۔۔۔مگر اللہ کا شُکر ہے کامیابی نصیب ہوئی ہے۔۔۔۔"

"اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو۔۔۔؟۔۔۔"

"اس سوال کو یہیں رہنے دیتے ہیں۔۔کیونکہ میں زندہ ہوں۔۔۔مگر اور چار ماؤں کی گود اجڑی ہے۔۔۔تم میرے ساتھ چلو گے شہدا کے گھر اُنکی فیملی سے تعزیت کرنے۔۔وہ بھی کسی کے تاشفین تھے۔۔۔ "

"ہاں چلوں گا۔۔۔مگر تمہیں مجھ سے وعدہ کرنا پڑے گا۔۔۔"

"باقی کی باتیں گھر پہ ہونگی۔۔۔ابھی کھانا کھاؤ۔۔۔دوا لو اور بے فکر ہو کر لمبی تان کر سو جاؤ۔۔۔صبح ناشتے پہ ملاقات ہو گی۔۔۔اللہ حافظ۔۔۔۔"

لائن بے جان ہو گئی۔۔۔

عباس اتنے میں ہی فریش نظر آنے لگا تھا۔۔۔

"ابو کو بتاتا ہوں۔۔۔اُنکا بیٹا پھر سے میری بات ٹال رہا ہے۔۔۔مگر اس دفعہ اسکو ماننا ہی ہو گا۔۔۔"

عباس کمرے سے نکل گیا۔۔۔

جگن نے سوالیہ نظروں سے فارس اور نرگس کو دیکھا۔۔۔۔

نرگس بولی۔۔۔

"تاشفین بھائی عباس کی اماں ہیں۔۔۔وہ پہلے بھی گھر میں لڑائی کر چکا ہے کہ تاشفین پولیس کی نوکری چھوڑ دے۔۔۔"

"آج جو کچھ ہوا ہے اس لحاظ سے تو عباس کا مطالبہ جائز ہے۔۔۔"

"ہاں مگر بھائی کبھی نہیں مانے گا۔۔۔خیر، نگی! ایک کپ چائے بنا دو۔۔۔سر میں شدید درد ہے۔۔"

نرگس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جگن سے بھی پوچھ لیا۔۔۔

" بھابھی تمہیں کچھ چاہیے۔۔۔دودھ۔۔چائے پانی کچھ۔۔؟۔۔"

" نہیں نرگس، شکریہ! مگر اس وقت کسی چیز کی طلب محسوس نہیں ہو رہی ہے۔۔"

" آپ آرام کریں۔۔۔اب تو بھائی سے بات ہوگئی ہے۔۔۔ انشااللہ۔ دو تین گھنٹے بعد گھر آجائے گا۔"

سارے گھر کی بتیاں گل تھیں سوائے اسرار احمد کے کمرے کے۔۔۔وہ حسب معمول کلامِ پاک کی تلاوت میں مشغول تھے۔۔۔

باہر دروازے میں چابی کے گھومنے کی آواز سے پہلے قدموں کی چاپ سُن کر انکی نظریں وال کلاک پہ پڑیں۔۔۔

رات کے ساڑھے تین ہو رہے تھے۔۔۔۔

جیسے ہی بیرونی دروازہ کھلنے کے بعد بند ہوا۔اسرار احمد کے دل و دماغ میں سکون کی لہر دوڑ گئی۔۔۔ چند سیکنڈ بعد ہی اُسکا چہرہ دروازے کے فریم میں نظر آیا۔۔۔

" السلام علیکم ابو جی۔۔۔"

اسرار احمد نے قرآن بند کیا۔اپنی آنکھوں پہ لگا چشمہ اُتار کر بیٹے کو دیکھتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

" وعلیکم السلام۔۔۔تاشفین۔۔۔تمہیں گھر پہ دیکھ کر بہت خوشی ہو رہی ہے۔۔۔کل کا دن سخت تھا۔۔۔"

وہ دھیرے سے مسکرایا۔۔۔کمرے میں داخل ہوا۔۔۔اپنی چیزیں کُرسی پہ رکھ کر وہیں کھڑے کھڑے جوتے اُتارے بیلٹ کھولی اور کسی چھوٹے بچے کی طرح بیڈ پہ چڑھ کر عباس کے برابر لیٹ گیا۔۔۔

" کدھر آرہے ہو۔۔۔؟۔۔منہ ہاتھ دھولو۔۔۔بھوک لگی ہوگی؟۔۔۔"

اسرار احمد نے فکرمندی سے پوچھا۔۔۔

" گاڑی چلاتے ہوئے اتنی نیند آرہی تھی۔۔۔اپنی گلی میں آکر میں نے شکر کیا ہے۔۔زندہ سلامت یہاں تک پہنچ گیا ہوں۔۔۔"

بند آنکھوں کے ساتھ ایک بازو آنکھوں پہ رکھے بتا رہا تھا۔۔۔جب ایک زوردار جمائی آئی۔۔۔

"کپڑے تو بدل لو۔۔۔"

"ابو۔۔۔اس وقت صرف سونا چاہتا ہوں۔۔۔"

"جگن بہت پریشان رہی ہے۔۔کم از کم اسکو اپنی آمد سے تو مطلع کر دو۔۔۔"

"کیا ایسا کرنا بہت ضروری ہے؟۔۔وہ سو رہی ہوگی۔۔۔"

اُسی وقت جگن کی غصے سے بھری آواز سُنائی دی۔۔۔

"یہ گھر ہے یا سرائے۔۔۔؟۔۔۔گھر آنے کا یہ کونسا وقت ہے؟۔۔۔دن کے پانچ بجے تمہارا فون آیا تھا۔۔۔اب صبح کے پانچ ہونے کو آرہے ہیں۔۔۔انسانوں والی روٹین اپناؤ ایس پی۔۔۔"

وہ کہنیوں کے بل اوپر کو اٹھ کر بیٹھا۔پوری دلچسپی سے دروازے میں کھڑی جگن کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔۔"ورنہ۔۔۔؟۔۔۔"

"ورنہ پٹو گے۔۔۔"

تاشفین کا بھرپور قہقہہ گونجا۔۔۔

"ابو آپ سُن رہے ہیں۔۔۔؟۔۔۔"

اسرار احمد مسکراتے ہوئے بولے۔۔۔

"ہاں بھئی جس قدر تم پریشان کرتے ہو۔۔اتنا سا تو ہمارا حق بنتا ہے۔۔۔"

تاشفین مسکراتی نظروں سے اسکو دیکھ رہا تھا۔۔۔جو مسلسل گھور رہی تھی۔۔۔

"سوری۔۔۔آئندہ سے خیال کروں گا۔۔۔ اب کیا ایک گلاس پانی مل سکتا ہے؟۔۔۔"

جگن کے تاثرات نہیں بدلے تھے۔۔مگر وہ پانی لینے چلی گئی۔۔۔

تاشفین مسکراہٹ سمیت واپس لیٹ گیا۔۔۔ اُسکو جگن کے ردِعمل پہ ابھی تک ہنسی آرہی تھی۔۔۔

"پانی پی لیں۔۔۔"

جگن کی آواز پہ آنکھیں کھولیں۔۔۔وہ بیڈ کے قریب کھڑی تھی۔۔

اُٹھ کر بیٹھتے ہوئے اُس نے گلاس ہاتھ میں لیکر منہ سے لگایا۔۔۔نظریں جگن کے چہرے پہ تھیں۔۔۔جو

عباس پر پڑا کمبل ٹھیک کر رہی تھی۔۔۔

" یہ عورت کتنی اپنی لگ رہی ہے۔۔۔ جیسے ہمیشہ سے اس گھر کا حصہ ہو۔۔۔ مجھے حیرت ہوئی ہے۔۔۔ کہ اسکو اس وقت اپنے سامنے دیکھ کر مجھے کس قدر خوشی ہو رہی ہے۔۔۔"

اُسکو خاموش نظروں سے اپنی طرف دیکھتا پا کر جگن کے ماتھے پہ بل آیا۔۔۔

" یہ ایسے کیوں دیکھ رہا ہے؟۔۔"

اُس نے تاشفین کے ہاتھ سے گلاس لے لیا۔۔ ایک ہاتھ میں گلاس لیے وہ بیڈ کی پائنتی کی جانب گئی۔۔۔ تاشفین کے موزوں والے پیروں پہ نظر پڑتے ہی اُسکا فارغ ہاتھ آگے بڑھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ تاشفین سمجھتا وہ کیا کرنے لگی ہے۔۔۔ وہ اُسکے موزے کھینچ کر اُتار چکی تھی۔۔

تاشفین کو حیران چھوڑ کر وہ دروازے کی جانب بڑھتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔۔

" انکل آپکو پانی یا چائے وغیرہ کچھ چاہیے؟۔۔۔"

" نہیں بیٹی۔۔۔ میرے پاس پانی ہے۔۔۔ آپ آرام کرو۔۔۔"

" تاشفین کی آواز آئی ۔۔۔۔

" پلیز لائٹ بند کرتی جانا۔۔۔"

اُس نے تصدیق کے لیے اسرار احمد کی جانب دیکھا۔۔۔

اُنہوں نے رحل بیڈ کی بیک پہ بنی کبرڈ پہ رکھا اور سر اثبات میں ہلا دیا۔۔۔

وہ اس وقت سوتے نہیں تھے مگر اس وقت بیٹے کے آرام کا خیال کیا اور اسے سونے کے لئے خوابناک ماحول فراہم ہونے دیا۔

☆......☆......☆

فارس حسیب سے کچھ کہہ رہا تھا جب جگن نے اُسکے کندھے پہ چماٹ ماری۔۔۔

تم چُپ کر کے ناشتہ نہیں کر سکتے۔۔۔ پتا بھی ہے وہ رات کو کتنا لیٹ گھر آیا تھا۔۔۔ اسکو لمبی نیند لینے کی ضرورت ہے۔۔۔ پھر بھی جب سے جاگے ہو بہانے بہانے سے شور مچانے کی کوشش کر رہے ہو۔۔۔"

"آپی۔۔۔صبح سے سرگوشیوں میں بول بول کر اب مجھے شک سا ہونے لگا ہے۔۔۔جیسے گلے میں خراش آ گئی ہو۔۔۔"

"توبہ! ادھر بولتے ہو تو آواز دروازے تک جاتی ہے۔۔۔اگر وہ جاگ گیا تو پھر۔۔؟۔۔۔"

"میں بتا رہا ہوں۔۔ یہ پارٹی بدل کر آپ اچھا نہیں کر رہی ہیں۔۔۔شوہر کی خاطر بھائیوں کو آنکھیں دکھا رہی ہیں۔۔۔کڑے وقت میں بھائی ہی کام آتے ہیں۔۔۔"

"میں کوئی پارٹی نہیں بدل رہی ہوں۔۔۔سات بجے سے اُسکے فون پہ مسلسل کالز آئے جا رہی ہیں۔۔۔وہ تو شکر ہوا میں نے پہلی بیل کی آواز سُن کر ہی اُسکا فون سائلنٹ پہ لگا دیا ورنہ فون کرنے والا ڈھیٹ انسان اسکی نیند خراب کر کے رہتا۔۔۔میں نے گھر والے فون کی بھی لائن نکال دی ہے۔۔۔جب نیند پوری کر کے خود اُٹھے گا۔۔۔تب آن کر دونگی۔۔۔"

اُسکی اس بات پہ ناشتہ کرتے تینوں بھائیوں کے ہاتھ رُک گئے۔۔۔

" کہیں اسد بھائی کی کال تو نہیں تھی؟۔۔"

"ہاں اُسی کی تھی۔۔۔"

پہلے خوفزدہ نظروں سے جگن کو دیکھا پھر ایک دوسرے کو۔۔۔اسکے بعد تینوں کے ہاتھوں میں تیزی آ گئی۔۔۔جلدی جلدی ٹوسٹ اور چائے اندر اُتارنے لگے۔۔۔

"تم تینوں ایسے کیوں خوفزدہ ہو رہے ہو جیسے کوئی بھوت دیکھ لیا ہو؟۔۔۔"

عباس بولا۔۔۔

"آپا۔۔۔بھائی کا فون سائلنٹ موڈ سے ہٹا دیں۔۔۔"

"مجھے عباس کی بات سے سو فیصد اتفاق ہے۔۔۔سائلنٹ سے ہٹا کر اپنے مجازی خدا کا فون انکے سرہانے رکھ دیں۔۔۔"

"ایسا میں کیوں کروں؟۔۔"

" کیونکہ اگر اسد بھائی بار بار کال کر رہے ہیں تو معاملہ ارجنٹ ہوگا۔۔۔اور بھائی کو یہ بات پسند نہیں آنی

کہ اسکا فون سائلنٹ پہ لگایا ہوا ہے۔۔۔"

" تم مجھے خوفزدہ کرنے کی کوشش نہ کرو۔۔۔زیادہ سے زیادہ کیا ہو جائے گا۔۔؟۔۔تمہارا بھائی مجھے جان سے مار دے گا۔۔۔۔تو مار دے۔۔۔پر نیند پوری نہ ہونے تک فون بند ہی رہے گا۔۔۔"

" بھائیو! اپنی بہن کو تو شہداء میں نام لکھوانے کا شوق ہو گیا ہے۔۔۔مگر ہم بھری جوانی میں مرنا نہیں چاہتے۔۔۔۔چلو اپنی اپنی راہ لیں۔۔۔"

فارس اپنا بیگ اُٹھا کر باہر نکلا۔۔۔

عباس کو ہم راستے میں ڈراپ کر دیں گے۔۔۔"

حسیب نے یہ کہتے ہوئے عباس کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔۔۔

تینوں بھائی خدا حافظ کہہ کر گھر سے نکل گئے۔۔۔جگن نے دروازے میں کھڑے ہو کر تینوں کو دور تک جاتے دیکھا۔۔۔پھر دروازہ بند کرتی واپس کچن میں آ گئی۔۔۔

ابھی دھونے والے برتن سنک میں رکھ رہی تھی جب بیرونی دروازے پہ ہلکی سی دستک ہوئی۔۔۔

کچن کی کھڑکی سے ہی حارث بھائی نظر آ گئے۔

خوشگوار حیرت کے ساتھ انکے استقبال کو آئی۔۔۔

" السلام علیکم۔۔۔۔حارث بھائی کیا ہی عمدہ سرپرائز ہے۔۔۔"

" وعلیکم السلام۔۔۔۔ بھئی سرپرائز تو مجھے تمہاری طرف سے مل رہا ہے۔۔۔۔اُس دن سے تمہاری کال کے انتظار میں ہوں۔۔۔مگر کمال کی بات نہیں ہے کہ کال آئی ہی نہیں۔۔۔"

جگن کی ہنسی جلترنگ جیسی تھی۔۔۔جسکی روشنی تاشفین تک بھی پہنچی تھی۔۔۔

" آپ کو کال کرنے کی ضرورت ہی نہیں پڑی ہے۔۔۔کیونکہ یہاں تو سب میری توقعات کے اُلٹ ہے۔۔۔خیر آپ بیٹھیں۔۔۔اور بتائیں کیا گھر پہ سب ٹھیک ہیں۔۔؟ممی مجھے یاد تو بہت کرتی ہوں گی؟۔۔۔"

" اس وقت سب فرسٹ کلاس ہے۔۔۔ممی کل رات سے ہماری طرف ہی ہیں۔۔۔اور ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ تمہیں یاد نہ کریں۔۔۔الماس کو تم پہ غصہ ہے اتنے اہم موقع پہ تم موجود نہیں تھیں۔۔۔اُس نے

تمہاری۔۔۔"

اس سے پہلے کہ حارث اپنی بات مکمل کرتا اور جگن اس سے اہم موقع کے متعلق پوچھتی کہ تاشفین کو دیکھ کر حارث اُسکی جانب متوجہ ہو گئے۔۔۔۔

اپنی جگہ سے اُٹھ کر اپنے چھوٹے بھائی کو ہاتھ مصافحہ کے لیے آگے کیا۔۔۔

"السلام علیکم۔۔۔کیسے ہو؟۔۔۔"

جُگن نوٹ کیئے بغیر نہ رہ سکی کہ حارث کے گرمجوش انداز کے جواب میں تاشفین کا انداز نپا تُلا سا تھا۔۔۔

"وعلیکم السلام۔۔۔اللہ کا فضل ہے۔۔۔تم سُناؤ۔۔۔جگن حارث صاحب کو چائے پانی ضرور پوچھنا۔۔۔ میں خود یہ تکلفات نبھا لیتا مگر اس وقت جلدی میں ہوں۔۔۔"

ننگے پیر۔۔۔سلوٹوں بھرا یونیفارم۔۔۔گریبان کے اوپری بٹن کھلے ہوئے تھے۔۔۔الجھے ہوئی پریشان زلفیں پیشانی پہ جھکی ہوئی تھیں۔۔۔سنجیدہ چہرہ لیے اپنے کمرے کی جانب قدم بڑھا دیے۔۔

جُگن کو اُسکا انداز پسند نہ آیا۔۔۔جبکہ حارث بھائی جلدی سے بولے۔۔۔

"تاشفین مجھے تم سے ضروری کام تھا۔۔۔"

ساتھ ہی حارث نے اپنے بازو پہ بندھی مہنگی گھڑی پہ اک نظر ڈال کر جتایا۔۔۔

"مجھے اگلے آدھے گھنٹے کے اندر آفس پہنچنا ہے۔۔۔اسلیے تم پہلے میری بات سُن لو۔۔۔"

وہ اپنی جگہ رُک کر مڑا۔۔۔اور بڑے تحمل سے ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولا۔۔۔

"حارث صاحب آپ مصروف آدمی ہیں۔۔۔تو ادھر بھی کوئی فارغ نہیں بیٹھا ہوا ہے۔۔۔مجھ سے ضروری کام تھا تو مجھے فون کر کے وقت لیکر آتے۔۔۔اب اپنی مرضی سے آئے ہو تو چاہو تو بیٹھ کر انتظار کر لو۔۔۔ورنہ جاؤ۔۔۔اور اگلی دفعہ آنے سے پہلے فون کر کے آنا۔۔۔"

جگن کی حیرت سے پھیلتی نظریں تاشفین پہ جمی ہوئی تھیں۔۔۔

اسکو یقین نہ آیا۔۔۔اس قدر بے عزتی۔۔۔

وہ حارث کے جواب کا انتظار کیئے بغیر اپنے کمرے میں غائب ہو گیا تھا۔۔۔

"ابا کیوں نہیں نظر آ رہے؟۔۔۔"

حارث کے سوال پہ جگن کی نظریں واپس آئیں۔۔۔

"وہ آج پچھلی گلی میں ایک آدمی کا دسویں کا ختم ہے۔۔اُدھر گئے ہوئے ہیں۔۔"

"اچھا پھر تو جلدی واپسی نہیں ہونے والی۔۔۔ چاہو تو ابھی وہاں جا کر دیکھ آؤ۔۔مرحوم کے گھر والے اتنے فکر مند نہیں ہوں گے جتنی دل جمعی سے میرے ابا کلام پاک پڑھ رہے ہونگے۔۔۔مرحوم کی روح کو ثواب پہنچانے کے لیے پر عزم۔۔۔ ہمیشہ سے ایسے ہی ہیں۔۔۔ جب ہم سب بھائی چھوٹے ہوتے تھے۔۔۔ابا کی ذات ہمارے لیے کسی ہیرو سے کم نہیں تھی۔۔ پورے محلے میں کسی کو کوئی کام ہوتا سیدھا ہمارے دروازے پہ۔۔۔امی کو دس دفعہ چائے بنانی پڑتی۔ پھر بھی اُنکی مہمان نوازی کم نہ ہوتی۔۔۔تاشفین نے پیچھے سے امی کا دامن تھاما ہوتا تھا۔۔۔جہاں جہاں جاتیں تاشفین بھی پیچھے پیچھے جایا کرتا۔۔۔فارس کی آمد کے بعد تاشفین بڑا جیلس ہوا کرتا تھا۔امی فارس کو اُٹھاتیں اور یہ فارس کو مارنا شروع ہو جاتا۔۔۔غصے کا ہمیشہ سے برا رہا ہے۔"

"پر حارث بھائی اسکو آپ سے اس طرح بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔۔۔"

جو خیال مسلسل تنگ کر رہا تھا۔۔۔جگن نے کہہ ہی دیا۔۔۔جواب میں حارث نے مکھی اُڑانے والے انداز میں ہاتھ مارا۔۔۔

"تم ٹینشن نہ لو۔۔۔اس وقت وہ غصے میں ہے۔۔۔ اور جب میں غصے میں ہوتا ہوں۔۔۔میں بھی اسکو اسی طرح ڈیل کرتا ہوں۔۔۔اب وہ جانتا ہے میں انتظار کر رہا ہوں۔۔ جان بوجھ کر زیادہ وقت لگا کر نکلے گا۔۔۔گھر پہ دہی ہے؟۔۔۔"

جگن نے ماتھے پہ ہاتھ مارا۔۔۔

"لیں باتوں میں لگ کر آپ سے کھانے کا پوچھنا ہی بھول گئی۔۔۔اس سے پہلے کہ آپ نفی کریں۔۔۔بتا دیتی ہوں۔۔۔مجھے آملیٹ بنانا آ گیا ہے۔۔چائے بھی بڑی اچھی ہو گئی ہے۔۔۔"

"لسی بنانی آئی؟۔۔۔"

"بنانی آئی نہیں مگر میں نے فریج کے اوپر ریسیپی لکھ رکھی ہے۔۔۔اسکو فالو کر کے بنا لیتی ہوں۔۔"

"آپکے لیے بنا کر لاؤں۔۔؟۔۔"

"لے آؤ۔۔۔ یہ تجربہ بھی کر لیتے ہیں۔۔۔لسی میڈ بائے جگن۔۔۔واہ۔۔۔ تمہیں یہاں پر اتنا پرسکون دیکھ کر تمہاری بہن کا ہارٹ فیل ہو جائے گا۔۔۔"

"اُف انکو بتائے گا کون۔۔۔"

"آخر ایک دن اسکو علم ہو ہی جانا ہے۔۔۔"

"تب کی تب دیکھی جائے گی۔۔۔ابھی تو لسی لاتی ہوں۔۔۔ اُتنی دیر آپ ٹی وی دیکھ لیں۔۔۔"

ٹی وی ریموٹ حارث کے سامنے میز پہ رکھ کر خود کچن کا رُخ کیا۔۔۔

سارا کُچھ جگ میں ڈال کر بلینڈر آن کیا۔۔۔تین جھٹکوں کے بعد محلول کو گلاسوں میں انڈیلا۔۔۔

چونکی تب جب باہر ہال سے حارث کی جھنجھلائی ہوئی آواز سُنائی دی۔۔

"میں جانتا ہوں آج کل تمہارا ہاتھ تنگ جا رہا ہے۔۔فارس کی فیس جانی ہے۔۔۔گھر کے اخراجات ایک طرف اس صورت میں بہتر نہیں کہ تم یہ رقم قبول کر لو۔۔۔"

جواب میں تاشفین کی غصے سے بھری آواز آئی۔۔۔

"تم میرے بھائی نہ ہوتے حارث تو اس وقت تمہاری زبان کاٹ کر تمہارے ہاتھ پہ رکھ دیتا۔۔۔ تم نے ہمیں کیا سمجھ لیا ہے؟۔۔میری طرف دیکھو اور بتاؤ کیا مجھے خیرات لگتی ہے؟۔۔۔"

"تاشفین کبھی عقل سے کام مت لینا۔۔۔جانتے بھی ہو یہ سات لاکھ کا چیک ہے۔۔ الماس کی بھی یہی خواہش ہے کہ یہ رقم تم لوگوں کے کام آجائے۔۔۔"

جگن سب وہیں چھوڑ کر کب باہر آئی اُسکو خود علم نہ ہوا۔صرف اتنا یاد رہا تاشفین سیدھے ہاتھ کا مکا بنا کر حارث کی جانب بڑھا تھا۔۔وہ اسکو مار دھاڑ کرتے دیکھ چکی تھی۔۔۔ دل ہی دل میں جان گئی تھی اگر تاشفین نے ہاتھ اُٹھا لیا۔تو حارث منہ سے خون تھوکتا یہاں سے جائے گا۔۔۔اور حارث کی بیوی اسکو اس حالت میں دیکھ کر تاشفین کی پکی دشمن بن جائے گی۔۔تیر جیسی تیزی سے وہ تاشفین اور حارث کے درمیان آئی۔۔۔

"آج میں تمہارے سارے ڈھیلے سکرو ٹائٹ کر کے تمہیں یہاں سے بھیجوں گا۔۔۔کمینے، تم سمجھتے ہو میں

بے خبر ہوں۔۔۔کل رات تمہارے گھر پارٹی تھی آدھے شہر کو تم نے اپنے گھر مدعو کیا ہوا تھا۔۔۔تمہاری بیوی اپنے جسم کی نمائش کرتی غیر مردوں سے ہنس ہنس کر باتیں کرتی رہی۔۔۔اور تم بے غیرت فخر سے سینہ چوڑا کیے داد لیتے رہے۔۔۔ پارٹی میں اعلان کیا گیا اتنی رقم اپنے بچوں کے سر سے وار کر چیرٹی کو دے رہی ہوں۔۔۔اور تم کو سارے شہر میں چیرٹی کا حق دار ایک میں ہی نظر آیا۔۔۔؟۔۔۔ مجھ پہ سات لاکھ کا رعب ڈال رہے ہو۔۔ تم اگر سات کروڑ بھی لاتے تب بھی تمہاری خیرات میری جوتی کی نوک پہ ہوتی۔۔۔لعنتی انسان! ادھر سے دفع ہو جا اس سے پہلے کہ تو میرے ہاتھوں مرے۔۔۔"

جگن کے درمیان میں آنے کی دیر تھی۔۔تاشفین کے قدم جہاں تھے وہیں رُک گئے۔۔۔ جگن کو اعتبار نہ تھا۔۔اُس نے تاشفین کے سینے پہ دونوں ہاتھ رکھ کر اسکو پیچھے دھکیلا۔۔۔پھر حارث کی طرف مڑی۔۔۔

" حارث بھائی مجھے انتہائی افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے۔۔پلیز آپ یہاں سے چلے جائیں۔۔"

" جگن تم اسکو سمجھاؤ۔۔اسکی اونچی ناک اور حد سے بڑھی انا اسکو کچھ فائدہ نہیں دے گی۔۔۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آتی جب اسکو پیسوں کی ضرورت ہے تو یہ مجھ سے مدد کیوں نہیں قبول کرتا۔۔"

جگن کے ہاتھ ابھی تک تاشفین کے سینے پہ دھرے تھے۔۔وہ جانتا تھا وہ سمجھ رہی ہے کہ تاشفین کو اس نے ہی روک رکھا ہے۔۔۔ورنہ حارث کی پٹائی ہو رہی ہوتی۔۔۔

حارث کی بات پہ جگن نے گردن سیدھی کر کے نظر اوپر اٹھا کر تاشفین کی جانب دیکھا۔۔جسکا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔

ایک پل کو دونوں کی نظر ملی۔۔۔

جگن نے اسکی آنکھوں میں سب دیکھ لیا۔۔۔ جو تکلیف حارث کے رویے نے دی تھی۔۔۔ جو مان توڑا تھا۔۔اور اس وقت وہ برداشت کی کس حد پہ کھڑا تھا۔۔۔

اس دفعہ جگن نے اپنے ہاتھ ہٹا لیے۔۔مڑی اور جب بولی تو حارث کو محسوس ہو گیا۔۔۔ یہ وہ جگن نہیں جسکو سالوں سے جانتا آ رہا تھا۔۔ بلکہ وہ جگن تاشفین تھی۔۔۔اور ویسے ہی بات کر رہی تھی جیسے تاشفین کی بیوی کرتی۔۔۔

" حارث بھائی اگر آپکو لگتا ہے کہ یہاں پر کسی کو کچھ سمجھنے کی ضرورت ہے تو وہ تاشفین ہے۔۔۔تب آپ براہِ مہربانی تشریف لے جائیں کیونکہ میں دل سے آپکی عزت کرتی ہوں۔۔اور میں نہیں چاہتی کہ میں کچھ ایسا بول دوں جس پہ بعد میں مجھے پچھتانا پڑے۔۔۔جاتے وقت اپنا چیک ضرور لیکر جایئے گا۔۔۔"

حارث نے دونوں پہ ایک نظر ڈالی اور آگے بڑھ کر میز پہ رکھا چیک پکڑ کر بیرونی دروازے کا رُخ کیا۔۔۔

جہاں اسرار احمد سے سامنا ہوا۔۔۔باپ کی ملامت کرتی نظروں نے سمجھا دیا کہ وہ سارے سین کو آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں۔۔۔

" مجھے آپ لوگوں کی مدد کر کے خوشی ہونی تھی۔۔۔مگر۔۔۔آپ لوگ۔۔۔"

حارث کی بات کاٹتے ہوئے اسرار احمد سختی سے بولے۔۔۔

" حارث جا کر اپنے مالی یا خانساماں کی مدد کرو۔۔۔ اللہ کے کرم سے ہم لوگ خود کفیل ہیں۔۔۔"

حارث مزید ایک لفظ بولے بغیر نکل گیا۔۔۔

اسرار احمد اپنی الیکٹرونک وہیل چیر کو چلاتے اندر آ گئے۔۔۔

تاشفین کچن میں چلا گیا تھا۔۔۔اور جگن بت بنی کھڑی تھی۔۔۔

آج اپنی بہن اور بہنوئی کا جو چہرہ دیکھنے کو ملا تھا۔۔۔اُس نے وقتی طور پر حواس سلب کر لیے تھے۔۔۔

" جگن بیٹی ایک گلاس پانی تو پلاؤ۔۔۔بہت پیاس محسوس ہو رہی ہے۔۔۔"

جگن نے دماغ جھٹکا۔۔۔اور بروقت بولی۔۔۔

" ابو میں نے لسی بنائی ہے اگر کہیں تو وہ لے آؤں۔۔؟۔۔"

اسرار احمد نے چونک کر جگن کو دیکھا۔۔۔

" جگن تم نے مجھے ابو بولا ہے؟۔۔یا میرے کان بجے ہیں۔۔؟۔۔"

تھوڑی دیر پہلے چہرے پہ نظر آنے والے دکھ اور اداسی کی جگہ حیرت اور خوشگواریت نے لے لی تھی۔۔۔اور یہی وہ چاہ رہی تھی۔۔۔

اپنی کامیابی پہ دھیرے سے مسکراتے ہوئے بولی۔۔

"ہاں تو جب آپکی ساری اولاد آپکو اسی لقب سے بلاتی ہے تو میں کیوں نہ کہوں۔۔۔"

جواب میں اسرار صاحب بھی مسکرا اٹھے۔۔۔

"اچھی بیٹی! میں تمہاری چالاکی خوب سمجھ رہا ہوں، میرا دھیان بٹا کر صورتحال کی تلخی کم کرنا چاہتی ہو۔۔۔"

"دیکھ لیں پھر۔۔۔ مسکرانے پہ مجبور کر دیا نا۔۔۔ ٹھہریں آپکے لیے لسی لاؤں۔۔"

اسرار احمد نے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔

وہ کچن میں آئی تو تاشفین کو مائیکرو ویو میں کچھ رکھتے پایا۔۔۔

وہ لسی کا گلاس لیکر واپس مڑ گئی۔۔۔ اور اسرار صاحب کو دینے کے بعد آکر تاشفین سے مخاطب ہوئی جو باؤل میں بچے دہی کو مکس کر رہا تھا۔۔

"ناشتے میں آملیٹ بنا دوں۔۔؟۔۔"

وہ اپنے دھیان میں مصروف تھا۔۔ جگن کے کیئے گئے سوال پہ چونکا۔۔۔

"اسکی ضرورت نہیں ہے۔۔ میں نے بریانی گرم کر لی ہے۔۔ وہی کھاؤنگا۔۔"

" وہ تو کل دوپہر میں بنی تھی۔۔ اب تک تو خراب ہو چکی ہوگی۔۔۔"

"فریج میں سے نکالی ہے۔۔ اور خراب نہیں ہے۔۔"

"پر تم باسی بریانی کیوں کھانا چاہتے ہو۔۔ جبکہ تازہ کھانا دستیاب ہے۔۔ پیٹ بھی خراب ہو سکتا ہے۔۔ خراب چاول بہت برا فوڈ پوائزن دیتے ہیں۔۔"

"میں اتنا اندھا تو نہیں ہوں۔۔ کہ تازہ اور باسی کھانے میں تمیز نہ کر سکوں۔۔۔"

"پر تاشفین بریانی میں نمک بہت تیز ہے۔۔"

"تو۔۔؟؟۔۔"

"تو یہ کہ مت کھاؤ۔۔"

وہ دہی میں پودینے کی چٹنی ملاتے ہوئے بولا۔۔۔

" کیا تم نے نہیں کہا تھا کہ تم نے میرے لیے بریانی بنائی تھی۔۔"

"ہاں کہا تھا۔۔"

"اور کیا میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ گھر آ کر کھاؤنگا۔۔؟۔۔"

"ہاں کہا تھا۔۔"

"تو پھر اتنے سوال وجواب کیوں کر رہی ہو۔۔۔؟۔۔"

"اچھا جیسے تمہاری مرضی کھالو۔۔پر پیٹ میں درد ہوا تو مجھے الزام مت دینا۔۔"

"نہیں دوں گا۔۔اور کچھ؟۔۔"

"ایک بات بتانی تھی اگر تم ناراض نہ ہونے کا وعدہ کرو تو۔۔"

تاشفین نے اسکو غور سے دیکھا۔۔۔

"بہت بولتی ہو۔۔۔"

"جب میں پریشان یا نروس ہوتی ہوں تو میری زبان اور دماغ کے درمیان کا کنکشن فیل ہو جاتا ہے۔۔"

"اب یہ بھی بتادو اس وقت پریشان ہو یا نروس۔۔؟۔۔"

"دونوں۔۔۔"

"پریشانی والی بات تو چلو سمجھ میں آتی ہے مگر نروس نیس کیسی؟۔۔۔"

"میں نے تمہارا فون صبح سے میوٹ کیا ہوا ہے۔۔۔کسی اسد نامی آدمی کی پچپاس کے قریب کالز آچکی ہیں۔۔۔اب خبردار جو تم مجھ پہ غصہ ہوئے سچ بتا رہی ہوں۔۔آئیندہ کبھی تمہارے لیے گرمیوں کی بھری دوپہر میں چولہے کے آگے جل کر بریانی نہیں بناؤنگی۔۔"

"یہ دھمکی دے رہی ہو یا مجھ پہ احسان کر رہی ہو۔۔؟۔۔"

"دیکھا بریانی چکھے بغیر ہی میرا مذاق اُڑا رہے ہو۔۔تم سے یہی امید تھی۔۔"

تاشفین نے پوز لیا اور بولا۔۔

"ایک کام کی بات بتاؤں۔۔۔؟۔۔"

جگن معصوم نظر آنے کی پوری کوشش کرتے ہوئے بولی۔۔۔

"کیوں نہیں۔۔۔"

"میرے فون میں صرف ایک اسد نام کا نمبر ہے۔۔۔اور جانتی ہو وہ کون ہے؟۔۔۔"

"استغفراللہ۔۔۔کہیں میری کسی سوتن کا نام تو اسد نہیں لکھا ہوا۔۔۔"

تاشفین نے وزن ایک ٹانگ سے دوسری پہ منتقل کیا۔۔۔

"ویری فنی۔۔۔۔تمہیں لطیفے سوجھ رہے ہیں۔۔۔اول تو تمہاری سوتن ابھی ہے نہیں اور اگر ہوتی تب بھی اسد کی کال اسکی کال سے اہم ہوتی۔۔۔"

"ہے کون یہ اسد خوش نصیب۔۔۔"

"میرا کولیگ ہے۔۔۔اور بغیر ضرورت کے اُسکو مس کالز مارنے کا شوق بالکل نہیں ہے۔۔"

"دھت تیری۔۔۔کھودا پہاڑ نکلا چوہا۔۔۔"

"چوہا نہیں نکلا کیونکہ تم نے اسکا قتل کر دیا تھا۔۔۔بھول گئی ہو۔۔۔"

"میں ان خوشگوار لمحات میں اُس منحوس گھڑی کو یاد کرنا نہیں چاہتی اسلیے ادھر ہی چپ کر جاؤ۔۔۔"

وہ دل پہ ہاتھ رکھ کر ایک پل کو آگے جھکا۔۔۔

"جو حکم ملکہ عالیہ۔۔۔اب کیا ناشتہ کر لوں۔۔۔؟۔۔"

"ہاں کیوں نہیں۔۔۔میں تمہارے لیے چائے بنا دیتی ہوں۔۔"

"ناشتے میں لسی یا پانی۔۔۔چائے صرف دوپہر میں پیتا ہوں۔۔۔"

"اوہ جب گرمی عروج پہ ہوتی ہے۔۔۔"

"ہاں اور گرمی کی وجہ سے نیند حملہ کرتی ہے۔۔۔تب چائے نیند بھگانے کے کام آتی ہے۔۔۔"

"اور جب آدھی رات سے زیادہ باہر رہتے ہو۔۔۔تب نیند کیسے دور رہتی ہے؟۔۔۔"

"تب تمہارے بارے میں سوچتا ہوں۔۔۔نیند خود بخود بھاگ جاتی ہے۔۔۔"

جگن نے اسکا انداز اپنایا۔۔۔

"ویری فنی! مگر میں اتنی بھی ڈراونی نہیں ہوں۔۔۔"

وہ دروازے کے قریب کھڑی تھی تاشفین نے اسکے اور اپنے درمیان کا فاصلہ ختم کیا عین اسکے سامنے رکا۔

"ہاں ٹھیک کہہ رہی ہو۔۔قریب سے دیکھنے پہ اتنی بھی ڈراونی نہیں دکھائی دیتی ہو۔۔ویسے تمہاری یاد کا اثر اسکے اُلٹ ہوتا ہے۔۔۔جب تم یاد آوٗ۔۔۔تو دل کہتا ہے۔۔۔یار کیا یہ فضول کے کاموں میں وقت برباد کر رہے ہو۔۔۔گھر جاوٗ۔۔اور اسکی آغوش میں سر رکھ کر زندگی کے سپنے دیکھو۔۔۔پر اچھی بات یہ ہے آج تک دل کمبخت کی ایک نہیں سُنی ہے۔۔۔بیچارہ اپنا مقام جانتا ہے۔۔"

تاشفین نے ناشتے والی ٹرے اُٹھائی اور کچن سے نکلتے ہوئے بولا۔۔

"آئیندہ فون کی بیل بند نہیں کرنی ورنہ ہماری لڑائی ہو سکتی ہے۔۔"

جگن نے اپنی رُکی ہوئی سانس بحال کی۔۔۔

پانی کا پورا گلاس خالی کر کے باہر آئی تو وہ فون پہ لگا ہوا تھا۔۔۔

ناشتہ میز پہ رکھا تھا۔۔اسرار احمد اسکے بالکل سامنے بیٹھے اخبار پہ نظریں دوڑا رہے تھے۔۔

علیک سلیک کے بعد کہہ رہا تھا۔۔

"اسد صاحب انتہائی معذرت خواہ ہوں۔۔اصل میں رات کو کہیں فون میوٹ پہ لگا رہ گیا تھا۔۔تھکاوٹ اتنی تھی کہ سونے سے پہلے دیکھنا بھول گیا۔۔سو کر اٹھا ہوں تو آپکی کالز دیکھی ہیں۔۔فرمایئے کیا حکم ہے۔۔؟"

کمرے میں بکھری چیزیں سمیٹ کر انکی جگہ پہ رکھتی وہ اسی کو سن رہی تھی۔۔جو وقفے کے بعد بولا۔۔

"نہیں گھر کا نمبر تو چل رہا ہے۔۔کیا آپ نے ٹرائی کیا تھا۔۔؟۔۔"

"اوہ۔۔۔پانچ دفعہ۔۔؟۔۔۔"

تاشفین کی سوالیہ نظریں میکانکی انداز میں جگن کی جانب اُٹھیں۔۔

جگن نے بلی کی طرح آنکھیں بند کرتے ہوئے ہاتھ کے اشارے سے پلگ نکلا ہوا ہونے کی اطلاع دی۔۔۔

تاشفین نے اپنے فارغ ہاتھ کی ہتھیلی کھول کر آسمان کی جانب اُٹھاتے ہوئے تاسف سے سر ہلایا۔۔

"اسد صاحب ہو سکتا ہے سیٹ میں کوئی خرابی آ گئی ہو۔۔میں لڑکوں سے بول دونگا آج ہی ٹھیک کر دیں

گے۔۔"

"چلیں پھر میں آدھے گھنٹے تک آپ کے پاس پہنچتا ہوں۔۔اللہ حافظ۔۔"

وہ کال بند کرنے کے بعد فون میز پہ ڈالتے ہوئے اسرار احمد سے مخاطب ہوا۔۔

"جو واقعے اس گھر میں ہو رہے ہیں۔۔انتہائی تشویش ناک ہیں۔۔"

"مجھے تو خوش آئند معلوم ہوتے ہیں۔۔"

"چلیں دیں اپنی بہو کو شہہ ،کل کو مجھے مت الزام دیجئے گا۔۔۔"

"میں جانتا ہوں۔۔تم پوری کوشش کر رہے ہو کہ میری توجہ اصل موضوع سے ہٹ جائے۔۔۔"

"مجھے میری کوشش میں کامیاب ہونے دیں۔۔صبح صبح ڈپرسڈ باتیں کرنے سے پرہیز ہی کرنا چاہیے۔۔"

اسرار احمد نے عینک کے فریم کے اوپر سے بیٹے کو غور سے دیکھا۔۔جو پوری توجہ سے کھانا کھا رہا تھا۔۔۔

"مجھے کیوں نہیں بتایا۔۔۔؟۔۔۔"

جگن کو خاک بھی سمجھ نہیں آئی کہ اسرار احمد تاشفین سے کیا پوچھ رہے تھے۔۔۔مگر پھر بھی سمجھنے کی کوشش میں آکرون سیٹر صوفے پہ ٹک گئی۔۔۔

"آپ کو پریشانی ہوتی۔۔۔"

"حارث کے علم میں یہ بات کیسے آئی۔۔۔"

"اُسکی بیوی نے بتایا ہوگا۔۔۔"

"اسکی بیوی کو کس نے بتایا۔۔۔؟۔۔"

ہاتھ میں پکڑی پلیٹ میں سے ایک ایک چمچ بھر کر اپنے منہ میں ڈالنے کے بعد پلیٹ میز پہ رکھی اور لسی کا گلاس تھام کر پیچھے کو آرام دہ حالت میں بیٹھ گیا۔۔۔

نوالہ پوری طرح چبا کر نگلنے کے بعد لسی پی۔۔اسرار احمد کے ساتھ ساتھ جگن بھی اُسی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

گلاس واپس رکھ کر باکس سے ٹشو نکال کر منہ صاف کیا۔۔۔

"ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں۔۔۔؟۔۔"

"میں نے تم سے سوال کیا ہے۔۔۔تم جواب دینے سے کترا کیوں رہے ہو۔۔۔؟۔۔"

" کترا نہیں رہا ہوں۔۔۔ابو۔۔مگر میں یہ باتیں دہرانے کا کوئی فائدہ نہیں دیکھ رہا۔۔۔"

"تم مجھے بتا رہے ہو یا؟۔۔"

تاشفین نے ہار مانتے ہوئے گہری سانس بھری۔۔۔

" میں نے بینک سے قرضہ مانگا تھا۔۔۔ دو شہادتیوں کی ضرورت پڑی۔۔ایک نام اپنے دوست کا دیا تھا۔۔دوسرا حارث صاحب کا دے دیا۔۔۔غلطی ہوگئی۔۔۔اپنے کسی اور دوست کا نام دے دیتا تو کام ہو جانا تھا۔۔۔حارث کے نام پہ بینک مینجر باچھیں کھلا کر بولا۔۔اسکی بیوی مسز حارث اسرار کی بہت قریبی دوست ہے۔۔۔مینجر نے حارث کی بجائے اسکی بیوی کو فون ملایا۔۔۔اور الماس صاحبہ نے وہی کیا جو اسکو کرنا چاہیے تھا۔۔۔میری قرضے کی درخواست یہ کہہ کر واپس کر دی گئی تھی کہ میری آمدنی کم ہے اور بینک اس وقت مجھے سات لاکھ دینے کا رسک نہیں لے سکتا۔۔۔"

دونوں باپ بیٹا ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھے جا رہے تھے۔۔۔اسرار احمد کا چہرہ بالکل سنجیدہ تھا جبکہ تاشفین کے چہرے پہ مسکراہٹ ناچ رہی تھی۔۔۔۔

" تمہارا قرضہ رکوانے کے بعد تمہیں سات لاکھ کا چیک بھیجنے والی بھی تو الماس ہی ہے۔۔۔ اسکو خیرات بول کر کیوں واپس کیا؟۔۔۔"

حارث کے سامنے انہوں نے تاشفین کا ساتھ دیا تھا۔۔مگر اب حقیقت جاننا چاہ رہے تھے۔۔۔

تاشفین کی مسکراہٹ غائب ہوگئی۔۔۔

جگن دم سادھے دونوں کو سن رہی تھی۔۔۔جو اسکی موجودگی کو یا تو بھول چکے تھے۔۔۔یا فراموش کر رہے تھے۔۔۔

" کل رات انکے گھر پہ پارٹی تھی۔۔۔"

" تمہیں کیسے پتا؟۔۔۔"

"الماس نے خاص طور پر میرے فون پہ میسج بھیج کر مجھے انوائٹ کیا تھا۔۔ "

" کیوں؟؟۔۔"

تاشفین نے میز پہ رکھا اپنا موبائل آن کر کے ان باکس میں موجود میسج پڑھ کر سُنا دیا۔۔۔

" اپنے بچوں کا سر صدقہ نکال رہی ہوں۔۔ضرور آنا۔۔۔سات لاکھ کی گارنٹی پکی ہوگی۔۔۔کیا ہوا جو بینک نے انکار کر دیا ہے۔۔"

وہ ہنستے ہوئے بولا۔۔

" زندگی میں پہلی دفعہ اپنے بڑے بھائی کا نام استعمال کیا تھا۔۔اور کیا منہ کے بل گرا ہوں۔۔۔حارث کا قصور نہیں ہے کیونکہ مجھے یقین ہے الماس نے اسکو کچھ بھی نہیں بتایا ہوگا۔۔وہ بس بیوی کی فرمائش پہ دم ہلاتا مجھے چیک دینے آ گیا۔۔ بیوقوف آدمی۔۔۔"

جگن نے اپنا خشک ہوتا گلا صاف کرتے ہوئے توجہ حاصل کی۔۔۔

جس میں وہ کامیاب بھی ہوئی۔۔اسرار احمد کے ساتھ ساتھ تاشفین نے بھی گردن موڑ کر اسکی جانب دیکھا۔۔۔تاشفین کی نظروں میں اجنبیت دیکھ کر جگن کی ریڑھ کی ہڈی میں سرد لہر دوڑ گئی۔۔۔مگر پھر بھی ہمت کر کے بولی۔۔۔

" الماس آپی آخر ایسا کیوں کرے گی؟؟۔۔"

اپنے سوال کے جواب میں اس نے تاشفین کے چہرے پہ طنزیہ مسکراہٹ دیکھی۔۔۔

" اگر مجھے یقین نہ ہوتا نا جگن کہ تم اندر سے بھی اتنی ہی معصوم ہو جتنی شکل سے نظر آتی ہو تو یقین مانو میں تمہاری بہن کے سارے قصور تمہارے پلڑے میں ڈال کر گن گن کر بدلے لیتا۔۔۔اسلیے تمہارے اس سوال کے جواب میں اتنا ہی کہوں گا اگر تمہاری الماس آپی اتنی ہی اچھی ہے تو اسکو بتائے بغیر یہاں کیوں موجود ہو؟"

اسکے بے دریغ لہجے اور الفاظ نے جگن کے چہرے کا رنگ فق کر دیا۔۔

کئی لمحوں تک تاشفین کی اجنبی آنکھوں میں دیکھتے رہنے کے بعد بڑی مشکل سے کچھ کہنے کو منہ کھولا ہی تھا جب اس نے ٹوک دیا۔۔۔

" میرے سامنے جھوٹ بول کر سرخرو ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔میں جانتا ہوں۔۔ڈنکے کی چوٹ پر

میرے پاس آنے کی تمہارے اندر جرات نہیں تھی۔۔ اور تمہاری بہن کسی صورت بھی تمہیں ان چھوٹی چھوٹی گلیوں میں رہنے والے تھرڈ کلاس لوگوں کے درمیان آ کر رہنے کی اجازت نہ دیتی۔۔۔اسلیے تم نے درمیان والا راستہ چُنا ہے۔۔"

دونوں کی جنگ کے دوران بڑے نامحسوس انداز میں اسرار احمد اپنے کمرے میں چلے گئے دروازہ بھی بند کر دیا۔۔۔

جگن آنکھوں میں پانی لیے اسکو غصے سے گھور رہی تھی۔۔

"یہ جھوٹ ہے۔۔"

"تم اب بھی یہ گیم کھیلنا چاہتی ہو۔۔؟؟ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ تم اپنے گھر پہ بتائے بغیر یہاں آئی تھی۔۔؟"

"یہ سچ ہے کہ میں کسی کو بتائے بغیر آئی ہوں مگر یہ سچ نہیں ہے کہ مجھ میں جرات نہیں ہے۔۔"

"اچھا۔۔۔؟۔۔ یہ بات ہے تو کیا تمہاری بہن کا نمبر ملا کر اس سے بات کرواؤں۔۔۔وہ بھی اپنے فون نمبر سے۔۔؟۔۔"

" آپی اور تمہاری جو بھی لڑائی ہے اُس میں مجھے کیوں گھسیٹ رہے ہو۔۔۔تمہارے سامنے میں نے حارث بھائی کے مقابلے میں تمہارا ساتھ دیا ہے۔۔۔اور ابھی تم کیا کہہ رہے تھے۔۔۔میری بہن کے کیئے کی سزا مجھے نہیں دو گے۔۔۔تو یہ کیا ہے؟۔۔۔میں یہاں تمہارے ساتھ کسی قسم کا کھیل کھیلنے نہیں آئی ہوں۔۔ تمہیں جاننے سمجھنے کے لیے آئی ہوں۔۔۔اور آج کے بعد اگر تم نے مجھے اپنی بھابھی کی شخصیت کے تناظر میں جج کیا یا میری نیت پہ شک کیا۔۔۔تو یاد رکھنا اس دفعہ تم مجھے چھوڑ کر نہیں جاؤ گے۔۔۔ بلکہ اس دفعہ میں خود تمہیں چھوڑ دونگی۔۔۔پھر تمہیں میری جرات کا اندازہ بھی ہو جائے گا۔۔ "

بات پوری کر کے وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کر بیڈروم میں بند ہو گئی۔۔

اُسکی نظروں سے وہ آنسو چھپا نہ رہ سکا جو جگن کے گال پہ بہتا نظر آیا تھا۔۔۔خود کلامی کرتے ہوئے بڑبڑایا۔۔۔

"تاشفین اسرار بڑے ہی بیہودہ انسان ہو یار۔۔۔کہاں کا غصہ کہاں نکال دیا۔۔۔نعمت خود چل کر گھر آئی

ہے۔۔۔ بیوقوف انسان قدر کر۔۔۔۔قدر۔۔۔!!۔۔۔ماں کے بعد پہلی دفعہ کسی عورت نے تیرے لیے شوق سے کھانا بنایا ہے۔۔۔پھر کیا ہوا جو نمک تیز تھا۔۔۔یا چاول بیچ بیچ میں سے کچے تھے۔۔۔اب مانگ معافی۔۔۔"

ابو کے بند دروازے کو دیکھ کر آواز لگائی۔۔۔

"والد صاحب آپ نے اچھا نہیں کیا۔۔۔مشکل وقت میں اکیلا چھوڑ کر بھاگ گئے۔۔۔"

اُٹھ کر جگن کے دروازے کے ہینڈل پہ ہلکا سا دباؤ ڈال کر دروازہ وا کیا۔۔

سامنے وہ دونوں ٹانگیں کرسی پہ رکھ کر ان کے گرد بازو لپیٹے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

جگن نے ایک دفعہ بھی اسکی جانب نہیں دیکھا۔۔۔دونوں گالوں پہ نمی تھی۔۔۔

تاشفین نے اپنے پیچھے دروازہ بند کیا۔۔۔

قدم قدم چلتا عین اسکی کرسی کے سامنے رُکا۔۔۔

دونوں بازو سینے پہ باندھ کر ایک ہاتھ ٹھوڑی کے نیچے رکھ کر پر سوچ نظروں سے اسکو دیکھنے لگا۔۔جو اسکے پیروں کو دیکھ کر سوچ رہی تھی۔۔۔

پیر پیارے ہیں۔۔۔؟ یا جوتا؟۔۔۔پھر اپنی سوچوں میں ہی خود کو جواب دیا۔۔۔

" عام سی سینڈلز ہیں۔۔۔مگر اسکے پیروں میں خاص لگ رہی ہیں۔۔۔ مجھے اسکو ایسی سینڈل گفٹ کرنی چاہیے جو اسکے پیروں سے زیادہ پیاری ہو۔۔۔"

وہ جو جگن کا چہرہ پڑھ رہا تھا۔۔۔اسکی نظریں اپنے پیروں پہ جمی دیکھ کر حیران ہوا۔۔۔ایک قدم پیچھے ہوا۔۔۔جگن کی نظروں کی سمت پھر بھی نہیں بدلی۔۔۔

"اگر جوتے اتنے پسند آگئے ہیں تو تم رکھ لو۔۔"

"جوتوں کا نمبر کیا ہے؟۔۔۔"

تاشفین کو مزید حیرت ہوئی۔۔۔نیم مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔۔۔

"ساڑھے دس نمبر ہے مگر میں مارکیٹ میں پتا کروا دونگا۔۔۔تمہارے سائز کے بھی مل ہی جائیں گے۔۔۔

تمہارے جوتے کا کیا نمبر ہے؟۔۔۔"

"ساڑھے سات۔۔۔مگر تھینک یو ویری مچ مجھے یہ جوتے ایسے بھی پسند نہیں ہیں۔۔"

"تو پھر اتنے غور سے انکا جائزہ کیوں لے رہی تھیں۔۔۔؟۔۔"

ناراض ناراض سی جگن نے سر نفی میں ہلایا۔۔۔

"جوتوں کا نہیں۔۔۔"

"تو۔۔؟۔۔"

"پپ۔۔۔پیروں کا۔۔۔"

"ایم سوری۔۔۔جوتا گفٹ کر سکتا تھا۔۔پیر نہیں دے سکتا ہوں۔۔کیونکہ میرے پاس بھی انکا ایک ہی جوڑا ہے۔۔۔"

جگن نے بڑی کوشش کی کہ ہنسی نہ نکلے مگر لب مسکرا اُٹھے۔۔۔

"ایک بات بولوں۔۔۔؟۔۔۔"

جگن نے نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔

"سُن لو تمہاری تعریف کرنے لگا ہوں۔۔۔"

جگن نے اب کے پھر سر نفی میں ہلا دیا۔۔

"جیسے تمہاری مرضی۔۔۔کیا اب اپنی دوستی سمجھوں؟۔۔"

تاشفین نے اپنی سیدھی ہتھیلی جگن کے سامنے پھیلائی۔۔۔

جگن نے نہ نظر اٹھا کر دیکھا نہ اسکا بڑھا ہوا ہاتھ تھاما۔۔بس نفی میں گردن ہلا دی۔۔۔

"تو دوستی بحال کیسی ہو سکتی ہے؟۔۔۔"

"ایک شرط پہ ہاتھ ملا سکتی ہوں۔۔۔"

" کیسی شرط؟۔۔۔"

اب کے جگن نے گردن اٹھا کر تاشفین کی نظروں میں دیکھا۔۔۔تاشفین نے سوچا بہتر تھا یہ نظریں نیچی ہی

رکھتی۔۔۔جگن کرسی چھوڑ کر اسکے سامنے کھڑی ہو کر آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

"مجھے اس گھر کا فرد ماننا ہوگا۔۔۔"

"لو یہ کیا بات ہوئی۔۔۔ظاہری بات ہے تم اس گھر کی فرد ہو۔۔۔بس اتنی سی بات؟۔۔۔"

جگن نے پھر نفی میں گردن ہلائی باب کٹ بالوں میں ایک دفعہ پھر ہلچل مچی۔۔۔

"پھر۔۔۔؟۔۔۔"

جگن نے ہاتھ اوپر اٹھا کر تاشفین کے گریبان کا اوپر سے نچلا بٹن بند کیا۔۔۔بٹنوں والی پٹی پہ انگلی پھیر کر نا نظر آنے والے بل دور کیئے۔۔۔

تاشفین کی نظریں اسکے ہاتھوں کی حرکت سے ہوتی ہوئی اسکے چہرے پہ واپس آئیں۔۔۔

"جگن۔۔۔تم ایسا ویسا کوئی مطالبہ نہیں کرو گی۔۔۔جو سوچ رہی ہو۔۔۔وہ ناممکن ہے۔۔۔"

جگن نے اپنی سنجیدہ نظریں اٹھا کر تاشفین کو چیلنج کیا۔۔

"کیوں ناممکن ہے؟۔۔۔قرضے کے طور پہ لے لو۔۔۔جب تمہارے پاس ہوں مجھے واپس کر دینا۔۔۔"

"لے لیتا اگر مجھے ضرورت ہوتی۔۔۔"

"اچھا۔۔۔چند منٹ میں کیا بدل گیا۔۔۔؟۔۔۔"

"میں نے اسد کے نام پہ قرضہ مانگ لیا تھا۔۔۔ایک دو دن میں رقم مل جانی ہے۔۔۔"

"تم جھوٹ بول رہے ہو۔۔۔"

"بحث مت کرو۔۔۔میں تمہارے پیسے قبول نہیں کر سکتا۔۔۔؟۔۔۔"

"کیوں۔۔۔؟۔۔۔"

"میری پیاری جگن یہ جو تمہارا شوہر ہے نا۔۔۔اسکے پاس صرف ایک ہی قیمتی چیز ہے۔۔۔اسکی خودداری۔۔۔اگر خودداری نہ بچی تو مرد کے پاس رہا ہی کیا؟۔۔۔

"تاشفین میاں بیوی کے درمیان کیسی خودداری؟۔۔۔میرا سب کچھ تمہارا ہے۔۔۔اور تمہارا سب کچھ میرا ہے۔۔۔"

تاشفین نے انگلی کے پوروں سے جگن کی آنکھوں میں آتے بال اسکے کان کے پیچھے اڑسے۔۔۔

"جگن۔۔۔تمہاراسب کچھ تمہارا۔۔اور میرا سب کچھ بھی تمہارا۔۔۔۔"

"یہ بول کر تم مجھے غیریت کا احساس دلا رہے ہو۔۔۔"

"کیسے سمجھو گی۔۔۔"

"کم از کم میرے حق مہر والی رقم تو لے سکتے ہونا۔۔۔"

"میں چاہتا ہوں۔۔۔"

"کیا چاہتے ہو۔۔۔"

"میں چاہتا ہوں۔۔۔کہ تم فرض کرو۔۔۔تم ایک غریب باپ کی بیٹی ہو۔۔۔ بینک میں ایک اکاؤنٹ تک نہیں ہے۔۔۔تھوڑا سا مشکل وقت ہے۔۔۔ یہ گزر جانے دو۔۔۔تمہیں ہر آسائش دینے کی کوشش کرونگا۔۔"

"تاشفین۔۔۔۔چلو فرض کیا غریب باپ کی بیٹی ہوں۔۔ پر کیا یہ بھی فرض کروں کہ میں جاب نہیں کرتی ہوں؟۔۔۔ میرے اکاؤنٹ میں میری تنخواہ جمع پڑی ہے۔۔۔میرا جیب خرچ ڈیڈی کی طرف سے ملتا ہے۔۔۔ جو پیسے تمہیں دینا چاہ رہی ہوں۔۔۔وہ میرے ذاتی پیسے ہیں۔۔۔ڈیڈی کے نہیں ہیں۔۔ اور تم یہ بات جانتے ہو کہ آج کل عام سی بات ہے میاں بیوی دونوں جاب کرتے ہیں۔۔۔"

"چلو ٹھیک ہے۔۔۔اگلی دفعہ جب مجھے ضرورت پڑی سیدھا تمہارے پاس آؤنگا۔۔۔مگر ابھی تو تم یہ فارس لوگوں کی شاپنگ اور یہ بک شیلف جیسے سارے سٹنٹ بند کرو۔۔۔"

"اچھا پر میں سوچ رہی تھی نرگس کی شادی سے پہلے پہلے سارے گھر کا پینٹ نیا کروا دیں گے۔۔۔"

"وہ کس لیے؟۔۔۔"

ابو کہہ رہے تھے۔۔۔ ہوسکتا ہے پھوپھو لوگوں کے مہمان ہماری طرف بھی رکیں تو اچھا لگے گا نا نیا پینٹ ہوا ہوگا۔۔۔سارے کمرے دوبارہ سے فرنشڈ کرونگی۔۔۔کتنا مزا آئے گا۔۔۔"

تاشفین نے ٹوکنا چاہا مگر جو خوشی جگن کی آنکھوں میں نظر آ رہی تھی۔۔۔اس خوشی نے زبان پہ آئے جملے کو بدل دیا۔۔۔اب وہ کچھ یوں بولا۔۔۔

"فارس سے کہہ دونگا۔۔۔وہ پینٹ والے کا انتظام کروا لے گا۔۔اسکے علاوہ جو سامان چاہیے ہو اسی کو لسٹ بنا دینا میں پیسے دے دونگا۔۔۔"

"اپنے پاس رکھو اپنے پیسے جب تم میری مدد لینے کے لیے رضا مند نہیں ہو تو میں کیوں تمہاری مدد لوں۔۔"

وہ کچھ کہنے والا تھا۔۔جب باہر ہونے والی اطلاعی گھنٹی نے خاموش کروا دیا۔۔۔

بے اختیار اپنے ہاتھ پہ بندھی گھڑی پہ نظر ڈالی۔۔۔

"تم نے باتوں میں لگا کر مجھے اچھا خاصا لیٹ کروا دیا ہے۔۔۔مجھے لگتا ہے ڈرائیور انتظار کرنے کے بعد گھر آ گیا ہے۔۔۔"

وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا۔۔۔

تاشفین نے دروازہ کھولا سامنے نرگس کو کھڑے پایا۔۔۔

"ارے تاشفین بھائی۔۔۔ آپ ابھی تک کام پہ نہیں گئے۔۔۔؟۔۔"

تاشفین نے سائیڈ پہ ہو کر نرگس کو راستہ دیا۔۔

"بس نکل ہی رہا تھا۔۔۔آؤ اندر آ جاؤ۔جگن اپنے کمرے میں ہے۔۔۔"

نرگس کے سر سے اپنی امی کی تاشفین کو داماد بنانے والی خواہش جو تلوار کی طرح لٹکتی تھی۔۔۔تاشفین کی شادی کے بعد سے وہ تلوار ہٹ چکی تھی۔۔۔ورنہ وہ ہمیشہ تاشفین سے کتراتی رہی تھی۔۔۔

" آپ نے کل سب کو بہت پریشان کیا تھا۔۔۔خاص کر بھابھی اور عباس کی طرف تو دیکھا نہیں جا رہا تھا۔۔۔اگر فارس گھر پہ موجود نہ ہوتا تو یہاں پہ ایک نیا ہی ڈرامہ بنا ہونا تھا۔۔۔سارا محلّہ ادھر جمع تھا۔۔۔وہ تو فارس نے سب کو ڈانٹ کر گھر بھیج دیا۔۔۔اماں صبح ہی آپکو دیکھنے آ رہی تھیں۔۔۔راستے میں پھر فارس مل گیا۔۔۔اماں کو واپس گھر بھیج دیا۔۔۔"

تاشفین جو اپنا والٹ وغیرہ چیک کرر ہا تھا۔۔ہاتھ وہیں رُک گئے۔۔۔دل ہی دل میں فارس کا شکر گزار تو ہوا ہی مگر اپنے سے چھوٹے پہ پیار بھی بہت آیا۔۔۔ حالانکہ عام طور پہ فارس لاأبالی مشہور تھا۔۔۔مگر ایسے مواقع پہ وہ ثابت کر دیتا تھا کہ تاشفین اس پہ بھروسہ کر سکتا تھا۔۔۔

"پریشانی کی کوئی بات نہیں تھی۔۔۔پر کام ہی ایسا ہے۔۔بندہ چاہتے ہوئے بھی ایسے وقت سے بچ نہیں سکتا۔۔۔ مجھے خوشی ہے فارس نے میری خلاصی کروادی۔۔۔"

جگن باہر آئی ،نرگس پہ نظر پڑتے ہی چہرے پہ مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔۔

"نرگس پھوپھو کی طبیعت اب کیسی ہے۔۔رات انکا بی پی لو ہو گیا تھا۔۔۔"

"جیسے ہی تاشفین بھائی کی گاڑی گلی میں رکی تھی۔۔اماں کا بی پی خود بخود ٹھیک ہو گیا تھا۔۔۔کہہ رہی تھیں ہلکی سی کھڑکی کھول کر تاشفین کی ایک جھلک دیکھ لی تھی۔۔۔صبح تین بجے آیا تھا۔۔۔اور تھکا ہوا لگ رہا تھا۔۔ اسلیے اسکو روک کر کچھ نہیں پوچھا۔۔۔"

جگن کو حیرت ہوئی جسکا اظہار کرتے ہوئے بولی۔۔۔

"ہاں یہ رات کو اسی وقت آئے تھے۔۔۔تو کیا پھوپھو سارا وقت انکے انتظار میں بیٹھی رہی تھیں سوئیں نہیں وہ۔۔۔؟۔۔"

" بھئی اماں کو تب تک چین کی نیند نہیں آتی جب تک انکا بھتیجا گھر نہیں آ جاتا۔۔۔خاص کر جب سے پولیس کی نوکری شروع ہوئی ہے اور یہ کل تیسرا واقعہ ہو گیا ہے۔۔۔لمبی لمبی تسبیح پڑھی جاتی ہے سجدے ہو رہے ہیں۔۔۔ بس ایک ہی دعا۔۔۔یا اللہ میرا بن ماں کا بچہ خیر سے گھر آئے۔۔۔وہ کہتی ہیں کہ تاشفین کی کونسا گھر پہ ماں بیٹھی ہوئی ہے جو اسکی سلامتی کے لیے دعائیں کرے اسلیے ممانی جی کے حصے کی دعائیں ماں کرتی ہیں۔۔۔"

جگن کو گلے میں آنسوؤں کا گولا۔۔۔اٹکتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔کل جس قسم کی صورتحال کا سامنا ہوا تھا۔۔ اسکے تناظر میں پھوپھو کی بات سیدھی دل پہ لگی تھی۔۔۔

"چلو اب بس کرو۔۔۔خبرنامہ ہی سنانے بیٹھ گئی ہو۔۔۔"

تاشفین جو ابو کو دیکھنے گیا تھا۔۔انکو سوتا پا کر واپس آیا۔۔۔اب اپنے کمرے کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے ایک پل رک کر نرگس کو خاموش کروایا۔۔۔

اور نظر جگن پہ ڈالی جو نچلا ہونٹ دانتوں سے چبا رہی تھی۔۔۔

" لیں بھلا میں نے کونسا خبر نامہ سنایا ہے۔۔ سچ بات ہی بتا رہی ہوں۔۔ اچھا بھابھی میں دس منٹ میں صفائی کرتی ہوں۔۔ اتنی دیر تم تیار ہو جاؤ۔۔ پھر شاپنگ کے لیے چلیں گے۔۔۔ اماں کہہ رہی ہیں یہ جو پچھلی گلی میں مستری نذیر کی بیٹیاں اڈے پہ نقشی دبکی کا کام کرتی ہیں نا ان سے میرا لہنگا بنوا دیں گی۔۔۔ اللہ قسم میں تو نہ وہ لہنگا پہنوں۔۔ پرانے زمانے کے ڈیزائن۔۔۔ نہ کوئی منہ نہ متھا۔۔۔ شادی کونسا روز روز ہونی ہوتی ہے۔۔۔ ایک دفعہ شادی ہونی ہے۔۔۔ اسلیے جو جو میرے ارمان ہیں وہ سب پورے کرونگی۔۔۔۔ "

" اگر تم ابھی کے ابھی چپ نہ ہوئیں تو ارمان پورے کرنے سے پہلے ہی اللہ کو پیاری ہو جاؤ گی۔۔۔ "

نرگس سمجھی تھی تاشفین اپنے کمرے میں چلا گیا ہے۔۔۔ مگر اب اسکی برہم آواز سن کر اچھل پڑی۔۔۔

" ہائے اللہ بھائی سن رہا تھا۔۔۔ میں نہ جانے کیا کیا بکواس کر گئی۔۔۔ تاشفین بھائی بندہ کھانس کے اپنی موجودگی کی خبر دے دیتا ہے۔۔ "

" یہ جو چوکھٹے پہ موٹے موٹے بٹن لگے ہوئے ہیں۔۔۔ اگر انکا استعمال کر لو تو کسی کو کھانسنے کی ضرورت نہ پڑے۔۔۔ "

تاشفین کی بات پہ نگی چُپ چاپ جھاڑو پکڑ کر حسیب اور فارس کے کمرے میں گھُس گئی۔۔۔

جگن کی ہنسی بے اختیار تھی۔۔۔

تاشفین نے واش روم میں جا کر ایک دفعہ پھر دانت برش کئے۔۔۔ بالوں پہ گیلا ہاتھ پھیرنے کے بعد ہیر برش سے بال سیٹ کئے۔۔۔

" آج لنچ میں کیا کھاؤ گے؟۔۔۔ "

وہ واش روم سے نکل رہا تھا۔۔۔ جب جگن کمرے میں آئی۔۔

" تم شاپنگ پہ جا رہی ہو۔۔۔ لنچ کی فکر نہ لو۔۔ فارس کچھ نہ کچھ بنا لے گا۔۔ یا بازار سے منگوا لینا۔۔۔ اس نے اپنا والٹ کھول کر ہزار ہزار کے چند نوٹ نکال کر جگن کی طرف بڑھائے۔۔۔

" یہ کیوں دے رہے ہو۔۔؟۔۔ "

" گھر میں ضرورت پڑ سکتی ہے۔۔۔ عام طور پہ ابو کو دیتا ہوں۔۔۔ آج تم رکھ لو۔۔۔ "

"تو ابو کو ہی دو میں نہیں لے رہی۔۔۔"

" کیا کم ہیں۔۔؟۔۔"

" یہ بات نہیں ہے۔۔۔ مجھے پیسوں کی ضرورت ہوئی تو ابا سے ہی لے لونگی۔۔۔ابھی تو میرے پاس ہیں۔۔"

" میں ابا کے کمرے میں گیا تھا۔۔وہ سو رہے ہیں۔۔ یہ تم رکھ لو یا انکو دے دینا۔۔مگر میرے لیے لنچ مت بنانا۔۔"

" کیا چاول اتنے برے لگے ہیں کہ لنچ نہ بنانے کا بول رہے ہو۔۔"

تاشفین نے غور سے جگن کو دیکھا۔۔۔

ہلکے پیازی پرنٹ دو پٹہ سیٹ میں باب کٹ بالوں والی جگن۔۔۔

تاشفین نے ناک کے ذریعے گہری سانس اندر کھینچی۔۔۔

" تم پل پل مجھے حیران کر رہی ہو۔۔۔"

"وہ کیسے۔۔۔؟۔۔۔"

" مجھے دیر ہو گئی ہے۔۔۔آج تک کبھی اتنا لیٹ نہیں آفس گیا ہوں۔۔۔"

" اپنے آفس والوں کو بولو اگر وہ تمہیں صبح کے تین بجے چھٹی دیں گے۔۔۔تو تم نہ صرف لیٹ آفس جاؤ گے۔۔۔بلکہ تم ریزائن کر دو گے۔۔۔"

" میں ریزائن کرونگا۔۔؟۔۔۔"

" ہاں۔۔؟۔۔۔"

" اب تم پھر مجھے باتوں میں لگا رہی ہو۔۔۔ "

" تم کس قدر خوش فہم انسان ہو۔۔۔"

ایک پل کو تاشفین کی گہری ہنسی گونجی۔۔۔اگلے پل وہ کمرے سے باہر تھا۔۔۔

" کہیں جانا ہو تو اپنے بہنوئی کو گاڑی بھیجنے کے لیے فون مت کرنا۔۔۔اندر ڈریسنگ ٹیبل کے دراز میں

گاڑی کی چابی پڑی ہے۔۔۔اور گاڑی باہر بازار میں پارک ہے۔۔۔اکیلی جانا چاہو تو کوئی بات نہیں پر مجھے تسلی رہے گی اگر فارس یا حسیب میں سے کسی کو ساتھ لے جاؤ۔۔۔میں جانتا ہوں۔۔۔تم اکیلی اپنی گاڑی میں آنے جانے کی عادی ہو۔۔۔پر چونکہ ابھی تم یہاں کی گلیوں سے واقف نہیں ہو میں نہیں چاہتا تمہیں کوئی پریشانی ہو۔۔۔"

"اگر تمہیں میری پریشانی کی فکر ہے تو رات گئے تک گھر سے باہر مت رہنا۔۔۔"

باہر گلی میں نکل کر وہ رُکا۔۔۔

مڑ کر دروازے کے دوسری جانب کھڑی جگن کو دیکھا۔۔۔وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ اسکے پیچھے آ رہی ہے چند پل خاموش نظروں سے اسکا چہرہ پڑھا۔۔۔پھر ہلکے سے لب پھیلے گال کا ڈمپل نمایاں ہوا۔۔۔

"السلام علیکم۔۔۔"

وہ آگے بڑھ گیا۔۔۔جگن کے لب بڑبڑائے۔۔۔

"وعلیکم السلام اور فی امان اللہ۔۔۔۔"

دروازہ بند کرتی تیز تیز قدموں سے واپس اپنے کمرے میں آئی۔۔۔

نرگس بھی پیچھے تھی۔۔۔

"بھابھی! صفائی بس مکمل سمجھو اور تیار ہونے کی کرو۔۔۔"

جگن اپنے ہینڈ بیگ سے اپنا بند پڑا موبائل نکالتے ہوئے بولی۔۔۔

"تیار بھی ہوتی ہوں۔۔۔پر پہلے مجھے حارث بھائی کی تو ذرا خبر لینے دو۔۔۔ ایک بات انکے پیٹ میں ٹک سکی۔۔۔"

نرگس نا سمجھی سے پہلے تو اسکو دیکھتی رہی پھر اسکو فون میں مصروف دیکھ کر اپنے کام کو لگ گئی۔۔۔

"السلام علیکم۔۔۔جگن بول رہی ہوں۔۔۔"

"وعلیکم السلام تم نہ بتاتی تو مجھے کب پتا چلنا تھا کہ جگن بول رہی ہو۔۔۔"

"مذاق کے موڈ میں بالکل نہیں ہوں۔۔۔آپ سے لڑائی کرنے کو کال کی ہے۔۔۔"

"اچھا صبح والے رویے کے بعد بھی کچھ بچا ہے کہنے کو۔۔۔؟۔۔۔"

"صبح تو میں نے کوئی بات ہی نہیں کی تھی۔۔۔"

"ہاں ہاں مجھے گھر سے جانے کا تو صرف تاشفین نے بولا تھا۔۔۔تم نے تو بلکہ اسکو منع کیا تھا کہ میرے بھائی کو ایسے گھر سے جانے کا نہ بولیں وہ ہرٹ ہوگا۔۔۔"

"حارث بھائی صبح جو کچھ بھی ہوا اسکے پیچھے آپکی عزیز از جان بیگم کا ہاتھ ہے میرا نہیں۔۔۔اور اس بات کو چھوڑیں میں نے فون پرسنل ریزن کی وجہ سے کیا ہے۔۔۔بھائی ہوتے ہوئے آپ نے مجھے دھوکا دیا ہے۔"

"ہیں کیا بول رہی ہو۔۔؟۔۔"

"میں نے آپ سے ایک دن گاڑی کیا منگوالی آپ نے اٹھا کر تاشفین کو بھی بتا دیا۔۔۔یعنی آج کے بعد بندہ آپ سے کوئی فیور نہ مانگے۔۔۔"

دوسری طرف حارث نے گہری سانس لی۔۔۔

"جگن ایک سیکنڈ کے لیے تم نے مجھے پریشان کر دیا تھا۔۔۔پاگل لڑکی میں نے تاشفین کو نہیں بتایا تھا۔"

"تو پھر کس نے بتایا۔۔۔آپ کو پتا ہے ابھی ابھی وہ مجھے کہہ کر گیا کہ آئندہ گاڑی کی ضرورت ہو تو اپنے بہنوئی سے منگوانے کی بجائے اسکی گاڑی لیکر جاؤں۔۔۔۔"

"اُس دن تاشفین یہاں میرے آفس میں تھا جب تمہاری کال آئی تھی اس نے میرے سیل پہ تمہارا نام دیکھ کر کال آن کر کے سپیکر لگایا تھا۔۔۔بلکہ میرا فون ہی اٹھا کر کھڑکی سے باہر پھینک دیا تھا۔۔۔"

دو پل کو اسکی بولتی بند ہوگئی۔۔۔سوچتے ہوئے بولی۔۔۔

"حارث بھائی۔۔۔یہ جو آپکا بھائی ہے ناں۔۔۔"

"اچھا اب وہ میرا بھائی ہوگیا ہے۔۔اور صبح جب اسکے ساتھ کھڑی ہوئیں تھیں تب کیوں نہ یاد آیا۔۔۔"

"وہی تو بتانے جا رہی ہوں۔۔۔سُن تو لیں۔۔۔ساری باتوں کا آپکو بھی علم نہیں ہے۔۔۔تاشفین نارمل موڈ میں جیسا ہوتا ہے ناپرسکون ٹھہرے پانی جیسا۔۔۔غصے میں اسکے اُلٹ ہوتا ہے۔۔۔اس لیے میں آپکے اور اسکے درمیان آئی تھی ۔۔۔حارث بھائی اس نے آپ کی پٹائی کر دینی تھی۔۔۔"

اس کی بات پہ دوسری طرف حارث ہنسا اور ہنستا چلا گیا۔۔۔

وہ دکھ سے بولی۔۔۔

" آپکو میری بات مذاق لگ رہی ہے۔۔۔"

ہنسی کے درمیان حارث بولا۔۔۔

" نہ بالکل بھی نہیں میں اپنے بھائی کو جانتا ہوں۔۔۔مگر مجھے حیرت اس بات کی ہوئی ہے کہ تمہیں کیسے پتا چلا کیا اس نے تم پہ غصہ کیا؟۔۔۔"

" نہیں میری وجہ سے کسی اور پہ کیا تھا۔۔۔وہ چھوڑیں ایک کام کی بات سُنیں ۔۔۔آپ نے آج پیسے دینے کا جو طریقہ اپنایا ہے۔۔۔اس سے تاشفین کے ساتھ ساتھ ابو کے جذبات بھی ہرٹ ہوئے ہیں ۔۔۔آپکو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔"

" یار اس میں آخر حرج کیا تھا۔۔۔۔"

" آپکو پتا ہے الماس آپی نے تاشفین کا بینک لون رکوا دیا تھا۔۔۔آپ کی بیوی نے اچھا نہیں کیا ہے ۔۔۔۔میں اسکو اس بات کے لیے معاف نہیں کرونگی ۔۔۔اور آپ نے بھی الماس آپی کی ہر اچھی بُری بات مان مان کر اسکو سر پہ چڑھا لیا ہوا ہے۔۔۔ پر میں برداشت نہیں کرونگی اگر آئندہ اس نے کبھی تاشفین کو نیچا دکھانے کے لیے کوئی الٹی سیدھی حرکت کی۔۔۔"

" جگن۔۔۔۔بولے جا رہی تھی۔۔۔مگر دوسری طرف حارث کو اسکی بات میں کوئی ربط نہ ملا۔۔۔اسلیے ذرا تیز آواز میں جگن کو ٹوکتے ہوئے بولا۔۔۔۔

" خدا کا نام لو لڑکی تم کب سے اتنی باتونی ہو گئی ہو۔۔۔اور یہ قرضے کا کیا قصہ ہے اگر نا گوار نہ گزرے تو اس پہ روشنی ڈال دو میرے پلے کچھ نہیں پڑا۔۔۔"

" کیا میں بہت زیادہ بول رہی ہوں۔۔۔؟۔۔۔ اصل میں میں مصروف ہوں۔۔۔وقت کم ہے اس لیے جلدی جلدی سب کچھ بتا رہی ہوں۔۔۔"

اس نے مختصر لفظوں میں ساری بات حارث کے گوش گزار دی ۔۔۔۔

"اچھا حارث بھائی ابھی فون رکھ رہی ہوں۔۔۔نرگس آئی ہوئی ہے۔۔۔اچھا نہیں لگتا کہ میں اسکو وقت دینے کی بجائے فون پہ مصروف رہوں۔۔۔آپکے ساتھ دوبارہ بات ہوگی۔۔۔اللہ حافظ۔۔۔۔"

حارث کو سوچتا ہوا چھوڑ کر وہ فون رکھ کر نرگس کو ڈھونڈنے نکلی۔۔۔۔

☆......☆......☆

مجھے باہر نکالو۔۔۔۔"

" مجھے کیوں پکڑا ہے؟۔۔"

اُس کے ہاتھ پیر مکمل طور پر رسیوں سے جکڑے ہوئے تھے۔

" کوئی ہے۔۔۔؟!!۔۔"

" خُدا کے لیے مجھے اس قبر سے نکالو۔۔۔میں مرنا نہیں چاہتا ہوں۔"

"سُن رہے ہو؟ جو چاہتے ہو میں تمہاری ہر بات ماننے کو تیار ہوں۔ جتنے پیسے چاہیے ہیں بتاؤ میں دینے کو تیار ہوں۔ پر مجھے جانے دو۔"

" ہیلو۔۔۔۔!!۔۔۔"

" تمہیں اللہ کا واسطہ ہے۔ مجھے چھوڑ دو۔"

وہ اونچی آواز میں رونے لگا۔

اُسکے آنسو آنکھوں پہ بندھی پٹی میں گم ہوتے گئے۔ نہ کسی کو دادرسی کے لیے آنا تھا۔ نہ کوئی آیا۔ وہ وقت کا شمار بھول چُکا تھا۔ پتا بھی نہیں چلتا تھا کہ دن ہے یا رات۔ ہر وقت گھپ گھیر، چارسو اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔

چیخ چیخ کر تھک جاتا تو تھک ہار کر غنودگی میں ڈوب جاتا۔ پھر ہوش آتا تو وہی کام پھر سے شروع کر دیتا۔ مگر فائدہ کوئی نہ ہو رہا تھا۔

صبح شام اُس کے سامنے کھانے کی ٹرے رکھ کر مطلع کر دیا جاتا۔ وہ اپنے بندھے ہوئے ہاتھوں اور آنکھوں سے خوف کے مارے کُچھ کھا بھی نہ پاتا تھا۔ مگر جب پیٹ نے مزید خالی رہنے سے انکار کر دیا تو اُس نے کسی نہ کسی طرح دل کو مار کر چند ایک نوالے زہر مار کر ہی لیے۔

دوسرا مسئلہ لیٹرین کا تھا۔ جو اُسی کمرے کے ایک کونے میں موجود تھی۔ جسکے درمیان کوئی دیوار نہ تھی۔ بدبو نے اُس کو مسلسل رہنے والا سر درد دیا ہوا تھا۔ بند آنکھوں کے سامنے گھومنے والے گول گول دائرے کبھی بڑے ہو جاتے کبھی چھوٹے ہوتے ہوتے مٹ جاتے۔

ماں کا تصور جاگا تو وہ کسی بچے کی طرح تڑپ تڑپ کر رونے لگا۔

" اماں آپ ہی میرے پاس آ جاؤ مجھے آپ کی بڑی ضرورت ہے۔ اماں میں مرنا نہیں چاہتا۔ میں مانتا ہوں۔ میں نے زندگی گنوادی۔ میں نے بہت بُرا کیا۔ یا اللہ کیا تیرے گھر میں معافی کی کوئی راہ نہیں ہے۔ مجھے معاف کردیں۔ بس ایک دفعہ مجھے اس قبر سے زندہ نکال دیں۔ میں مرنا نہیں چاہتا۔ میں ہمیشہ رہنے والے اندھیرے کے ساتھ نہیں رہنا چاہتا۔ کوئی ہے؟ کوئی ہے جو مجھے اس تاریکی سے نکال دے۔

آنکھوں سے سیال بہتا چلا گیا۔

بچپن میں ماں نے بتایا تھا کہ جو لوگ دنیا سے کوئی کمائی لے کر آگے نہیں جائیں گے اُن کا ساتھی صرف اندھیرا ہوگا۔ وہاں پہ جب ساری حقیقت کُھل جائیگی اور سارے پردے ہٹ جائینگے تب انسان کے پاس سوائے پچھتاوئے کے اور کُچھ نہیں بچے گا۔ وہ رو رو کر فریاد کرے گا۔ یا اللہ صرف ایک دفعہ مجھے واپس بھیج دیں۔ میں یہ بات بھول گیا تھا۔ دنیا حقیقت نہیں سراب کا نام ہے۔ اصل زندگی نہیں ہے۔ فقط ایک دھوکا ہے۔

جب فریاد کر کر کے تھک جائے گا تو آواز آئے گی۔ دنیا کی زندگی اُتنی ہی تھی جتنی تو نے جی لی۔ ہم نے تمھیں بار بار مواقع دیئے۔ تمھاری رسی دراز کیئے رکھی۔ تمھیں پوری آزادی دی گئی۔

مگر تم نے کیا کیا؟

تم نے نافرمانی کی۔۔۔ اللہ پاک نے والدین کے ساتھ حسن سلوک بارے قرآن میں یہ دعا کرنے کا حکم فرمادیا ہے۔

"یا اللہ تو میرے والدین پر جب کہ وہ ضعیف ہو جائیں اپنی شفقت اور رحمت نازل فرما۔ ان کے ساتھ نرمی والا معاملہ فرما جیسے انہوں نے مجھ پہ نرمی اور شفقت فرمائی جب میں چھوٹا بچہ تھا۔"

اُس اندھیری قبر جیسے کمرے کے سخت فرش پہ پڑے میلے کچیلے کپڑوں والے انسان کو آج اپنی ہر زیادتی یاد

آ رہی تھی۔اپنے پیاروں کے چہرے ایک ایک کر کے کسی فلم کی طرح ذہن کے پردے پہ چل رہے تھے۔

"بیٹی کو یاد کر کے وہ اتنی ہی شدت سے رویا جتنی شدت سے اپنی ماں کو یاد کر کے رویا تھا۔

آج اُسے احساس ہوا تھا کہ ہر وہ انسان جو زندگی کی دوڑ میں ہجوم کا حصہ بن کر بھاگتا ہے اور اندھا دھند بھاگتا ہی چلا جاتا ہے ایک دن ایسا بھی آ ہی جاتا ہے جب اُسی انسان کے پاس سوائے خاموشی کے اُسے سُننے والا اور کوئی نہیں ہوتا۔

ہم ساری عمر اسی دھوکے میں گُزار دیتے ہیں کہ ہمارے معاملات بس آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ محدود ہیں۔انسان انسان کی خاطر ساری مشقت اُٹھاتا ہے۔ پر ایک وقت آتا ہے جب احساس ہوتا ہے کہ معاملہ تو ہمیشہ سے بندے اور اُس کے رب کے درمیان رہا ہے۔ تعلق تو رب اور بندے کا ہے۔باقی رشتے ناتے تو اُس تعلق کی پہچان کروانے کا ایک چھوٹا سا ذریعہ ہیں۔مگر یہ بھی سچ ہے کہ دنیاوی رشتوں میں کامیابی کی سند حاصل کیئے بغیر اللہ کی بارگاہ میں قبولیت کی ڈگری نہیں ملتی۔حقوق العباد پر تو حقوق اللہ سے بھی زیادہ زور دیا گیا ہے۔

واصف علی واصفؒ کا بڑا خوبصورت قول ہے۔

فرماتے ہیں۔"وہ جنت بھلا کوئی جنت ہوگی جس میں میرا سگا بھائی میرے ساتھ نہ ہو۔"

یہ قول جب اُس نے پڑھا تھا۔تب غور نہیں کیا تھا۔ بات کی گہرائی کو جانچا نہیں تھا۔ پر اس ایک ہفتے کی اذیت نے ہر وہ بات یاد کروادی جسے وہ کبھی یاد رکھنا ہی نہ چاہتا تھا۔

آج اُسکو اپنے بھائیوں کا خیال آتا تو دل میں شدید لہر اُٹھتی۔اُس نے خود اپنے ہاتھوں سے اپنی جنت کے ہمراہیوں کی معیت گنوادی تھی۔

وہ تصور میں بے تابانہ اپنے بھائی کے چہرے کا ایک ایک نقش چومتا۔

اُسکے سامنے ہاتھ تک جوڑ گیا۔

وہ ایک بہت ہی خوبرو آدمی تھا۔ مگر ایک ہفتے کی بڑھی ہوئی شیو اور دھول مٹی سے اٹے حلیے نے اسکی حالت بدل دی تھی۔

اس وقت اگر اُس کے گھر والے دیکھتے تو پہلی نظر میں بالکل نہ پہچانتے۔

اللہ کی قدرت سے بڑی طاقت کوئی نہیں ہے۔ جب یہ انسان کو اُس کی اوقات یاد کروانے پہ آتی ہے تو بڑے بڑے بادشاہوں کو گدا کر دیتی ہے۔ اس لیے صاحبِ فہم لوگ بُرے وقت سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ جیسے وہ اس وقت اللہ کے بعد اللہ کے بنائے گئے وقت کے رحم و کرم پہ تھا۔ اس اُمید پہ سانس لئے جا رہا تھا شائد آنے والی کوئی گھڑی اس کی نجات کی خبر لے کر آئے۔

وہ گھڑی کب آنی تھی۔ آنی بھی تھی کہ نہیں۔ یہ صرف وہی جانتا ہے۔ جو وحدہٗ لاشریک ہے۔ جس سے کائنات کی کوئی بھی بات چھپی نہیں ہے۔

وہ اسد کے ساتھ ایک کیس پر گفتگو کر رہا تھا۔۔ جب اسکے آفس کا فون بجا۔۔۔۔

ڈیسک کے اوپر بیٹھا ہوا تھا۔۔ وہیں سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اُٹھا کر کان سے لگایا۔۔

" السلام علیکم ایس پی تاشفین بول رہا ہوں۔۔۔؟۔۔۔فرمائیے کیا حکم ہے۔۔؟۔۔"

دوسری طرف سے فوراً کوئی جواب نہیں آیا۔۔۔

چند سیکنڈ کے بعد اس نے پھر متوجہ کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

" آپ نے پولیس سٹیشن کال کی ہے۔۔۔ براہِ کرم فرمائیے کیا مدد کر سکتا ہوں۔۔۔"

اس دفعہ مدھم سی نسوانی سرگوشی سنائی دی۔۔۔

" م مجھے ایس پی تاشفین اسرار سے بات کرنی ہے۔۔۔ "

" جی تاشفین ہی عرض کر رہا ہوں۔۔۔ آپ کون؟۔۔"

" کیا واقعی تاشفین اسرار بول رہے ہیں؟۔۔۔"

تاشفین کے ماتھے پہ دو بل اُبھرے پُرسوچ نظروں سے آنے والی کال کا نمبر چیک کیا۔۔۔ نمبر لوکل تھا۔۔ مگر موبائل یا لینڈ لائن کی بجائے پی سی او کا نمبر تھا۔۔۔

وہ ڈیسک سے اُٹھ کر اپنی کرسی پہ بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔

" آپ نے تاشفین اسرار کے دفتر کا نمبر ملایا ہے۔۔۔ اور تاشفین سے ہی بات کر رہی ہیں۔۔۔ اب اپنے فون کرنے کی وجہ بھی بیان کر دیں۔۔۔"

" میں کیسے یقین کر لوں کہ آپ تاشفین ہی ہیں۔۔۔؟۔۔"

" آپ جو کوئی بھی ہیں۔۔۔ اس وقت میں اپنے آفس میں موجود ہوں۔۔ آپ یہاں تشریف لا کر میرا آئی ڈی کارڈ دیکھ کر میری شناخت کنفرم کر لیں۔۔۔ السلام علیکم "

اس نے رسیور واپس رکھ کر اسد کی جانب دیکھا۔۔

" آپ اس کیس کی ساری تفتیش کریں۔۔۔ اور ہاں کورٹ کی ہیرنگ کے دوران آتے جاتے وقت ان

ملزمان کی سیکیورٹی پہ کوئی لاپرواہی برداشت نہیں کرونگا۔۔۔خاص کر جب ہم لوگ جانتے ہیں۔۔انکے ساتھی پوری کوشش کریں گے۔۔یا تو انکو کورٹ جانے سے پہلے بھگالیں۔۔یا انکو مروا دیں۔۔۔بہت زیادہ خطرہ ہوگا۔۔۔"

فون دوبارہ بجنے لگا۔۔۔

"جی فرمائیے۔۔۔"

"ایس پی صاحب کیا آپ سے ملاقات ہوسکتی ہے؟۔۔"

دوسری جانب وہی پہلے والی نسوانی آواز ہی سنائی دی تھی۔۔۔

"جی بتایا تو ہے کہ آفس میں موجود ہوں۔۔۔آپ تشریف لے آئیں۔۔۔"

"میں آپکے آفس نہیں آسکتی۔۔۔اور خُدارا اب کے میری کال مت کاٹیے گا۔۔۔میرے پاس واپس کال کرنے کے پیسے نہیں ہیں۔۔۔مجھے آپ سے بہت ضروری ملنا ہے۔۔۔میں پولیس سے رابطہ نہیں کرسکتی ہوں۔۔۔میری اور میرے والدین کی جان کو خطرہ ہے۔۔۔۔"

وہ لڑکی اس وقت تاشفین کی پوری توجہ حاصل کرچکی تھی۔۔۔

"آپ کہاں سے بول رہی ہیں۔۔؟۔۔"

"میں لاہور میں ہی ہوں۔۔۔"

"میں آپکی کیا مدد کرسکتا ہوں۔۔؟۔۔۔"

"مجھے ہر حال میں آپ سے ملاقات کرنی ہے۔۔۔آپ کو اللہ کا واسطہ ایک دفعہ مجھ سے مل لیں۔۔۔"

تاشفین نے ایک دو سیکینڈ سوچا۔۔۔

" کہاں ملنا ہے؟۔۔۔۔"

اُس لڑکی نے پتا اور وقت بتانے کے بعد فون رکھ دیا۔۔۔

تاشفین نے اپنی رسٹ واچ پہ ایک نظر ڈالی۔۔۔مطلوبہ وقت میں پندرہ منٹ رہتے تھے۔۔۔وہ کرسی سے اٹھتے ہوئے اسد سے مخاطب ہوا۔۔۔

"میں آدھے گھنٹے تک آتا ہوں۔۔"

"سر بُرا نہ منائیں تو کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آپ کہاں جا رہے ہیں۔۔؟۔۔"

"ایک ضروری کام سے جا رہا ہوں۔۔"

"سر کل والے واقعے کے بعد آپکو تھوڑی احتیاط سے رہنا ہوگا۔۔۔میڈیا میں ابھی تک کل والی خبریں چل رہی ہیں۔۔ بشارت حسین نے جس آسانی سے مجرموں سے لاتعلقی کا اظہار کیا ہے۔۔ یہ اسکی عادت کے خلاف ہے۔۔وہ یقیناً چھپ کر وار کرے گا۔۔اسلیے آپکو اپنی حفاظت کرنا ہوگی۔۔"

"شکریہ اسد صاحب۔۔میں آپکی بات دماغ میں رکھونگا۔۔۔"

" کیا میں آپکے ساتھ آ سکتا ہوں۔۔"

" آپ یہ کام تمام کریں۔۔۔ مجھے چونکہ اندازہ نہیں ہے کہ اس ملاقات سے کیا حاصل ہونا ہے۔۔ ورنہ آپکو ساتھ لے جاتا۔۔"

"سر اسی لیے تو کہہ رہا ہوں آپ اکیلے مت جائیں۔۔۔یہ کال ایک ٹریپ بھی ہو سکتا ہے۔۔"

"اسد صاحب آواز سے تو کوئی ڈری سہمی سی لڑکی معلوم ہوئی ہے۔۔ نہ جانے کیوں پر مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے یہ پرینک کال نہیں تھی۔۔۔آپ بے فکر رہیں میں احتیاط سے کام لوں گا۔۔۔"

وہ آفس سے نکل آیا۔۔

☆......☆......☆

پروفیسر نیاز احمد کیمسٹری کے استاد تھے۔۔۔فارس کے پسندیدہ انسان۔ جنکے لیکچر وہ پوری توجہ سے لیتا تھا۔ اس وقت بھی وہ وائٹ بورڈ پہ ایکویشن لکھ کر اپنے شاگردوں کو اسے حل کرنے کا کہہ رہے تھے۔۔۔

کیمسٹری فارس کا پلس پوائنٹ تھا۔۔۔کلاس میں ہمیشہ نائینٹی پرسنٹ سے اوپر نمبر لینے والا شاگرد ہونے کی وجہ سے فارس پروفیسر نیاز احمد کی آنکھ کا تارا تھا۔۔۔

موبائل کو سائیلنٹ کی بجائے وائبریشن پہ رکھا ہوتا تھا۔۔۔

جب جینز کی جیب میں رکھے فون نے وائبریٹ کیا فارس کا سیدھا ہاتھ پین کے ساتھ پیڈ پہ ایکویشن کو حل

کرنے میں مصروف تھا۔۔۔ دماغ فارمولے میں الجھا ہوا تھا۔۔ دوسرے ہاتھ سے اس نے فون جیب سے نکال کر سکرین آن کر کے نظروں کے سامنے کی اور نوٹیفیکیشن چیک کیا۔۔۔

جس نمبر سے میسج آیا تھا۔۔اس نام نے فوراًتوجہ حاصل کی۔۔۔

سیدھا ہاتھ وہیں رُک گیا۔۔اس نے میسج کھول کر پورا پڑھا۔۔۔

تین سے چار سیکنڈ سکرین پہ درج دو فقرے پڑھتا رہا۔۔۔پھر جلدی سے جواب لکھ کر بھیجا۔۔۔

"میں آ رہا ہوں۔۔۔پتا بھیجیں۔۔۔"

اگلے پل وہ اپنی نوٹ بک بند کر کے بیک پیک میں ٹھونس رہا تھا۔۔

"معذرت چاہتا ہوں سر مگر ایک ایمرجنسی ہو گئی ہے۔۔۔کیا میں کلاس چھوڑ کر جا سکتا ہوں۔۔۔؟اگر آپ اجازت نہ دیں تب بھی میرا جانا بہت ضروری ہے۔۔۔"

وہ اپنی چیزیں بیگ میں ڈال کر زپ بند کرتا دروازے کی جانب جاتے ساتھ ساتھ سر سے بھی مخاطب تھا۔۔۔

اس سے پہلے کے سر نیاز کوئی جواب دیتے وہ کلاس سے نکل کر اندھا دھند بھاگتے ہوئے یونیورسٹی کے بیرونی گیٹ کی طرف جا رہا تھا۔۔۔ بیک پیک اب کندھے پہ موجود تھا۔۔۔جیب میں سے بائیک کی چابی برآمد کرنے کے بعد موبائل کو جیب میں ڈالا۔۔۔

پانچ منٹ بعد وہ اپنی بائیک پہ سوار ہو کر یونیورسٹی سے نکل چکا تھا۔۔۔

اسکا بس چلتا تو وہ اُڑ کر وہاں پہنچ جاتا۔۔۔

☆......☆......☆

جگن نے اپنے خشک ہوتے لبوں پہ زبان پھیری۔۔۔☆

آنکھ کے کونے سے دیکھ کر تصدیق ہو گئی۔۔۔وہ شخص بوتیک کے دروازے کے باہر کھڑا نظر آیا۔۔۔

نرگس کی ساری توجہ اپنے سامنے بکھرے ملبوسات کی جانب تھی۔۔۔پچھلے آدھے گھنٹے سے جگن اپنے شک کی تصدیق کرنے کو نرگس کو ایک دکان سے دوسری میں گھما رہی تھی۔۔۔ بہانہ یہ بنایا کہ پہلے گھوم کر دیکھتے

ہیں۔۔جہاں اچھا ڈیزائن نظر آیا وہیں لہنگے کا آرڈر دیدینگے۔۔۔

نرگس کو اسکی بات سے کوئی اعتراض نہ ہوا۔۔وہ بخوشی ایک سے دوسرے بوتیک میں نت نئی طرز کے جوڑے اور لہنگے دیکھ رہی تھی۔۔۔

اسکے مقابلے میں جگن کا دماغ بالکل ماؤف ہونے والا تھا۔۔کیونکہ پچھلے آدھے گھنٹے سے ایک آدمی ان دونوں کا پیچھا کر رہا تھا۔۔وہ جس بوتیک میں جاتیں وہ باہر کھڑا ہو جاتا۔۔اگر وہ آگے جاتیں تو انکے پیچھے آنے لگتا۔۔۔مگر مسلسل ان پہ نظر رکھے ہوئے تھا۔۔۔

گھر سے نکلنے سے پہلے اس نے فیس بک کھولی تھی۔۔۔کل ہونے والی ریڈ اور تاشفین کے عمل لولیکر کافی شور مچا ہوا تھا۔۔۔

کئی چینل والے اسکے اس عمل کو سراہ رہے تھے۔۔۔مگر اسکے ساتھ کئی لوگ ایسے بھی تھے۔۔۔جنکے مطابق تاشفین نے بہت بڑی مچھلی پہ ہاتھ ڈال دیا ہے۔۔۔جو بھی معاملات تھے انکو مذاقرات کے ذریعے حل کرنا چاہیے تھا۔۔۔یوں ایک مہذب آدمی کے گھر پہ ریڈ کرنے کا کیا مطلب ہوا۔۔۔اس سے تو یہی پیغام ملتا ہے کہ اس ملک میں کوئی بھی محفوظ نہیں ہے۔۔۔"

ان سب باتوں کو سننے کے بعد اب ایک آدمی کو اپنا پیچھا کرتے پا کر جگن کا دل ڈوب رہا تھا۔۔۔

بیس منٹ پہلے اس نے فارس کو میسج کیا تھا۔۔۔

"میں مارکیٹ کے باہر موجود ہوں۔۔ آپ کدھر ہیں ؟۔۔۔"

فارس کی جانب سے میسج دیکھ کر جیسے نئی زندگی کی نوید ملی ہو۔۔۔

فوراً۔۔بوتیک کا نام ٹائپ کر کے بھیجا۔۔۔

جواب آیا۔۔۔

"جہاں ہیں وہیں رہیں۔۔۔میں آتا ہوں۔۔۔"

ماتھے پہ پسینے کے قطرے چمک رہے تھے۔۔۔لبوں کے اوپر موجود نمی کو اپنے دوپٹے کے پلو میں جذب کرتے ہوئے اس نے گہری سانس بھری۔۔۔

دل کی دھڑکن کچھ نارمل ہوئی تھی۔۔

دو منٹ بعد ہی فارس بوتیک کے دروازے میں سے نظر آیا۔۔۔ پر یہ کیا وہ آتے ہی اس آدمی کے ساتھ باتیں کرنے لگا تھا۔۔۔ جس سے خطرہ محسوس کرتے ہوئے جگن نے اسکو بلایا تھا۔۔۔

مگر وہ جائزہ لیتی نظروں سے وہاں موجود ہر آدمی کا جائزہ لے رہا تھا۔۔۔

فارس نے اس آدمی کے کان کے پاس کچھ کہا تھا جس سے وہ بھی کسی کو ڈھونڈنے لگا۔۔۔

جگن کا ہاتھ کال پہ گیا۔۔۔

جسے فارس نے فوراً اٹھا لیا۔۔

"آپا میں باہر ہی ہوں۔۔ کیا وہ آدمی ابھی بھی نظر آ رہا ہے؟۔۔"

"فارس وہ تمہارے بالکل سامنے کھڑا ہے۔۔"

فارس کے ماتھے پہ تیوری آئی۔۔

"داڑھی والا بزرگ۔۔؟۔۔"

"ارے نہیں بھئی وہ کالے کرتے والا جس کے ساتھ تم باتیں کر رہے تھے۔۔؟۔۔۔"

"ہیں۔۔۔ کس کی بات کر رہی ہیں۔۔ یہاں تو کالی قمیض والا صرف ایک ہی لڑکا ہے۔۔۔"

"ہاں تو اسی کی تو بات کر رہی ہوں۔۔۔ پورا آدھا گھنٹہ ہو گیا چوری چوری دیکھتا ہے اور مسلسل پیچھا کر رہا ہے۔۔۔ شکر ہے تم آ گئے ہو۔۔۔ میرا ہارٹ فیل ہونے والا تھا۔۔۔"

فارس کا قہقہہ جگن کو تعجب کا شکار کر گیا۔۔۔

فارس نے کال بند کی اور بوتیک کے اندر آ گیا۔۔

جگن کے پاس والی خالی سیٹ پہ بیٹھ کر بولا۔۔

"میں نے ایک اشارہ توڑا ہے۔۔ راستے میں چلان کروا کر آ رہا ہوں۔۔۔ آپکا مجازی خدا میرے سے پانچ منٹ پیچھے ہے۔۔ کیونکہ وہ دور تھا۔۔۔ اسکو پہنچنے میں زیادہ وقت لگنا تھا۔۔ پر اصل لطیفہ یہ ہے کہ جس کے لیے ہم دونوں بھائیوں نے دوڑ لگائی ہے۔۔۔ وہ بے ضرر انسان ہے۔۔۔"

" کیا کہہ رہے ہو۔۔ بلاوجہ کسی کا پیچھا کرنے والا بے ضرر کیسے ہوسکتا ہے۔۔۔"

نرگس کی آواز نے جگن کی بات پوری نہ ہونے دی۔۔۔

" بھابھی دیکھو ذرا یہ رنگ میرے پہ کیسا لگ رہا ہے۔۔؟۔۔"

جگن نے سر گھما کر بوتیک کے دوسری جانب کھڑی نرگس کو دیکھا۔۔جس نے شاکنگ پنک رنگ کر بھاری کام والا دوپٹہ سر پہ اوڑھا ہوا تھا۔۔۔

نرگس کی نظر فارس پہ پڑی تو جگن کو بھول کر حیرت سے اسکی طرف آئی جو منہ کھولے نرگس کو دیکھے جا رہا تھا۔۔۔

" تم یہاں کیا کر رہے ہو؟۔۔۔"

" نرگس اسکو میں نے بلایا ہے۔۔"

جگن کے جواب پہ نرگس نے مزید حیرت سے پوچھا۔۔۔

" لیں بھلا ہم نے کونسا کچھ خریدا ہے جو اسکو بیگ اُٹھانے کے لیے بُلا لیا ہے۔۔"

" تم نے آپا کا تعارف اپنے منیر سے نہیں کروایا۔۔؟۔۔۔"

نرگس نے شرمیلی سی مسکراہٹ دکھاتے ہوئے کہا۔۔۔

" ہائے اللہ میں کیسے تعارف کرواتی مجھے اتنی شرم آرہی ہے۔۔۔قسم لے لو جو ایک دفعہ بھی اسکی طرف دیکھا ہو۔۔"

" کس کی بات کر رہی ہو نرگس۔۔؟۔۔ جگن دونوں کی شکل دیکھ رہی تھی۔۔نرگس سے پوچھا جس پہ وہ بڑے عام میں انداز میں بولی۔۔۔

" بھابھی انکی بات کر رہی ہوں۔۔"

نرگس کی مسکراہٹ سے تنگ آکر جگن نے فارس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

" یہ کس سے شرما رہی ہے۔۔؟۔۔۔"

" جس نمونے کو آپ سٹاکر سمجھی تھیں۔۔۔وہ آنسہ نرگس صاحبہ کے منگیتر صاحب ہیں۔۔"

" کیا سچ کہہ رہے ہو۔۔؟۔۔"

"جی۔۔۔بد قسمتی سے سچ ہی ہے۔۔"

جگن کے دونوں ہاتھ اپنے منہ پر گئے۔۔۔

" مگر وہ اس بے ہودہ انداز میں ہمارا پیچھا کیوں کر رہا تھا۔۔دل کر رہا ہے جا کر اسکے ایک لگا کر آؤں۔ بتمیز انسان نے جان نکال دی۔۔اور اوپر سے تم. نے تاشفین کو بھی بتا دیا ہے۔۔اُف اسکے سامنے کتنی شرمندگی ہو گی۔۔۔"

فارس کو کال آ رہی تھی۔۔

وہ ہنستے ہوئے فون پہ پوچھے جانے والے سوالوں کے جواب دینے لگا۔۔۔

"نرگس۔۔۔تم نے مجھے کیوں نہ بتایا۔۔۔جانتی ہو۔۔میں نے فارس کو میسج کر کے بلایا ہے۔۔۔میں سمجھی یہ آدمی ہمارا پیچھا کر رہا ہے۔۔"

" ہائے اللہ کیسے منہ پھاڑ کر کہتی کہ بھابھی تمہارا ہونے والا نندوئی بھی ہمارے ساتھ شاپنگ پہ آیا ہوا ہے۔۔۔ویسے میں نے انکو نہیں بلایا۔۔۔خود ہی آئے ہیں۔۔میں تو بس ڈرامہ کر رہی ہوں کہ جیسے میں نے انکو دیکھا ہی نہیں ہے۔۔مجھے تو علم ہی نہیں تھا وہ اتنے رومنٹک ہیں پہلے دن شاپنگ پہ آئی ہوں۔۔اور وہ بھی پیچھے ہی آ گئے۔۔۔"

نرگس کے بیان پہ جگن کا سر پیٹنے کا جی چاہا۔۔

تب ہی فارس فون بند کرتے ہوئے جگن سے مخاطب ہوا۔۔۔

"تاشفین مارکیٹ کے باہر گاڑی میں موجود ہے۔۔۔آپ کو آنے کا کہہ رہا ہے۔۔آپ جائیں۔۔اس چڑیل کو میں گھر پہنچا دونگا۔۔"

" تم موٹر سائیکل بہت تیز چلاتے ہو۔۔۔اور مجھے شادی سے پہلے مرحوم نہیں ہونا ہے۔۔۔اور ابھی ہم نے لہنگے کا آرڈر بھی نہیں دیا ہے۔۔ بھابھی تم بھائی کی بات سُن آوٴ۔۔۔گھر اکٹھے چلیں گے۔۔"

جگن نے اپنا بیگ تھاما اور باہر نکل آئی۔۔۔

اسکو باہر آتا دیکھ کر ہی منیر کی بتیسی نکل آئی تھی۔۔۔

"السلام علیکم بھابھی۔۔۔میں منیر۔۔۔"

"وعلیکم السلام۔۔۔"

اسکو سمجھ نہ آیا مزید کیا کہے۔۔۔

تاشفین کی نظر اسی جانب لگی تھی۔۔۔جگن کو متلاشی نظروں سے ادھر اُدھر دیکھتے اُس نے کھڑکی کھول کر بازو باہر نکال کر ہاتھ ہلایا۔۔۔

جگن کے چہرے پہ واضح سکون کی پرچھائی اُترتی دکھائی دی۔۔۔

وہ آکر اسکے برابر بیٹھی تاشفین نے بغیر کچھ کہے گاڑی آگے بڑھادی۔۔۔رش میں سے آہستہ سپیڈ سے نکلنے کے بعد گاڑی فراٹے بھرنے لگی۔۔۔

وہ خاموشی سے اکتاتے ہوئے آخر بولی۔۔۔

"اگر میرے پہ غصہ آرہا ہے تو اظہار کرلو۔۔۔مگر یہ چُپ کی بکل مارنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

تاشفین نے ایک اچٹتی سی نظر سے نوازا جیسے اسکی موجودگی بھول چکا ہو۔۔۔

"جا کہاں رہے ہو؟۔۔"

"لنچ تو نہیں کیا ہوگا؟۔۔۔"

تاشفین کے سوال کے جواب میں سوال پوچھنے پہ جگن نے آنکھیں گھمائیں۔۔

"ایک آدمی کو اپنا پیچھا کرتے محسوس کرنے کے بعد بھوک کس کافر کو لگ سکتی تھی۔۔۔"

تاشفین نے گاڑی روکی اور باہر نکلتے ہوئے بولا۔۔۔

"آجاؤ۔۔۔لنچ کرتے ہیں۔۔"

وہ خوشگوار حیرت کے ساتھ اسکی تلقید میں ایک ریسٹورانٹ میں داخل ہوئی۔۔۔

کھانا آرڈر کرنے کے بعد وہ پہلی دفعہ پوری طرح سے اسکی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

"تم نے مجھے فون کیوں نہیں کیا؟۔۔۔"

وہ سنجیدگی سے اسکی نظروں میں دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔۔اور دو سیکنڈ کے لیے جگن کو یاد نہ آیا کس بارے میں بات کر رہا ہے۔۔۔

" کیا مطلب۔۔۔؟۔۔میں سمجھی نہیں۔۔۔؟۔۔"

اپنا ہینگ بیگ پیروں کے پاس فرش پہ رکھتے ہوئے وہ سوالیہ نظروں سے تاشفین کو دیکھ رہی تھی۔۔

" آج کے واقعے کی بات کر رہا ہوں۔۔۔تم نے فارس کو فون کیا تھا۔۔۔مجھے کیوں نہیں؟۔۔۔"

جگن کی آنکھوں میں تجسس جاگا۔۔۔

" کیا تم اس بات پہ ناراض ہو؟۔۔۔"

وہ اپنی کرسی پہ ڈھیلے سے انداز میں پیچھے کو ٹیک لگا کر بیٹھا۔۔۔

"میں ناراض نہیں ہوں۔۔۔مگر جاننا چاہتا ہوں۔۔۔مجھے کال کیوں نہیں کی۔۔۔؟۔۔۔"

جگن پلک جھپکائے بغیر اسے دیکھے جا رہی تھی۔۔۔اٹکتے ہوئے بولی۔۔۔

"م۔۔۔میرے پاس فارس کا نمبر تھا۔۔۔تم نے مجھے اپنا نمبر نہیں دیا ہوا ہے۔۔۔"

"اپنا موبائل دو۔۔۔"

وہ آگے کو ہو کر بیٹھا۔۔۔

جگن نے جھک کر اپنے بیگ سے موبائل نکال کر اسکی جانب بڑھا دیا۔۔۔

تاشفین کی لمبی انگلیاں تیزی سے کام کر رہی تھیں۔۔۔اس نے اپنا نمبر جگن کے فون میں سیو کرنے کے بعد اپنے موبائل پہ رنگ ماری۔۔۔اور جگن کا موبائل واپس اسکو تھما دیا۔۔۔

تاشفین کے چہرے پہ پھیلی سنجیدگی سے اس نے جو اخذ کیا وہی کہہ دیا۔۔۔

" سوری میری وجہ سے تمہیں آفس سے یوں آنا پڑا۔۔۔مگر سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔میں پریشان ہو گئی تھی۔۔۔ اسی لیے فارس کو فون کیا۔۔۔"

تاشفین کا فون ابھی بھی اسکے ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا ۔۔۔جس پہ نمبر ملانے کے بعد اس نے کان سے لگایا۔۔۔

"میرے نام اگر کسی لڑکی کی کال آئے تو اسکو میرا موبائل نمبر دے دینا۔۔۔"

وہ بات تو فون پہ کرر ہاتھا۔۔۔مگر نظریں جگن پہ ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔

پیغام دیکر کال کاٹ دی۔۔۔

"میں آفس نہیں تھا۔۔کسی سے ملنے کے لیے نکلا تھا۔۔مگر ملاقات نہیں ہو پائی کیونکہ عین وقت پہ فارس کی کال آگئی تھی۔۔۔"

"اوہ۔۔۔"

"تم آج کے بعد اکیلی کہیں نہیں جاؤ گی۔۔۔"

"میں آج بھی اکیلی نہیں تھی۔۔۔اور ایسے کرفیو کی کوئی ضرورت تو نہیں ہے۔۔۔اگر میں نے منیر کو پہلے دیکھا ہوتا تو غلط فہمی نہ ہوتی۔۔۔"

"اُسکو تو میں دیکھ لونگا۔۔۔مگر تم اکیلی گھر سے نہیں نکلو گی۔۔۔ جتنے دن یہ شاپنگ وغیرہ چلنی ہے۔۔۔ فارس ہمیشہ ساتھ جائے گا۔۔"

"فارس کیوں۔۔؟ اگر میرا باڈی گارڈ بن کر جانا ہے تو تم کیوں نہیں۔۔۔؟۔۔۔"

جگن کی آنکھوں میں ہلکا سا غصہ اور بہت سا چیلنج تھا۔۔۔

تاشفین کے لب پھیلے۔۔۔۔

"فارس فری میں سروس دے گا۔۔۔جبکہ میری سروس بہت مہنگی ہے۔۔تم فیس نہیں بھر پاؤ گی "

"آپ کو کیسے پتا کہ میں فیس نہیں بھر پاؤنگی۔۔۔آزما دیکھیں۔۔"

تاشفین کی مسکراہٹ تھوڑی گہری ہوئی۔۔۔

"تم فیصلہ کیوں نہیں کر پاتی ہو کہ مجھے تم کہنا ہے یا آپ۔۔۔؟۔۔"

"میرا جب جو جی چاہے گا میں وہی کہوں گی۔۔۔بات مت بدلو اپنی فیس بتاؤ۔۔۔"

"اپنا ہاتھ دو۔۔۔"

جگن نے چند سیکنڈ بعد اپنا ہاتھ اسکی جانب بڑھاتے ہوئے ناسمجھی سے اسکو دیکھا۔۔۔

تاشفین نے اسکی شہادت اور اسکے ساتھ والی انگلی ہلکے سے پریشر کے اپنی نبض پہ رکھی۔۔۔
چند سیکنڈ تک انگلی کے نیچے ناچنے والی نبض کی خلافِ معمول تیزی کو محسوس کرتے ہی جگن کی آنکھیں پھیلیں۔۔
سوالیہ انداز میں تاشفین کو دیکھا۔۔۔
جس کی توجہ اسی کی جانب تھی۔۔۔
تاشفین نے اپنی دونوں ہتھیلیاں اسکے سامنے پھیلائیں۔۔۔
کسی ربوٹ کی طرح جگن نے اپنی انگلیاں تاشفین کے ہاتھ پہ پھیریں۔۔۔
تاشفین کے ہاتھوں میں نمی تھی۔۔۔
" تم کسی قسم کے خطرے میں ہو۔۔۔اس سوچ نے میری یہ حالت کی ہے۔۔۔کبھی دوبارہ اس شدید غصے کے احساس سے نہیں گزرنا چاہتا ہوں۔۔۔کبھی بھی نہیں۔۔۔میں بوتیک پہ آنے کی بجائے گاڑی میں اس لیے رکا رہا کیونکہ منیر کا منہ توڑے بغیر میں وہاں سے واپس نہ آپاتا۔۔۔"
تاشفین نے میز سے ہاتھ اٹھالیے۔۔۔اور اپنے بالوں میں پھیر کر سر جھٹکا۔۔پھر میز پہ رکھا پانی کا گلاس خالی کیا۔۔۔
جگن خاموشی سے اسکو دیکھے جا رہی تھی۔۔۔
جب خاموشی کا وقفہ زیادہ ہی طویل ہو گیا تو تاشفین کو پوچھنا پڑا۔۔۔
"اب کیا ہوا ہے؟۔۔۔"
" تمہارا غصہ خطرناک ہے۔۔۔"
تاشفین نے مکھی اُڑائی۔۔
" ہر انسان غصے کی حالت میں خطرناک ہوتا ہے۔"
" نہیں ہر انسان مرنے مارنے پہ نہیں اتر آتا۔۔۔مجھے ابھی تک اس رات ہونے والی مار دھاڑ نہیں بھولی ہے۔۔"

"تمہارے خیال میں مجھے ان بے غیرتوں کا شکریہ ادا کر کے ڈنر پہ انوئیٹ کرنا چاہیے تھا۔۔؟۔۔"

اسکے گالوں پہ جاگتی سرخی دیکھ کر جگن کو لگا شائد غلط موضوع چھیڑ دیا ہے۔۔۔

"انکے ساتھ کیا ہوا ہے؟۔۔"

"بے فکر رہو زندہ سلامت اپنے گھروں کو جا چکے ہیں۔۔۔"

"منیر کی پٹائی تو نہیں ہوگی۔۔۔؟۔۔کیونکہ وہ تو بیچارہ اپنی ہونے والی بیوی کے پیچھے آیا تھا۔۔"

"ہونے والی بیوی ہے تو سالا تھوڑی سی عقل کا مظاہرہ کر لیتا۔۔۔"

"ہر کسی کو اپنے جیسا کیوں دیکھنا چاہیے ہو۔۔۔"

"میں کیسا ہوں۔۔۔"

"خشک مزاج۔۔۔ایک دفعہ بھی شادی کی شاپنگ کے دوران میرا پیچھا نہیں کیا۔۔۔"

"وہ شادی تھوڑا تھی۔۔۔وہ تو ارمانوں کا خون تھا۔۔۔"

وہ سوچے سمجھے بغیر بول گیا۔۔۔اور اب اپنے الفاظ کا اثر جگن کے چہرے پہ دیکھ کر احساس ہوا۔۔تیر کمان سے نکل گیا ہے۔۔۔

"میرا وہ مطلب نہیں جو تم نے لیا ہے۔۔۔"

"مجھے خود سے نفرت ہے کہ میں تم سے محبت کر رہی ہوں۔۔۔میری طرف سے تم آزاد ہو۔۔۔جاؤ اور جا کر اپنے ارمان پورے کرو۔۔۔السلام علیکم۔۔۔"

تاشفین نے زیر لب خود کو گالی سے نوازا۔۔۔سامنے رکھے کھانے پہ ایک نظر ڈالی۔۔۔اور بل دیتا باہر آیا۔۔۔

دور جاتے رکشے کی کھڑکی سے جگن کا آنچل نظر آیا تھا۔۔۔

"یار۔۔۔۔"

گاڑی کی چابی نکال کر پارکنگ کی جانب جا رہا تھا۔۔۔جب فون کی بیل ہوئی۔۔۔

"جی۔۔؟۔۔"

" سر وہ فون دوبارہ آیا تھا۔۔۔وہ لڑکی کہہ رہی ہے کہ وہ اسی جگہ پہ اگلے آدھے گھنٹے تک آپکا انتظار کرے گی۔۔۔اس سے زیادہ وہ نہیں رُک سکتی۔۔۔"

" ٹھیک ہے۔۔۔شکریہ۔۔"

گاڑی کا انجن اسٹارٹ کر کے منزل کی جانب ڈالتے ہوئے فون کا نمبر ملایا۔۔۔

دوسری جانب سے جواب ملتے ہی بولا۔۔

" یار تیری آپا مجھے لنچ پہ اکیلا چھوڑ کر چلی گئی ہے۔۔۔"

" کیوں۔۔؟۔۔"

" یار ایک ذرا سی بات کہہ دی۔۔۔اور وہ غصے میں واک آؤٹ کر گئی ہے۔۔"

" تم نے انکوڈانٹا تھا۔۔۔؟"

" مجھ غریب کی اتنی جرات۔۔۔"

" تم جانتے ہو نا۔۔۔اگر آپا کو ناراض کیا تو گھر میں سارے ووٹ انہی کے ہونے ہیں۔۔"

" یار اسکو غلط فہمی ہوئی ہے۔۔ابھی میرے پاس وقت نہیں ہے۔۔۔گھر آکر بات کروں گا۔۔تم اسکو فون کر لو۔۔۔رکشے پہ گئی ہے۔۔۔ ہتا شفین نے کال بند کر کے فون ڈیش بورڈ پہ ڈالا۔۔۔اور پوری توجہ سے گاڑی چلانے لگا۔۔۔

☆......☆......☆

غصے اور جذبات میں آکر رکشے پہ تو بیٹھ گئی مگر اب گھر کا پتا ہی معلوم نہ تھا۔۔۔

رکشے والے نے تیسری دفعہ پوچھا۔۔۔

" بہن جانا کہاں ہے؟۔۔۔"

" سیدھے جاتے جاؤ۔۔۔میں بتاتی ہوں۔۔۔"

فون کی بیل بجے جا رہی تھی۔۔۔اس نے ایک دفعہ بھی بیگ سے فون نکال کر آنے والی کال کی آئی ڈی چیک نہ کی۔۔۔مگر اب فارس سے گھر کا پتا پوچھے بنا کوئی چارہ نہ رہا تھا۔۔۔اسلیے فون نکالا۔۔۔اور مایوسی سی

مایوسی ہوئی آنے والی دس کی دس کالز فارس کی تھیں۔۔۔ جبکہ تاشفین کی جانب سے کال تو دور ایک میسج تک نہ تھا۔

"میں ہی پاگل ہوں۔۔۔اس آدمی کو میری رتی بھر پرواہ نہیں ہے۔۔۔آج کے بعد اس سے بات تک نہیں کرنی۔۔۔"

فارس کی کال اُٹھائی۔۔۔

"ہاں جی کدھر ہیں؟۔۔۔"

"رکشے میں ہوں۔۔۔"

"وہ تو میں جانتا ہوں۔۔۔پر رکشہ کہاں پہنچا ہے۔۔؟۔۔۔"

"مجھے نہیں پتا۔۔۔گھر کی جانب ہی جا رہا ہے۔۔۔ مین روڈ پہ ہی ہے ابھی۔۔۔ پٹرول پمپ کے پاس سے گزر رہے ہیں۔۔"

"اُدھر ہی اُتر جائیں۔۔میں آ رہا ہوں۔۔۔"

"اچھا۔۔۔مگر تمہیں کیسے پتا کہ میں رکشے میں ہوں۔۔"

"بھائی نے بتایا ہے۔۔۔"

جگن نے کچھ کہے بغیر کال کاٹ دی۔۔۔اور رکشے والے سے مخاطب ہوئی۔۔

"بھائی ادھر ہی روک دو۔۔۔"

"اچھا باجی۔۔۔"

رکشے والا اپنا بل لیکر جاتا بنا۔۔۔

تین منٹ کڑی دھوپ میں کھڑے ہو کر اپنے گرد مصروف دنیا کا جائزہ لیتی رہی۔۔۔

جب فارس نے گاڑی اسکے پاس روکی۔۔۔

نرگس پچھلی سیٹ پہ موجود تھی۔جگن بھی اسکے برابر بیٹھ گئی۔۔۔

"بھابھی تم بھائی کے ساتھ گئی تھیں وہ تمہیں ادھر اکیلا چھوڑ کر کیوں گئے ہیں؟۔۔۔"

نرگس نے حیرت سے پوچھا۔۔۔جس پہ جگن نے جلدی سے جواب دیا۔۔

"اُنکو ضروری کام سے جانا تھا۔۔۔میں نے خود ہی ضد کر کے کہا کہ میں رکشے پہ چلی جاؤنگی پھر یاد آیا کہ مجھے گھر کا پتا معلوم نہیں ہے۔۔۔۔"

"لو بھلا وہ کونسا بڑا مشکل ہے۔۔۔" آگے نرگس نیفر فر گھر کا پتا سُنا دیا۔۔

"اب مجھے بتائیں کدھر جانے کا ارادہ ہے؟۔۔"

فارس نے دونوں کو مخاطب کیا۔۔۔جگن نے جواب دیا

"واپس مارکیٹ اُتار دو۔۔"

"میں تو کہتا ہوں گھر چلیں شاپنگ کا پروگرام کل پہ رکھ لیں۔۔۔"

"نہیں خریدا کچھ ہے نہیں گھر پہ جا کر کیا بتائیں گے دو گھنٹے کیا کرتی رہی ہیں۔۔"

جگن کی بات پہ نرگس چمک کر بولی۔۔۔

"لو بھلا اس میں پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے کہہ دیں گے آج سیمپل دیکھ کر آئی ہیں کل جا کر آرڈر دیں گی۔۔۔"

"نہیں میں ایسے خالی ہاتھ گھر نہیں جا رہی اور وہ تمہارا منگیتر کدھر گیا؟۔۔تم لوگوں کے ساتھ کیوں نہیں آیا۔۔۔"

فارس بولا۔۔۔

"وہ میری موٹر سائیکل لیکر ہمارے پیچھے پیچھے ہی آرہا ہے۔"

جگن نے مڑ کر دیکھا منیر واقعی پیچھے پیچھے تھا

فارس نے انکو مارکیٹ کے سامنے اُتارا۔۔۔

"تم واپس یونیورسٹی چلے جاؤ۔۔۔ہم لوگ کام مکمل کر کے گھر چلی جائیں گی۔۔۔ویسے بھی منیر ساتھ ہی ہے۔۔۔"

"نہیں جی صاحب کا حکم ہے۔۔۔آپکے ساتھ رہوں۔۔۔"

جگن سر جھٹک کر کے آگے بڑھ گئی۔۔۔

اگلے دو گھنٹے میں انہوں نے کافی کام نپٹا لیا۔۔۔

فارس اور منیر بیگ اُٹھائے انکے ساتھ ساتھ رہے۔فارس نے حسیب کو کال کر کے بتا دیا تھا۔۔وہ عباس کو سکول سے لیتا گھر جائے۔۔۔

☆......☆......☆

تاشفین نے گاڑی اُس تنگ گلی کے باہر ہی روک دی۔۔۔

گاڑی میں بیٹھے بیٹھے ہی اس نے اپنے گرد کا جائزہ لیا۔۔۔

کوئی بھی بات خلافِ معمول یا ہٹ کر نظر نہ آئی۔۔۔

اپنی قمیض کے نیچے پہنے ہولسٹر میں رکھے پسٹل کو چھو کر اسکی موجودگی کی تصدیق کرنے کے بعد گاڑی سے نکل آیا۔۔۔

وہاں پہ انتارش نہیں تھا کچھ دوپہر کا وقت ہونے کی وجہ سے لوگ گھروں میں بند تھے۔۔۔

وہ اس تنگ گلی میں داخل ہوا تو نظر اس ٹوٹی ہوئی عمارت پہ پڑی جہاں پر آنے کا اسکو بولا گیا تھا۔۔

وہ عمارت میں داخل ہوا تو وہاں پہ کوئی ذی روح نظر نہ آیا۔۔۔

گھر کی عمارت تھی جو کبھی کسی کے استعمال میں رہا ہوگا مگر اب نہ تو دروازے تھے نہ کھڑکیاں چڑیوں نے گھونسلے ڈالے ہوئے تھے۔۔کسی بھوت بنگلے کا منظر تھا۔۔۔

تاشفین گھر کے وسط میں کھڑا ہو کر بڑے تحمل سے انتظار کرنے لگا۔۔۔

کیونکہ اُس لڑکی نے آدھے گھنٹے کا وقت دیا تھا۔۔اور وہ پندرہ منٹ میں ہی پہنچ چکا تھا۔۔۔اب یا تو وہ کہیں چھپ کر اسکا جائزہ لے رہی تھی یا ابھی تک پہنچی نہیں تھی۔۔۔

دو منٹ بعد تیسرے کمرے میں کسی کے قدموں کی آواز جاگی۔۔۔

تاشفین کی توجہ اسی جانب ہوگئی۔۔۔

دو چار سیکنڈ بعد کالے عبایا میں ملبوس ایک وجود اس کمرے سے برآمد ہوا۔۔۔

پیروں میں ٹریز ہاتھوں پہ دستانے۔۔۔ چہرے پہ نقاب۔۔۔

"یہاں پہ تشریف لانے کا شکریہ۔۔۔"

تاشفین نے سر ہلا کر جواب دیا۔۔۔

اگلے پل اس نقاب والی نے نقاب اُلٹ دیا۔۔۔

تاشفین کو جھٹکا لگا۔۔۔

وہ کوئی کم عمر لڑکی نہیں تھی جیسا کہ فون پہ اپنی آواز سے لگی تھی۔۔۔

وہ بائیس سے پچیس سال کی تھی۔۔۔اور انتہا کی خوش شکل۔۔۔۔

" آپ نے اکیلے آنے کا کہا تھا میں آ گیا ہوں۔۔۔اب مجھے اپنا مقصد بتا دیں کیونکہ میرے پاس وقت کی کمی ہے۔۔۔"

"میرا نام انعم ہے۔۔۔میں فورتھ ائیر کی سٹوڈنٹ ہوں۔۔۔کل جس آدمی کے فارم ہاؤس پہ آپ نے ریڈ کی تھی۔۔۔وہی آدمی میرا بھی مجرم ہے۔۔۔"

" کون۔۔۔بشارت حسین۔۔؟۔۔"

"ہاں۔۔۔"

"بتاؤ میں سُن رہا ہوں۔۔۔"

وہ لڑکی کمرے کی دہلیز سے نکل کر تاشفین کی جانب آئی۔۔۔

اپنی پیٹھ پہ پہنے بیک پیک کو اُتار کر اس میں سے کچھ تصویریں نکال کر تاشفین کی جانب بڑھائیں۔۔۔

تاشفین نے ایک دفعہ غور سے اس لڑکی کا چہرہ دیکھا اور پھر اسکے بڑھے ہوئے ہاتھ سے تصویریں پکڑ لیں۔۔۔تصویروں میں ایک ہی چہرہ تھا۔۔۔جو کہ ایک نوجوان کا تھا۔۔۔

تاشفین نے تصویریں دیکھنے کے بعد سوالیہ نظروں سے انعم کو دیکھا۔۔۔جس پہ وہ بولنا شروع ہوئی۔۔۔

" میرا بھائی تھا۔۔۔شاہ رُخ ۔۔۔۔اکیس سال کا تھا۔۔۔سٹوڈنٹ تھا۔۔۔اپنی تعلیم کے اخراجات اُٹھانے کے لیے پارٹ ٹائم جاب کرتا تھا۔۔۔کیونکہ دماغی طور پر بہت شارپ اور اعتماد والا لڑکا تھا۔۔۔انگلش

زبان پہ مضبوط گرفت تھی۔۔۔لاہور کے ایک بڑے ریسٹورنٹ میں نوکری مل گئی۔۔۔صرف تین ماہ نوکری کی اور بہت سی غیر قانونی سرگرمیوں کا چشم دید گواہ بنا۔۔۔ایک دن جذبات میں آکر اپنے کولیگ کے سامنے پھٹ پڑا کہ جو ہر روز منوں کے حساب سے مردہ مرغی اس جگہ لوگوں کو کھلائی جاتی ہے۔۔وہ اسکے خلاف شکایت کرے گا۔۔۔اگلے دن بشارت حسین نے اسکو اپنے دفتر بلایا تھا۔۔۔پچاس ہزار روپے دیئے اور بولا۔۔۔بیٹا آم کھا پیڑ گننا چھوڑ دے۔۔۔"

تاشفین پوری توجہ سے سُن رہا تھا۔۔۔

"شاہ رُخ نے پچاس ہزار لینے سے انکار کر دیا۔۔۔بشارت حسین نے اسکی اس جرات پہ اسکو روئی کے گال کی دھنک کر رکھ دیا۔۔۔"

"میں اور شاہ رخ اپنے ماں باپ کے دو ہی بچے تھے۔۔۔اب صرف میں ہوں۔۔۔کیونکہ اس رات جو کال ہمیں سرکاری ہسپتال سے موصول ہوئی اسکے مطابق ہمارے شاہ رُخ کو گاڑی ٹکر مار کر چلی گئی تھی۔۔۔امی ابو سے پہلے میں وہاں پہنچی تھی۔۔۔کیونکہ ہسپتال میرے ہاسٹل سے دس منٹ کے فاصلے پہ ہے۔۔۔وہ سانس تو لے رہا تھا۔۔۔مگر ہر سانس اسکو زندگی سے بہت دور کر رہی تھی۔۔۔ اس نے مجھے ٹوٹے پھوٹے لفاظ میں سارا سچ بتایا تھا۔۔۔پولیس والے نے اسکا بیان بھی ریکارڈ کیا تھا۔۔۔مگر شاہ رُخ کی موت کے بعد وہ پولیس والا دوبارہ نہیں ملا وہ صدر تھانے سے تھا۔۔۔مگر اب وہاں اس نام کا کوئی آفیسر موجود نہیں ہے۔۔۔ہم نے ایف آئی آر کٹوانی چاہی مگر کہیں کوئی سنوائی نہیں ہوئی۔۔۔اُلٹا میرے والد کو دھمکی کی کالز آتی ہیں۔۔۔اگر اس معاملے کو آگے بڑھانے کا سوچا تو دونوں میاں بیوی کا بھی وہی حال ہو گا جو انکے بیٹے کا ہوا ہے۔۔"

"وہ لوگ میرے بارے میں نہیں جانتے ہیں۔۔۔کیونکہ میں گھر پہ نہیں رہتی ہوں۔۔۔میں پچھلے دو سال سے ہاسٹل میں رہتی آرہی ہوں۔۔ ان لوگوں کو شک ضرور ہے مگر یقین نہیں ہے۔۔۔میں شاہ رُخ کی موت کے بعد سے ایک دفعہ بھی گھر نہیں گئی۔۔۔کیونکہ وہ لوگ چوبیس گھنٹے خبر رکھتے ہیں کون ہمارے گھر آتا ہے کون جاتا ہے۔۔۔کس سے ملتے ہیں۔۔۔سب کچھ۔۔۔امی ابو کی سوشل لائف بالکل ختم ہو گئی ہے۔۔۔وہ لوگ گھر پہ قید ہو کر رہ گئے ہیں۔۔۔ایک طرف بیٹے کی بھری جوانی میں موت اور بیٹا بھی اکلوتا۔۔۔وہ اپنے بیٹے کے لیے

انصاف تک نہیں مانگ سکتے۔۔۔کیسا جنگل کا قانون ہے۔۔۔جس کے سارے نقصان ہوئے وہ ہی ڈر ڈر کی جی رہا ہے۔۔۔جس نے ظلم کیا وہ آج بھی دھندناتا پھر رہا ہے۔۔۔"

انعم کی آواز بھرا گئی۔۔۔

"میں پچھلے چھ ماہ میں ایک دفعہ بھی اپنے گھر نہیں جا سکی۔۔۔چوروں کی طرح چھپ کر زندگی گزار رہی ہوں۔۔۔کیونکہ اگر ان کتوں کو میری خوشبو تک مل گئی وہ میرے ماں باپ کو میرے زریعے بلیک میل کریں گے۔۔۔"

تاشفین کے چہرے سے کوئی تاثر ظاہر نہ ہوا۔۔۔۔

نظریں شاہ رُخ کی تصویروں پہ تھیں۔۔اور کان انعم کی آواز پہ۔۔۔۔

"ایس پی صاحب مجھے اپنے بھائی کے لیے انصاف چاہیے۔۔۔کل تک میں مکمل مایوس تھی۔۔۔مگر آپ نے نے کام کیا ہے۔۔۔مجھے اُمید ملی ہے۔۔۔اگر آپ جیسے لوگ میرے معاشرے میں موجود ہیں تو شائد میں اور میرے ماں باپ جیسے ظلم کا شکار لوگ ایک اچھی آزاد زندگی کا خواب دیکھ سکتے ہیں۔۔"

"میں آپکے والدین سے ملنا چاہوں گا۔۔۔"

"میں اپنے گھر کا پتا لکھ دیتی ہوں۔۔۔ان سے ملاقات وہیں پہ ہوسکتی ہے۔۔۔"

تاشفین نے سر اثبات میں ہلا دیا۔۔۔

انعم نے اپنے بیگ میں سے پین اور کاپی نکال کر پتا لکھ کر صفحہ پھاڑ کر تاشفین کے حوالے کر دیا۔۔۔"

" کیا آپ ہماری مدد کریں گے؟۔۔"

تاشفین پتا پڑھ رہا تھا۔۔۔نظر اُٹھائے بغیر بولا۔۔۔

"اسکا فیصلہ آپ کے والدین سے ملنے کے بعد کرونگا۔۔۔آپ کے پاس اگر بشارت حسین کے خلاف کوئی ثبوت ہے تو مجھے دے سکتی ہیں۔"

"بدقسمتی سے میرے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے۔۔۔فقط ایک اس پولیس والے کے پاس لکھا شاہ کا بیان تھا۔۔۔وہ بھی گم گیا۔۔"

"چلیں اگر اللہ کو منظور ہوا تو کوئی نہ کوئی راہ نکل آئے گی۔۔آیئے میں آپکو چھوڑ دوں۔۔"

"بہت مہربانی مگر میں خود جا سکتی ہوں۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔جیسے آپکی مرضی۔۔۔"

تاشفین ہاتھ میں پکڑا کاغذ اپنی جیب میں ڈالتا ہوا وہاں سے نکل آیا۔۔۔

واپسی کا سارا راستہ وہ شاہ رُخ اور اسکی فیملی کے بارے میں سوچتا آیا۔۔۔ایک دم سے کسی کی بات کا یقین نہیں کیا جا سکتا جب تک کوئی ٹھوس ثبوت ہاتھ نہ آئے۔۔مگر چونکہ یہاں بات بشارت حسین کی ہو رہی تھی۔۔اور اس آدمی سے کچھ بھی بعید نہیں تھا۔۔

ہو وہ وہاں سے سیدھا بشارت حسین کے ریستورنٹ آیا۔۔۔گاڑی عمارت سے دور ہی روک کر جگہ کا جائزہ لیتا رہا۔۔وہاں پہ لنچ اور ڈنر لگتا تھا۔۔اور ہر روز لاتعداد لوگ ادھر کا رُخ کرتے تھے۔۔۔جو اس بات سے بے خبر تھے کہ ہاتھ سے پیسے دیکر وہ کیسا زہر اپنے اندر اُتار کر یہاں سے جاتے تھے۔۔پہلے ہی ملاوٹ بھری اشیاء نے قوم کی صحت کو بُری طرح متاثر کیا ہوا ہے اوپر سے رہی سہی کسر ایسے کاروباری لوگ پوری کر رہے ہیں۔۔

تاشفین ایک دم چونکا۔۔۔

عمارت کے سائیڈ والے دروازے سے بشارت حسین باہر نکلا تھا۔۔۔مگر وہ اکیلا نہیں تھا۔۔۔اسکے ساتھ ایک عورت اور مرد تھے۔۔۔جن کو تاشفین اتنی دور سے بھی پہچان گیا تھا۔۔۔تینوں آپس میں بہت خوش مزاجی سے بات کر رہے تھے جو اس بات کا ثبوت تھا کہ ان کے درمیان اچھی شناسائی تھی۔۔۔

تاشفین کے ماتھے پہ فکر کا جال بکھر گیا خود کو مخاطب کر کے با آواز بولا۔۔۔

"یہ یہاں کیا کر رہا ہے۔۔۔؟۔۔"

وہ دونوں میاں بیوی بشارت حسین کو الوداع بول رہے تھے۔۔۔

جیسے ہی بشارت حسین نے اس عورت کے گال سے گال مس کر کے ہائی کلاس سوسائٹی کے انداز میں بوسہ دیا۔۔۔تاشفین کی مٹھیاں بھینچ گئیں۔۔۔زیرِ لب اس عورت کے شوہر کو دو چار گالیوں سے نوازا۔۔

جیسے ہی وہ گاڑی تاشفین کے پاس سے گزری وہ رُخ دوسری جانب کر کے اپنا چہرہ مکمل چھپا گیا۔۔۔دل تو

چاہ رہا تھا ابھی اُس کار کے پیچھے جائے اور دونوں میاں بیوی کی خبر لیکر آئے مگر صبر کے گھونٹ پیتا دوسری سمت میں نکل گیا۔۔۔

☆......☆......☆

" ابا آپ کا بستر چھت پہ لگا دوں۔۔؟۔۔"

فارس کے سوال پہ اسرار احمد نے نفی میں جواب دیتے ہوئے کہا۔۔

" نہ بھئی میں ادھر ہی ٹھیک ہوں۔۔"

" ابو محلے کا ٹرانسفارمر اُڑا ہے۔۔۔آج ساری رات لائٹ نہیں آنے والی۔۔۔اتنی گرمی میں نیچے بہت حبس ہو گیا ہے۔۔"

" کوئی نہیں یار میں نے کھڑکی کھولی ہوئی ہے۔۔۔ویسے بھی مجھے اتنی گرمی نہیں لگتی ہے۔۔۔"

" چلیں جیسے آپ مناسب سمجھیں پر اگر گرمی لگی تو مجھے آواز مارنے میں دیر نہیں لگایئے گا۔۔۔میری چارپائی سیڑھیوں کے پاس ہی ہے۔۔۔"

" اچھا بلا لونگا۔۔۔واپڈا والوں کے دفتر کوئی بندہ گیا ہے؟۔۔"

" ہاں حسیب چاچا طفیل کے ساتھ گیا ہوا ہے۔۔۔پہلے فون کیا تھا واپڈا والوں کو انکا کہنا تھا انکی ایمرجنسی سے نمٹنے والی ٹیم پہلے سے کہیں مصروف ہے۔۔کل صبح تک فارغ ہونے کے بعد ادھر آئیں گے۔۔۔"

" تاشفین کا کوئی فون آیا؟۔۔"

" نہیں۔۔۔"

" اسکو بتایا بھی نہیں کہ کیا مسئلہ ہوا ہے؟۔۔"

" ابو وہ پولیس میں ہے واپڈا کے کام تو نہیں نمٹا تا نا جو اسکو فون کرتے۔۔۔"

" پاگل آدمی اسکی کئی لوگوں کے ساتھ واقفیت ہے۔۔۔کہیں سے کوئی بندہ نکال لائے گا جو آج رات تمہاری بجلی چلا دے۔۔۔"

فارس نے جیب سے فون برآمد کیا اور بڑے بھائی کا نمبر ملایا۔۔۔

چوتھی بیل پہ جواب موصول ہوا۔۔۔

" جی۔۔۔؟۔۔۔"

" کدھر ہیں۔۔۔؟۔۔"

" کام پہ ہوں۔۔۔اور کہاں ہونا ہے۔۔"

" وہ ایک چھوٹا سا مسئلہ ہوا ہے۔۔۔بجلی بند ہے سارے محلے کی اور ابھی تک کوئی آدمی نہیں ملا ابو کہہ رہے تھے تمہیں فون کروں اگر کوئی جاننے والا ہے تو اسکو فون کرو۔۔۔"

دوسری جانب خاموشی چھا گئی۔۔۔پھر وقفے کے بعد پوچھا۔۔

" ابھی وقت کیا ہوا ہے؟۔۔"

" جناب عالی گیارہ بج رہے ہیں۔۔۔آپکو اب تک گھر آ جانا چاہیے تھا۔۔"

" کام بہت تھا۔۔اسلیے وقت کا احساس نہیں ہوا۔۔۔اچھا سنو فون بک میں ایک شیراز نامی لڑکے کا نمبر لکھا ہوا ہے۔۔۔اسکو فون کرو۔۔۔میرا نام لینا۔۔اور پوچھو اس سے اگر کچھ کر سکتا ہو۔۔۔میں اگلے ایک آدھ گھنٹے تک آتا ہوں۔۔"

تاشفین نے فون رکھ دیا۔۔۔

فارس فون بک کی تلاش میں جا رہا تھا۔۔۔جب اطلاعی گھنٹی بجی۔۔۔

" کون۔۔۔؟۔۔۔"

" میں ہوں ملکہ عالیہ۔۔۔دروازہ کھولو غلام۔۔۔"

نرگس کے تعارف پہ فارس نے عش عش کرتے دروازہ کھولا۔۔۔

" تم نے اگر چھوڑنی ہی ہوتی ہیں تو اپنے قد کے لحاظ سے چھوڑا کرو۔۔۔کیوں بے سر پیر کی چھوڑتی ہو۔۔۔شادی ہونے جا رہی ہے گنگو تیلی سے اور بنی پھرتی ہے ملکہ عالیہ۔۔۔"

" کیوں جلتے ہو۔۔۔جل ککڑ۔۔۔مت جلا کرو مجھ سے بھلا تمہارا میرا ابھی کوئی مقابلہ ہے۔۔۔میں ہوں گوری چٹی شہزادیوں جیسی اور تم تندور میں رہ جانے والی آخری روٹی جو جل جل کر وہیں اکڑ جاتی ہے۔۔۔کہے

دے رہی ہوں۔۔۔ میرے ہونے والے سرتاج کے بارے میں سوچ سمجھ کر بولا کرو کل کو تم نے ہی اسکی عزت کرنی ہے۔۔۔"

"عزت تو میں اسکی آج کرتا ہوں۔۔۔کل کو تم سے شادی کروا کر تو بیچارہ رُلنے والا ہے۔۔۔ بڑا بہادر بچہ ہے قسم سے۔۔۔"

"میرے ہاتھوں میں رس ملائی کا باؤل نہ ہوتا تو اب تک میں نے تیری زلفیں جڑ سے اکھیڑ دی ہونی تھیں۔۔۔"

"ہو ہی خون خوار جانور۔۔۔لاؤ دو رس ملائی اور یہاں سے کھسکتی نظر آؤ۔۔۔"

"اچھا میں تو ہوئی خون خوار جانور تم خود کیا ہو اس پہ بھی روشنی ڈال دو۔۔۔"

"آف کارس۔۔۔میں شہزادہ گلفام ہوں۔۔"

فارس نے میرا کے انداز میں انگریزی مار کر کہا جس پہ نرگس بدلا لیتے ہوئے بولی۔۔

"ماں صدقے جائے نہ منہ تے نہ متھا۔۔۔جن پہاڑوں لتھا۔۔۔ہٹو سامنے سے بدتمیز انسان دیوار بن کر تن جاتے ہو۔۔۔پھر ہٹنے کا نام ہی نہیں لیتے۔۔۔"

"مجھے بدتمیز کہا تو سدا میرے گھر کی دہلیز پہ کھڑی رہو گی اندر نہیں آنے دونگا۔۔"

"یہاں کھڑی رہتی ہے میری جوتی۔۔۔اور آئے تم بڑے میرے گھر والے۔۔۔یہ میرے ماموں جی کا گھر ہے تم گنگو تیلی کا نہیں۔۔۔"

"تم دونوں کو ذرا بھی احساس ہے کہ تم لوگوں کو سارا محلّہ سُن رہا ہے۔۔۔"

جگن نے پیچھے سے آ کر ڈپٹا جس پہ نرگس جوش سے بولی۔۔۔

"واہ بھابھی اب لگی ہو نا تاشفین کی بیگم۔۔۔اتنی جلدی بدل رہی ہو۔۔۔ ماشا اللہ۔۔۔یہ لو اس بھوکے کو نکال کر باقی سب کے لیے رس ملائی لائی ہوں۔۔۔"

نرگس نے باؤل جگن کی جانب بڑھایا جسے بیچ میں ہی فارس نے اچک لیا۔۔۔

"چلو واپس جاؤ برتن ہم کل بھجوا دیں گے۔۔۔"

"اللہ کرے تمہاری شادی کسی ایسی جگہ ہو جہاں بیوی ساری عمر تمہیں گھاس نہ ڈالے۔۔۔"

"جاؤ جاؤ۔۔۔تمہاری دعائیں اگر پوری ہوتیں تو تمہیں منیر ہی ملتا۔۔۔"

"بس میرا رشتہ اچھی جگہ کیا ہو گیا تم سے تو برداشت ہی نہیں ہو رہا۔۔"

"ہاں ہاں پرنس ہیری کی بیوی بننے جا رہی ہو نا۔۔۔"

"میرے منیر کے آگے ہیری کیا چیز ہے۔۔۔"

فارس چڑانے والے انداز میں قہقہہ مارتے ہوئے بولا۔۔۔

" نگومان لے کہ انگور کھٹے ہیں۔۔۔"

"میں کیوں مانو منحوس انسان مجھے کبھی انگوروں کی چاہت نہ تھی۔۔۔کچھ دن رہ گئے ہیں چلی جاؤنگی۔۔۔ پھر کس کے ساتھ لڑو مرو گے۔۔۔"

"ماموں جب آپ اسکے لیے لڑکی دیکھنے جائیں مجھے ساتھ لیکر جایئے گا۔۔۔خیر یہ تو دور کی باتیں ہیں۔۔ بیچارے کو لڑکی دینی کس نے ہے۔۔"

"ایسی بھی بات نہیں ہے۔۔۔کیا پتا تم ہی مجھے قبول کرنے والی بنو۔۔"

نرگس نے جوتا اُتار کر فارس کا نشانہ لیکر مارا یہ الگ بات کہ وہ بتیسی دکھاتا سامنے سے ہٹ گیا۔۔

جگن نے ماتھا پیٹا۔۔۔

"ابو آج شاپنگ سے واپسی پہ بھی یہ دونوں یونہی لڑتے آئے ہیں۔۔۔"

"فارس کچھ شرم کرو بہنوں کے ساتھ ایسا رویہ نہیں رکھتے ہیں۔۔"

اسرار احمد کے کہنے پہ وہ جتاتا ہوا بولا۔۔۔

"بہنوں کے ساتھ ناں۔۔۔چڑیلوں کے ساتھ نہیں۔۔۔اور یہ میری بہن نہیں ہے۔۔۔"

نرگس مارچ آؤٹ کر گئی۔۔۔

اسرار احمد اور جگن نے فارس کو غصے سے دیکھا۔۔۔

" میں مذاق کر رہا تھا۔۔وہ غصہ کر گئی ہے۔۔آپ فکر نہ کریں میں منا لونگا۔۔۔ آخر اسکی شادی پہ بھنگڑا

بھی تو میں نے ہی ڈالنا ہے۔۔۔مجھ سے ناراض نہیں رہ سکتی۔۔۔ابھی یہ رس ملائی کھائیں۔۔ایک دم ٹھنڈی ٹھار ہے۔۔"

جگن نرگس کے پیچھے تیزی سے سیڑھیاں چڑھتی اوپر آئی مگر حیرت کا جھٹکا لگا۔۔نرگس ساتھ ساتھ جڑے گھروں کے چھت پھلانگ کر اپنی چھت تک پہنچ بھی چکی تھی۔۔۔

وہیں سے جگن کو دیکھ کر بولی۔۔۔

"بھابھی کل آؤنگی جب تمہارا لُو لی (بُل ڈوگ۔۔) دیور گھر پہ نہیں ہوگا۔۔۔"

بیٹری کی روشنی میں ہوم ورک کرتے عباس کو مخاطب کرتے ہوئے بولی۔۔۔

" کیا یہ دونوں ہمیشہ ایسے ہی لڑتے ہیں۔۔؟۔۔"

" پہلے تو کبھی کبھار دنگل ہوتا تھا۔۔آج کل زیادہ شوخے ہوئے ہیں۔۔یہ دیکھیں کیسی بنی ڈرائینگ ۔۔ اچھی ہے یا دوبارہ بناؤں۔۔۔؟۔۔"

جگن نے عباس کی نوٹ بُک ہاتھ میں لیکر روشنی کے سامنے کر کے جائزہ لیا۔۔

"واؤ عباس یہ تو بہت پیارہ سکیچ بنا ہے۔۔کس کا سکیچ بنایا ہے؟۔۔"

" آلیگزینڈر گراہم بیل کا اسکی داڑھی سفید تھی مجھے سفید رنگ نہیں ملا اس لیے کالی اور سفید لہریں دے دی ہیں۔۔۔"

"بہت زبردست ہے چیمپین۔۔۔"

" شکریہ۔۔۔عام طور پہ میں اپنی ڈرائینگز حسیب سے بنواتا ہوں۔۔۔اسکا آرٹ بہت اچھا ہے۔۔۔ مجھے ہمیشہ ہوم ورک میں سٹار ملتے ہیں۔۔۔"

" مگر تمہیں خود سے کرنا چاہیے۔۔تمہارے اپنے ہاتھ میں اتنی صفائی ہے۔۔۔میرے سے تو ایک آنکھ نہیں بنتی پورا اسکیچ تو بہت دور ہے۔۔۔"

"میں آپکو سیکھا دونگا۔۔۔ویسے تاشفین بھائی کی ڈرائینگ بھی انتہائی بُری ہے۔۔وہ آم بنائیں تو سیب بنتا ہے۔۔۔گلاس بنائیں تو جگ نظر آتا ہے۔۔۔"

جگن دھیرے سے مسکرادی۔۔۔

" تمہیں بھوک لگی ہے تو بتاؤ میں کھانا لا دیتی ہوں۔۔"

" نہیں ابھی نہیں حبیب اور تاشفین بھائی بھی آجائیں اکھٹے کھائیں گے۔۔۔شائد تب تک لائٹ بھی آ ہی جائے۔۔۔"

" مجھے تو نہیں لگتا آج کی تاریخ میں لائٹ آئے گی۔۔۔"

فارس اوپر آیا ہاتھ میں تین پیالے تھے۔۔

"لیں جناب رس ملائی کھائیں اور اپنی نگی کو دعائیں دیں۔۔۔ظالم کے ہاتھ میں کیا ذائقہ ہے۔۔۔"

" تم نے اسکے ساتھ اچھا نہیں کیا وہ ہمارے لیے اتنی اچھی سوغات لیکر آئی تم نے شکریہ ادا کرنے کا موقع بھی نہیں دیا۔۔۔وہ کیا سوچتی ہوگی۔۔۔تم کتنے روڈ ہو کر بات کر رہے تھے۔۔۔"

"لیں جی میں ہی روڈ تھا وہ جو مجھے جل ککڑ اور بل ڈوگ بول کر گئی ہے اسکا کیا۔۔۔؟۔۔"

فارس کے چہرے پہ شرارتی مسکراہٹ دیکھ کر جگن نے اسکے کندھے پہ ایک چپت لگائی۔۔۔

تبھی گلی میں موٹر سائیکل کی آواز سُنتے ہی فارس اپنی چارپائی سے اُٹھ کر منڈھیر کی جانب گیا۔۔۔

" لگتا حبیب آگیا ہے۔۔اب اللہ کرے کوئی سبب لگ گیا ہو۔۔۔"

فارس نے اوپر سے ہی آواز مار کے پوچھ لیا۔۔۔

"ہاں شاہ جی کیا خبر ہے؟۔۔۔"

جواب میں موٹر سائیکل کا گلا بند کر کے حبیب نے جواب دیا۔۔۔

" کوئی نہیں ملا۔۔۔آدھا گھنٹہ انکے دفتر کے سامنے کھڑا رہا ہوں۔۔۔ایک بوڑھا بزرگ اُدھر موجود تھا۔۔۔باقی کوئی ذی روح نہیں نظر آیا۔۔۔"

" چلو پھر اوپر آ کر رس ملائی کھاؤ۔۔۔ایک لڑکے کو کال کی ہے اس نے مثبت جواب دیا ہے۔۔۔واپس فون کرے گا۔۔۔"

" کس لڑکے کو۔۔؟۔۔"

"تاشفین کا جاننے والا ہے ۔۔۔"

فارس بتا کر واپس اپنی چارپائی کی جانب آ گیا۔۔۔

باجی شمائلہ نے انٹری ماری۔۔۔

" فارس کیا کہہ رہے تھے آ کر رس ملائی کھا لوں۔۔لو آ گئی ہوں۔۔۔اب جلدی سے میرا حصہ دے دو۔۔۔ کہیں میرا بیٹا نا اُٹھ جائے۔۔۔ ناس ماری بجلی۔۔۔شام سے ہاتھ والا پنکھا جھلا جھلا کر میرے کندھے جواب دے گئے ہیں۔۔"

"باجی اپنا جرنیٹر چلا لینا تھا نا۔۔۔"

عباس اپنی کاپیاں کتابیں بیگ میں ڈالنے کے دوران مشورہ دے گیا۔۔

" جرنیٹر کے بھی سائیں مرے ہوئے ہیں۔۔۔ پرسوں ابا جی بننے کو دیکر آئے تھے۔۔۔آج لینے گئے مگر مکینک نے ابھی تک بنایا ہی نہیں تھا۔۔۔خالی ہاتھ واپس آ گئے۔۔"فارس کے ہاتھ سے پیالی لیکر رس ملائی کے مزے لینے کے ساتھ ساتھ شمائلہ باجی جواب بھی دیئے جا رہی تھیں۔۔۔

" جگن۔۔۔تمہیں زیادہ گرمی تو نہیں لگ رہی ؟۔۔میں لڑکوں سے پانی منگوا دیتی ہوں۔۔۔ایک دفعہ نہا لو۔۔۔افاقہ ہوگا۔۔"

"نہیں نہیں باجی شمائلہ اسکی ضرورت نہیں ہے۔۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔"

" تمہیں کہاں عادت ہوگی اتنی گرمی برداشت کرنے کی۔۔۔کیا تمہارے گھر بھی لائٹ بند ہوتی ہے۔۔"

جگن مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔

" باجی میرا گھر تو یہ ہے جہاں میں موجود ہوں۔۔اور ہاں ڈیڈی کے گھر بھی لوڈ شیڈ ینگ ہوتی ہے آخر وہ بھی اسی ملک میں رہتے ہیں۔۔"

فارس اور عباس نے پیار بھری مسکراہٹ سے اپنی بہنوں جیسی بھابھی کو دیکھا۔۔۔

حسیب اوپر آیا تو ہاتھ میں ایک لفافہ تھا۔۔۔جسے جگن کی طرف بڑھایا۔۔

" آپا یہ آپکے لیے لایا ہوں۔۔۔"

" کیا ہے اس میں ۔۔۔؟۔۔"

جگن نے ٹھنڈے لفافے کو چھو کر محسوس کیا۔۔۔ یہ تو پکا تھا کہ تھی کوئی کھانے کی چیز ہی ہے۔۔۔

" نہر کے پاس ایک آدمی فالودہ بیچتا ہے۔۔ اس سارے علاقے میں اسکے فالودے کا جواب نہیں۔۔۔ ٹرائی کریں۔۔۔"

جگن کو فالودہ دینے کے بعد فارس کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتا واپس سیڑھیاں اُتر گیا۔۔۔

فارس اُٹھ کر حسیب کے پیچھے ہولیا۔۔۔

جب فارس نیچے آیا۔۔ حسیب اسرار احمد کے کمرے کی چوکھٹ پہ کھڑا تھا۔۔۔ فارس نے چھوٹتے ہی پوچھا۔۔

" کیا بات ہے؟۔۔"

"میں سوچ رہا تھا۔۔۔ بجلی نہ آئی تو جگن آپا کے لیے بڑی مشکل ہونی ہے۔۔۔"

" یہ تو ہے۔۔۔ بازار سے ہو آتے ہیں اگر کوئی دکان کھلی مل جائے تو جرنیٹر خرید لائیں گے۔۔"

فارس کے مشورے پہ حسیب نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

"میں آتے ہوئے دیکھ کر آیا ہوں۔۔۔ سارا بازار بند ہے۔۔"

"اب۔۔؟۔۔"

فارس نے حسیب اور اسرار احمد کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔ تبھی بیرونی دروازے سے تاشفین گھر میں داخل ہوا۔۔۔

بھائیوں کو اس طرح سنجیدہ چہرے لیے کھڑا دیکھ کر فوراً تشویش سے پوچھا۔۔

" کیا ہوا ہے؟۔۔۔ سب خیریت تو ہے؟۔۔"

اسرار احمد نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

"ابھی تک بجلی جو بحال نہیں ہوئی ہے اس لیے دونوں جگن کے آرام کا سوچ کر پریشان ہو رہے ہیں۔۔"

"اوہ۔۔۔ میں سمجھا نہ جانے کیا ہوا ہے۔۔ میرے ساتھ دو لوگ آئے ہیں۔۔ پانی وغیرہ بنا کر لاؤ۔۔۔

میں اُدھر ہی ہوں۔۔وہ جائزہ لیکر بتائیں گے پھر دیکھتے ہیں کیا کرنا ہے۔۔"

سیڑھیوں پہ کھڑی جگن کی آنکھوں میں نمی آگئی۔۔۔وہ کچن سے برتن لینے کو نیچے آرہی تھی۔۔جب حسیب اور فارس کے منہ سے اپنا نام سن کر قدم وہیں رُک گئے۔۔۔

دونوں نے دوپہر کا کھانا کھایا ہوا تھا۔۔۔ شام سے دونوں بھائی بھاگ دوڑ میں مصروف تھے۔۔اس وقت رات کے گیارہ بج رہے تھے۔۔اور دونوں کو اپنے سے زیادہ جگن کے آرام کی فکر ہو رہی تھی۔۔اور وہ جو صبح کا گھر سے نکلا اب آیا تھا۔۔وہ بھی آرام کرنے یا کھانا کھانے کی بجائے مزدوروں کے لیے پانی وغیرہ منگوا رہا تھا۔۔اور الماس ان لوگوں کو چھوٹے لوگ کہتی ہے۔۔؟۔۔جو لوگ اپنی ذات سے پہلے اپنے سے وابستہ لوگوں کا بھلا سوچیں اُن سے بڑا انسان کون ہوتا ہے؟۔۔"

حسیب نے دودھ سوڈا بنایا اور فارس گلاس وغیرہ لیکر مزدوروں کو پانی پلانے چلا گیا۔۔۔

پندرہ منٹ بعد ہی دونوں واپس آگئے۔۔۔اور آتے ہی آرڈر کیا۔۔۔

"خاتون وحضرات تیاری پکڑیں آج کا ڈنر باہر ہوگا۔۔۔"

فارس کی بات پہ حسیب بُرا سا منہ بناتے ہوئے بولا۔۔

"بارہ بجنے میں صرف پچیس منٹ باقی ہیں۔۔۔اس وقت تو بھولا دال چاول بھی بند ہو گیا ہونا ہے۔۔"

"اپنے دماغ کو دال چاول سے باہر بھی نکال لیا کرو۔۔۔غریب انسان۔۔۔ ہم فائیو اسٹار کو رونق بخشیں گے۔۔۔"

حسیب کی نظریں فارس سے ہوتی ہوئیں تصدیق کے لیے تاشفین پہ جمیں۔۔جس نے اپنے کمرے کی جانب بڑھتے ہوئے کہا۔۔۔

"اُٹھ کر منہ دھولو دیکھ کیا رہے ہو۔۔۔؟۔۔"

"یعنی واقعی جا رہے ہیں۔۔؟۔۔"

فارس نے چڑانے والے انداز میں کہا۔۔

"جی میاں جی۔۔۔"

"ابو آپ کپڑے بدلیں گے یا صرف منہ دھلوا دوں۔۔؟۔۔"

فارس کے پوچھنے پر اسرار احمد نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے منع کر دیا۔۔۔

"نہ بھئی نہ اس وقت میں آرام کرونگا۔۔۔شام میں خربوزہ کھایا تھا۔۔۔جو ابھی تک ہضم نہیں ہوا۔۔۔ڈنر کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔۔اگر بھوک لگی بھی تو ایک آدھ ٹوسٹ لے لونگا۔۔تم لوگ جاؤ۔۔۔دھیان سے جانا۔۔گاڑی زیادہ تیز مت چلانا۔۔"

تاشفین کپڑے بدل کر باہر آیا۔۔۔فارس نے ابو کا جواب اسکو بتایا جس پہ وہ ایک دفعہ پھر اسرار احمد کے کمرے میں داخل ہوا۔۔

"ابو گھر پہ اکیلے رہیں گے۔۔چلیں ناں ہمارے ساتھ تھوڑی تازہ ہوا کھائیں۔۔۔"

"نہیں تاشفین کسی اور دن چلا جاؤنگا۔۔ابھی تم بچوں کو لے جاؤ ان میں سے کسی نے بھی رات کا کھانا نہیں کھایا۔۔"

"میں آپکے بیڈ سائیڈ پہ پانی وغیرہ رکھ دیتا ہوں۔۔۔آپ نے دوا کھالی ہے؟۔۔۔"

"ہاں دوا تو لے چکا ہوں۔۔۔تم مجھے باکس میں سے معدے کی ایک گولی نکال دو۔۔۔ بدہضمی سی محسوس کر رہا ہوں۔۔"

"جی ابو۔۔ "

تاشفین نے باپ کے کمرے میں پڑا خالی جگ اٹھایا۔ ہمسایوں کے نلکے سے تازہ پانی بھر کر لایا۔۔ دوائیوں والے باکس سے مطلوبہ دوا نکال کر باپ کو دی۔۔پھر انکے کمرے کی تمام کھڑکیاں کھول کر لیمپ بند کرتا ہوا شب بخیر بول کر انکی پیشانی پہ بوسہ لیکر کمرے سے نکل آیا۔۔

"آجائیں۔۔۔باقی عوام گاڑی میں انتظار کر رہی ہے۔۔"

فارس بیرونی دروازے کے پاس تاشفین کا منتظر کھڑا تھا۔۔

"ابو ہم باہر سے تالا لگا رہے ہیں۔۔فون آپکے پاس رکھا ہے۔۔"

"میں تم لوگوں کا باپ ہوں چھوٹا بچہ نہیں ہوں۔۔۔جو گھر پہ اکیلے ڈر جاؤنگا۔۔اب جاؤ مسلسل بول کر میری

نیند بھگا رہے ہو۔۔واپسی پہ بھی زیادہ شور مت کرنا "

" جی اچھا۔۔اللہ حافظ۔۔"

دونوں بھائی مسکراتے ہوئے دروازہ لاک کر کے بازار کی جانب چل پڑے جہاں گاڑی کھڑی تھی۔۔

فارس نے چابی تاشفین کی جانب اُچھالی۔۔۔

" گاڑی آپ چلا رہے ہیں۔۔۔"

تاشفین نے واپس اُسی کو دے دی۔۔

" نہیں گاڑی تم چلاؤ۔۔۔میں آف ڈیوٹی ہوں۔۔"

وہ لوگ بازار میں آئے تو حسیب گاڑی کے پاس کھڑا تھا۔۔جبکہ جگن اور عباس پچھلی سیٹوں پہ براجمان تھے۔۔

فارس ڈرائیونگ سیٹ کی جانب بڑھ گیا۔۔۔تاشفین نے کھڑکی سے جھانک کر گاڑی کے اندر کے احوال کا جائزہ لیا۔۔ اور کار کے گرد چکر کاٹ کر دوسری جانب جگن کے ساتھ والی سیٹ سنبھال کر بیٹھ گیا۔۔ حسیب فارس کے برابر بیٹھا۔۔فارس نے بسم اللہ پڑھ کر انجن سٹارٹ کیا اور گاڑی آگے بڑھا دی۔۔۔

تاشفین کا ایک بازو سیٹ کی بیک پہ پھیلا ہوا تھا۔۔لمبی لمبی ٹانگیں بامشکل سیٹ کے درمیان پھنسی ہوئی تھیں۔۔

رُخ پورا جگن کی طرف تھا۔۔

جو ایسے ہو گئی تھی جیسے وہاں تاشفین موجود ہی نہیں تھا۔۔ مکمل اگنور کر رہی تھی۔۔

چند منٹ وہ خاموشی سے منتظر رہا کہ کب اسکی جانب دیکھتی ہے۔۔جب مسلسل اگنور کئے گئی تو وہ اپنے بھائیوں سے مخاطب ہوا۔۔۔

" اپنی آپا سے پوچھو کہیں یہ اپنی زبان گھر پہ تو نہیں بھول آئی۔۔"

جگن نے ایک دم سوچا اور عباس کے ساتھ سیٹ بدلنے کی نیت سے پہلو بدلا ہی تھا جب تاشفین کا بازو کار کی سیٹ سے ہٹ کر جگن کے کندھے پہ آ رُکا۔۔۔

"آپا ایویں سے لوگوں کے ساتھ بات نہیں کرتی ہیں۔۔۔کیوں آپا۔۔؟۔۔"

فارس نے شرارت سے پوچھا۔۔

جگن نے گردن موڑ کر اندھیرے میں ہی تاشفین کو گھورا۔۔اور کہا۔۔

"فارس اپنے بھائی سے بولو مفت میں فری نہ ہوں۔۔"

تاشفین کا قہقہ جاندار تھا۔۔

جس ہاتھ سے جگن نے تاشفین کے بازو کو جھٹکنا چاہا اُس نے وہی ہاتھ اپنی گرفت میں لے لیا۔۔۔

عباس بولا۔۔

"بھائی بجلی کب تک ٹھیک ہوگی۔۔؟۔۔"

تاشفین کی پرسوچ آواز آئی۔۔۔

"اُمید ہے جب تک ہم لوگ واپس آئینگے بجلی بحال ہو چکی ہوگی۔۔"

"اچھا پر اگر لائٹ نہ آئی نا تو میں کل سکول کوئی نہیں جا رہا۔۔"

" میں تمہارے صدقے جاؤں بجلی گھر کی بند ہے سکول کی نہیں۔۔۔ موٹے بس چھٹی کے بہانے ڈھونڈنے پہ رہا کرو۔۔۔"

حسیب کے ڈانٹنے پہ عباس نے تاشفین کو شکایت لگائی۔۔

"تاشفین اسکو سمجھالو۔۔ پھر مجھے موٹا بول رہا ہے۔۔ خود ایک نمبر کا کالا کلوٹا ہے۔ "

فارس کی ہنسی گونجی جبکہ جگن نے عباس کو ٹوکا۔

"نہ جانی ایسے تو نہیں بولتے نا وہ تمہارا بڑا بھائی ہے۔۔"

"آپا اسکو بھی تو دیکھو نا ہر وقت مجھے موٹا کہہ کر چڑاتا ہے۔۔"

"ہاں تو کیا نہیں ہو موٹے۔۔؟۔۔"

"حسیب باز آؤ۔۔۔خبردار جو میرے شہزادے بھائی کو اس طرح تنگ کیا۔۔۔"

"اچھا اسکی حمایت ہو رہی ہے۔۔اور کیا میں آپکا بھائی نہیں ہوں۔۔"

حسیب کے سوال پہ جگن سے پہلے عباس بولا۔۔۔

"نہ بالکل بھی نہیں یہ صرف میری آپا ہیں۔۔۔"

جگن دونوں بھائیوں کی جنگ کیا دیکھتی اسکی جان کہیں اور اٹکی ہوئی تھی۔۔۔

تاشفین نے اسکا ہاتھ اپنی مضبوط گرفت میں لیکر اپنی گود میں رکھا ہوا تھا۔۔ بظاہر گاڑی کے باہر دیکھ رہا تھا۔۔مگر اپنے دوسرے ہاتھ کی انگلی کے پور سے جگن کے ہاتھ کی پشت پہ کچھ لکھ رہا تھا۔۔

جگن نے پوری توجہ دیکر سمجھنا چاہا کہ آخر کیا لکھ رہا ہے۔۔

"آپا فش پسند ہے یا کڑاہی۔۔؟۔۔"

فارس نے متوجہ کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"جو تم لوگوں کو پسند ہے وہی میں کھالونگی۔۔"

تاشفین کے لب پھیلے۔۔۔زبان پہ کھجلی ہوئی۔۔۔۔

"تم سدا سے ایسی ہو یا مجھ سے وابستہ ہونے کے بعد اتنی اچھی ہوئی ہو۔۔؟۔۔"

"آپ تو نا مجھ سے بات ہی نہ کریں تو بہتر ہے۔۔"

"اچھا ابھی دوپہر کے وقت میں "تم" تھا۔۔اب "آپ" ہو گیا ہوں۔۔"

"میں غیر شناسا لوگوں سے آپ جناب کر کے ہی بات کرتی ہوں۔۔"

"جس سپیڈ سے تم مجھے شناسا اور غیر شناسا کی فہرست میں پٹختی ہو۔۔ اب سے اپنا اور تمہارا نکاح نامہ جیب میں لیکر گھوما کروں گا۔۔تا کہ تمہیں یاد کروا سکوں کہ تمہارا سچا شناسا ہی میں ہوں۔۔"

وہ ابھی بھی اسکے ہاتھ کی پشت پہ کچھ لکھ رہا تھا۔۔آخری لائن جگن کے کان پہ پاس سرگوشی کی صورت بولی گئی تھی۔۔

سوائے ایس کے اور کچھ پلے نہ پڑا۔۔۔

تاشفین نے اپنی سامنے والی جیب میں رکھا مارکر نکالا جگن کی ہتھیلی سیدھی کی اور لکھتا چلا گیا۔۔۔

اندھیرے میں وہ دیکھ نہ پائی کیا لکھ رہا ہے۔۔۔مگر مارکر کی نب کے دباؤ نے بتا دیا تھا۔۔کہ جگن کی ہتھیلی

پہ بار بار لکھا جانے والا حرف سوری تھا۔۔۔

جس وقت ہوٹل کی پارکنگ میں رکی کار سے نکل کر ان لوگوں نے ہال میں قدم رکھا۔۔۔ چکا چوند روشنیوں میں داخل ہوتے ہی جگن نے اپنے سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی کھول کر آنکھوں کے سامنے کی۔۔۔

ساری ہتھیلی پہ ایک ہی حرف لاتعداد مرتبہ لکھا گیا ہوا تھا۔۔ ہر انگلی کے ہر پور پہ سوری۔۔۔سوری۔۔۔۔ اور پھر سوری۔۔۔اور ان تمام حروف کے درمیان ہتھیلی کے بالکل سینٹر میں چھوٹا سا لو ہارٹ بنا ہوا تھا

جگن نے نظر اُٹھا کر تاشفین کے چہرے پہ یہ کھوجنا چاہا آیا یہ سوری دل سے بولا گیا ہے یا اوپری اوپر سے ڈرامہ کر رہا ہے۔۔

چند سیکنڈ کو نظر ملی تھی۔۔۔دو پل سنجیدگی سے اسکی نظروں میں دیکھتے رہنے کے بعد وہ دھیرے سے مسکرا دیا ۔۔ مسکرانے پہ ڈمپل اُبھرے اور جگن سب بھول گئی۔۔۔سارے اختلافات سارا غصہ۔۔۔ یہ تک نہ یاد رہا کہ اس وقت کھڑی کہاں ہے۔۔۔

پیچھے سے آتے فارس نے اسکی آنکھوں کے سامنے ہاتھ ہلایا۔۔۔

"آپا۔۔۔بھائی آگے جا چکا ہے۔۔۔"

"یہ آدمی ایک نمبر کا دھوکے باز ہے۔۔۔"

فارس ہنس دیا ۔۔۔

کھانا کھانے کے بعد یہ راز کھلا کہ وہ لوگ کسی رسٹورنٹ کی بجائے ہوٹل میں ڈنر کرنے کو کیوں آئے ہیں۔۔

"بھائی اور بھابھی ہم لوگ گھر کو نکل رہے ہیں۔۔۔آپ دونوں یہیں رُکو گے کیونکہ آپ کے لیے ایک سرپرائز ہے۔۔۔"

تاشفین نے فارس کے بعد حسیب اور پھر عباس کو دیکھا۔۔۔پوچھا جگن نے۔۔۔

"کیسا سرپرائز۔۔۔۔؟۔۔۔"

"ہم نے آج رات کے لیے آپ دونوں کی اس ہوٹل میں بکنگ کروائی ہے۔۔۔تھرڈ فلور پہ آپکا کمرہ ہے

اور یہ اس کمرے کی چابی۔۔۔"

فارس نے جیب سے چابی نکال کر میز پہ رکھی۔۔

اس سے پہلے کہ تاشفین یا جگن کچھ کہتے۔۔۔حسیب نے ہاتھ اُٹھا کر دونوں کو کچھ کہنے سے روک دیا۔۔۔

یہ ہماری طرف سے شادی کا تحفہ سمجھ لیں۔۔۔ہم گھر کے لیے نکل رہے ہیں۔۔۔آپ سے کل ملاقات ہوگی۔۔۔

تاشفین بڑے ریلیکس موڈ میں کُرسی پہ بیٹھا ہوا تھا۔۔سُست نظروں سے ایک دفعہ جگن کو دیکھا جو اسکو ہی دیکھ رہی تھی۔۔وہ اسکے چہرے کے تاثرات سے سمجھ گیا کہ وہ چاہ رہی ہے کہ تاشفین کچھ کہے۔۔شائد وہ چاہ رہی تھی تاشفین منع کرے۔۔

مگر تاشفین مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا۔۔۔

"اگر ایسا ہے تو تم لوگ نکلو۔۔۔گاڑی کہیں روکنی نہیں ہے۔۔میں فارس کے نمبر پہ کال کرتا ہوں۔۔۔کال سارا راستہ آن رکھنا جیسے ہی گھر پہنچو۔۔کال بند کر دینا۔۔"

"یس باس۔۔۔اور کچھ۔۔؟۔۔"

"نا ابھی اتنا ہی اب جاؤ۔۔کیا اظہارِ محبت کروانا ہے مجھ سے۔۔"

"اوہ مائی گاڈ ہاؤ روڈ۔۔۔تاشفین۔۔۔"

تاشفین نے فارس کے مسکراتے چہرے سے نظر ہٹا کر جگن کے غصے سے سرخ ہوتے چہرے کو حیرت سے بھنویں اچکا کر دیکھا۔۔۔

"ہیں۔۔؟۔۔کیا بول رہی ہو۔۔۔؟۔۔"

"تم آدھی رات کے وقت بچوں کو اکیلا گھر بھیجو گے۔۔مجھے یقین نہیں آ رہا۔۔تم کیسے بڑے بھائی ہو؟"

حسیب اور فارس کے چہرے دیکھنے والے تھے۔۔۔ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔وہ لوگ جگن کی بات پر ہنسیں یا غصہ کریں۔۔۔

جبکہ تاشفین کہہ رہا تھا۔۔۔

"یہ تمہیں بچے لگ رہے ہیں۔۔؟ یہ بڑا والا پچیس کا ہے اور چھوٹا تیئس کا ہے۔۔۔بچہ کون ہے؟۔۔۔"

جگن نے فارس اور حسیب پہ نظر ڈالی۔۔اور بولی۔۔۔

"ہیں تو بچے ہی۔۔۔چاہے جتنے مرضی بڑے ہو جائیں۔۔۔"

فارس اور حسیب کیا حیران ہوتے۔۔۔تاشفین کچھ کہے بغیر بڑی سنجیدہ نظروں سے جگن کو دیکھے چلا گیا۔۔ جیسے کھوجنا چاہ رہا ہو۔۔۔اپنے سامنے موجود عورت کو اندر تک جاننا چاہ رہا ہو۔۔۔یہ کوئی چھوٹی بات تو نہ تھی جو وہ اتنے آرام سے کہہ گئی تھی۔۔۔جبکہ وہ خود بھی فارس سے صرف سال سوا سال ہی بڑی تھی۔۔

" آپ اپنی باتیں جاری رکھیں ہمیں اجازت دیں۔۔۔کل ملاقات ہوتی ہے۔۔۔اللہ حافظ۔۔۔"

فارس کے بعد حسیب نے بھی الوداع بولا اور دونوں آگے پیچھے نکل گئے۔۔۔

عباس نے جگن کے گلے لگ کر گال پہ پیار دیا۔۔۔

جگن اسکو باہر دروازے تک چھوڑنے گئی۔۔۔

تب تک وہاں کھڑی رہی جب تک گاڑی پارکنگ سے نکل کر سڑک پہ بھاگتی ہوئی نظروں سے اوجھل ہوگئی۔۔۔واپس اندر آئی تو تاشفین کے چہرے پہ پہلے سے بھی زیادہ سنجیدگی تھی۔۔۔

جیسے ہی دونوں کی نظر ملی۔۔۔جگن کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سرد لہر دوڑتی محسوس ہوئی۔۔۔تاشفین کی نظریں بالکل بے تاثر تھیں۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھا میز پہ پڑی چابی اور اپنا موبائل وغیرہ اُٹھا کر چند متوازی قدموں میں اس تک پہنچا۔۔۔ جگن کی سیدھی کلائی اپنے ہاتھ میں لی اور ہوٹل کی اندرونی عمارت کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

لفٹ کے ذریعے اوپر جانے اور پھر کمرے تک پہنچنے کے دوران جگن کی کلائی اسکی گرفت میں ہی رہی۔۔۔ ایک دو دفعہ اس نے کھینچنی چاہی مگر جواب میں گرفت اتنی ہی مضبوط ہوگئی۔۔۔

لفٹ میں دوسرے لوگوں کی موجودگی کی بنا پہ وہ خاموش ہی رہی۔۔۔البتہ بازو میں درد ہو رہا تھا۔۔۔

جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئے۔۔۔

وہ جیسے چلا اُٹھی۔۔۔

"میرا بازو چھوڑو تاشفین درد ہو رہا ہے۔۔۔"

تاشفین نے اسکو وہیں بند دروازے کے ساتھ لگا دیا۔۔۔ایک جھٹکے سے کلائی بھی چھوڑ دی۔۔۔

اس نے جگن کو وہاں دروازے کے ساتھ باندھا نہیں تھا۔مگر وہ ایک قدم نہ ہل سکی۔۔۔ پلک جھپکے بغیر اسکو دیکھے گئی۔۔۔جواب میں وہ مسلسل اسی کو پڑھ رہا تھا۔۔۔جب تھک گیا تو دھیمی مگر سخت آواز میں بولنے لگا۔۔۔

" کیا گیم کھیل رہی ہو۔۔۔؟۔۔۔"

جگن کا سانس پھول رہا تھا۔۔۔بمشکل نفی میں سر ہلا پائی۔۔۔

" کچھ جانتی بھی ہو کہ کس قدر خطرناک اور نازک سرحدوں کو پار کرنے کی جرات کر رہی ہو۔۔۔کیا یہ سب سوچ سمجھ کر' کر رہی ہو یا غیر ارادی طور پہ جھنڈے گاڑنا چاہ رہی ہو۔۔"

"میں نہیں جانتی میری کس بات پہ تم اس قدر شدید ردِعمل دکھا رہے ہو۔۔۔"

"ابھی نیچے میرے بھائیوں کو کیا کہہ کر مخاطب کیا۔۔۔؟۔۔"

" آپکے بھائی ہیں تو کیا وہ لوگ میرے بھائی نہیں ہیں؟۔۔۔"

"تم نے کہا بچے اکیلے جائیں گے۔۔"

" آپ نے انکو اکیلا بھیج کر ہی دم لیا اب مجھے بلاوجہ گھور رہے ہیں۔۔"

"مجھے بس یہ بتاؤ تمہارے لیے وہ بچے کیسے ہو گئے۔۔۔؟۔۔"

جگن نے اپنے سے چار قدم کی دوری پہ کھڑے اس شخص کو ایسے دیکھا جیسے اسکی دماغی حالت پہ شبہ گزرا ہو۔

" کیا چھوٹے بہن بھائی آپکے بچوں جیسے نہیں ہوتے؟۔۔کیا آپ اپنے بھائیوں کو اپنے بچوں سا ڈیل نہیں کرتے۔۔؟۔۔"

"ہاں کرتا ہوں۔۔۔"

"تو پھر میں نے ایسا کیا کہہ دیا ہے۔۔۔اگر آپکے بچوں سے ہیں تو میرے لیے الگ تو نہ ہوئے نا۔۔؟۔۔

اور ایک بات اپنی جگہ سچ ہے کہ جتنے کھلے دل سے میرے بھائیوں اور والد نے مجھے گھر میں قبول کیا ہے۔۔ویسا

اخلاق آپ کے پاس موجود ہی نہیں ہے۔۔ ہر دو گھنٹے بعد کوئی نہ کوئی ایسی بات ضرور کرنی ہوتی ہے جو میرا دل جلا کر خاک کرے۔۔۔"

" کیوں جھوٹ بول رہی ہو۔۔۔میں آٹھ گھنٹے بعد تم سے دوبارہ ملا ہوں۔۔"

" کیا فرق پڑتا ہے دو پہر والے فرمان کو ابھی بھولی تو نہیں ہوں۔۔"

"بات کا مفہوم سمجھے بغیر ناراض ہونا انتہائی بیوقوفی ہے۔۔"

" آپکے معاملے میں۔۔میں رج کے بیوقوف ہوں۔۔۔اسلیے سوچ سمجھ کر بولنا سیکھیں۔۔ "

"اچھا اب مجھے بولنا سیکھنا پڑے گا۔۔۔"

"جی ہاں۔۔۔"

تاشفین چلتا ہوا اسکے پاس آیا۔۔۔اسکے سر کے پیچھے بالوں کو انتہائی نرم گرفت سے پکڑتے ہوئے سر کو پچھلی جانب جھکایا۔۔۔

جس سے جگن کا چہرہ اوپر کو اٹھ گیا۔۔۔

تاشفین نے اپنا چہرہ اسکے چہرے کے پاس کرتے ہوئے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بولنا شروع کیا۔۔

"تم میری بات کو گھما کر موضوع سے ہٹا رہی ہو۔"

"ہاں ایسا ہی کر رہی ہوں۔۔۔"

" کیوں۔۔؟۔۔کیا جواب دینے سے ڈرتی ہو؟۔۔"

"نہیں۔۔۔"

"تو پھر۔۔۔دو جواب۔۔"

"جگن چند پل گھورتی رہی پھر چیلنج کرتے ہوئے بولی۔۔۔

" تمہارا ہر رشتہ میرا بھی رشتہ۔۔۔۔۔۔تمہارا ہر خونی تعلق میرے لیے بھی عزت کے قابل۔۔۔ تمہارے بھائی میرے بھائی۔۔۔کر لو جو ہوتا ہے۔۔۔"

پہلے تو اسی طرح سنجیدہ چہرہ لیے اسکی آنکھوں میں دیکھتا رہا۔۔۔پھر یک دم سنجیدگی کی جگہ مسکراہٹ نے لے

لی۔۔۔اُس سے پیچھے ہٹ گیا۔۔۔تب ہی اسکی نظر بیڈ پہ پڑی۔۔۔منہ سے بے اختیار نکلا۔۔۔

"وٹ دا۔۔۔!!۔۔"

اسکی نظروں کے تعاقب میں جگن نے بھی بیڈ کی جانب دیکھا۔۔۔

حیرت سے منہ کھل گیا۔۔۔

سارے بیڈ پہ سُرخ پھولوں کی پتیاں بچھی ہوئی تھیں۔۔۔عین درمیان میں گلابی پتیوں سے لو ہارٹ بنایا گیا تھا۔۔۔اس ہارٹ کے اوپر ایک تہہ شدہ کاغذ پڑا تھا۔۔۔

"یہ سب کیا ہے؟۔۔"

جگن اسکے برابر کھڑی ہو کر پوچھ رہی تھی۔۔جس پہ تاشفین کے لب ایک بار پھر پھیلے۔۔۔

"تمہارے بچوں کی کارستانی۔۔۔"

ہاتھ بڑھا کر تہہ شدہ ورقہ اُٹھایا اور کھول کر با آواز پڑھنے لگا۔۔

"ہمارے گھر بچوں کی اشد ضرورت ہے۔۔۔اگر ایک عدد بھتیجا بھتیجی مل جائے تو اپنی لاٹری نکل آئے گی۔۔ منجانب آپکا دوست بھائی فارس۔۔۔

آگے ایک لائن چھوڑ کر دوسری ہینڈ رائیٹنگ میں لکھا تھا۔۔

"جگن آپا آپ میری وہ بہن ہیں جو اللہ نے مجھے تاشفین بھائی کے ذریعے دی۔۔۔اسلیے بھائی میری بہن کو کبھی کوئی دکھ مت دینا ورنہ تمہیں جگن آپا کے بھائی حسیب کو جواب دہ ہونا پڑے گا۔۔۔"

تاشفین ایک پل کو رُکا اور جگن کو بھنویں اچکا کر دیکھ کر بولا۔۔

"تمہارا یہ بھائی تو میرے ہاتھوں پکا پٹے گا۔۔سالا مجھے ہی دھمکی دے رہا ہے۔۔"

پھر آگے پڑھنے لگا۔۔۔

"مجھے ایک چھوٹی بہن لینی ہے۔۔۔جسکا نام زینب رکھونگا۔۔زینب میرے ساتھ سکول جایا کرے گی۔۔ میں اسکا خیال رکھا کرونگا۔۔۔ منجانب زینب کا بڑا بھائی عباس۔۔۔"

"اب تو یقین آ گیا ہوگا یہ کتنے چھوٹے بچے ہیں۔۔۔"

تاشفین نے ورقہ جگن کو تھما دیا۔۔ جو خاموش کھڑی بیڈ کو دیکھے جا رہی تھی۔۔

تاشفین اپنے جوتے اُتارنے کے بعد بیڈ کے پاس گیا۔۔ اوپری چادر جس پہ پھول پڑے تھے اسکو آدھی فولڈ کر کے خالی جگہ بنا کر لیٹ گیا۔۔۔

جگن نے ایک دفعہ پھر ساری فرمائشیں پڑھیں۔۔ اور پیپر فولڈ کرنے کے بعد اپنے ہینڈ بیگ کی اندرونی جیب میں رکھ دیا۔۔۔

" آپ نے فارس کو بولا تھا کال کرونگا۔۔۔ کی کیوں نہیں؟۔۔"

" فکر نہ کرو وہ لوگ گھر کے قریب ہونگے۔۔۔"

" عباس ابھی بہت چھوٹا ہے۔۔۔"

" ہاں فیڈر پیتا ہے۔۔۔"

" میں مذاق نہیں کر رہی ہوں۔۔"

" تمہیں اس گھر میں آئے کتنے دن ہوئے ہیں؟۔۔"

" کیوں۔۔؟۔۔"

" بتاؤ نا۔۔۔"

" ابھی تو ایک ہفتہ اور دو دن ہی ہوئے ہیں۔۔"

" ایگزیکٹلی۔۔۔ اب ٹینشن لینا بند کرو۔۔۔"

" تم ایسا کیسے کہہ سکتے ہو؟۔۔ اس دن یاد ہے ناں کیا ہوا تھا۔۔"

تاشفین نے اسکی جانب کروٹ لیکر کہنی پہ وزن ڈال کر ہاتھ سر کے نیچے رکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

" کیا ہوا تھا۔۔؟۔۔"

" اُف اللہ بھول بھی گئے ہو۔۔ وہی جو اُن لڑکوں نے حرکت کی تھی۔۔۔"

" وہ سب اسلیے ہوا کیونکہ تم میرے ساتھ تھیں۔۔۔ ورنہ مجھے تو لڑکے چھیڑنے سے رہے۔۔۔"

سرہانہ اُٹھا کر تاشفین کو مارا جسے اُس نے آسانی سے کیچ کرتے ہوئے سر کے نیچے رکھ لیا۔۔۔

" مگر جو کچھ کل ہوا تھا۔اس کے بعد مجھے لگتا ہے کچھ دن کے لیے سب کو آتے جاتے ہوئے احتیاط سے کام لینا ہوگا۔۔۔"

"ایک بات بتاؤں۔۔"

تاشفین کے چہرے پہ پھیلی شرارت بتا رہی تھی کچھ الٹا ہی بولنے جا رہے پھر بھی اُس نے اجازت دیتے ہوئے کہا۔۔۔

"جی فرمایئے۔۔"

" تم دنیا کی واحد بیوی ہوگی جو کہ تنہائی میں شوہر سے پیار و محبت کی باتیں کرنے کی بجائے اسکی فیملی کی فکر میں دبلی ہو رہی ہے۔۔۔کہاں سے آئی ہو؟۔۔اس خود غرض دنیا کا حصہ معلوم نہیں ہوتی ہو۔تم مجھے پہلے کیوں نہ ملی؟۔۔

"مذاق مت اُڑاؤ۔۔"

"میں بالکل سنجیدہ ہوں۔۔۔"

"ایسی سنجیدگی پہ کون نہ قربان جائے۔۔۔"

جگن بیڈ کی پائینتی پہ بیٹھ اپنے جوتے کے سٹریپ کھولنے لگی۔۔ایک ہی جوتا اُتارا تھا۔۔۔جب خوشبو بھری نرم پتیاں اسکے چہرے سے ٹکرائیں۔۔۔

ابھی وہ پہلے حملے پہ حیران بیٹھی تھی۔۔۔جب تاشفین نے دونوں ہاتھوں کے پیالے میں پھول کی پتیاں بھر کر جگن پہ نچھاور کر دیں۔۔۔

جگن کے بالوں پہ گود میں کپڑوں پر پھول ہی پھول تھے۔۔۔

" مجھے بھی زینب نام بہت پسند ہے۔۔"

تاشفین کی مسکراہٹ بھری سرگوشی پہ جگن کے پتیوں سے کھیلتے ہاتھ تھرائے۔۔۔تصور کی آنکھ سے تاشفین کی گود میں زینب کی تصویر دیکھی۔۔۔تصویر اتنی خوبصورت تھی کہ جگن کی آنکھ میں نمی آ گئی۔۔جو اسکو اتنے غور سے دیکھ رہا تھا فوراً متفکر ہوا۔۔

" کیا ہوا ہے؟۔۔۔"

جگن نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

اگلے پل وہ اسکے بالکل سامنے تھا۔۔جگن کے ہاتھ پکڑ کر اسکا رُخ اپنی جانب کیا۔۔

" جگن کیا ہوا ہے؟۔۔۔"

جگن کی کلائیاں اسکے ہاتھوں میں تھیں۔۔سر جھکا ہوا تھا۔۔گلے میں آنسوؤں کا گولا اٹک رہا تھا۔۔

" کچھ نہیں ہوا۔۔"

" تو تمہاری آنکھ میں آنسو کیوں آیا۔۔؟۔۔۔"

" پھول لگ گیا ہوگا۔۔"

" پھول لگنے سے آنسو نہیں نکلتا۔۔۔"

" اچھا اب آنسو نکل آنے سے کونسا ایسا گناہ ہو گیا ہے جو آپ یوں تفتیش کرنے بیٹھ گئے۔۔۔"

" جگن میری طرف دیکھو۔۔۔"

گہرا سانس بھرتے ہوئے اس نے تاشفین کی جانب دیکھا۔۔

" میں نے زینب کی بات کی۔۔۔اور تمہارے آنسو نکل آئے۔۔۔میں کیا مطلب لوں۔۔؟۔۔ بچے پسند نہیں ہیں۔۔؟۔۔"

" ایسی تو کوئی بات نہیں۔۔۔الماس کے بچوں میں میری جان ہے۔۔"

" الماس کے بچوں میں جان ہے نا۔۔۔ہو سکتا ہے تاشفین کے بچے پیارے نہ لگیں۔۔"

جگن کا منہ حیرت سے کھُل گیا۔۔۔اگلے پل حیرت کی جگہ غصے نے لے لی۔۔۔

" اتنے روڈ اور ایروگنٹ انسان ہو۔۔۔یعنی کہ حد ہی ہوگئی ہے۔۔تاشفین کے بچے مجھے پیارے نہیں ہونگے ؟۔۔۔مجھے۔۔؟۔۔۔کیا وہ میرے بچے نہیں ہونے ؟۔۔میں نے ابھی چند پل پہلے زینب کو تمہاری گود میں بیٹھے دیکھا۔۔ تم دونوں اتنے پیارے لگ رہے تھے۔۔خوشی سے آنکھ بھر آئی اور تم کہہ رہے ہو مجھے زینب پیاری نہیں ہوگی۔۔ تم رہو یہاں میں جاتی ہوں۔۔ کیونکہ اتنے روڈ انسان کے ساتھ ہرگز گزارا نہیں ہو سکتا

ہے۔۔"

"غصہ جانے دو۔۔۔تم کہیں نہیں جا رہی ہو ۔۔۔"

"ابھی دو گھنٹے پہلے تم نے سوری کیا ہے۔۔۔اسکے ساتھ ہی دوبارہ دل دکھانے بیٹھ گئے ہو۔۔"

"تو پھر سے سوری کر لیتا ہوں۔۔میری کونسا زبان گھس جانی ہے۔۔۔لاؤ دوسرا ہاتھ دو اس پہ بھی سوری لکھ دیتا ہوں۔۔"

"مجھے اس قدر بیہودہ سوری ہرگز نہیں چاہیے جو دو گھنٹے نہ چل سکے۔۔"

"اچھا ضد نہیں کرو۔۔ اگر ہم یونہی چھوٹی چھوٹی باتوں پہ لڑتے رہے تو زینب کیا سوچے گی۔۔"

جگن کچھ کہنے جا رہی تھی جب تاشفین کے فقرے پہ غور کیا خود بخود مسکراہٹ نمودار ہوگئی جسے دیکھ کر تاشفین کی ہنسی گونجی۔۔جگن نے اسکے سینے پہ ایک ہاتھ رکھ کر اسکو دور دھکیلنا چاہا مگر تاشفین نے اسکو مزید قریب کر لیا تبھی تاشفین کی قمیض کی جیب میں رکھا موبائل بج اُٹھا۔۔

ایک ہاتھ سے اس نے فون برآمد کیا سکرین آن کر کے آنکھوں کے سامنے کی۔۔۔ وہاں ایک میسج کا نوٹیفیکیشن موجود تھا۔۔

"ہیلو ہینڈسم۔۔لونگ ٹائم نو سی ۔۔۔"

نمبر پہچانتے ہی اسکے ماتھے پہ تیوری آ گئی۔۔۔وہ تو اس لڑکی کو بھول ہی چکا تھا۔۔۔

" تمہارا بھائی کس چکر میں ہمارا پیچھا کر رہا تھا؟۔۔"

" تمہیں غلط فہمی ہوئی ہونی ہے۔۔اُس کے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا کہ ہماری نگرانی کرتا پھرے۔۔"

" میں نے اپنی آنکھوں سے اسکو رسٹورنٹ کے سامنے سڑک کی دوسری جانب گاڑی میں براجمان دیکھا تھا۔۔ ہماری گاڑی نکلتے ہی وہ دوسری جانب نکل گیا۔۔"

" یہ بھی تو ہوسکتا ہے۔۔وہ وہاں سے گُزر رہا ہو۔۔پبلک پلیس ہے۔۔۔کون کب وہاں سے گزر رہا ہو۔۔ ہمیں اس سے کیا۔۔؟۔۔

" حارث تمہیں اپنے بھائیوں کی طرفداری کرنے کی بڑی ہی بُری عادت ہے۔۔"

" پچھلے کئی سالوں سے فقط تمہاری ہی طرفداری کرتا آرہا ہوں۔۔"

" مجھے اسکی ضرورت نہیں ہے۔۔۔کیونکہ تم پہ میرا حق ہے۔۔۔تم میری حمایت نہیں کرو گے تو اور کون کرے گا۔۔۔ہم دونوں میاں بیوی ہیں۔۔جیسے ہر جگہ میں تمہارا ساتھ دیتی ہوں۔۔اسی طرح تمہیں میرا ساتھ دینا چاہیے۔۔۔اور جو رویہ تمہارے اس نک چڑھے بھائی نے اپنایا ہے۔۔وہ بھول گئے ہو۔۔۔کس قدر اکڑ ہے اس میں ضرورت بھی ہے مگر پیسے پھر بھی نہیں لے گا۔۔۔ایسے لوگ زندگی میں کبھی بھی اپنی اونچی ناک کے آگے کچھ نہیں دیکھ سکتے۔۔۔احساسِ کمتری کا شکار انسان۔۔۔"

حارث کچھ نہ کہہ پایا۔۔۔ہمیشہ ایسا ہی ہوتا تھا۔۔اسکے خیال میں الماس تاشفین کی بھلائی ہی تو سوچ رہی تھی۔۔۔مگر تاشفین کو یہ سب کون سمجھائے حارث کی نظر میں وہ واقعی عقل سے فارغ تھا۔۔۔

" ڈیڈی۔۔۔آپ کب آئے؟۔۔۔"

الماس کی نظر لاؤنج کے بیرونی دروازے پہ پڑی تو وہ خوشگوار حیرت کا اظہار کرتی ہوئی متوجہ ہوئی کیونکہ سامنے اسکو اپنے والد صاحب جو آتے دکھائی دیئے تھے۔۔۔

" بس ابھی ابھی جب تم میرے چھوٹے داماد کی شان میں قصیدے پڑھ رہی تھیں۔۔"

" کیا کروں وہ ہے ہی اسی لائق ۔۔۔"

"اسی لیے تم نے اپنی بہن کی شادی اُس سے کروائی تھی؟۔۔۔"

" میں تو یہی سمجھی تھی اتنے عرصے سے حارث کی فرم میں کام کر رہا ہے۔۔۔اپر کلاس میں اٹھنے بیٹھنے لگا ہے۔۔اس کے اندر کا مڈل کلاس آدمی مر گیا ہوگا۔۔مگر افسوس کہ میرے سارے اندازے غلط ثابت ہوئے۔۔ پر ڈیڈی آپ جانتے ہیں سب سے خوبصورت بات کیا ہوئی ہے؟۔۔۔"

سیٹھ صاحب صوفے کی نرمی میں خود کو دفن کرتے ہوئے سوالیہ نظروں سے بیٹی کو ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔

" وہ خود ہی جگن کی زندگی سے نکل گیا ہوا ہے۔۔۔ اگر وہ ایسا نہ کرتا تو؟۔۔۔اسکے آگے سوچ کر ہی مجھے خوف آتا ہے۔۔ابھی تو جگن سنبھل گئی ہے۔۔۔ پر اگر یہ اسکے ساتھ تھوڑی بہت بھی اٹیچ ہو جاتی اسکی زندگی عذاب بن جانی تھی۔۔اگر وہ زبردستی جگن کو اپنے ساتھ لے جاتا تو۔۔۔؟۔۔"

وہ بولتی جا رہی تھی۔۔۔اور دوسری جانب داماد اور سُسر چور نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئے۔۔۔ اگر جو وہ اسکو بتا دیتے کہ جگن اس وقت کہاں موجود ہے۔۔اسکے آگے جو ہونا تھا۔۔اسکو سوچ کر ہی حارث کو جھرجھری آ گئی۔۔

" باتیں تو ہوتی رہیں گی۔۔۔پہلے ڈیڈی کے لیے ریفریشمنٹ منگواؤ۔۔"

" ڈیڈی آپ کیا لیں گے؟۔۔۔"

" کافی بنوا لو۔۔آج سارا دن کافی پینے کا اتفاق نہیں ہوا۔۔کیا بچے سو گئے ہیں۔۔؟"

" ہاں بچوں کی روٹین بہت سخت ہے۔۔۔آٹھ بجتے ہی ملازمہ دونوں کو سونے کا بول دیتی ہے۔۔۔"

" تم خود بھی انکو وقت دیا کرو۔۔۔"

" ڈیڈی میں سارا دن انہی کے ساتھ ہی تو ہوتی ہوں۔۔۔آپ جانتے ہیں۔۔رات میں ڈنر وغیرہ کی پارٹیز کی وجہ سے مجھے بچوں کو ملازمہ کے حوالے کرنا پڑتا ہے۔۔۔"

" چلو ٹھیک ہے کافی بھیج دو مجھے حارث کے ساتھ کچھ بزنس ڈسکس کرنا ہے۔۔۔"

" اچھا یعنی آپ مجھے برخاست کر رہے ہیں۔۔۔یہ تو اچھی بات ہے کیونکہ مجھے اپنا میک اپ اُتارنا ہے۔۔

آج نئے برینڈ کا فاؤنڈیشن ٹرائے کیا تھا۔۔۔ مجھے ڈر ہے کہیں میری سکین پہ اکنی نہ بنا دے۔۔۔ڈیڈی آپکی کافی کیک کے ساتھ بھجواتی ہوں۔۔۔حارث تم کیا لو گے ۔۔۔؟۔۔"

"ایک گلاس پانی پلیز۔۔۔"

"ابھی بھجواتی ہوں۔۔۔ "

اپنی ہیل کی گونج چھوڑتی وہ سٹنگ روم سے نکل کر گھر کے اندرونی حصہ میں غائب ہوگئی۔۔۔سیٹھ کو جب یقین ہو گیا بیٹی تک آواز نہیں پہنچے گی تب داماد سے کہنے لگے۔۔۔

"جگن کی کوئی خبر۔۔؟۔۔تم اسکو چھوڑ کر آئے تھے۔۔کیا اس کے بعد کوئی رابطہ ہوا۔۔؟۔۔"

" آپکی بیٹی وہاں یوں مگن ہے جیسے سالوں سے اس گھر کی باسی رہی ہو۔۔آپ اسکے لیے بالکل پریشان نہ ہوں۔۔وہ تاشفین کے ساتھ بہت خوش ہے۔۔"

"تاشفین کا رویہ اسکے ساتھ کیسا ہے؟۔۔۔"

"رویہ اچھا ہی ہے تب ہی تو جگن کی فوری واپسی نہیں ہوئی۔۔۔حالانکہ مجھے یقین نہیں تھا کہ وہ وہاں سیٹل ہو پائے گی۔۔۔پر جگن پھر جگن ہے۔۔۔ "

"حارث مجھے اپنی دونوں بیٹیاں عزیز ہیں۔۔۔مگر جگن میری وہ بیٹی ہے جس نے آج تک مجھے کبھی بے جا تنگ نہیں کیا ہے۔۔۔ملنسار' خوش مزاج' دوسروں کا خیال کرنے والی۔۔۔اسلیے اگر تاشفین یا تمہاری فیملی کے کسی دوسرے فرد نے اسکو دکھ دیا تو مجھ سے بُرا کوئی نہ ہوگا۔۔۔ پہلے ہی تمہارے بھائی نے جس طرح ہمیں ہمارے اپنوں کے سامنے شرمندہ کیا ہے۔۔اس کے مطابق جگن کا یوں خاموشی سے اسکے گھر چلے جانا بنتا نہیں تھا۔۔خاص کر اس صورت میں جب ایک دفعہ جانے کے بعد تاشفین صاحب نے کبھی پلٹ کر اسکی خیر خبر بھی نہ لی۔۔۔اپنے رویے پہ معذرت کرنا تو بہت دور کی بات ہے۔۔۔"

" آپ ٹینشن مت لیں۔۔۔تاشفین اتنا بیوقوف ہرگز نہیں ہے۔۔۔مجھے یقین ہے وہ اپنے پچھلے رویے کی تلافی کر چکا ہوگا۔۔۔"

" ایک بات یاد رکھنا حارث الماس لاکھ تاشفین کی حمایت کرتی مگر میں نے رشتہ تمہارے تسلی دینے پہ کیا

تھا۔۔۔"

حارث سر ہلا کر رہ گیا۔۔۔تب ہی ملازمہ ٹرالی گھسیٹتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔

"تم بشارت حسین کے ساتھ پارٹنر شپ کر رہے ہو۔۔؟۔۔"

"جی میرا اور الماس کا مشترکہ فیصلہ تھا۔۔۔اچھا مارجن نظر آرہا تھا۔۔۔آدھے شیئرز کا سودا ہو گیا ہے۔۔۔ اب بس ڈیل پہ دونوں پارٹیز کے دستخط ہونے ہیں۔۔۔"

"بشارت حسین آج کل میڈیا میں تو خوب بدنام ہو رہا ہے۔۔۔"

"ایک دو ہفتے کی بات ہے اسکے بعد کون یاد رکھتا ہے۔۔۔میڈیا بھی بھول بھال جائے گا۔۔۔ خبریں پھیلانے کا نیا نیا جنون ہے۔۔۔ہر گلی محلے سے خواہ مخواہ کی باتیں نکال نکال کر خبروں میں ڈال رہے ہیں۔۔۔"

"پھر بھی تم کچھ دن بشارت حسین سے ملاقات سے گریز کرو۔۔۔کسی نے بھی کوئی شوشہ چھوڑ دیا۔۔۔ بشارت کا تو کچھ نہیں جائے گا۔۔۔مگر تمہاری بزنس ساکھ پہ آنچ آسکتی ہے۔۔۔کیونکہ سارا کام ہی اعتبار کا ہوتا ہے۔۔۔"

"جی بہتر۔۔۔آپ یہ کیک لیں۔۔۔"

☆......☆......☆

"کس کا میسج ہے۔۔۔؟۔۔۔"

تاشفین کے چہرے کے تاثرات نے اسکو یہ سوال پوچھنے پہ مجبور کیا تھا۔۔۔☆

جواب دینے کی بجائے تاشفین اسکو نظروں کا فوکس بناتے ہوئے دلکشی سے مسکرایا۔۔۔پھر دھیمے لہجے میں بولنا شروع ہوا۔۔۔

"جس دن تمہارا اور میرا رشتہ طے ہوا تھا۔۔۔اس دن میرے ساتھ ایک عجیب واقعہ یہ ہوا کہ میرے واٹس ایپ پہ ایک پیغام موصول ہوا۔۔۔"

"تو اس میں کیا عجب ہے واٹس ایپ پہ تو ہزاروں میسج آتے جاتے ہیں۔۔۔خاص کر جب جان پہچان والے بڑی تعداد میں ہوں۔۔۔"

"ایک لڑکی کا میسج تھا۔۔۔"

" کیا پہلے کبھی کسی لڑکی کی جانب سے میسج نہیں ملا تھا۔۔۔؟۔۔۔"

"اُس نوعیت کا نہیں۔۔۔۔"

" کس نوعیت کا۔۔؟۔۔"

"جس میں دوسرا فریق چھوٹتے ہی اظہارِ محبت کر دے۔۔۔تب میرا شک یقین میں بدل گیا۔۔۔"

" کیسا شک۔۔۔؟۔۔۔"

"شک یہی کہ ہونا ہو۔۔۔اس سب کے پیچھے میری بیوی ہی ہے۔۔۔۔"

جگن نے صدمے سے اسکو دیکھا۔۔۔

"مجھے ایسی سمجھتے ہو۔۔؟۔۔۔"

" کیسی۔۔۔؟۔۔۔"

"یوں ایک دم سے اظہارِ محبت کر دینے والی۔۔۔"

تاشفین ہنستے ہوئے بولا۔۔۔

میں نے یہ نہیں کہا کہ میسج تم کرتی ہو۔۔بلکہ میں نے یہ کہا ہے کہ تمہارا ہاتھ ہے۔۔۔"

"میرا کوئی ہاتھ نہیں ہے۔۔۔میرے کزن کے دل میں میری ہمدردی جاگی۔۔۔"

"تمہارے کزن۔۔۔لاحول ولہ قوۃ۔۔۔یعنی مجھے میسج کرنے والی لڑکی نہیں لڑکا ہے۔۔۔"

جگن ہنستی چلی گئی۔۔۔

"جب میں پریشان تھی کہ جانے آپ کیسے ہوں۔۔۔تو وہ بولا۔۔۔میں پتا کر لیتا ہوں۔۔۔کیسا آدمی تمہارے پلے پڑ رہا ہے۔۔۔۔"

"جس دن آپکو میسج کیا اسی دن مجھے کہنے لگا بندہ کھرا ہے۔۔آنکھیں بند کر کے جا۔۔۔"

"اسکو کسی روز ڈنر یا لنچ پہ بلاؤ۔۔۔"

" کیوں؟۔۔۔کیا اسکی پٹائی لگانی ہے۔۔۔؟۔۔"

" نہیں اسکو سامنے بیٹھا کر پھولوں کے ہار ڈالنے ہیں کہ بھائی تو لڑکی بن کر میرے سے پنگے لے رہا تھا ۔۔۔کیا ہوتا جو میں تیرے عشق میں مبتلا ہو جاتا۔۔۔"

جگن نے ہنستے ہوئے مکھی اُڑائی۔۔۔

"لو بھلا کیا یوں بھی عشق ہوتا ہے؟ نہ دیکھا نہ جانا بس دو چار میسج پڑھے اور عشق ہو گیا۔۔۔"

" میری بھولی زوجہ آج ہر دوسرا افیئر اسی ایک زریعے سے وجود میں بھی آتا ہے اور اپنے اچھے یا بُرے انجام کو بھی پہنچتا ہے۔۔۔ایسے کیس ہمارے پاس روزمرہ کی روٹین ہیں۔۔"

"یعنی کوئی ذاتی تجربہ نہیں ہوا کبھی؟۔۔۔"

" کیا میں اتنا گیا گُزرا ہوں۔۔کہ فون پہ لڑکیوں کی جھوٹی تعریفیں کر کے انکی توجہ حاصل کروں؟۔۔۔"

"خشک انسان۔۔۔"

" جناب میں خشک نہیں دور اندیش ہوں۔۔۔پریکٹیکل بندہ ہوں۔۔۔"

"ہاں ہاں یہ بھی بول دو کہ اپنے منہ میاں مٹھوں ہوں۔۔۔"

" نہیں وہ میں نہیں ہوں۔۔۔"

" وہ اسکے سر کے بالوں کے ساتھ کھیل رہی تھی۔۔۔جو اپنا سر اسکی گود میں رکھ کر کبھی اسکا دوپٹہ اپنے چہرے پہ ڈالتا کبھی اُتارتا۔۔۔

" اُف یہ میں نے بڑی غلطی کر دی۔۔۔"

" کونسی غلطی؟۔۔۔"

" تمہیں حقیقت بتانے والی۔۔۔"

تاشفین مسکرایا۔۔۔

" اچھا ہوا بتا دیا۔۔۔ورنہ جس دن مجھے وقت ملتا سب سے پہلا کام اس نمبر کی کھوج لگانا تھا۔۔۔اور جب یہ کھلتا کہ لائن کی دوسری جانب صاحبہ نہیں صاحب ہیں۔۔۔تو سچ میں چھتر چلتے۔۔۔"

" ہائے ظالم وہ میرا بھائیوں جیسا کزن اسکو مت مارنا بس بھول جاؤ۔۔۔۔"

" تمہاری خاطر کیا کیا بھولوں اور کس کس کو بھول جاؤں۔۔۔؟۔۔"

جگن کے ہاتھ تھم گئے۔۔۔

" میری خاطر کیوں۔۔؟۔۔۔"

" تو اور کس لیے؟۔۔۔"

" اس لیے کہ آپ اچھے انسان ہو۔۔۔"

" نا میں بہت بُرا انسان ہوں۔۔۔ خاص کر جہاں میرے قریبی رشتوں کی بات آئے میں انتہائی کٹر ہوں۔۔۔"

" یہ بات مجھ سے بہتر کوئی نہیں جان سکتا۔۔۔"

جگن نے اداسی سے کہا وہ جو اسکے چہرے کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔اس سے جگن کے چہرے کی اداسی دیکھی نہ گئی۔۔۔فوراً۔۔۔اُٹھ کر اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھر کر اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

" اگر مجھے تھوڑا سا بھی سمجھ جاؤ گی تو میرا سابقہ رویہ تمہارے لیے تکلیف دہ نہیں رہے گا۔۔۔ جتنا میں اپنے بھائیوں کے معاملے میں پوزیسو تھا۔آج تمہارے لیے اس سے دوگنا زیادہ محتاط ہوں۔۔۔"

" باتیں بنانا کوئی آپ جناب سے سیکھے۔۔۔"

" اوہ یہ بات۔۔۔"

" ہاں یہ بات۔۔۔"

" اب کیا ڈائیلاگز ماروں۔۔۔؟۔۔۔تمہاری خاطر میں دو پزے ایک ساتھ نہیں کھا سکتا ہوں۔۔۔کسی اونچی پہاڑی پہ چڑھ کر ہرگز نہیں کود سکتا۔۔۔وغیرہ وغیرہ۔۔۔"

" ہاں یہ ٹھیک ہے۔۔۔کیونکہ دو پزے ایک ساتھ کھا لیے تو موٹاپہ آجائے گا۔۔۔جو آپ پہ بالکل نہیں جچے گا۔۔اور اگر اللہ معافی دے کسی پہاڑی سے کودنے کا سوچا بھی تو آپکی میرے ہاتھوں خیر نہیں ہے۔۔۔"

تاشفین ہنستے ہوئے بولا۔۔۔

" لگتا ہے محبت ہو رہی ہے۔۔۔"

جگن کے دل نے ایک بیٹ مس کی۔۔۔

" کیسے پتا چلتا ہے کہ محبت ہو رہی ہے؟۔۔۔"

تاشفین بھنویں اچکاتے ہوئے واپس لیٹ گیا۔۔۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں۔۔میری تو خود سمجھ سے باہر ہے۔۔۔"

" کیا ہر میاں بیوی کے درمیان محبت موجود ہوتی ہے یا بس دن گزار رہے ہوتے ہیں؟۔۔۔"

" جو چیز میں نے ان گلی محلے کے باسیوں سے سیکھی ہے۔۔۔اسکے مطابق تو یہی کہہ سکتا ہوں۔۔ ہاں ہر دوسرے میاں بیوی کے درمیان محبت موجود ہوتی ہے۔۔۔"

" پھر کیسے پتا چلتا ہے کہ محبت ہے؟۔۔۔"

" جب لاکھ ایک دوسرے سے اختلافات ہوں۔۔۔ایک دوسرے کے لیے دل میں غصہ یا غم ہو پھر بھی دونوں فریقین اپنی ازدواجی زندگی کو قائم رکھنے پر نہ صرف بضد ہوں بلکہ ہر مشکل وقت میں ایک ہو کر مقابلہ کریں۔۔۔ایسے میں اگر دو لوگ منہ سے چاہے نہ بھی محبت کا اظہار کر رہے ہوں۔۔۔محبت پھر بھی اپنی جگہ موجود ہوتی ہے۔۔۔"

جگن اسکی بات میں سنتے ہوئے اسکو اتنے غور سے دیکھ رہی تھی کہ وہ اپنی کہہ کر خاموش ہو گیا مگر جگن کی جانب سے کوئی ردِعمل نہ پا کر اسکی جانب دیکھا تو لب بے اختیار مسکرا اُٹھے وہ ٹکٹکی باندھے اسی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

" اگر خادم کو حفظ کر لیا گیا ہو تو کچھ عرض کرے؟۔۔۔"

جگن کی آنکھوں کے عین سامنے ہاتھ لہرایا۔۔۔

"ہیں۔۔؟ کیا بولا۔۔۔؟۔۔۔"

" اگلے چند دن میرا کام بڑھنے والا ہے۔۔۔ہو سکتا ہے گھر نہ آ پاؤں۔۔۔"

" کیوں۔۔۔؟۔۔"

"ایک کیس پہ کام کرنا ہے۔۔۔"

" کیا کیس خطرناک ہے؟۔۔"

"نہیں کچھ خاص نہیں ۔۔۔"

"تو پھر گھر آنا کیوں مشکل ہوگا۔۔۔؟۔۔"

"مصروفیت کی بنا پر۔۔۔"

"اور اگر میں یہ مطالبہ کروں کہ جو مرضی ہو جائے شفٹ کے ختم ہوتے ہی سیدھے گھر آنا ہے پھر؟۔۔۔"

" پھر ثابت ہو جائے گا کہ ایک پُلسیے کی بیوی ہو۔۔"

"بات کو ہنسی میں مت اُڑائیں۔۔۔"

"میری اتنی جرات۔۔۔"

وہ منہ بسورتے ہوئے بولی۔۔

" کتنے دن لگیں گے؟۔۔۔"

" کم از کم ایک ہفتہ۔۔۔۔   مگر زیادہ دن بھی لگ سکتے ہیں۔۔۔"

"ایک ہفتہ۔۔۔!!۔۔۔توبہ یا اللہ اتنا زیادہ وقت۔۔۔ پولیس والوں کی نوکری تو بڑی مشکل ہے۔۔۔ مجھے تو لگتا تھا۔۔۔یونہی بارہ بجے وردیاں پہن کر تھانے رشوت اکٹھی کرنے پہنچ جاتے ہیں۔۔رشوت خوروں سے مجھے سخت نفرت ہے۔۔۔۔۔۔"

"رشوت لینے والے اگر بُرے ہیں۔۔۔تو انکا بھی کرونا جو ہمارے پاس آکر بریف کیس اور پیکٹ پھینکتے ہیں۔۔۔ایسے ایسے مطالبے لیکر آتے ہیں۔۔ کہ جی کرتا ہے بندہ چماٹ مار کر بتیسی نکال کر ہاتھ پہ رکھے۔اور یہ سب بدمعاشی پیسے کے زور پہ کرتے ہیں۔۔۔ جیسے کسی گانے کے بول ہیں۔۔۔ پیسہ پھینک تماشہ دیکھ۔۔۔کسی حد تک سچ ہے۔۔۔ پولیس کو بُرا کہنا آسان ہے۔۔۔ معاشرے کے افراد کا کردار ہی آپکے اداروں پہ اثر انداز ہوتا ہے۔۔۔ ہمارے تھانے میں ایک سپاہی ہے۔۔۔محمد عمیر۔۔۔ تین بچوں کا باپ ہے۔۔۔جس گھر میں وہ رہتا ہے وہ صرف ایک کمرے پر مشتمل ہے اور اس ایک کمرے کا ایک مہینے کا کرایہ تین ہزار روپیہ ہے۔۔۔ اسکے علاوہ راشن پانی۔۔۔ بجلی و گیس۔۔۔کا بل اوپر سے اسکے والد فالج کے مریض ہیں۔۔۔ چھ سات ہزار انکی

ادویات کا خرچہ ہے۔۔۔عمیر اتنا مجبور ہے کہ اپنے بچوں کو سکول تک نہیں بھیج پاتا۔۔۔اب تو شکر ہے گورنمنٹ سکولوں میں سہولیات مہیا کی گئی ہیں۔۔جس سے غریب آدمی کا غم کچھ کم ہوا ہے۔۔۔مگر ایسے دن بھی آجاتے ہیں۔۔جب محمد عمیر کے گھر میں فاقے ناچتے ہیں۔۔۔اس صورت میں وہ رشوت نہ لے تو کیا کرے۔۔۔مجبوری کی حالت میں مردہ بھی حلال ہوتا ہے۔۔۔آپ انسانوں کا معیارِ زندگی بلند کریں بُرائی میں خود بخود کمی آجائے گی۔۔۔جب بنیادی سہولتوں کے لیے دربدر دھکے کھانے پڑیں تو کیا اصول اور کیا انسانیت۔۔۔میں سپاہی لیول کے آدمی کو رشوت لینے پر بُرا نہیں کہتا۔۔۔اور افسران کی اس غلطی کو فراموش نہیں کرتا۔۔۔اصل مال وہ کھاتے ہیں۔۔۔سپاہیوں کے پاس تو کرمز بچتے ہیں۔۔۔اصل مال تو اوپر ہڑپ کیا جاتا ہے۔۔۔جہاں وزیر۔۔۔ایم پی' ایم این اے اپنے عہدے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے پولیس کو استعمال کرتے ہیں۔۔۔صاف دھمکی یہ ہے یہ کام کروادو ورنہ کسی بھی دور دراز علاقے میں تبادلے کے لیے تیار ہوجاؤ۔۔۔اور میں سمجھتا ہوں۔۔۔یہ سب سے کم نقصان والی دھمکی ہے۔۔۔ورنہ تو جان و مال کا خطرہ ہوتا ہے۔۔۔"

"آپ کو اسی لیے ماضی میں دھمکیوں بھری کالز موصول ہوتی رہی ہیں۔۔؟۔۔۔"

وہ لاپرواہی سے ہنسا۔۔۔

"مجھے آج صبح بھی ایک کال آئی ہے۔۔۔"

"کس کی؟۔۔۔"

"بشارت حُسین کے کارندے کی۔۔۔"

جگن کی آنکھیں پھٹ پھٹریں۔۔جلدی سے پوچھا۔۔۔

"کیا کہہ رہا تھا۔۔۔میں کہتی ہوں یہ جاب چھوڑ دو۔۔۔مجھے اللہ معافی دیں بھری جوانی میں بیوہ ہونے کا رتی برابر بھی شوق نہیں ہے۔سُن رہے ہو۔۔۔کل دن چڑھتے ہی استعفٰی پیش کرو۔۔۔ہم رہے ایسی خدمتِ خلق سے۔۔۔اُس آدمی نے پہلے ہی تم پہ قاتلانہ حملہ کروایا ہے۔۔"

"اچھا وہ کب؟۔۔۔"

"کیا مطلب کب۔۔۔؟۔۔۔تم کیسے بھول سکتے ہو؟۔۔۔تمہاری گاڑی پہ پورا راکٹ داغا گیا تھا۔۔۔"

"اچھا وہ۔۔۔"

"ہاں وہ۔۔۔اور تم کس قدر بے حس ہو۔۔۔کتنے آرام سے بول رہے ہو اچھا وہ۔۔۔ہم لوگوں کی یہاں جان پہ بنی ہوئی تھی۔۔۔یوں محسوس ہوا جیسے صبح کے وقت ہی شام کا اندھیرا چھا۔۔۔۔"

تاشفین نے اسکی دونوں کلائیاں تھام کر ایک دم جھٹکے سے اپنی جانب کھینچا تھا۔۔۔جگن دھڑم سے اسکے سینے پہ گری تھی۔۔۔منہ کھول کر حیرت و ناراضگی سے تاشفین کو دیکھا۔۔۔

"اب بولو کیا کہہ رہی تھیں۔۔۔وہاں دور سے آواز ٹھیک نہیں آ رہی تھی۔۔۔اسلیے قریب کیا ہے تا کہ سگنل پورے آئیں۔۔۔تو کیا کہہ رہی تھیں۔۔۔؟۔۔"

"ک ک کُچھ نہیں کہہ رہی تھی۔۔۔"

"بس ہو گئی بولتی بند؟۔۔۔یار تمہاری سپیڈ اور اوپر سے کوئی سپیڈ بریکر بھی نہیں آتا۔۔۔"

"کالر نے کیا کہا تھا؟۔۔"

"کہہ رہا تھا تاشفین صاحب کسی دن اپنی خدمت کا موقع دیں۔۔۔ہم آپکو ڈنر پہ انوائیٹ کرنا چاہتے ہیں۔۔۔"

"تم نے کیا کہا۔۔۔؟۔۔"

"میں نے کہا اپنی بیوی سے پوچھ کر بتاؤں گا۔۔۔اسکے مشورے کے بغیر میں کوئی کام نہیں کرتا۔۔۔"

جگن نے اسکے سینے پہ ایک ہاتھ مارا۔۔۔

"جانتی ہوں۔۔۔اس نے یہ نہیں کہا ہوگا۔۔۔جھوٹ بول رہے ہو۔۔۔"

"اللہ کی قسم جو بعد میں کہا ہے وہ سچ کہا ہے۔۔۔"

"وہ بھی جھوٹ ہے۔۔۔میرا مشورہ تو یہی ہے جاب بدل لو۔۔۔مگر میری سُنتا کون ہے۔۔۔"

"لوگ اپنے محبوب سے چاند تارے توڑ لانے کی فرمائشیں کرتے ہیں۔۔اور تم چاہتی ہو۔۔میں بیوی کی خاطر بے روزگار ہو جاؤں۔۔۔توبہ توبہ کیا چاہتی ہو۔۔۔"

"ایک نمبر کے ڈرامے باز ہو۔۔۔ میں مذاق نہیں کر رہی ہوں۔۔۔اس لیے سنجیدہ ہو کر میری بات پہ غور

کرو۔۔۔"

"جی بیگم صاحبہ جیسا آپ چاہیں۔۔۔خادم کے لیے اور کوئی حکم۔۔۔؟۔۔۔"

"ایک دفعہ فارس کو کال کر کے پوچھ لیں کیا وہ لوگ خیریت سے پہنچ گئے۔۔۔؟۔۔"

" دھت تیری۔۔۔ میں کب سے باتوں میں لگا رہا ہوں۔۔مگر تمہاری سوئی ابھی تک وہیں اٹکی ہوئی ہے۔۔۔یعنی میری کوئی ویلیو ہی نہیں ہے۔۔۔ایویں اپنا قیمتی وقت تمہارے لیے برباد کیا۔۔۔اچھا تھا آج جو فائل ساتھ گھر لایا تھا۔۔چھت پہ بیٹری کی روشنی میں بیٹھ کر پڑھتا۔۔۔تمہیں ہاتھ والا پنکھا دیکر اپنے پاس کھڑا کرتا کہ جب تک کام کر رہا ہوں کھڑی ہو کر پنکھا جھلاتی رہو۔۔۔تب تمہاری توجہ کا مرکز فقط میری ذات ہوتی۔۔۔"

"ہیں ہیں۔۔۔؟؟۔۔۔کیا بول رہے ہو۔۔۔؟ میں نے کب تمہیں اگنور کیا۔۔۔؟۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ جواب دیتا اسکا فون بجنے لگا۔۔

بازو لمبا کر کے بیڈ پہ پڑا اپنا فون پکڑتے ہی کال آن کر کے سیل کان سے لگایا۔۔۔

"جی اسد صاحب فرمایئے۔۔۔؟۔۔۔"

پورے دو منٹ تک ہوں۔۔۔ ہوں۔۔۔ کے درمیان دوسری جانب سے بولنے والے کو سُنتا رہا۔۔۔ نظریں جگن پہ تھیں۔۔۔اور وہ جو چاہ رہی تھی کہ سُنے اسد نے کیا کہنے کے لیے کال کی ہے۔۔۔اب تاشفین کی نظریں اسکے گالوں سے دھواں نکال رہیں تھیں۔۔۔اُکتا کر اُس نے اپنے ہاتھ تاشفین کی آنکھوں پہ رکھ دیا۔۔ وہ مسکرایا۔۔۔ اور اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر آنکھوں سے ہٹا کر سینے پہ رکھ لیا۔۔۔ اپنا ہاتھ بھی وہیں رکھا۔۔۔

" آپ اسکو کل کسی جگہ پہ بلائیں۔۔۔میں ذاتی طور پہ مل کر اسکی ہر طرح سے تسلی کرواؤں گا۔۔ہمیں گواہ چاہیے ہیں اسد صاحب اور وہ کسی بھی قیمت پہ نکالنے پڑے میں ہر حد تک جانے کو تیار ہوں۔۔۔ابھی آپ بھی آرام کریں۔۔۔انشاءاللہ کل اس مشن کی پہلی اینٹ رکھیں گے۔۔۔اللہ حافظ۔۔۔"

☆......☆......☆

جیسے ہی مطلوبہ مقام پہ پہنچا اُس نے گاڑی کا انجن بند کیا اور گلی کا جائزہ لیا۔۔۔

لوگوں کی آمد و رفت تو تھی مگر جس گھر میں اسکو جانا تھا۔۔اس کے درو دیوار سے عجیب سی حسرت و مایوسی چھلک رہی تھی۔۔۔

اس سے رہا نہ گیا۔۔فوراً۔۔گاڑی میں سے نکل کر آیا اور دروازے پہ دستک دی۔۔۔

تین دفعہ دستک دینے کے بعد کہیں دوسری جانب سے آواز موصول ہوئی۔۔۔☆

" دیکھئے اس گھر میں کوئی نہیں رہتا ہے۔۔لہذا یہاں پہ آواز مت لگائیں۔۔۔"

" حمید صاحب میرا نام ایس پی تاشفین اسرار ہے۔۔جناب آپ سے ملاقات کی خواہش لیکر آیا ہوں۔۔ اگر مہربانی فرما کر تھوڑا سا وقت عنایت کر دیں۔۔۔"

کچھ دیر تک خاموشی چھائی رہی۔۔پھر آواز آئی۔۔۔

" حمید تو کب کا ختم ہو گیا۔۔۔اور اپنی لاش کو اپنے ہاتھوں سے دفنا چکا ہے۔۔۔تم واپس چلے جاؤ بھائی یہاں کوئی نہیں رہتا ہے۔۔۔"

تاشفین کے دل کو کچھ ہوا۔۔۔نہ جانے یہ انسان کتنے مشکل حالات کا شکار ہوا ہے۔۔

" حمید صاحب مجھے شاہ رُخ کے کیس کے سلسلے میں بات کرنی ہے۔۔۔پلیز دروازہ کھول کر بات کرنے کا موقع تو دیں۔۔؟۔۔۔"

" میرے پاس اب کوئی پیسہ نہیں بچا کسی پولیس والے کی جیب بھرنے کے لیے۔۔۔نہ میرے پاس جھڑکیاں کھانے کی سکت ہی بچی ہے۔۔۔میں اپنا کیس اپنے اللہ کے سپُرد کر چُکا ہوں۔۔۔مجھے اس ملک کے قانون نے کچھ نہیں دیا سوائے ذلالت و رسوائی کے۔۔۔تم بھی اپنا وقت برباد مت کرو بیٹا۔۔۔جاؤ اپنی زندگی جیو۔۔۔جو لوگ در گور ہو چکے ہیں۔۔۔ان پر فاتحہ پڑھو اور آگے بڑھ جاؤ۔۔۔"

" حمید صاحب خدارا دروازہ تو کھولیں۔۔۔مجھے آپ سے انتہائی ضروری بات کرنی ہے۔۔۔جو میں یوں اس طرح سے نہیں کر سکتا۔۔۔میں آپکا زیادہ وقت نہیں لونگا۔۔۔پلیز میرا اعتبار کریں۔۔۔"

دروازے کی دوسری جانب خاموشی چھا گئی۔۔۔

لاک کھلنے کی آواز آئی اور کچھ پل بعد دروازہ ہلکا سا وا ہوا۔۔۔چند سیکنڈ انتظار کے بعد بھی جب کسی نے باہر نہ جھانکا تو تاشفین نے دروازہ تھوڑا سا اور کھولا۔۔۔اور اندر داخل ہونے کے بعد دروازہ اپنے پیچھے پھر سے بند کر دیا۔۔۔

اسکے سامنے بڑی اونچے لمبے اور انتہا کے دُبلے شخص یقیناً حمید صاحب ہی تھے۔۔پھر بھی اس نے ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے تصدیق کرنی چاہی۔۔۔

"السلام علیکم۔۔۔میں تاشفین ہوں۔۔اور آپ۔۔؟۔۔"

اُن بزرگ نے اُسکا ہاتھ تھام لیا۔۔۔

"میں شاہ رُخ کا والد ہوں۔۔۔حمید نیازی۔۔۔"

" آپ سے مل کر خوشی ہوئی ہے حمید صاحب اور میں یوں اچانک آ کر آپکو بے آرام کرنے پر معذرت چاہتا ہوں۔۔۔مگر میرا آپ سے ملنا بہت ضروری تھا۔۔۔"

" تاشفین صاحب میں آپکو نہیں جانتا ہوں۔۔۔کہ آپ کون ہیں۔۔۔کسی نیک نیتی سے میرے گھر پہ آئے ہیں۔۔یا میری بے بسی کا مذاق اُڑانے کو دشمنوں نے ایک نیا حربہ اپنایا ہے۔۔جو بھی ہو اس وقت آپ میرے مہمان ہیں۔۔آیئے اندر بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔۔میری بیوی اندر اکیلی ہے۔۔اسکو زیادہ دیر اکیلا نہیں چھوڑا جا سکتا۔۔۔تنہائی سے وہ پینک کرنے لگتی ہے۔۔۔"

تب ہی اندر ایک کمرے سے آواز اُبھری۔۔۔

" شاہ رُخ کے ابا کہاں گئے ہو۔۔۔ کیا مجھے چھوڑ گئے ہو؟۔۔اس گھر میں بھوت بستے ہیں۔۔۔بھوت کے چہرے پہ خون لگا ہوا ہے۔۔۔ ہر رات وہ بھوت روتا ہے۔۔۔مجھ سے اسکے آنسو نہیں دیکھے جاتے۔۔۔"

حمید صاحب نے دُکھی نظروں سے تاشفین کو دیکھا اور آگے بڑھ گئے۔۔۔تاشفین جھکی نظروں سمیت انکے پیچھے چل پڑا۔۔۔

کمرے کی تمام کھڑکیاں بند تھیں۔۔۔چیزیں بکھری ہوئی تھیں۔۔۔فرنیچر پہ گرد چمک رہی تھی۔۔اور اُس حبس زدہ کمرے میں موجود بستر پہ بیٹھی سفید بالوں والی خاتون۔۔۔جسکے بال بکھرے ہوئے تھے چہرے پہ دُکھ

تحریر تھا۔۔جسکو پڑھنے کے لیے غور کی ضرورت محسوس نہ ہوتی تھی۔۔۔کیونکہ وہ دُکھ خود بولتا تھا۔۔

"بلقیس یہ ایس پی تاشفین ہیں۔۔ہم سے ملنے آئے ہیں۔۔۔"

"اچھا۔۔۔ہم سے کیوں ملنا تھا۔۔؟۔۔۔پیسے ختم ہو گئے ہیں۔۔۔اب تو دو وقت کی روٹی بھی دکان کے کرائے پہ چل رہی ہے۔۔۔ پولیس کو دینے کے لیے ہمارے پاس کچھ نہیں بچا ہے۔۔۔جاؤ کوئی اور گھر ڈھونڈو۔۔۔"

"السلام علیکم ماں جی۔۔۔میں پیسے لینے نہیں آیا ہوں۔۔۔"

وہ خاتون آنکھ جھپکے بغیر اسکو دیکھے گئیں۔۔۔پھر بولیں۔۔۔

"ہو تو پولیس والے پر تمہاری زبان میں کس قدر مٹھاس ہے۔۔۔ایک دفعہ پھر بولو۔۔"

"ماں جی آپ کہیں گی تو سارا دن آپکے پاس بیٹھ کر باتیں کرتا رہوں گا۔۔۔"

بلقیس بیگم کے ساتھ ساتھ حمید صاحب نے بھی حیرت و تعجب سے اسکو دیکھا پھر ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔

"انسان کی زبان میں اسکی تعلیم و تربیت اور اخلاق بولتا ہے۔۔۔تمہاری زبان بہت پیاری ہے۔۔۔"

" کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں۔۔"

"ادھر بہت گند ہے۔۔۔تمہیں اچھا نہیں لگے گا۔۔۔بڑی گرد ہے۔۔۔جانتے ہو ایک دن میں ڈاکٹر کے پاس گئی۔۔۔میں نہیں جاتی تھی۔۔۔ پر یہ تمہارا انکل مجھے زبردستی ساتھ لے گیا۔۔۔کہتا ہے تم بھی چلی گئیں تو میں بالکل تنہا ہو جاؤں گا۔۔۔حالانکہ میں اسکے کسی کام کی نہیں ہوں۔۔کھانا یہ بناتا ہے۔۔۔صفائی یہ کرتا ہے۔۔۔میں مٹی کے ڈھیر کی طرح پڑی یہ بیڈ توڑ رہی ہوں۔۔۔ جب تک بُلاوا نہ آجائے کوئی جائے بھی تو کہاں جائے۔۔۔تم بیٹھ جاؤ۔۔۔میں بتا رہی تھی۔۔۔ڈاکٹر سے واپسی پہ ایک جلوس دیکھا۔۔۔نوجوان لڑکے بچے بوڑھے۔۔۔قومی پرچم اُٹھائے نعرے لگاتے۔۔۔شوخ دھنوں پہ ناچتے۔۔۔خوشی منا رہے تھے۔۔۔مجھے بڑا تعجب آیا آخر یہ کس بات کی خوشی منا رہے ہیں۔۔؟۔۔۔میرے ساتھ کھڑی عورت بولی۔۔۔ پاکستان کی آزادی کی خوشی منا رہے ہیں۔۔۔میں نے پوچھا۔۔۔کیا پاکستان آزاد ہے؟۔۔۔"

"وہ عورت بولی ہاں انیس سو سنتالیس سے آزاد ہی ہے۔۔۔میں نے کہا نہ تمہیں دھوکا ہوا ہے۔۔۔اور اس

دھوکے میں ہم نے بھی اپنی ساری زندگی گزار دی کہ ہم آزاد قوم ہیں۔۔۔اور یہ ایک اسلامی سلطنت ہے۔۔۔ پر جب کڑا وقت پڑا نا تو معلوم ہوا ہم آج بھی غلام ہیں۔۔۔ زمینی خُداؤں کے رحم و کرم پہ پڑے بے بس غلام۔۔۔ میں نے ایڑھی چوٹی کا زور لگا لیا۔۔۔ پر میرے بیٹے کے قتل کی ایف آئی آر تک نہیں درج ہو پائی۔۔۔۔"

"تم کہیں اُس غنڈے کے آدمی تو نہیں؟ اُس کے کہنے پر ہماری مُخبری کرنے آئے ہو گے۔۔۔ جا کر اسکو بتا دو۔۔۔ ایک دن مظلوم کا بھی آئے گا۔۔۔ کیونکہ اُس دن کا وعدہ کیا گیا ہوا ہے۔۔۔ آج قانون کو خرید کر کیا سمجھتا ہے۔۔۔ کل کو اللہ کے ہاں بھی پیسہ لگا لے گا؟۔۔۔ آج اُسکا ہے۔۔۔ کل میرا ہو گا۔۔۔ میرا بچہ ابھی جوان ہوا تھا۔۔۔ اسکے خواب بہت بلند تھے۔۔۔ کالج جاتے وقت باپ سے جیب خرچ لیتے ہوئے اسکو شرم آتی تھی۔۔۔ وہ کہا کرتا تھا۔۔۔ ممی میں پارٹ ٹائم جاب کر کے اپنا خرچہ اُٹھانا چاہتا ہوں۔۔۔ تا کہ ابا پہ زیادہ بوجھ نہ پڑے۔۔۔ میرے اتنی بلند سوچ والے بیٹے کو ظالم نے گولی مار دی۔۔۔ گولی میرے شاہ رُخ کو نہیں لگی بیٹے۔۔۔ گولی میرے سینے پہ لگی ہے۔۔۔ میرا دل چیر گئی ہے۔۔۔۔ دن رات میرے جگر سے خون رستا ہے۔۔۔ جسم بے جان ہو گیا ہے۔۔۔ مگر لاش دفنائی نہیں جا سکتی کیونکہ ابھی حکم نہیں ہے۔۔۔ پر ہم نے اپنے لختِ جگر کو منوں مٹی تلے دبا دیا۔۔۔ کبھی تم نے کوئی اپنا کھویا ہے؟۔۔۔ کبھی کسی کو قبر میں اُتارا ہے؟۔۔۔ تم جانتے ہو یہ کتنا بڑا غم ہے۔۔۔ جب ماں باپ کو جوان اولاد کی لاش اُٹھانی پڑ جائے وہ صرف اپنی اولاد کو ہی نہیں دفنا کر آتے۔۔۔ بلکہ خود کو مدفن کر آتے ہیں۔۔۔ کبھی سوچا ہے۔۔۔ ہم ایک گڑھے میں لیٹے ہوں۔۔۔ اور ہمارے اوپر مٹی ڈالی جائے۔۔۔ نہ کوئی روشندان نہ کوئی کھڑکی۔۔۔ جہاں سے روشنی آ سکے یا تازہ ہوا آ سکے۔۔۔ میں اس کمرے کو اپنی قبر سمجھتی ہوں۔۔۔ اور اس کمرے میں اُس دن سے خود کو قید کیا ہوا ہے۔۔۔ جس دن مجھ پہ آشکار ہوا تھا۔۔۔ کہ اس ملک میں اپنے بیٹے کے لیے انصاف حاصل نہیں کر سکوں گی۔۔۔ بیٹے نہ صرف میں نے اپنا بیٹا کھویا بلکہ معاشرے میں اپنی ساکھ بھی کھوئی ہے۔۔۔ میرے نبی ﷺ نے فرمایا تھا۔۔۔ قیامت کی نشانی ہے۔۔۔ ہر جھوٹے کو سچا جانا جائے گا۔۔۔ اور ہر سچے کو جھوٹا۔۔۔ یہ بات بالکل سچ ہے۔۔۔ پتھر پہ لکیر ہے۔۔۔ قصوروار کو دیکھ کر لوگوں نے عزت و تعظیم سے نوازا۔۔۔ اُٹھ کر اپنی کُرسی پیش کی۔۔۔ اور مظلوموں کو

دھکوں اور دھمکیوں سے نوازا۔۔۔"

"اس وقت صرف ایک کپ چائے سے ہی آپکی تواضع کر سکتا ہوں۔۔۔"

حمید صاحب نے اسکے سامنے ایک چھوٹا سا سٹول سیٹ کر کے اُس پہ چائے اور ساتھ میں بسکٹ رکھے۔۔۔

"ارے جناب اسکی ہرگز ضرورت نہیں تھی۔۔۔آپ نے کیوں تکلف کیا۔۔۔؟۔۔"

وہ سخت شرمندہ نظر آرہا تھا۔۔۔

حمید صاحب بولے۔۔۔

"اب میں اتنا گیا گُزرا بھی نہیں ہوں۔۔۔کہ ایک کپ چائے بنانے سے تھک جاؤں گا۔۔۔میری بیوی نے بول بول کر آپکو بور کیا ہوگا۔۔۔آپ بتایئے کس سلسلے میں ہمارے گھر آنا ہوا ہے۔۔۔؟۔۔۔"

تاشفین نے کپ اُٹھا کر ایک سپ بھرا۔۔۔اور کپ واپس رکھتے ہوئے بولا۔۔۔

"میں آپکو لینے آیا ہوں۔۔۔میرے ساتھ تھانے چل کر اپنے بیٹے کی ایف آئی آر جمع کروائیں۔۔۔ساری کارروائی مکمل ہے۔۔۔آپکو بس فارمیلٹی پوری کرنی ہے۔۔۔۔"

دونوں میاں بیوی اسکا منہ دیکھنے لگے۔۔۔

"ہمارے ساتھ مذاق مت کرو۔۔۔"

"میں اگر زندگی میں کبھی اتنا بے ہودہ مذاق کروں تو روزِ حشر اللہ مجھے نبی پاک ﷺ کی شفاعت نصیب نہ کریں۔۔۔میں سنجیدہ ہوں۔۔۔انعم نے مجھ سے رابطہ کر کے مدد مانگی ہے۔۔۔اور آج آپ لوگوں سے ملنے کے بعد میں اس فیصلے پہ پہنچا ہوں۔۔۔اب انصاف کے لیے جنگ ہوگی اور پوری آب و تاب کے ساتھ لڑی جائے گی۔۔۔انشاء اللہ آپکے بیٹے کو انصاف ضرور ملے گا۔۔۔"

حمید صاحب نے اپنے دامن سے آنسو صاف کرتے ہوئے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔۔۔

"ہمارے پاس ثبوت ہی نہیں بچا ہے۔۔۔اور ثبوت کے بغیر ایف آئی آر درج نہیں ہوسکتی۔۔۔کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔"

"میں نے گواہان کا انتظام کر لیا ہے۔۔۔"

" میں اپنے بیٹے کا سچا کیس جھوٹی گواہی پہ نہیں لڑوں گا۔۔۔"

" گواہ سچے ہیں۔۔۔ایک نہیں تین عدد۔۔۔۔"

" کیا میں جان سکتا ہوں۔۔۔کس کے دل میں رحم آیا ہے۔۔۔جبکہ جب میرے بیٹے کو گولی لگی۔۔۔وہاں پہ اسکے باس کے خاص بندے کے علاوہ اور کوئی موجود نہ تھا۔۔۔

" بشارت حُسین کے پُرانے باڈی گارڈ سے رابطہ بحال کیا ہے۔۔۔جسکو ٹانگ پہ گولی لگنے کے بعد نا کارہ ہو جانے پر بشارت نے نوکری سے نکال دیا تھا۔۔۔وہ پچھلے کئی سال سے بُرے حالات کا شکار ہے۔۔۔وہ اس واقعے کا گواہ ہے۔۔۔لاش کو ٹھکانے لگانے کے لیے اُسی کی خدمات حاصل کی گئی تھیں۔۔۔مگر اب وہ بشارت حُسین کے خلاف زبان کھول رہا ہے۔۔۔اسکے علاوہ دو لڑکے وہ ہیں۔۔۔جو شاہ رُخ کے ساتھ کام کرتے رہے ہیں۔۔۔آپکو صرف آج چند منٹ کے لیے تھانے جا کر کاغذی کارروائی مکمل کروانی ہوگی۔۔۔آگے ہم جانیں ہمارا کام۔۔۔۔"

" ہم کیسے تمہارا یقین کرلیں۔۔۔ہوسکتا ہے تم جھوٹ بول رہے ہو۔۔۔ہم تمہارے ساتھ جائیں اور تم ہم مائی بوڑھے کی گردن دبا کر یہ قصہ ہی تمام کردو۔۔۔"

حمید صاحب نے کہا تو انکی بیوی اپنی آنکھوں کی نمی صاف کرتے ہوئے بولیں۔۔۔

" حمید تم نے سُنا نہیں اس بچے نے اپنی انعم کا نام لیا ہے۔۔۔میں اسکا یقین کر کے اسکے ساتھ جانا چاہتی ہوں۔۔۔ہمارے پاس پہلے ہی کچھ کھونے کو تو بچا ہی نہیں ہے۔۔۔اگر یہ کچھ کرسکتا ہے تو مجھے اسکی بات ماننی ہے۔۔۔اندھیرے میں تو پہلے ہی بیٹھے ہیں۔۔۔ڈر کس بات کا؟۔۔۔"

آدھے گھنٹے بعد تھانے میں ایف آئی آر درج ہو چکی تھی۔۔۔

☆......☆......☆

" السلام علیکم ابو جی۔۔۔"

گھر میں داخل ہوتے ہی اسرار احمد پہ نظر پڑی تو وہ وہیں سے چلایا۔۔جسکا جواب انہوں نے اسی وقت دیا۔۔

"وعلیکم السلام۔۔۔آ گئے ہو۔۔ کون لیکر آیا ہے۔۔۔؟۔۔"

"تاشفین نے ڈرائیور کو بھیجا تھا۔۔۔"

"یونیفارم بدل لو فریج میں جوس رکھا ہے پی لو۔۔۔۔"

اس دوران وہ کچن کے بعد دو کمروں میں بھی جگن کو تلاش کر چکا تھا۔۔۔

"آپا کدھر ہے؟۔۔"

"جگن مجھے خاص تمہارے لیے ہدایت دیکر گئی ہے کہ جب تک تم کپڑے بدل کر کھانا نہ کھالو میں ہرگز بھی نہ بتاؤں کہ وہ کہاں ہے۔۔۔"

"تو کیا آج پھر شاپنگ پہ گئی ہیں۔۔۔؟۔۔۔بڑا تنگ آ گیا ہوں۔۔۔ شادی نرگس باجی اور پپو کی ہو رہی ہے۔۔۔مگر سارے کام میری آپا کر رہی ہے۔۔۔میں جا رہا ہوں پھوپھی سے لڑ کر ہی آؤنگا۔۔۔یہ لوگ اپنی شاپنگ خود کیوں نہیں کرتے ہیں۔۔۔ جانتے ہیں۔۔سارا دن بازاروں کی خاک چھان کر رات کو وہ اتنی تھکی ہوتی ہیں۔۔۔کھانا کھائے بغیر ہی خراٹے مار رہی ہوتی ہیں۔۔۔پہلے سے وزن بھی کم ہو گیا ہے۔۔۔رنگ بھی کالا ہو رہا ہے۔۔۔اور یہ آپکا بیٹا بھی کمال ہے۔۔۔ پچھلا پورا ہفتہ گھر نہیں آیا ہے۔۔۔ بیوی کی کوئی ٹینشن ہی نہیں ہے۔۔۔"

عباس اپنا بیگ وہیں لاؤنج کے فرش پہ رکھ کر بڑبڑاتا ہوا بیرونی دوازے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔اسرار احمد اسکو آوازیں دیتے ہی رہ گئے مگر وہ سنی ان سُنی کرتا آگے بڑھ گیا۔۔۔

جا کر پھوپھی کے دروازے کو پار کرتے ہی شروع ہو گیا۔۔۔

" کیا میری آپا نے آپ لوگوں کا ٹھیکا لیا ہوا ہے۔۔۔؟۔۔۔آپ لوگ اپنے کام خود کیوں نہیں کرتے ہیں۔۔؟۔۔۔"

نرگس اسکی برہمی بھری آواز پہ کچن سے نکلی اس وقت گھر پہ وہ اکیلی ہی موجود تھی۔۔۔

"اوئے چھوٹو۔۔۔کیا ہوا ہے۔۔۔کس چکر میں لال پیلے ہو رہے ہو۔۔۔"

"نرگس باجی۔۔۔۔آج سے تمہاری میری دوستی خطرے میں پڑنے والی ہے۔۔۔"

نرگس نے کمر پہ ہاتھ رکھے اور مزے سے بولی۔۔

" آئے ہائے میری جون سینا۔۔۔اتنا غصہ آخر کس بات پر میں نے کونسا تمہاری بھینس چوری کر لی ہے۔۔؟۔۔"

" میں کچھ نہیں جانتا ابھی کے ابھی مجھے میری آپی واپس کرو۔۔ہم تو انکی شکل دیکھنے کو ترس گئے ہیں۔۔۔ آدھے سے زیادہ وقت تو وہ آپکے گھر ہوتی ہیں۔۔۔"

" اوئے ہوئے۔۔۔آیا بڑا آپا کا چہیتا۔۔۔۔بتائے دے رہی ہوں چھوٹو۔۔اُس شہزادی عورت پہ صرف تیرا اور تیرے گھر والوں کا ہی حق نہیں ہے۔۔۔ہمسایوں کے بھی کچھ حقوق ہوتے ہیں۔۔۔اور نا شکرے کہیں کے اگر تیری آپا کا وقت لیتی ہوں تو جواب میں تازہ گرما گرم مزے کا کھانا بھی تو تمہاے گھر بھیجتی ہوں۔۔"

" وہ کھانا فارس کے لیے بھیجتی ہو۔۔ہمارے لیے نہیں۔۔"

" یہ کیا بکواس کی تم نے۔۔۔؟۔۔وہ میری ماسی کا پتر ہے نا جو اُس نمونے کے لیے کھانے پکاؤں گی۔۔۔"

" ماسی کا پتر نہ سہی مامے کا پتر تو ہے نا۔۔۔"

" ایسے مامے کے پتر کو دے کر میں ایک کلو پتیسہ خرید کر کھالوں تو سو آنے بہتر ہے۔۔۔"

" یہ بات اس کے سامنے کرنا۔۔"

" نا میں کوئی اُس لومڑی جیسے شاطر انسان سے ڈرتی ہوں؟ ۔۔۔ایک دفعہ چھوڑ سو مرتبہ اسکے منہ پہ بول سکتی ہوں۔۔"

" خدا کا خوف کرو۔۔نرگس خاتون دن دھاڑے کس غریب کو لومڑی سا شاطر بول رہی ہو۔۔؟؟۔۔"

عباس قہقہ مار کر پلٹا۔۔۔

" واہ چھوٹے بھائی اینٹری کی کیا ٹائیمنگ ہے۔۔۔داد دینی پڑے گی۔۔۔اب اپنا کیس خود لڑلو یہ اپنی باجی نرگس تمہیں بیچ کر پتیسہ کھانے والی ہے۔۔ "

فارس یونیورسٹی سے آیا ہی تھا جب اسرار احمد نے عباس کے بارے میں بتا کر فارس کو عباس کی خبر لینے بھیج دیا۔۔وہ چڑانے والی مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔۔

"اس کی کیا بات کرتے ہو۔۔۔ دیوانی عورت کے دیوانے خواب۔۔۔ بیچاری کے پاس چار دن کی چاندنی پھر اندھیری رات۔۔"

"فارس لومڑی تیرے منہ میں سات چولہوں کی خاک۔۔۔"☆

"اگر میں لومڑی ہوں۔۔۔تو تم کیا ہو؟۔۔۔"

ابھی نرگس نے کچھ کہنے کو منہ کھولا ہی تھا۔۔۔ جب وہ ہاتھ اوپر اٹھاتے ہوئے بولا۔۔۔

"اچھا اچھا تم بتانے کی زحمت نہ کرو۔۔۔ میں بھلا جانتا نہیں ہوں۔۔۔تم میری پھوپھی کے گھر برتن مانجھنے والی ماچھن' کھانے پکانے والی ملازمہ۔۔۔کپڑے دھونے والی دھوبن۔۔۔صفائی کرنے والی ماسی۔۔۔واہ نرگس تم تو آل راؤنڈر ہو۔۔"

" لکھ کر رکھ لو۔۔۔۔تمہارا اگر قتل ہوا نا۔۔۔ہونا میرے ہاتھوں ہے۔۔۔"

"ہاں ہاں میں جانتا ہوں۔۔۔تم مجھ سے بہت محبت کرتی ہو۔۔۔"

"یہ منہ اور مسور کی دال۔۔۔۔آخ۔۔۔تھو۔۔۔"

"بسسس۔۔۔۔!!۔۔"

عباس نے چلا کر دونوں کو متوجہ کیا۔۔۔

نرگس گھورتے ہوئے بولی۔۔

"تمہارا کونسا بٹن دب گیا ہے۔۔۔"

فارس قمیض کے کف فولڈ کرتے ہوئے بولا۔۔۔

"یہ میرا بھائی ہے اس کے ساتھ رعب سے بات صرف میں کر سکتا ہوں۔۔۔"

" میرے گھر میں کھڑے ہو کر مجھے دھمکیاں دے رہے ہو۔۔رضیہ سلطانہ۔۔۔میں نے ٹھنڈے پانی کی بالٹی سے تمہیں نہلا کر رکھ دینا ہے۔۔۔"

"بڑی نیوکلیر دھمکی دے رہی ہو۔۔۔"

"تم دونوں بھانڈ اگر ہمارے خاندان میں پیدا نہ ہوتے تو بڑا سکون رہنا تھا۔۔۔باجی نرگس مجھے بتاؤ میری

آپا کدھر ہے۔۔۔میں انکو لینے آیا ہوں۔۔۔"

" شیخ صاحب کی چھت پہ میری رضائیاں تیار ہو رہی ہیں۔۔۔محلے کی تمام خواتین ادھر ہی موجود ہیں۔۔"

" اچھا میں سمجھا شائد ادھر تمہارے قتل ہو رہے ہیں۔۔"

" بندے کا منہ اچھا نہ ہو تو بات اچھی کیسے کر سکتا ہے۔۔۔چلو آؤ کچن میں چائے کے تھرمس رکھے ہیں۔۔ وہ ادھر چھت پر پہنچا دو۔۔۔لڑکیوں کی شادی ہو رہی ہوتی ہے۔۔۔ایک سو ایک بیوٹی ٹوٹکے استعمال کر رہی ہوتی ہیں۔۔۔پر میری قسمت میں اس قدر آرام کہاں۔۔۔ ہر روز بیس سے تیس لوگوں کا کھانا بنوا رہی ہوں۔۔ پھر ساری پھوپھیوں خالاؤں کو جب تک دن میں چار مرتبہ چائے نہ پلاؤں انکے پُرزے کام نہیں کرتے۔۔۔۔ اتنا خیال نہیں آتا کہ بچی کی خدمت کریں۔۔۔اب آخر چار دن کہ مہمان ہے۔۔"

وہ کمر پہ دونوں ہاتھ رکھے بولے جا رہی تھی۔۔جب فارس کچن سے دو بڑے چائے سے بھرے تھرموس لیکر برآمد ہوا اور سیڑھیوں کی جانب بڑھنے سے پہلے ایک سیکنڈ کو رُک کر بڑی معصومیت سے بولا۔۔

" کیوں۔۔۔؟ کیا وفات پانے والی ہو۔۔؟۔۔"

" منحوس مارے کبھی اچھا مت بولیں۔۔"وہ اسکی پُشت کو گھورتی واپس کچن میں چلی گئی۔۔۔ جہاں سے کپ سے بھری ٹوکری لیکر خود بھی سیڑھیاں چڑھ گئی۔۔۔

انکی اپنی چھت اتنی بڑی نہیں تھی۔۔مگر انکی چھت کے ساتھ لگتی شیخ صاحب کی چھت بہت بڑی تھی۔۔۔

عباس دونوں گھروں کو الگ کرتی منڈیر عبور کر کے مطلوبہ چھت پہ پہنچا تو رنگ برنگی رضائیوں سے سارا فرش چھپا ہوا تھا۔۔۔

ایک ایک رضائی پہ دو دو خواتین کام کر رہی تھیں۔۔۔عباس نے ایک ایک کر کے تمام رضائیاں گنیں تو سولہ بنیں۔۔۔اسی دوران خواتین کے سروں میں سے اپنی آپا کی تلاش بھی جاری رکھی۔۔۔

" جگن تمہارے دیور آئے ہیں۔۔۔"

وہ جو پورے انہماک سے ویلویٹ کی رضائی پہ بڑا سا گلاب کا پھول بنا رہی تھی۔۔۔سر اٹھا کر دیکھا تو منڈیر کے پاس پریشان سا کھڑا عباس نظر آیا۔۔۔

جگن نے وہیں سے ہاتھ ہلا کر اسکو متوجہ کیا۔۔۔

"باشی۔۔۔!!۔۔"

جگن کی آواز سُنتے ہی عباس کے چہرے پہ رونق آ گئی۔۔۔ دور سے ہی جگن کو دیکھ کر اسکی آنکھیں چمک اُٹھیں۔۔۔ساری رکاوٹیں عبور کر کے اس تک پہنچا اور سیدھا گلے میں بازو حمائل کر دیئے۔۔۔

"السلام علیکم آپا۔۔۔گھر پہ آپ نہیں ہوتی ہیں۔۔تو گھر بالکل اچھا نہیں لگتا۔۔۔آپ پھوپھو کو انکار کر دیں۔۔۔ہم ان کے ملازم تھوڑی ہیں۔۔۔"

جگن ہنستے ہوئے اسکے ماتھے پہ آئے بال پیچھے ہٹائے۔۔۔اپنے دوپٹے کے پلو سے ماتھے پہ آیا پسینہ صاف کیا۔۔۔اور بولی۔۔۔

"پھوپھو کب مجھ سے کوئی کام لیتی ہیں۔۔۔اور دیکھو آج مجھے اتنی دلچسپ چیزیں دیکھنے کو ملی ہیں۔۔۔ جا کر دیکھو ان خواتین نے کتنے پیارے پیارے ڈیزائن بنا کر رضائیاں بنائی ہیں۔۔۔یہ اتنی لمبی سوئی میں گز بھر لمبا دھاگا ڈالتی ہیں۔۔پھر اتنی موٹی روئی کہ تہہ کو چئیر کر ٹانکا لگاتی ہیں۔۔۔اور مزے کی بات پتا کیا ہے ؟۔۔۔انکو رضائی کا صرف اوپری حصہ نظر آتا ہے۔۔۔نیچے کی سائیڈ کا ٹانکا یہ اپنے ہاتھ اور عقل کی مدد سے لگاتی ہیں۔۔۔اور اتنا باریک کام کرتی ہیں۔۔دھاگا نظر ہی نہیں آتا۔۔۔کل جو چارپائیوں کی بُنت ہوئی تھی۔۔۔ میں سچی میں ان سب کے ٹیلنٹ سے بڑی امپریس ہوئی ہوں۔۔۔اور جس بان کے ساتھ چارپائیاں بنائی گئی ہیں۔۔مجھے پتا چلا ہے۔۔پھوپھو نے روئی کو چرخے پہ کات کات کر آٹھ چارپائیوں کا بان تیار کیا تھا۔۔۔پھر اپنے ہاتھوں سے کروشیے کا کام کر کے نرگس کے لیے بیڈشیٹ تیار کی۔۔۔سچی اتنی خوبصورت بیڈشیٹ مارکیٹ میں کیا ملتی جوان بزرگ ہاتھوں نے بنائی ہے۔۔۔"

"جگن پُتر بیڈشیٹ تجھے اتنی پسند آئی ہے تو میں ایک تمہیں بھی بنا کر دوں گی۔۔۔"

"ارے نہیں پھوپھو۔۔۔میری خاطر اتنی تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

"لے دس ہے نا جھلی۔۔۔تکلیف کا ہے کی۔۔۔مجھے اپنی پسند کا رنگ بتا دینا نرگس کی شادی کے بعد شروع کرونگی۔۔۔"

"ہائے پھوپھو آپ کتنی اچھی ہیں۔۔"

" پھوپھو بیچاری کو وخت پڑا ہوا ہے۔۔۔اصل میں اگر نگو کی شکل وصورت کسی کام کی ہوتی تو پھوپھی بیچاری کا خرچہ کم آنا تھا۔۔۔اب واجبی سی شکل والی کالی کلوٹی بیٹی کی اسکی سسرال میں دھاک بٹھانے کے لیے کہیں چار پائیاں دے رہی ہے۔۔۔کہیں یہ رضائیاں بن رہی ہیں۔۔۔سُسرالیوں کو دس دس ہزار کے جوڑے دیئے جا رہے ہیں۔۔۔حالانکہ کوئی بندہ اپنے ایمان سے بتائے وہ لوگ اس قابل ہیں؟۔۔۔ بیچارہ منیر۔۔۔ آہ۔۔۔یہ چڑیل کہاں سے آگئی۔۔"

فارس اپنی دھن میں بول رہا تھا۔۔۔جب پیچھے سے نرگس نے دونوں ہاتھوں میں اسکے بال جکڑ لیے۔۔۔

"اب بول کیا کہہ رہے تھے۔۔۔؟۔۔۔دنیا بھر کے شودے مرے تو تم دنیا میں آئے۔۔۔"

" تمہارا غصہ میری کہے ایک ایک حرف کو سچ ثابت کر گیا ہے۔۔تھینک یو مس نگی۔۔۔اللہ تیرے منیر کو ہدایت دے۔بیچارہ سوچے سمجھے بغیر سمندر میں کو در ہا ہے۔۔۔" وہ اپنے بال چھڑا کر دور ہو گیا۔۔

" سچ یہ ہے جس دن سے میری شادی طے ہوئی ہے تمہارے پیٹ میں مسلسل درد اُٹھ رہا ہے۔۔۔ جل جل کر مرے جا رہے ہو۔۔۔اتنا ہی جیلس ہو تو بولو نا اپنی بھابھی سے ڈھونڈ لائے تمہارے لیے بھی کوئی تمہارے جیسی اور کر لو تم بھی شادی۔۔۔میری شادی پہ تو بُری نظر مت ڈالو۔۔۔"

" ہائے بیچاری کو کتنی فکر ہے۔۔۔کہیں ہوتی ہوتی شادی نہ ٹوٹ جائے۔۔۔بے فکر رہو۔۔۔اگر کوئی نہ بیاہنے آیا تو میں تو ہوں نا۔۔۔قسم لے لو ہمیشہ سے مجھے چیرٹی کے کام کرنے کا بہت شوق رہا ہے۔۔۔"

" اماں اس منحوس مارے کو چُپ کروا لو ورنہ گنجا کر دوں گی۔۔۔"

"لو پاگل نہ ہو تو۔۔۔وہ کونسا تمہیں بد دعا دے رہا ہے۔۔۔مذاق کر رہا ہے۔۔۔"

"اماں تم میری ماں ہو یا اس آوارہ شخص کی۔۔۔؟۔۔۔"

" تم دونوں کا کیا اعتبار ایک پل لڑ مر رہے ہوتے ہو دوسرے پل پھر ٹھیک ٹھاک۔۔۔مجھے تو معاف ہی رکھو اپنی جھک جھک سے۔۔۔چل وے فارس بہن کی جو رضائیاں تیار ہو گئی ہیں۔۔اُٹھا کر نیچے رکھ آ دو چار دن بارش ہونے سے اتنی مہلت تو اللہ نے دے دی گرمی کا زور کم ہوا اور موسم خوشگوار ہونے کی وجہ سے ہمارا کام ختم

ہوا ہے۔۔۔اب پھر بادل گرج رہے ہیں۔۔۔اس سے پہلے کہ بارش شروع ہو سارا سامان اٹھانا پڑے گا۔۔"
جگن بولی۔۔۔

" پھوپھی ٹینشن نہ لیں میں نے موسم کا حال دیکھا تھا۔۔۔اگلے کچھ دن یونہی بادل رہیں گے۔۔مگر بارش نہیں ہوگی۔۔۔"

" لے دس پتر قدرت کے رنگ تو پل بھر میں بدل جاتے ہیں۔۔اور موسم کی خبروں والے صبح کے وقت ہی بول رہے ہوتے ہیں آج سارا دن بارش نہ ہوگی۔۔رات کو کیا ہونا ہے۔۔۔صبح کے وقت کسی کو کیا خبر یہاں کس کے پاس غیب کا علم ہے۔۔اللہ سچا چاہے تو پل میں جل تھل کر دے۔۔۔چل فارس اُٹھا ؤ رضائیاں۔۔۔"

" پھوپھی تم مجھے فارغ بیٹھا نہیں دیکھ سکتی ہو۔۔۔اوئے وہ ایک پتنگ کٹ گئی۔۔۔اور آ بھی اسی طرف رہی ہے۔۔۔شرط لگاؤ پھوپھی پتنگ لوٹ لی تو کیا انعام دو گی۔۔۔"

" سو جوتے ماروں گی۔۔۔انعام کا کچھ لگتا۔۔۔خبردار جو تو نے چھت پہ اُدھم مچایا۔۔۔"

" واہ پھوپھی اتنا رُعب میں نے کونسا انعام کے طور پہ مرسیڈ مانگ لی ہے۔۔۔"

نرگس ہنستے ہوئے بولی۔۔۔

" تمہاری شکل مرسیڈ والی ہی ہے۔۔۔چوک میں چلغوزے کی ریڑھی لگانے والے۔۔۔۔"

" غریب عورت تم کیا جانوں چلغوزوں کی قیمت۔۔۔تمہارے جیسی ہی پھر آ کر میری منتیں کرتی ہیں۔۔۔ دیکھ بھائی ایک کلو چلغوزے دے دو۔۔۔مُنے کے ابا اس ماہ سعودیہ سے آ رہے ہیں۔۔اُنکے آتے ہی سارا حساب چُکا دونگی۔۔۔"

" اندھے انسان تُجھے بس کٹی ہوئی پتنگوں کا ہی علم ہے کہ کیسے لوٹنی ہیں۔۔۔میں وہ نہیں جو یہ سب کہہ کر چلغوزے خریدتی ہوں۔۔۔وہ کوئی اور ہوگی۔۔۔کیونکہ میں وہ ہوں جو اپنے شوہر کے ساتھ یہ بڑی سی گاڑی پہ تمہاری ریڑھی کے پاس سے یوں شوں کر کے گُزرتی۔۔۔میری گاڑی کے ٹائر سے اُڑ کر بارش کا گندہ پانی تمہیں اور تمہارے چلغوزے بھگو گیا۔۔۔اور کفارے کے طور پہ میں نے اپنے گوچی بیگ میں سے ایک ہزار کا نوٹ نکالا اور تم روتے ہوئے کہ ہاتھ پہ رکھ دیا۔۔۔۔"

فارس ہنسا تو پاگلوں کی طرح ہنستا چلا گیا۔۔۔

" تمہارا منیر اور یہ لمبی سی گاڑی ۔۔ہاہاہا۔۔۔۔بیچاری کے خواب دیکھو گوچی کا بیگ ۔۔۔ہاہاہا۔۔۔۔نگو تجھے ہزار دفعہ کہا ہے۔۔۔چھوڑنی بھی ہو تو اپنے قد کے مطابق چھوڑا کر۔۔۔۔آئی وڈی انجلینا جولی۔۔۔۔"

جگن کی ساری توجہ ویلوٹ کی رضائی پہ ٹریس ہونے والے گلاب کے پھول پہ تھی۔۔۔جس میں سفید موتی لگنے تھے۔۔۔

پتنگ قریب آئی تو پتا چلا دوسری چھت کی طرف جا رہی ہے۔۔۔جو گلی کے دوسری جانب تھی۔۔۔

چھت پہ اُٹھنے والے شور پہ جگن نے سر اُٹھایا تو فارس کو بھاگتے ہوئے دیکھا۔۔۔

عورتوں کی چیخیں اُٹھیں۔۔۔

" ہائے وے فارس گلی نہ کودنا۔۔۔گر جاؤ گے۔۔۔"

مگر وہ تمام آوازوں کو ان سُنی کر کے یوں بھاگا جیسے جمیکا کا اتھلیٹ بھی نہ بھاگا ہوگا۔۔۔اگلے پل وہ ہوا میں بلند ہوا۔۔۔جگن کی اپنی چیخ نکل گئی مگر وہ دوسری چھت پہ لینڈ ہوتے ہی پتنگ کی ڈور کو ہاتھ میں کر چکا تھا۔

" یہ لڑکا نہیں سُدھر سکتا۔۔۔اب بھلا اسکی عمر ہے یوں چھت پھلانگنے کی۔۔۔"

وہ نہ جانے کون کہہ رہی تھیں۔۔۔جگن کا دل حلق میں اٹکا ہوا تھا۔۔۔اپنی جگہ سے اُٹھ کر منڈیر کے پاس آئی۔

" تم گھر چلو آج تا شفین کو گھر بلاتی ہوں۔۔۔اور تمہاری شکایت کرونگی۔۔۔گر جاتے تو پھر۔۔۔"

وہ پہلے ہی کانپ رہی تھی۔۔۔دونوں چھتوں کے درمیان اچھا خاصا فاصلہ تھا۔۔۔اور وہ پہلے سے بھی آرام سے پتنگ ہاتھ میں پکڑے ایک دفعہ پھر گلی پھلانگ کر واپس آ گیا۔۔۔

" جگن اپنے اس بندر دیور کو کسی سرکس میں جمع کروادو۔۔اچھے پیسے کمائے گا۔۔۔"

محلے کی جس چچی نے یہ بات کی تھی۔۔۔فارس اُسی وقت اسکے سر ہو گیا۔۔

" چچی مجھے بھی نہ اُسی سرکس میں بھرتی کروادو جہاں چاچا چونڈی جاتا ہے۔۔۔اور چاچی کیا تھا جو تم اپنی پلیٹ میں کم کھانا نکالتیں اور چاچے میرے کی پلیٹ میں زیادہ ڈالتیں۔۔قسم سے یقین کرو چاچی خالدہ چاچے کو

اُدھر گلہری کی بجائے شیر کا رول ملنا تھا۔۔۔"

"چل وے جا دفع ہو تجھ سے بات کرنا ہی نوے فیصد گھاٹا ہے ۔۔۔۔"

"ہاں تو چاچی نہ کرو بات میں نے کونسا دعوت دی تھی کہ میری پیاری خالدہ آ کر مجھ سے اظہارِ محبت کرو۔۔۔ مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتی مجھے کونسے کنڈے لگے ہوئے ہیں۔۔ جو ہر عورت آ کر مجھ ہی سے لڑتی ہے۔۔۔"

فضل ترکھان کی بیوی بولی۔۔"یہ جو پھا پھا کٹینوں والی زبان ہے نا یہی تمہیں ذلیل کرواتی ہے۔۔۔'

"خالہ فروزا تمہارا بولنا تو بہت ہی ضروری تھا۔۔۔ ہیں پچھلی سردیاں میں اپنی موٹر سائیکل پہ اپنا پٹرول جلا کر تمہیں وہ شہر کے دوسرے کونے میں تمہاری بیٹی سے ملوانے لیکر جاتا رہا ہوں۔۔۔ یاد کرو یاد کرو۔۔۔ جب تمہارے پیر میں موچ آئی تھی ۔۔اور تمہارے نواسے کی پہلی سالگرہ تھی ۔۔۔سارے گھر والے چلے گئے تھےاور تم اکیلی بیٹھی اپنے دکھتے پیر سے زیادہ سالگرہ کے کیک کو یاد کر کر کے رو رہی تھیں۔۔۔وہ میں ہی تھا۔۔۔جو موسم کی پرواہ کئے بغیر تمہیں اپنے ساتھ لاد کر لے گیا۔۔۔اور عین ایک ہفتے بعد تمہاری بہن کی ساس مر گئی۔۔۔ پھر بھی تم نے ہمارے گھر فون کر کے مجھے کہا پتر ایک دفعہ پھر نیکی کر دے۔۔۔اور آج میری ساری نیکیاں بھول کر میرے خلاف بول کر میرے شریکوں کے سینے میں ٹھنڈک ڈال رہی ہے۔۔۔جاؤ فیروزا آج سے تمہیں خالہ کے عہدے سے ہٹا کر عام محلے دار کی فہرست میں ڈال دیا۔۔۔"

"ہائے وے میرے ربا یہ لڑکا کس مٹی کا بنا ہے۔۔۔ پچھلے نو ماہ میں یہ بات تم مجھے نو سو مرتبہ جتا چکے ہو۔۔ آخری دفعہ میرے داماد کے سامنے اپنے احسان جتانے بیٹھ گیا۔۔آج کے بعد کبھی جو تمہارا احسان لے جاؤں تو فیروزا نام نہیں ہے۔۔۔"

"جانے دے خالہ۔۔تو بھی اپنا شہباز شریف نہ بن وہ بھی ووٹ لینے کے دنوں میں ایسے ہی دعوے کرتا پایا جاتا ہے۔۔۔۔۔جانتی بھی ہے۔۔ضرورت کے وقت تجھے میری ہی یاد آتی ہے۔۔۔"

"میں آج ہی تاشفین کو تیری شکایت لگاؤں گی۔۔۔"

"تاشفین کے پاس فضول عرضیاں سُننے کا کہاں وقت ہوتا ہے۔۔۔ مجھے ہی بتا دو جو کہنا ہے۔۔۔میں ہی کہہ دوں گا۔۔۔"

"تیرا تو ایک آنے کا اعتبار نہیں باتوں کی کمائی کھانے والے۔۔۔"

"یہ ہنر بھی پھر کسی کسی کے پاس ہوتا ہے۔۔۔جگن آپا چلو گھر چلیں۔۔۔تاشفین کا میسج آیا تھا۔ساڑھے چار بجے وہ آپکو کال کرے گا۔۔۔"

جگن کی نظر فوراً کلائی پہ پڑی۔۔۔پونے چار ہو رہے تھے۔۔

تاشفین کے آگے کب کچھ یاد رہتا تھا۔۔وہ اسی پل سارا کچھ وہیں چھوڑ کر کھڑی ہوگئی۔۔

"میں تھوڑی دیر تک آتی ہوں۔۔۔تب تک آپ یہ پھول مکمل کر دیں۔۔۔"

اُس نے اپنے ساتھ کام کرنے والی باجی کو کہا اور جوتا ٹھیک کرتی سیڑھیوں کی جانب چل پڑی۔۔۔پیچھے سے کئی آوازیں آئیں۔۔۔کسی نے کہا چائے تو پی لو۔۔کسی نے کہا یہاں بریانی رکھی ہے عباس اور فارس کو نکال دو۔۔۔وہ عباس کا ہاتھ تھام کر نکل آئی۔۔۔

عباس تو خوش ہوگیا۔۔

گھر آئے تو حسیب کھانا لگا چکا تھا۔۔۔

"میرا شہزادہ بھائی آتے ہی کام کو لگ گیا۔۔۔"

"سالن بنا ہوا تھا۔۔روٹیاں بازار سے لے آیا ہوں۔۔۔"

"صدقے جاؤں بس یہ آخری دو چار دن ہیں۔۔اسکے بعد ہماری روٹین نارمل ہو جائے گی۔۔۔"

دروازے پہ دستک ہوئی۔۔۔ عباس نے دروازہ کھولا۔۔۔

پپو ایک دیگچی اُٹھائے حاضر ہوا۔۔۔

"ماموں۔۔۔۔بھابھی یہ لیں آپکا کھانا اُدھر ہی باورچی خانے میں رکھا تھا۔اماں نے دیا ہے کہ آپکو دے آؤ۔۔۔"

✡......✡......✡

"پھوپھو سے کہا بھی تھا ایسا نہ کیا کریں۔۔۔اب اچھا تھوڑی لگتا ہے کہ روز روز کھانا آپ کے گھر سے آئے۔۔۔"

"بھابھی جی آپکا اور ہمارا گھر دو الگ تھوڑی ہی ہیں جو ہمارے درمیان تیرا میرا ہو۔۔۔اماں کہہ رہی ہیں کہ شادی تک ہر روز کھانا اکٹھا ہی پکا کرے گا۔۔۔آپکو گھر پہ الگ سے چولہا جلانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

"انکو سمجھائیں نا ابو۔۔۔۔"

فارس کو اندر آتا دیکھ کر وہ اپنی پہلی بات بھول کر ابو سے بولی۔۔۔

"ابو یہ فارس اُدھر آنٹیوں کے ساتھ عورتوں کی طرح لڑ کر آیا ہے۔۔۔"

"اچھا آپکو میں ہی نظر آیا ہوں۔۔۔وہ آنٹیاں نظر نہیں آئی ہیں جنہوں نے شرمیلا سا سوہنا مُنڈا دیکھا نہیں اور شروع ہو جاتی ہیں۔۔۔باچھیں ہی واپس نہیں جاتیں۔۔۔جان بوجھ کر چھیڑتی ہیں۔۔ میں کوئی انکا ہم عمر ہوں۔۔۔آج کے دور میں ہینڈسم ہونا بھی ایک عذاب ہے۔۔۔۔ "

اسی دوران اطلاعی گھنٹی بجی۔۔۔

فارس پتا کرنے گیا۔۔۔جگن پپو کی لائی بریانی لیکر کچن میں چلی گئی۔۔۔

پلیٹوں میں نکال کر مائیکرو ویو میں گرم کرنے کے ارادے سے پہلی پلیٹ رکھ رہی تھی جب فارس نے کچن میں آ کر ایک پیکٹ اسکی جانب بڑھایا۔۔۔

جگن نے ہاتھ بڑھائے بغیر پوچھا۔۔۔

"یہ کیا ہے۔۔۔؟۔۔۔"

" کوئی آدمی دیکر گیا ہے کہ یہ تاشفین صاحب نے بھیجا ہے۔۔۔"

"اُنکی تو کال آنی تھی۔۔۔"

"یہ تو پکڑیں۔۔۔ہو سکتا ہے یہی کال ہو۔۔۔"

"اس میں ہے کیا؟۔۔"

"پیسے ہیں۔۔"

جگن پوری طرح متوجہ ہوگئی۔۔۔

"پیسے۔۔؟۔۔"

"ہاں۔۔۔۔"

" پیکٹ سے تو لگ رہا ہے کافی بڑی رقم ہے۔۔"

"ہاں۔۔۔ اندر ایک چٹ پہ لکھا ہوا ہے۔۔۔ساڑھے چار لاکھ۔۔۔"

"اتنی بڑی رقم کہاں سے آئی ہوگی۔۔؟۔۔۔"

" میں کیا کہہ سکتا ہوں۔۔تاشفین خود ہی آ کر بتا دے گا۔۔۔آپ پکڑیں تو سہی میں شاور لینے جارہا تھا۔۔۔"

"میں اسکا کیا کروں۔۔۔ابو کو دے دو۔۔"

"ابو سنبھالنے والی رقم مجھے دیتے تھے۔۔۔پر چونکہ اب آپ گھر پہ موجود ہوتی ہیں۔۔اس لیے اب سے یہ آپ کا ذمہ ہے۔۔۔"

"تمہارا کیا خیال ہے۔۔۔یہ پیسے کس نے دیئے ہوں گے؟۔۔"

"رشوت لی ہونی ہے۔۔۔"

فارس نے یہ کہہ کر پیکٹ جگن کے ہاتھ پہ رکھا اور مسکراتا ہوا کچن سے نکل گیا۔۔کیونکہ باہر حسیب عُرف شیبی اُسکو گلا پھاڑ کر بُلا رہا تھا۔۔۔

مرے ہوئے ہاتھوں سے اُس نے وہ پیکٹ اُٹھایا اور دالوں والے کیبنٹ میں بیگز کے نیچے چُھپا دیا۔۔۔ کھانا گرم کر کے لگایا۔۔۔

"عباس' فارس' حسیب جلدی سے منہ ہاتھ دھو کر آ جاؤ۔۔کھانا لگ گیا ہے۔۔"

"ابو آپ کے لیے کیا نکالوں۔۔؟۔۔"

" نہیں بیٹی میں اس وقت کچھ نہیں کھاؤں گا۔۔۔رات میں دوا لینی ہوتی ہے۔۔جس سے پہلے کچھ کھانا

ضروری ہے۔۔۔کھانا رات کو ہی کھاؤں گا۔۔ابھی تم بہن بھائی کھاؤ۔۔۔"

" مجھے تو بالکل بھوک نہیں ہے۔نرگس نے بریانی کھلا دی تھی۔۔حسیب تم اور عباس شروع کرو۔۔فارس بھی آ رہا ہے۔۔میں تھکن محسوس کر رہی ہوں۔۔تھوڑی دیر لیٹ جاؤں۔۔؟۔۔۔"

" آپا، یہ بھلا کوئی پوچھنے کی بات ہے۔۔۔آپ جا کر آرام کریں۔۔کچھ چاہیے ہو تو آواز دے دیجیے گا"

" نہیں۔۔فی الحال تو کوئی حاجت نہیں ہے۔۔"

دماغ میں جو بات اٹک گئی تھی مسلسل وہی پریشان کیئے جا رہی تھی۔۔۔مگر تھکن کی وجہ سے آ کر بیڈ پہ لیٹی تو ساتھ ہی نیند نے آلیا۔۔۔

☆......☆......☆

بشارت حُسین اپنی مہنگی کار کی بیک سیٹ پہ پورے کروفر کے ساتھ براجمان تھا۔۔۔آگے ڈرائیور کے ساتھ اسکا باڈی گارڈ موجود تھا اور ایک گاڑی انکے پیچھے پیچھے آ رہی تھی جس میں اسلحہ بردار موجود تھے۔۔۔۔۔

" بشارت حسین نے کچی گولیاں نہیں کھیلی ہیں۔۔۔میں اُس کمینے ایس پی کو کُتے کی موت مرواؤں گا۔۔۔ اُسکی اتنی جرات کہ اُس نے میرے گھر پہ چھاپہ مارا بلکہ پورا میڈیا ٹرائل کیا۔۔۔ابھی میں خاموش اس لیے ہوں کیونکہ خبر ابھی تازہ ہے تمام میڈیا کا دھیان اس طرف ہے۔۔۔ہلکی سی بھی کاروائی کا سارا الزام ہماری طرف آنا ہے۔۔۔میں انتظار میں ہوں کہ کچھ عرصہ گُزر جائے تب میں اپنا انتقام لوں گا۔۔۔جتنی خفت کا سامنا مجھے کرنا پڑا ہے۔۔اُس سے کئی گنا زیادہ پریشانی اس کے حصے میں آئے گی۔۔۔"

اسکا ڈرائیور متوجہ کرتے ہوئے بولا۔۔۔

" سر آگے پولیس کا ناکہ لگا ہوا ہے۔۔۔میرے لیے کیا حکم ہے۔۔۔؟۔۔"

" کیا مطلب تمہارے لیے کیا حکم ہے۔۔۔؟۔۔۔کیا میرے منہ پہ درج ہے کہ میں کوئی مجرم ہوں۔۔؟"

" نہیں سر میرا یہ مطلب نہیں تھا۔۔"

" تو پھر مجھے کیوں بتا رہے ہو کہ آگے پولیس ناکہ ہے۔۔۔؟۔۔"

" معافی چاہتا ہوں جناب۔۔۔"

"معافی کا بچہ۔۔۔"

ڈرائیور شرمندہ سا ہو کر دوبارہ سامنے سڑک کی جانب متوجہ ہو گیا۔۔۔

تمام گُزرنے والی گاڑیوں کو کارروائی کے لیے روکا جاتا ڈرائیور سے کاغذات دیکھنے کے بعد آگے جانے دیا جاتا۔۔۔

مگر جیسے ہی بشارت حُسین کی گاڑی آگے آئی۔۔۔نہ جانے کیسے اسکی پچھلی گاڑی کے سامنے ایک پولیس موبائل آن رُکی جو یقیناً ایک سائیڈ پہ پارک تھی۔۔۔ٹائمنگ دیکھ کر اسکی پوزیشن بدلی گئی تھی۔۔۔

پچھلی کار کو سول وردی والے اہلکار مکھیوں کی طرح گھیر کر چاروں اسلحہ برداروں کے ہاتھ سے ہتھیار چھین کر انکو پولیس موبائل میں بھر کر اسی وقت وہاں سے لے گئے۔۔۔

" دو اہلکاروں نے بشارت حُسین کو گریبان سے پکڑ کر گاڑی سے نکالا تھا۔اس دوران وہ با آواز بلند گالیاں بک رہا تھا۔۔۔

" کیا تم مجھے جانتے نہیں ہو؟۔۔۔مجھے کیوں میری گاڑی سے یوں جانوروں کی طرح کھینچ کر نکال رہے ہو۔۔؟۔۔چھوڑو مجھے۔ میں اپنے وکیل سے رابطہ کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ یہ میرا حق ہے۔۔۔تم لوگ ہو کون۔۔۔؟۔۔۔"

" بشارت حُسین شاہ رُخ کے قتل کے الزام میں تمہارے خلاف ناقابل ضمانت گرفتاری کے وارنٹ جاری ہوئے ہیں۔۔۔تم اپنے دفاع میں اس وقت کچھ نہیں کہہ سکتے۔۔۔جو کچھ کہنا چاہو۔۔عدالت میں جج کے سامنے کہنا۔۔۔"

" کون شاہ رُخ میں کسی شاہ رُخ کو نہیں جانتا ہوں۔۔۔یہ میرے خلاف سراسر سازش کی گئی ہے۔۔۔مجھے بتایا جائے اس سب کے پیچھے کون ہے۔۔۔"

تب ہی اسکی نظر تاشفین پہ پڑی تو منہ کا ذائقہ تک بدل گیا۔۔۔کھلا چیلنج دیتے ہوئے بولا

" تم لوگوں کی آنے والی نسلیں بھی پچھتائیں گی کہ کس آدمی سے دشمنی پالی تھی۔۔۔ایس پی تاشفین سرار میں اس ساری غنڈہ گردی کی تمہیں بہت بُری سزا دوں گا۔۔۔"

" بشارت حُسین جو گرجتے ہیں۔۔ وہ برستے نہیں ہیں۔۔۔ میری تمہارے ساتھ کوئی ذاتی دشمنی نہیں ہے۔۔۔میں اپنا کام کررہا ہوں۔۔۔اگر میں اپنے کام کے ساتھ اپنی عوام کے حقوق کے لیے اتنا مخلص ہوں کہ اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر تمہارے پیچھے پڑ گیا ہوں تو دو سیکنڈ کے لیے رُک کر سوچنا ضرور کہ اگر کسی ذاتی بنیاد پر تمہارا مجھ سے واسطہ پڑ گیا تو تب میں کس حد تک جاؤں گا تم سوچ بھی نہیں سکتے۔۔۔اس لیے شوق وہ پالو۔۔۔ جسے ہضم کرسکو۔۔۔ اسکو لے جاؤ۔۔"

" میں تمہیں کتے کی موت ماروں گا ایس پی۔۔۔تو تڑپ تڑپ کر موت مانگے گا۔۔۔تب بھی فرشتے تجھے لینے نہیں آئیں گے۔۔۔۔"

" تو میرا خُدا نہیں ہے بشارت حُسین۔۔۔۔میرا مالک وہ اوپر والے عرش کا مالک ہے۔۔۔اور مانگتا میں فقط اُسکی ذات سے ہوں۔۔"

بشارت بکتا رہا۔۔۔تاشفین ایسے بن گیا جیسے کان میں روئی ڈالی ہو۔۔۔سب سُنتے ہوئے بھی کوئی ردِعمل نہ دکھایا۔۔۔

باقی افراد کو اہلکار لے گئے مگر بشارت حسین کو تاشفین خود اپنی نگرانی میں الگ گاڑی میں لیکر گیا۔۔دس منٹ کے اندر اندر وہاں سے تمام لوگ غائب ہوگئے۔۔۔کسی کو کان و کان خبر بھی نہ ہوئی کہ آخر یہاں ہوا کیا ہے۔

☆......☆......☆

" جا کر اندر بتاؤ کہ تاشفین آیا ہے۔۔۔"

اُس نے گاڑی گیراج میں روکی مگر گاڑی سے باہر نہیں نکلا۔۔"

چوکیدار نے اسکو دیکھتے ہی گیٹ وا کر دیا تھا۔۔جس سے وہ گاڑی اندر تو لے آیا تھا۔۔مگر پھر بھی وہ گاڑی سے نکلنے سے پہلے حارث کی گھر پہ موجودگی کی تصدیق کر لینا چاہتا تھا۔۔۔ملازم کے ہاتھ پیغام بھیج کر انتظار کر رہا تھا۔۔تب ہی گیٹ پہ ہارن ہوا۔۔چوکیدار نے ایک دفعہ پھر گیٹ چوپٹ کھولا۔۔

دوسری گاڑی سے نکلتے چہروں کو دیکھ کر وہ یہ بڑی سی مسکراہٹ سمیت اپنی سیٹ چھوڑ کر باہر آیا۔۔۔

حارث کی بیٹی ماہا اسکو دیکھتے ہی جیسے کھل اُٹھی بڑے چاچو کا نعرہ مارتی اُسکی طرف بھاگی۔۔۔

تاشفین نے ماہا کے لیے بازو پھیلائے اور اُسکو تھام کر اپنے ساتھ بھینچا۔۔۔

" بڑے چاچو مجھے تو یقین نہیں آ رہا آپ واقعی آئے ہو۔۔۔کیا دادا جان بھی آئے ہیں۔۔؟۔۔ کیا عباس چاچو بھی آئے ہیں؟۔۔"

"ایک سانس میں اتنے سوال۔۔۔"

تاشفین نے اُسکی پیشانی پہ بوسہ دیتے ہوئے کہا۔۔۔

"بتائیں نا اور کون کون آیا ہے۔۔شیری دیکھو تو کون آیا ہے۔۔۔"

دو سالہ شہریار اپنی گورنس کی انگلی تھامے جانچتی نظروں سے تاشفین کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

" شیری کم آن، آ کر ملو نا۔۔۔ یہ بڑے چاچو ہیں۔۔ وہی جو ہر دفعہ ہمارے لیے اتنے سارے تحفے لیکر آتے ہیں۔۔"

شیری پھر بھی کوئی خاص متاثر نظر نہ آیا۔۔۔

" چاچو اسکو رہنے دیں۔۔۔آپ میرے ساتھ اندر چلیں۔۔۔"

سات سالہ ماہا اسکی انگلی تھام کر اسکو اندر کی جانب کھینچ رہی تھی۔۔

ملازمہ کی بجائے اپنی بھابھی کو آتا دیکھ کر تاشفین وہیں رُک گیا۔۔۔

آتے ہی وہ کڑک دار آواز میں بولی۔۔

"ماہا۔۔شہریار۔۔تم لوگ اندر جاؤ۔۔۔صدف آپ بچوں کو یہاں سے لے جائیں۔۔"

گورنس نے فوری طور پر حکم کی بجا آوری کرتے ہوئے بچوں کو وہاں سے ہٹانا چاہا۔۔شہریار تو اسی طرح اسکی انگلی تھامے چل پڑا۔۔مگر ماہا نے انکار کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"ممی کین آئی پلے ود بڑے چاچو مائی "

"ماہا تمہارا ہوم ورک کا وقت ہے۔۔جا کر اپنا ہوم ورک ختم کرو۔۔"

"بٹ ممی۔۔۔۔آئی آلریڈی فنیشڈ مائی ہوم ورک۔۔۔"

تاشفین کے لبوں پہ مجروح سی مسکراہٹ آئی۔ گہری سانس کھینچتے ہوئے ماہا کے سامنے پنجوں کے بل

بیٹھا۔۔" بیٹا آپ اپنی ممی کی بات مانا کرو۔۔۔ دراصل اس وقت میں جلدی میں ہوں۔۔۔ جب آپ اپنے بابا کے ساتھ ہمارے گھر آؤ گی۔۔۔ تب خوب کھیلیں گے۔۔۔"

" چاچو ممی کہتی ہیں کہ۔۔۔"

" جسٹ شٹ اپ ماہا اینڈ گو وید صدف۔۔۔ میں نے آپکو کیا بتایا ہوا ہے۔۔۔ اپنے گھر کی باتیں غیروں کے سامنے نہیں کرتے ہیں۔۔"

" ممی چاچو تو غیر نہیں ہیں۔۔۔ ہی از مائی بابا ز برادر۔۔"

" ماہا آپ جاؤ۔۔۔ مجھے آپکی ممی سے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔"

" پھر آپ اندر آئینگے۔۔"

" اس دفعہ تو نہیں مگر اگلی بار آؤں گا۔۔۔"

ماہا نے ایک دفعہ ماں کے دھمکی دیتے چہرے کو دیکھا اور منہ لٹکا کر صدف کے ساتھ چلی گئی۔۔

" بائے چاچو۔۔۔ٹیل داداجان اینڈ ایوری ون آئی لو دیم۔۔"

یہ تیر تاشفین کے سینے میں لگا تھا۔۔۔ اُس نے شہریار کو بھی پیار کیا اور نفرت سے بھرپور نظر سے الماس کو نوازا۔۔۔

بچے نظروں سے دور ہوئے تو وہ بولا۔۔۔

" اپنے شوہر کو بھیجو میں اُس کو ملنے آیا ہوں۔۔"

" تمہیں کیا لگتا ہے تاشفین اسرار میں تم سے بات کرنے کو مری جا رہی تھی جو حارث کی بجائے خود باہر آئی۔۔۔ میں اپنے ایک سو ایک اہم کام چھوڑ کر تم دو ٹکے کے انسان کو یہ بتانے کو آئی ہوں کہ حارث گھر پہ نہیں ہے۔۔۔"

تاشفین کے ماتھے پہ شکنوں کا جال اُبھرا۔۔۔

" میں دو دفعہ اسکے آفس کال کر چکا ہوں۔۔۔وہ وہاں نہیں جا رہا۔۔۔ اسکا موبائل بھی بند ہے۔۔۔ الماس صاحبہ حارث کہاں ہے۔۔؟۔۔"

" تمہیں تو بات کرنے کی تمیز تک نہیں ہے نہ جانے وہ کونسی منحوس گھڑی تھی جب میں نے اپنی لاڈوں پلی بہن کی قسمت تم سے پھوڑنے کا سوچا تھا۔۔آج تمہیں دیکھ کر پہلا خیال یہی آیا ہے کہ تم کسی طرح بھی جگن کے قابل تھے ہی نہیں۔۔۔۔۔"

" میں نے اپنے بھائی کے بارے میں سوال پوچھا ہے کہ وہ اس وقت کہاں ہے؟۔۔۔باقی کے سبق مجھے کسی اور وقت سُنا لینا۔۔۔"

" وہ اپنی بزنس ڈیل کے سلسلے میں دبئ گیا ہوا ہے۔۔"

" کب گیا تھا۔۔؟۔۔۔"

" تین دن پہلے۔۔۔"

" واپس کب آرہا ہے۔۔؟۔۔"

" جب اُسکا جی چاہے گا۔۔۔تمہیں اُس سے کیا کام ہے ؟۔۔اوہ ایک منٹ۔۔۔ پیسے چاہیے ہیں۔۔؟۔۔۔کتنے کی ضرورت ہے۔۔؟۔۔میں چیک کاٹ دیتی ہوں۔۔"

تاشفین دوسری جانب دیکھتے ہوئے بڑے تحمل بھرے انداز میں بولا۔۔۔

" میں آج تک ایک بات نہیں سمجھ سکا ہوں۔۔۔تمہیں آخر اتنا غرور ہے کس بات کا۔۔۔؟۔۔۔اُس دولت کا جو تمہارے باپ کی ہے۔۔؟۔۔۔اُس بزنس کا جو تمہارے شوہر کا ہے۔۔۔؟۔۔۔اس حُسن کا جو اللہ کی دین ہے۔۔؟۔۔۔عقل مند لوگ دوسروں کی دی عنایات پہ اتراتے نہیں بلکہ شکر گزار ہوتے ہیں کہ چلو کسی کی خاطر اللہ نے ہمارے عیب چُھپا رکھے ہیں۔تم میرے بھائی کی بیوی ہو اس لئے یہ رشتہ میرے لیے عزت کے قابل ہے۔۔۔مگر تمہارا اخلاق اتنا گھٹیا ہے کہ مجھے شرم آتی ہے کہ تم میرے خاندان کا حصہ ہو۔۔۔انسان کے پاس صرف ایک اخلاق ہی تو اپنا ہوتا ہے۔۔۔اور تمہارے پاس وہ بالکل نہیں ہے۔۔۔آئندہ جگن کے اور میرے تعلق پہ زبان درازی مت کرنا۔۔۔بڑی بُری طرح پیش آوٗں گا۔۔۔۔"

" گیٹ آوٗٹ آف مائے ہاوٗس۔۔۔۔بلڈی چیپسٹر۔۔۔۔تمہاری اوقات کیا ہے؟۔۔۔ہمارے ٹکڑوں پہ پلے ہو۔۔۔میرا شوہر تمہاری فیس بھرتا رہا۔۔۔اگر نہ دیتا پیسہ تو دیکھتی تم کیسے ڈگریاں لیکر آج ہمارے برابر

کھڑے ہونے کی کوشش کرتے۔۔۔"

" میں ایسی کمتر سوچ کا مالک نہیں ہوں۔۔۔۔ کسی کی برابری کی کوشش بھی وہ کرے جسکو اپنے اصل سے کوئی احساسِ کمتری ہو۔۔۔ اور الحمداللہ مجھے اپنے مڈل کلاس ہونے پہ فخر ہے۔۔۔ باقی تم سے جو ہوتا ہے کر لو۔۔۔"

وہ اپنی گاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔ الماس کو اُسکا تحمل زہر کی طرح ڈس رہا تھا۔۔۔ اُسکے بس میں ہوتا تو تاشفین اپنی ٹانگوں پہ چل کر واپس نہ جا پاتا۔۔۔

" جا رہے ہو تو جانے سے پہلے میری ایک بات سُنتے جاؤ۔۔۔ میری بہن کے لیے بڑے اونچے گھر کا رشتہ آیا ہوا ہے۔۔۔ بہت جلد تمہیں اُسکی طرف سے طلاق کے پیپر مل جائینگے۔۔۔"

تاشفین کا قہقہہ کافی بلند تھا۔۔۔

" تم یہ گیم ہار گئی ہو۔۔۔ میری بیوی کبھی بھی مجھ سے علیحدگی اختیار نہیں کرے گی۔۔۔ جتنے مرضی بڑے گھر کا رشتہ لے آؤ۔۔۔ وہ تھوکے گی بھی نہیں۔۔۔۔ اسکو میرے محلے کی چھوٹی چھوٹی تنگ گلیوں میں رہتے خوامخواہ فری ہونے والے لوگوں سے بڑی محبت ہے۔۔۔ وہ اُن کے درمیان یوں مگن ہو کر رہ رہی ہے جیسے صدا سے اُنہی کا حصہ ہو۔۔۔۔ جگن تاشفین کی بیوی ہے۔۔۔۔ جسکو ساری دنیا کے مردوں میں صرف ایک تاشفین اسرار نامی شخص سے محبت ہے۔۔۔ تمہاری اہمیت میری اور میری بیوی کی زندگی میں فقط اتنی سی ہے کہ آج بات تم نے چھیڑی تو میں نے بھی ذکر کر دیا۔۔۔ ورنہ جگن تو اب بھی تمہیں نہ بتاتی کہ وہ میرے گھر پہ رہ رہی ہے۔۔۔ اور یہ بات تم مت بھولنا۔۔۔"

الماس کے چہرے پہ بڑے بڑے الفاظ میں درج تھا کہ اسکو بہت بڑا شاک پہنچا ہے۔۔۔

تاشفین تو چلا گیا۔۔۔ مگر الماس کے گرد ایک آگ جل اُٹھی تھی۔۔۔

وہ جیسے کانٹوں پہ چلتی ہوئی اندر آئی تھی۔۔۔ کانپتے ہاتھوں سے اُس نے کارڈلیس اُٹھا کر اپنے باپ کا نمبر ملایا۔۔۔

"ڈیڈی کیا آپ کو علم ہے ہمارے ساتھ کتنا بڑا دھوکا ہوا ہے۔؟۔۔۔"

"الماس کیا ہوا ہے۔۔؟۔۔۔"

" ڈیڈی جگن نے ہماری ناک کٹوادی ہے۔۔۔ہمیں کہیں کا نہیں چھوڑا۔۔وہ ہمیں بتائے بغیر جا کر اُس کمتر انسان کا گھر بسا رہی ہے کہ جس سے بہتر ہمارے ملازم ہیں۔۔۔کم از کم وہ یہ تو جانتے ہیں اپنے مقام میں رہ کر بڑے آدمی سے کیسے بات کرنی ہے۔۔۔"

"الماس، کام ڈاؤن۔یہ تو کوئی اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے کہ جس پر تم یوں ہائیپر ہو کر اپنا موڈ خراب کرو۔۔۔"

انہوں نے اپنی بیٹی کو ٹھنڈا کرنا چاہا مگر وہ اس مقام سے بہت آگے آ گئی ہوئی تھی۔۔

"ڈیڈی۔۔۔کیا آپ بھی پہلے سے جانتے تھے۔۔۔؟۔۔"

"وہ ایک دفعہ جانا چاہتی تھی۔۔۔اُس نے اپنے باس کے مشورے پہ یہ فیصلہ کیا۔۔۔"

" ڈیڈی مجھے لگتا ہے جیسے میری تو آپکے لیے کوئی اہمیت ہی نہیں ہے۔۔میری بہن نے ہی مجھے مکھن سے بال کی طرح نکال کر ایک طرف کر دیا۔۔۔وہ تاشفین میرے منہ پہ تھپڑ مار کر گیا ہے کہ تمہاری بہن تو میرے گھر پہ ہے۔۔۔ہماری کیا عزت بچی ہے ڈیڈی۔۔۔۔وہ جگن کو چھوڑ کر گیا تھا۔۔۔جگن اس کو چھوڑ کر نہیں آئی تھی جو یوں چپکے سے اُسکے پیچھے چل پڑتی۔۔۔کیا اسکی کوئی عزتِ نفس نہیں ہے؟۔۔۔کیا جگن کے اندر ذرا سا بھی احساس نہیں ہے ؟؟۔۔۔وہ کم ظرف انسان صدا مجھے طعنہ دے گا کہ میری بہن سے رہا نہ گیا اور اتنی بے عزتی کے بعد خود ہی شوہر کے پیچھے چلی گئی۔۔۔کاش ڈیڈی کاش، آپ کی چھوٹی بیٹی کو نام کی ہی عقل ہوتی تو وہ یہ نہ کرتی۔۔۔ہم لوگوں کو کیا منہ دکھائیں گے۔۔۔؟۔۔۔سوسائٹی میں ہماری کتنی سبکی ہوگی۔۔۔آپ اسکو فون کریں کہ وہ ابھی کے ابھی گھر واپس آئے۔۔۔ یہ شخص کسی بھی طرح سے جگن کے لائق نہیں ہے۔۔۔ہم سے بہت بڑی غلطی ہوئی ہے ڈیڈی۔۔۔ہمیں جگن کا رشتہ اپنے ہم پلہ لوگوں میں کرنا چاہیے تھا۔۔۔۔مجھے ابھی تک یقین نہیں آ رہا جگن نے یہ کیا کیوں۔۔۔؟۔۔۔یہ بھی تو ہو سکتا ہے کسی طرح سے تاشفین نے ہی اسکو اپنے گھر آنے کے لیے پریشرائز کیا ہو۔۔۔"

"الماس بیٹی تم زیادہ سٹریس مت لو۔۔۔وہ اپنی مرضی سے گئی تھی۔۔۔آخری فیصلہ لینے سے پہلے وہ ایک دفعہ تاشفین کو آزمانا چاہتی تھی۔۔۔"

" اُسکا دماغ تو میں ٹھکانے لگاؤں گی۔۔۔کیا ہم مر گئے تھے۔۔پوچھ نہیں سکتی تھی۔۔؟۔۔۔"

الماس نے دل کی بھڑاس نکال کر فون تو بند کر دیا مگر اُسکا سکون بحال نہیں ہوا تھا۔۔۔اسکو ہر حال میں جگن کو وہاں سے نکالنا تھا۔۔۔الماس کو تو سوچ سوچ کر ہی گھن آ رہی تھی کہ آخر جگن وہاں پہ رہ کیسے رہی ہے۔۔۔

☆......☆......☆

" کیا تم اُس قافلے کا حصہ تھے جس میں پانچ پولیس گاڑیاں بشارت حسین کو پکڑنے میں استعمال ہوئی ہیں۔۔؟۔'

" کوئی شک۔۔؟۔۔آپکا بیٹا سب سے آگے تھا۔۔۔"

" کیا تم سائڈ پہ رہ کر یہ ساری کاروائیاں نہیں کروا سکتے۔۔؟۔۔"

" آپ بہو سُسر مجھے بُزدل بنا کر ہی راضی ہیں۔۔۔"

"برخوردار مصلحت بھی کسی شے کا نام ہے۔۔"

"میں ایسے کیسز میں ہر مصلحت بالائے طاق رکھتا ہوں۔۔"

" کیا اسکو سزا بھی ہو گی یا کچھ دن جیل کاٹ کر باہر آ جائے گا۔۔۔"

" ایف آئی آر ٹھیک کٹی ہوئی ہے۔۔۔اسکے خلاف گواہ موجود ہیں۔۔۔انشاءاللہ لواحقین کو انصاف ضرور ملے گا۔۔۔"

" مگر میڈیا پہ بشارت حُسین کے بھائی اور بیٹوں کا کہنا ہے کہ تاشفین نے نہ جانے بشارت حسین کے ساتھ کیا بیر پالا ہوا ہے۔۔۔وہ جان بوجھ کر اس کو ٹارگٹ کر رہا ہے۔۔۔"

"ابو جی کتوں کا کام بھونکنا ہوتا ہے۔۔۔۔انکو انکا کام کرنے دیں۔۔۔مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔۔۔"

"تو کیا اتنے دن گھر نہ آنے کی وجہ یہ کیس ہے؟۔۔۔"

"ہاں جی۔۔۔مجھے اسکے وارنٹ نکلوانے کے لیے بہت احتیاط سے کام لینا تھا۔۔۔اسکے نمائندوں کو بھنک بھی پڑ جاتی انہوں نے اسکو الرٹ کر دینا تھا۔۔۔اور اسکا کیا ہے۔۔ملک سے باہر نکل جاتا۔۔۔اللہ کا شکر ہے یہ ہماری حراست میں آیا ہے۔انشاءاللہ آگے بھی اللہ پاک کامیابی سے نوازیں گے۔۔۔"

"انشاء اللہ۔۔۔نرگس کی شادی میں چند ہی دن رہ گئے ہیں۔۔۔صغریٰ کی طرف چکر لگا لو پوچھنا کہ ہمارے لائق کیا خدمت ہے۔۔۔"

"جی ضرور پوچھتا ہوں۔۔۔انہوں نے منع کر دینا ہے۔۔۔میرا خیال ہے آپ پھوپھی کو کیش دے دیں۔۔آگے جو انکی مرضی۔۔۔"

"جگن بیٹی سے مشورہ کر لوں گا۔۔جیسا وہ کہے گی ویسے کر لیں گے۔۔۔"

"بھابھی نے نرگس کو تین جوڑے دلوائے ہیں۔۔۔پپو کی بری میں بھی دو جوڑے دیئے ہیں۔۔۔"

حسیب بظاہر کتاب پہ جھکا ہوا تھا۔۔مگر معلومات دے دیں۔۔۔

تاشفین نے صوفے کی بیک پہ سر رکھ کر آنکھیں موندی ہوئی تھیں۔۔۔پہلے سر اٹھایا پھر نیم وا آنکھوں سے چھوٹے بھائی کو دیکھا۔۔۔

"حسیب یار ایک کپ چائے تو پلاؤ۔۔۔"

"اچھا بھائی۔۔۔خالی چائے یا ساتھ کچھ لاؤں۔۔۔؟۔۔۔"

"نہیں یار خالی چائے ہی لاؤ۔۔۔یاد آیا ابو، آج اسد کے بیٹے کی سالگرہ ہے۔۔۔میں خاص اسی لیے آج گھر آیا ہوں۔۔۔اسکی خاص تاکید ہے کہ آپ سب شامل ہوں۔۔۔"

تاشفین کی بات پہ چاروں باپ بیٹوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔سب سے پہلے اسرار احمد بولے۔۔

"میں تو نہیں جا رہا البتہ تم لوگ ضرور جاؤ۔۔۔"

حسیب کچن کا رُخ کرتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

"میری کل اہم اسائنمنٹ جمع ہونی ہے۔۔۔جس پہ ابھی بہت کام ہونے والا ہے لہذا میری طرف سے اسد بھائی کو معذرت کر لیجئے گا۔۔۔"

تاشفین نے فارس کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔

جس پہ وہ نفی میں گردن ہلاتے ہوئے بولا۔۔۔

"آج میرے پپو کی ڈھولکی رکھی جانی ہے۔۔۔میرے علاوہ وہاں ٹپے گانے والا اور کون ہے۔۔۔اسلیے

اپن تو ادھر ہی جائے گا۔۔۔"

" پکی بات ہے پپو کی ہی ڈھولکی بجانے جانا ہے؟۔۔۔"

تاشفین کے سوال سے زیادہ مسکراتی نظروں نے فارس کو پتنگے لگائے تھے۔۔۔

"او ایس پی صاحب، یہ مشکوک نظریں گھر سے باہر چھوڑ کر آیا کرو۔۔۔میں ایک شریف آدمی ہوں۔۔"

تاشفین کا قہقہہ جاندار تھا۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے اُٹھتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

"بیٹا تیرے لیے بہتر یہی ہے کہ تُو شریف ہی رہے ورنہ مجھے تو تم جانتے ہی ہو۔۔۔"

"ہاں جی حضور کیسے بھول سکتا ہوں کہ آپ میرے بڑے بھائی ہیں۔۔۔"

" مجھے ایسا لگ رہا ہے۔۔۔آپ لوگ جان بوجھ کر بہانے بنا رہیں ہیں تا کہ سالگرہ پہ میرے ساتھ نہ جانا پڑے۔۔۔اور اب دیکھنا یہ ہے کہ جس کے لیے آپ لوگ یہ سارا ماحول بنا رہے ہیں۔۔وہ بھی جاتی ہے یا اسکو بھی عین وقت پہ کوئی کام یاد آجاتا ہے۔۔۔"

اسرار احمد دھیمے سے مسکرائے۔۔۔

" حسیب چائے لاؤ میں جب تک شاور لے لوں۔۔۔نیند تو بہت آرہی ہے۔۔۔مگر سو گیا تو فنکشن مس ہو جائے گا۔۔۔اور میں نے وعدہ کیا ہوا ہے کہ ضرور آؤں گا۔۔۔"

تاشفین اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔عباس منہ بسورتے ہوئے بولا۔۔.

" مجھ سے تو بڑے بھائی نے پوچھا ہی نہیں ہے۔۔۔"

"موٹے تو میرے ساتھ ڈھولکی پہ جائے گا۔۔۔"

" مجھے سالگرہ پہ جانا ہے۔۔۔وہاں کیک ملے گا۔۔۔"

" مرجا پیٹو انسان، میں تجھے خوشاب بیکری سے تین پاؤنڈ والا کیک لا کر دیتا ہوں۔۔۔کھاتے رہنا جب تک دل نہ بھرے۔۔۔اور جو پھر بھی بچ جائے اسکو پیٹ پہ باندھ لینا۔۔۔"

"ابو جی دیکھ لیں یہ حسیب سُنڈی پھر سے مجھے تنگ کر رہا ہے۔۔۔"

"ہاں تو تم مت شوہدے لوگوں جیسی باتیں کیا کرو۔۔۔کیک کھانے جانا ہے جیسے تم نے زندگی میں پہلے کبھی کیک نہیں دیکھا ہے۔۔۔"

حسیب نے ایک دفعہ پھر اسکو چُپ کروادیا جس پہ اس نے احتجاج کیا۔۔۔

"میں اپنے ابو سے بات کر رہا ہوں۔۔۔تم بیچ میں مت بولو۔۔۔"

" کیوں نہ بولوں کیا میں نے قیامت کے دن اللہ کو منہ نہیں دکھانا کہ ایک میاں بیوی کو اکیلے کسی پارٹی میں جانے کا موقع مل رہا تھا تو حسیب اسرار تم نے کباب کے ساتھ ہڈی کو کیوں جانے دیا۔۔۔بتاؤ کیا جواب دوں گا ؟۔۔۔"

"اچھا تو اسلیے آپ نے اور ابو نے جانے سے منع کیا۔۔۔تو مجھے بھی بتا دیتے۔۔۔"

" کاش کبھی تم اپنی کھوپڑی میں رکھے گودے کو بھی استعمال میں لے آیا کرو۔۔۔ویسے تو جگن آپا کے بڑے چہیتے بنتے ہو۔۔"

"وہ تو میں ہوں۔۔۔"

"یہ پہاڑ سامنہ اور مسور کی دال۔۔۔"

"فارس بھائی، چنے کی دال بول لیا کرو۔۔۔کیونکہ مجھے مسور کی دال اتنی خاص پسند نہیں ہے۔۔"

"میں کیا کوئی فرمائشی پروگرام چلا رہا ہوں۔۔۔؟۔۔۔"

" پھر آج ڈھولکی پہ کون کون سا گیت سُنا رہے ہیں۔۔۔"

"لیلی میں لیلی۔۔۔۔ایسی ہوں لیلی۔۔۔۔"

ہال میں ہنسی کے فوارے چھوٹ گئے۔۔۔۔

☆......☆......☆

کمرے کی لائٹ بند تھی۔۔۔کھڑکیوں سے ہلکی ہلکی روشنی چھن کر اندر آرہی تھی۔۔۔اُسی روشنی میں اُس نے جگن کے وجود کو محسوس کیا۔۔۔اور اُسکے چہرے پہ جُھکا۔۔۔

جگن کی آنکھیں ابھی بند تھیں مگر وہ خوشبو سے ہی جان گئی تھی کہ تاشفین کمرے میں موجود ہے۔۔۔

وہ اپنی ناک اسکے گال پہ رگڑتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

"میں پچھلے آدھے گھنٹے سے باہر بیٹھا انتظار کر رہا تھا۔۔۔اب اُٹھتی ہو۔۔اب اُٹھتی ہو مگر تمہاری نیند ہے کہ پوری ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی ہے۔۔۔"

اُس نے حیرانی سے پوچھا۔۔

" کیا باہر اندھیرا ہو چُکا ہے۔۔۔؟۔۔۔"

"بظاہر تو اندھیرا ہے۔۔۔مگر مجھے تو ہر طرف روشنی ہی روشنی نظر آ رہی ہے۔۔۔"

تاشفین کا خوشگوار موڈ جگن کے دماغ پہ ہتھوڑے کی طرح لگا۔۔۔میں اندر سے مر سی گئی ہوں۔۔۔اور اسکو ہری ہری سوجھ رہی ہے۔۔۔دوغلا۔۔۔پہلو بدلتے ہوئے جتایا۔۔

"ہاں جب انسان مصنوعی روشنیوں کا عادی ہو تو اسکو کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔روشنی اصلی ہے یا نہیں اسکو تو بس روشنی ہی نظر آتی ہے۔۔۔پھر چاہے وہ بظاہر نظر آنے والی روشنی اندر نگل جانے والا اندھیرا ہی کیوں نہ ہو۔۔۔"

"واہ واہ کیا فلسفہ کہا ہے۔۔۔کہاں جا رہی ہو۔۔؟۔۔"

"پانچ بجے کی سوئی ہوئی ہوں۔۔۔اب باہر دیکھنے جا رہی ہوں۔۔۔دنیا ویسی ہی ہے یا بدل گئی۔۔۔"

بیڈ سے نکلتے ہی سب سے پہلے اُس نے بتی جلائی۔۔۔کمرہ روشنی میں نہا گیا۔۔۔اور سب سے خوبصورت منظر بیڈ پہ لیٹا تاشفین کا وجود تھا۔۔۔وہ کتنے پل آنکھیں جھپکے بغیر اسکو دیکھے گئی۔۔۔

دوسری طرف وہ آنکھوں میں دل لئے اسکے سراپے کی بلائیں لے رہا تھا۔۔۔باب کٹ اب پہلے سے بڑا ہو گیا تھا۔۔جسے زیادہ وقت پونی میں قید کر کے رکھتی تھی۔۔۔پھر بھی ہلکی سُرخ لٹیں شرارت سے باز نہ آتیں۔۔۔اُسکے چہرے کو ہالے میں لئے رکھتیں۔۔۔ہلکے سبز اور سکن امتزاج کے کُرتا ٹراؤزر میں وہ سیدھی دل میں اُتر رہی تھی۔۔۔

اسکا دوپٹہ تاشفین کے نیچے تھا۔۔۔جسے کھینچ کر نکالنا چاہا۔۔۔وہ بروقت نہ اُٹھتا تو یقیناً دوپٹے کا کام تمام ہو چُکا تھا۔۔۔

" مجھے لگتا ہے جیسے تمہاری نیند ابھی پوری نہیں ہوئی ہے۔۔۔پر مجبوری تھی اسلیے تمہیں اُٹھا دیا۔۔۔ تیار

ہو جاؤ ہم ایک بچے کی سالگرہ پہ جا رہے ہیں۔۔۔میرے کپڑے نکال دو میں شاور لے لوں۔۔"

اتنا کہہ کر وہ واش روم میں بند ہو گیا۔۔۔

اور وہ کچھ منٹ وہاں کھڑی ہو کر خود سے لڑتی رہی۔۔۔

"نہیں دوں گی میں اسکو کپڑے۔۔۔خود نکال لے۔۔۔کیا میں نوکر لگی ہوئی ہوں۔۔؟۔۔"

ساتھ ساتھ کپڑے بھی نکال رہی تھی۔۔۔

پہلے شلوار سوٹ والا ہینگر نکالا پھر نیلے ٹراؤزر پہ نظر پڑی تو سوچا یہ ٹھیک رہے گا۔۔۔یا وہ۔۔۔؟۔۔۔
ہینگر یونہی ہاتھ میں لیے واش روم کے دروازے کی جانب پلٹی۔۔۔اور تاشفین کو اپنی جانب دیکھتا پایا۔۔۔

وہیں رُک گئی۔۔۔

"وہ یہ پوچھنا تھا۔۔۔شلوار سوٹ دوں یا ٹراؤزر۔۔۔۔"

"شمائلہ باجی کو کئی دفعہ کہتے سُنا ہے۔۔۔جب حمزہ بہت رو رہا ہوتا ہے تو وہ کہتی ہیں۔۔کچی نیند سے اُٹھا ہے اسلیے موڈ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ابھی تمہیں دیکھ کر لگ رہا ہے کہ یہ میتھ ٹھیک ہی ہے۔۔۔تم ابھی تک نیند میں ہو۔۔۔تم واپس سو جاؤ۔۔"

" بہت دیر نیند میں رہی ہوں۔۔۔مگر اب نہیں۔۔۔اب جاگ گئی ہوں۔۔۔کونسے کپڑے لینے ہیں۔۔۔؟۔۔"

تاشفین کا جواب دروازے پہ ہونے والی دستک نے روک دیا۔۔۔

"بھائی چائے بن گئی ہے۔۔۔"

حسیب کی آواز پہ اس نے جواب دیا۔۔

"اندر آؤ۔۔۔"

حسیب اندر آ گیا۔۔ہاتھ میں چھوٹی پلیٹ تھام رکھی تھی جس پہ چائے کا بھاپ اُڑاتا کپ دھرا تھا۔۔

"یہ چائے جگن کو دے دو۔۔۔اس وقت مجھ سے زیادہ اسکو چائے کی ضرورت ہے۔۔۔"

"ابھی دو کپ چا۔۔۔"

حسیب جو کہنے جا رہا تھا۔۔درمیان میں ہی رہ گیا۔۔۔کیونکہ جگن نے ہاتھ میں پکڑا ہینگر تاشفین کے بازو پہ رکھا اور حسیب کے ہاتھ سے چائے کا کپ پکڑ کر بیڈ پہ ٹانگیں اوپر کر کے بیٹھ کر ایک بڑا سا سپ لینے جا رہی تھی۔۔جب تاشفین نے پھرتی سے آگے بڑھ کر کپ اسکے لبوں سے دور کر دیا۔۔

"بھاپ بتا رہی ہے۔۔۔چائے ابھی بہت گرم ہے۔۔۔لب جل جاتے۔۔۔"

"یہاں دل جل کر خاک ہوا پڑا ہے۔۔۔صاحب کو لبوں کی پڑی ہے۔۔۔"

وہ سینے پہ ہاتھ باندھے اسکو یک ٹک دیکھے جا رہا تھا۔۔ بڑبڑاہٹ میں صرف ہونٹ ہلتے دیکھے مگر لفظوں کی سمجھ دونوں بھائیوں کو نہیں آئی۔۔

حسیب بچارہ ایک دفعہ بھائی کو دیکھتا پھر بھابھی پہ نگاہ ڈالتا جو کپ ہاتھوں میں لیے سنجیدہ چہرے کے ساتھ فرش پہ ان لکھی تحریر پڑھ رہی تھی۔۔

"حسیب جاؤ۔۔۔"

"جی اچھا۔۔کیا چائے کا ایک اور کپ لاؤں۔۔۔"

"نہیں رہنے دو۔۔۔"

حسیب نے فٹ کمرے کی قید سے نکل کر لمبی سانس کھینچی۔۔۔

" لگتا ہے لڑائی کا ماحول بن رہا ہے۔۔۔مگر آپا کو ہوا کیا ہے؟۔۔"

"جگن کیا بات ہے۔۔؟۔۔۔"

تاشفین کے نہ صرف چہرے پہ نرمی تھی بلکہ آواز بھی بلا کی نرم۔۔۔

"ہوں۔۔۔؟۔۔"

"میں پوچھ رہا ہوں۔۔کہ کیا ہوا ہے۔۔؟۔۔۔"

" کہاں۔۔۔؟۔۔کس کو۔۔؟۔۔"

"یہاں۔۔۔اس گھر میں ۔اور تمہیں۔۔۔"

"مجھے تو کچھ نہیں ہوا۔۔۔ہٹی کٹی تو بیٹھی ہوں۔۔"

"ہاں بیٹھی ہوئی نظر آرہی ہو۔۔پر تمہارا موڈ ٹھیک نہیں ہے۔۔تمہارا رویہ نارمل نہیں ہے۔۔۔اُسکی وجہ جاننا چاہ رہا ہوں۔۔"

" کیا ہوا ہے میرے رویے کو۔۔۔آخر میں نے ایس پی صاحب کو کونسا تیر مار دیا ہے۔۔"

"میرا نام تاشفین ہے۔۔۔"

"جیسے میں جانتی نہیں ہوں۔۔"

"پھر ایس پی کہہ کر کیوں بات کی۔۔۔"

"میری مرضی۔۔۔"

" کیا میرا گھر آنا اچھا نہیں لگا۔۔؟۔۔"

" آپ کا اپنا گھر ہے۔۔۔آئیں جائیں۔۔۔مجھے کیا تکلیف۔۔۔"

"جگن۔۔۔میری طرف دیکھ کر بات کرو۔۔۔"

"یہ شکل زندگی بھر نہیں دیکھنا چاہتی ہوں۔۔۔"

تاشفین تھم گیا۔۔۔

"یہ تو کلیر ہو گیا ہے کہ کوئی نہ کوئی بات ہوئی ہے۔۔اور بوجھن بُجھائی کھیلنے کا نہ وقت ہے نہ ہی موڈ۔۔جلدی بولو کیا ہوا ہے۔۔؟۔۔۔ایک دم سے تو میں دل سے اُتر نہیں سکتا۔۔۔"

"اُتر گئے ہو۔۔۔"

کچھ لمحات وہ اسکو دیکھتا رہا جو مسلسل چائے کو گھورے جا رہی تھی۔۔۔

"میں نہیں مانتا۔۔۔پہلے یہ بتاؤ۔۔۔اس تبدیلی کی وجہ کیا بنی ہے۔۔۔"

"جب انسان کے کرتوت ایسے ہوں۔۔۔تو وہاں اور کیا اُمید کی جاسکتی ہے۔۔۔"

" کس کے کرتوت۔۔۔؟۔۔میرے۔۔؟۔۔"

"نہیں نہیں آپ تو دودھ کے دُھلے ہیں۔۔۔میں تو اپنی بات کر رہی ہوں۔۔"

"تم مجھے کچھ بتا رہی ہو۔۔یا میں باہر جا کر گھر کے دوسرے افراد سے پوچھوں۔۔؟۔۔۔"

"میرے پاس بتانے والی کوئی وجہ نہیں ہے۔۔۔مجھے ڈیڈی کی یاد آ رہی ہے۔۔۔میں کچھ دنوں کے لیے گھر جانا چاہتی ہوں۔۔۔"

"ہاں مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا ہے۔۔۔تم اپنی فیملی کے لیے اُداس ہو۔۔چلو تیار ہو جاؤ۔۔۔میں لے جاتا ہوں۔۔۔کتنے دن رُکنا چاہتی ہو۔۔؟۔۔۔"

"بڑے خوش ہوئے ہو نا۔۔کہ چلو سر پہ آ کر سوار ہو گئی تھی۔۔۔اب جا رہی ہے۔۔جان چھوٹ جائے گی۔۔۔مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے ایک مکار انسان کے ساتھ ایک چھت کے نیچے زندگی بسر کرنے کا۔۔۔"

"کیا تمہارا دماغ چل گیا ہے۔۔۔؟۔۔کیا اول فول بولے جا رہی ہو۔۔۔"

"ہاں میرا دماغ چل گیا ہے۔۔۔میں تمہیں کیا سمجھی اور تم کیا نکلے۔۔۔بیوی سے پیسے لیتے وقت انا اور خودداری آڑے آتی ہے۔۔۔اور لوگوں سے رشوت کے نام پر حرام لیتے وقت شرم تک نہیں آتی۔۔"

تاشفین کی کنپٹی کی نس مسلسل تھرک رہی تھی۔۔

اپنے اندر اُٹھتے اُبال کو کنٹرول کرنے کے لیے گہری سانس بھر کر تحمل سے گویا ہوا۔۔۔

"پچھلے ایک ہفتے سے مجھ پر کام کا بہت سٹریس رہا ہے۔۔۔کتنے دنوں کے بعد آج گھر آیا ہوں۔۔تمہیں کوئی احساس ہے۔۔۔اس وقت مجھے تھکاوٹ بھی ہے اور کسی سے وعدہ کر کے آیا ہوں کہ اُسکے بیٹے کی سالگرہ کی تقریب میں شامل ہوں گا۔۔۔تمہاری کسی بات کا مجھے نہ سر سمجھ آ رہا ہے۔۔۔نہ پیر۔۔۔آسان لفظوں میں اگر بتا سکتی ہو۔۔تو احسان کرو۔۔۔میں نے کیا ظلم کیا ہے۔۔۔"

"تم نے میرا اعتماد توڑا ہے۔۔۔مجھے تم پہ بہت مان تھا۔۔لوگ جو کہتے ہیں تم بہت ایماندار اور انصاف پسند آفسر ہو۔۔۔سب جھوٹ ہے۔۔۔"

"تو سچ کیا ہے۔۔۔؟۔۔"

"سچ یہ ہے کہ تم بھی ہزاروں پولیس والوں کی طرح عام سے چھوٹے کردار کے آدمی ہو۔۔۔وہ تم سے بہتر ہیں۔۔کم از کم اپنے عیب چھپاتے نہیں ہیں۔۔۔رشوت لیتے ہیں۔۔تو سرِ عام لیتے ہیں۔۔۔ایک دو ہزار یا چند

سولیکر بدنام ہوتے ہیں۔۔۔تم نے اُس دن سچ کہا تھا۔۔۔ بڑی مچھلیاں زیادہ خطرناک ہیں۔۔ جو لاکھوں کھاتے ہیں اور ظاہر بھی نہیں کرتے۔۔۔"

تاشفین کی ہمت جواب دے رہی تھی۔۔

" کیا میں نے رشوت لی ہے؟۔۔۔"

"تو کیا نہیں لی۔۔۔؟۔۔"

"میری طرف دیکھ کر بات کرو۔۔۔"

جگن نے کپ سائیڈ میز پہ رکھ دیا۔۔کیونکہ اُسکے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔

" میں کچھ بکواس کر رہا ہوں۔۔ اگر یہ نہیں چاہتی ہو کہ میں اس وقت کچھ بہت اُلٹا کر دوں تو میری طرف دیکھ کر جواب دو۔۔۔کس نے کہا میں نے رشوت لی ہے۔۔۔؟۔۔۔"

تاشفین کی آواز میں غصے کی زیادتی نے اسکو سر اُٹھا کر دیکھنے پر مجبور کر دیا۔۔۔

وہ دونوں ہاتھ کمر کے پیچھے باندھے ایک دم سنجیدہ کھڑا خطرناک لگ رہا تھا۔۔۔

پلکوں کی باڑ اُٹھی اور تاشفین نے اپنے دل کو جھڑک کر خاموش کروا دیا۔۔ ڈبڈبائی سُرخ ہوتی آنکھیں۔۔۔جن میں شکوہ ہی شکوہ تھا۔۔۔

" اگر رشوت نہیں لی تو آج جو وہ آدمی رقم دیکر گیا تھا وہ کیا ہے۔۔۔؟۔۔۔تمہارے تو مالی حالات اتنے اچھے نہیں جا رہے تھے نا اب ایک دم سے چار لاکھ کہاں سے آ گیا۔۔۔"

تاشفین کا جی چاہا سر پیٹ لے۔۔۔

"اتنی سی بات پر تم نے یہ سارا فساد پیدا کیا ہے؟۔۔۔۔"

" تمہارے لیے تو یہ اتنی سی بات ہی ہوگی۔۔۔مگر میرے لیے نہیں ہے۔۔۔"

" کیا تم سوئی ہوئی تھیں جب میں نے تمہیں بتایا تھا کہ میں نے اسد کے حوالے سے بینک سے قرضہ نکلوایا ہے۔۔۔؟۔۔۔"

دو تین سیکنڈ لگے مگر جگن نے جب ساری بات سمجھ لی تو جی چاہا چلو بھر پانی ہو اور بس وہ ہو۔۔۔

اس دفعہ جب جگن نے نظر اُٹھا کر دیکھا تو یوں لگا جیسے کوئی بلی کا بچہ موت کے ڈر سے سامنے بپھرے کھڑے شیر کو دیکھتا ہے۔۔۔جس کا ڈر ہو۔۔کہ وہ کسی بھی پل دھاڑ دے گا۔۔

"وہ اصل میں ایک دم سے میرے دماغ نے کام نہیں کیا۔۔۔ورنہ مجھے یاد ہے تم نے قرضے کا بتایا تھا۔۔"

مرتے مرتے فقرہ مکمل کیا۔۔۔مگر تاشفین نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔

کمرے کے دروازے کی جانب بڑھا اور اگلے پل غائب ہو گیا۔۔۔

جگن نے اپنی پیشانی پہ سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی ماری۔۔۔

" آئے ہائے جگن یہ کیا کر دیا۔۔۔کیا کیا بول دیا۔۔۔ ہائے اللہ میں نے اسکو مکار بول دیا۔۔۔ یہ کبھی مجھے معاف نہیں کرے گا۔۔۔اسکی اتنی لمبی ناک ہے اور میں نے اسی ناک کو ہی نشانہ بنا دیا۔۔۔میری واقعی عقل ماری گئی۔۔۔"

دروازے سے باہر جھانکا۔۔۔ہال خالی پڑا ہوا تھا۔۔

یقیناً جگن اور تاشفین کی لڑائی ہوتے دیکھ کر سب جان بوجھ کر غائب ہوئے تھے۔۔

مریل سی چال چلتی اسرار احمد کے کمرے تک آئی۔۔

دستک دیکر آواز لگائی۔۔

"ابو جی کیا میں اندر آ سکتی ہوں۔۔۔"

" کیوں نہیں بیٹی آ جاؤ۔۔۔"

وہ شرمندہ سی اندر آئی۔۔۔اسرار احمد کے چہرے پہ وہی سدا رہنے والی پُرشفقت نرم مسکراہٹ تھی۔۔

"ابو جی مجھ سے ایک بہت بڑی غلطی ہو گئی ہے۔۔۔"

"تو کیا ہوا بیٹی ہم سب سے ہی غلطیاں ہوتی ہیں۔۔وہ انسان ہی کیا جو خطا نہ کرے۔۔۔"

"پر ابو جی اگر میری غلطی معاف نہ ہوئی تو کیا ہو گا۔۔۔اور میں نے تو بہت بُری زُبان استعمال کی ہے۔۔۔ کوئی حد لحاظ رکھا ہی نہیں ہے۔۔۔"

"بیٹی غصے میں انسان کی عقل سلب ہو جاتی ہے۔۔اور مجھے تو ایک چیز نے بہت خوشی دی ہے۔۔۔"

"وہ کیا ابو۔۔؟۔۔"

"میرا بیٹا اگر اصول پسند ہے تو بیٹی اللہ نے اُس سے بڑھ کر تقوی والی دی ہے۔۔۔جسکو لگا کہ شوہر کچھ غلط کر رہا ہے تو آنکھیں بند کر لینے کی بجائے وہیں اُسکی کھنچائی کر دی ہے۔۔۔"

" مگر ابو ادھر تو سب اُلٹ ہو گیا۔۔۔اب وہ غصے میں نہ جانے کہاں نکل گئے ہیں۔۔۔نہ کھانے کا پوچھا۔ مجھ سے انہوں نے اتنی دفعہ کپڑے مانگے اور میں بیٹھ گئی حساب برابر کرنے۔۔۔اب کیا ہو گا۔۔۔"

بات کرتے کرتے آنسو موتیوں کی طرح ٹوٹ ٹوٹ کر گرنے لگے۔۔۔یہی سوچ کر جان نکلی جا رہی تھی کہ تاشفین کا دل دُکھا دیا ہے۔۔۔

" اُس نے کہاں جانا ہے۔۔۔اوپر چھت پہ گیا ہے۔۔اچھا ہے تازہ ہوا میں غُصہ ٹھنڈا ہو جائے گا تو نیچے آجائے گا۔۔۔تم پریشان نہ ہو۔۔۔اُسکی اتنی جرات کہ میری بیٹی سے خفا ہو۔۔۔"

فارس دانت نکالتا آیا۔۔اور بولا۔۔۔

" کیا آپ کی ہنستی بستی زندگی میں آگ میرے کہے نے لگائی ہے ؟۔۔۔کیا میں واقعی پھاپھا کٹنی ہوں۔۔؟۔۔۔بتاؤ میری پیاری آپا۔۔۔میں نے تو تمہیں چھیڑنے کو بول دیا رشوت ہے۔۔۔اور آپ نے آنکھ بند کر نے یقین کر لیا۔۔۔"

" نہیں شک کا ناگ میرے اپنے دماغ میں اُٹھا تھا۔۔۔اسلیے عقل ماری گئی تھی۔۔"

"یعنی جو ہوا اس میں میرا کوئی حصہ نہیں ہے۔۔؟۔۔"

"بالکل بھی نہیں۔۔۔"

"یعنی پھر میں جو خوامخواہ گلٹی گلٹی سا فیل کر رہا تھا۔۔۔اُس احساس کا سر یہیں کُچل دوں۔۔؟۔۔۔"

"ہاں میرے باپ ہاں۔۔۔میری جان پہ بنی ہوئی ہے۔۔۔اور تمہیں مذاق سوجھ رہا ہے۔۔۔"

" ارے ہمارے ہوتے ہوئے آپ ٹینشن لیں تو لعنت ہے ہمارے ہونے پہ۔۔۔آپ کے سرتاج اوپر منڈیر کے پاس کھڑے ہو کر پچھلی گراؤنڈ میں کھیلی جانے والی کرکٹ گیم لائیو دیکھ رہے ہیں۔۔آپ چلیں میں ٹھنڈا ٹھار دودھ سوڈا بنا کر لاتا ہوں۔۔۔جیسے ہی بھائی نے ٹھنڈے محلول کا گھونٹ بھرنا ہے۔۔۔اندر سے آواز

آتی ہے۔۔۔ ششششششی۔۔۔۔جیسے گرم کالے توے پہ پانی کے چھینٹے پڑیں تو آواز آتی ہے۔۔۔"

" کیا تم میرے شوہر کو کالا توا بول رہے ہو۔۔؟۔۔۔"

"توبہ جی توبہ میری اتنی جرات۔۔۔ویسے بھی وہ تو پریشر ککر ہے۔۔۔جو اوپر کھڑا بھاپ چھوڑ رہا ہے۔۔'

"ابواب اگر اس نے تاشفین کے لیے کوئی اُلٹا لفظ استعمال کیا تو میں نے بس جوتا اُتار لینا ہے۔۔۔"

اسرار احمد ہنستے ہوئے بولے۔۔

"بیٹی جوتے تو یہ ایک دن میں نہ جانے کتنے کھاتا ہے۔۔۔ پر ہے بڑا ڈھیٹ اسکی صحت پہ کوئی چیز اثر نہیں کرتی۔۔"

" دیکھیں جی آج ثابت ہوا ہے۔۔۔ بڑے بڑے آدمی بھی بیوی کے ہاتھوں ذلیل ہو جاتے ہیں۔۔اچھا ہے جو میں ابھی سے خود کو بے عزتی پروف بنا رہا ہوں۔۔۔"

جگن اسکی بات کا مطلب سمجھ کر اسکے پیچھے اسکو مارنے کے لیے بھاگی۔۔۔مگر وہ ایک پل میں لمبی ٹانگوں کا استعمال کرتا اُسکی پہنچ سے دور ہو گیا۔۔

وہ منہ بسورتی واپس آئی۔۔

"ابواب معافی کیسے مانگوں۔۔؟۔۔"

"معافی مانگنے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔اسد نے تم لوگوں کو بلایا ہوا ہے۔۔لیٹ ہو رہے ہو۔۔۔جا کر تیار ہو جاؤ۔۔۔تاشفین کی خبر میں لے لیتا ہوں۔۔۔"

"میرا نہیں خیال وہ مجھے اپنے ساتھ لیکر جائیں گے۔۔"

"ایسے نہیں سوچتے۔۔۔جاؤ شاباش تیار ہو جاؤ۔۔۔"

" کیا اور کوئی نہیں جائے گا۔۔۔؟۔۔۔"

" حسیب اپنے دوست کی طرف گیا ہے۔۔۔عباس بھی اسکے ساتھ ہے۔۔۔ فارس ڈھولکی پہ انوائیٹ ہے۔۔۔رہا میں تو میں کب کہیں جاتا ہوں۔۔۔"

"اچھا۔۔۔آپ کہتے ہیں تو تیار ہو جاتی ہوں۔۔۔اگر انہوں نے ساتھ نہ لے جا کر بے عزتی کر دی تب

بھی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔بلکہ حساب برابر ہو جائے گا۔۔۔"

اسرار احمد نے مسکراتے ہوئے اپنا سیدھا ہاتھ اوپر بلند کیا۔۔۔جگن نے سر پہ آنچل ڈال کر سر آگے جھکایا۔۔۔

انہوں نے شفقت سے اسکے سر پہ ہاتھ رکھ کر دعا دی۔۔۔

"اللہ تم دونوں کو سدا خوشیوں سے نوازیں۔۔۔"

وہ نم آنکھوں سے اپنے کمرے میں آ گئی۔۔۔نرگس کی شادی کے لیے ایک فراک خریدا تھا وہی پہننے کا ارادہ کر لیا۔۔۔

آف وائٹ رنگ کا فُل لینتھ بڑے گھیر والا نیٹ کا فراک۔۔۔فُل بازو۔۔۔جن کے آگے موتی نیٹ لگی ہوئی تھی۔۔۔سفید ہی دوپٹہ۔۔۔تین انچ کی ہیل چوڑی دار پاجامے کو نمایا کر رہی تھی۔۔۔

دل لگا کر میک اپ کیا۔۔۔مگر لُک ساری نیچرل رکھی۔۔۔آنکھوں کو اچھی طرح ہائی لائٹ کیا۔۔۔
تیاری مکمل کرنے کے بعد آئینے میں دیکھے بغیر بھی وہ جانتی تھی کہ گلیمر میگزین کی ماڈل والا میک اپ کیا ہے۔۔۔
نقلی پلکیں اسکی آنکھوں کو مزید قاتل بنا رہی تھیں۔۔۔

اس دوران تاشفین نے فارس کے ذریعے اپنا لباس منگوا لیا تھا۔۔۔

جگن نے اس دفعہ اپنی مرضی کی کریم کلر کا گرمیوں والا ڈریس ٹراؤزر اور جیکٹ ساتھ میں ہلکی سکائی کلر کی شرٹ بھیج دی۔۔۔براؤن جوتے دیئے۔۔۔

"آپا بھائی کہہ رہا ہے۔۔۔دیر ہو رہی ہے جلدی آئیں۔۔۔"

"ہاں بس آ گئی۔۔۔"

اُس نے جلدی جلدی میں کانوں میں سلور سٹڈز ڈالے اور اپنا تین گز نیٹ کا دوپٹہ سنبھالتی باہر نکل آئی۔۔۔
وہ بیرونی دہلیز کے پاس انتظار میں کھڑا تھا۔۔۔جگن کے قدموں کی رفتار تقریباً تھم گئی۔۔۔دھڑکن بھی۔۔۔

تاشفین نے شیو نہیں کی تھی۔۔۔ہلکی سی بڑھی داڑھی۔۔۔چہرے پہ غضب کی سنجیدگی اور وہ یہ فیصلہ نہ کر پائی کہ آیا کریم ٹو پیس ڈریس سوٹ نے تاشفین کی شخصیت کو چار چاند لگائے تھے۔۔۔یا تاشفین نے ایک عام

سے سوٹ کو پہن کر خاص بنا دیا تھا۔۔۔

وہ محسوس کر چکا تھا کہ اسکو دیکھنے کے بعد ایک دفعہ پھر ڈے ڈریمینگ میں چلی گئی ہے۔۔۔وہ تاسف سے سر ہلاتا باہر کو نکل گیا۔۔۔

دو سیکنڈ کے فاصلے پہ اُس نے بھی تقلید میں قدم اُٹھائے۔ فارس شرارتی مسکراہٹ سمیت خداحافظ بولا۔۔۔

جگن اسکو وارن کرتی باہر نکلی۔۔۔گلی میں اندھیرا تھا۔۔۔اور وہ وہیں کھڑا تھا۔۔۔جسے وہ سمجھی گاڑی تک پہنچ چکا ہوگا۔۔

جانتا تھا اونچی نیچی گلی میں اندھیرے کے دوران چلنے میں دشواری پیش آتی ہے۔۔۔اسلیے کچھ کہے بغیر اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔۔۔

جگن نے جھجکتے ہوئے ہی مگر اُسکا ہاتھ تھام لیا۔۔۔ وہ اب بھی غصے میں ہی لگ رہا تھا۔۔

گاڑی گلی کے سامنے ہی پارک تھی۔۔۔اسکے لیے دروازہ کھولا۔۔۔جب وہ بیٹھ گئی تو اسکا دروازہ بند کرتا ہوا ڈرائیونگ سیٹ کی جانب بڑھ گیا۔۔۔جیسے ہی گاڑی بازار سے نکل کر سڑک پہ فراٹے بھرنے لگی جگن کے پیٹ میں تتلیاں اُڑنا شروع ہوگئیں۔۔۔

تاشفین کی توجہ حاصل کرنے کی کوشش میں زور سے گلا صاف کیا۔۔۔مگر دوسری جانب کچھ نوٹس نہ لیا گیا۔۔۔

جگن نے پھر ہمت کی۔۔۔

"میں کچھ کہنا چاہتی ہوں۔۔۔"

یوں لگا جیسے خود کلامی کی ہو۔۔۔کیونکہ دوسرے فرد کے کان پہ جوں تک نہ رینگی تھی۔۔۔

"تاشفین میں شرمندہ ہوں۔۔۔"

تاشفین نے کہا کچھ نہیں بس گاڑی کی سپیڈ بڑھا دی۔۔۔

جگن اسکی جانب رُخ کر کے سیٹ پہ ترچھی ہو کر بیٹھی۔۔۔

" تمہاری خاطر اتنا میک اپ کر کے آئی ہوں ۔۔۔کم از کم ایک نظر دیکھ تو لو۔۔۔"

ہنوز کوئی ردِعمل نہ ملا۔۔۔

" تاشفین پلیز۔۔۔بولا تو ہے کہ میں بہت شرمندہ ہوں۔۔میں کچھ زیادہ ہی جذباتی ہوگئی تھی مجھے وہ سب نہیں بولنا چاہیے تھا۔۔۔"

" تم نے بات بتائی آخر میں تھی۔۔مگر اپنے عجیب وغریب رویے سے پہلے جو مجھے اتنی ذہنی پریشانی دی وہ ٹھیک نہیں تھا۔۔"

" اسی لیے تو معذرت کر رہی ہوں۔۔"

" آئیندہ اگر دماغ میں کوئی فتور آئے تو سارا پاکستان گھمانے کی بجائے سیدھے پوچھ لیا کرنا۔۔غصے میں تو تم انتہائی خطرناک عورت ہو۔۔اگلے انسان کو اُس پوائینٹ پر پہنچا سکتی ہو۔۔جہاں وہ سوال پوچھ پوچھ کر ہی اُس پوائینٹ پہ آجائے کہ جواب جاننے سے پہلے ہی خودکشی ہی کر لے۔۔۔"

" اب ایسی بھی بات نہیں ہے۔۔۔اور آپ خود بھی میری طرف دیکھ کر بات کرو۔مجھ پہ تو بڑا رعب ڈالتے ہو۔۔۔"

" تمہاری طرف دیکھوں تاکہ زندہ منزل پہ نہ پہنچ پاؤں۔۔۔میں تو سو کھا رُعب ڈالتا ہوں۔۔۔تم تو سیدھا دل سے اُتار دیتی ہو۔۔"

" وہ تو بس میں نے ایسے ہی کہہ دیا۔۔۔ بھلا۔۔۔ تاشفین۔۔۔۔ بھی کبھی۔۔۔۔ دل سے۔۔۔۔اُتر سکتا ہے۔۔"

تاشفین نے ہنستے ہوئے گردن موڑ کر اسکو ایک نظر غور سے دیکھا۔۔۔

" مزید کچھ کہا تو میں گاڑی یہیں سے واپس موڑ لوں گا۔۔"

جگن دلکشی سے ہنسی۔۔۔

" ہم جا کہاں رہے ہیں۔۔۔کسی سالگرہ میں۔۔؟۔۔"

" نہیں۔۔۔وہاں پہ فون کر کے معذرت کر لی ہے۔۔۔"

"تو پھر ہم کہاں جارہے ہیں۔۔"

"سرپرائز۔۔۔"

"اوہ۔۔۔اچھا والا سرپرائز۔۔۔؟۔۔۔"

"ابھی پتا لگ جائے گا۔۔۔"

"کیا مجھے معاف کردیا۔۔۔"

"بالکل بھی نہیں۔۔"

"بات تو نارمل انداز میں ہی کررہے ہو۔۔۔"

" گوشت پوست کا انسان ہوں۔۔ بیوی یوں بن ٹھن کر سامنے بیٹھی ہو تو اچھے اچھوں کی اکڑ ختم ہو جاتی ہے۔۔۔میں کس کھیت کی مولی ہوں۔۔۔"

جگن ہنستے ہوئے بولی۔۔۔

"میری تعریف کررہے ہیں۔۔؟۔۔سیدھے الفاظ میں بھی بتا سکتے تھے۔۔۔؟۔۔"

"وہ کیسے۔۔؟۔۔"

"یہ کہہ کر کہ جگن آج پیاری لگ رہی ہو۔۔"

"میں جھوٹ کیوں بولتا۔۔۔"

"تو کیا اچھی نہیں لگ رہی ہوں۔۔؟۔۔"

"صرف آج اور اس وقت ہی تو نہیں۔۔۔ ہر حال میں پیاری لگتی ہو۔۔"

جگن نے الجھن سے اُسکو دیکھا۔۔۔ جو بات تو اُس کے ساتھ کررہا تھا مگر ساری توجہ بیک ویو مرر پہ جمی ہوئی تھی۔۔۔

وہ پلٹ کر پیچھے دیکھنے لگی تھی۔۔۔جب تاشفین نے اسکو ٹوک دیا۔۔۔

"جگن پیچھے نہیں دیکھنا۔۔۔"

" کیوں۔۔۔؟۔۔ پیچھے کیا ہے۔۔؟۔۔۔"

" کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔مگر تم پیچھے مت دیکھنا۔۔۔"

تاشفین کے چہرے پہ ایک دفعہ پھر سنجیدگی چھا گئی تھی۔۔۔

"تاشفین۔۔۔"

"ہوں۔۔۔"

" کیا کوئی پریشانی والی بات ہے۔۔۔"

"ہاں بھی اور نہیں بھی۔۔۔"

"اسکا کیا مطلب لوں۔۔۔"

"میں یہ سوچ کر تمہیں اپنے ساتھ لایا تھا کہ آج تمہیں تمہارے والدین سے ملوا کر لاتا ہوں۔۔۔ مجھے یقین ہے تم نے اُنکو یہاں آنے کے بعد ٹھیک سے کبھی فون بھی نہیں کیا ہے۔۔"

"میری یہاں موجودگی کا صرف ڈیڈی کو علم ہے۔۔ممی کو اس لیے لاعلم رکھا ہے کہ اُنہوں نے الماس کو بتا دینا تھا۔۔۔"

" تمہیں الماس سے کیا ڈر ہے۔۔؟۔۔۔"

"ڈر تو کوئی نہیں ہے۔۔۔ مگر وہ میرے یہاں آنے کو لیکر بہت شور کرے گی اسلیے۔۔۔"

"اگر الماس نے تمہیں مجبور کیا کہ مجھے چھوڑ دو تو کیا چھوڑ دو گی۔۔۔"

"ایم شیور الماس مجھے ایسے کسی فیصلے کے لیے فورس نہیں کرے گی۔۔ کیونکہ یہ میری زندگی ہے۔۔۔ فیصلہ بھی میرا ہی ہوگا۔۔۔"

"فرض کرو اگر وہ فورس کرتی ہے تو پھر۔۔۔"

جگن نے تاشفین کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"میں ایسی بھیانک صورتحال کیوں فرض کروں۔۔۔اگر فرض ہی کرنا ہے تو ابن انشاء کی طرح فرض کرتی ہوں۔۔۔وہ کہتے ہیں۔۔۔

فرض کرو ہم اہلِ وفا ہوں

فرض کرو دیوانے ہوں

فرض کرو یہ دونوں باتیں

جھوٹی ہوں افسانے ہوں

فرض کرو یہ جی کی بپتا

جی سے جوڑ سُنائی ہو

فرض کرو ابھی اور ہو اتنی

آدھی ہم نے چھپائی ہو

فرض کرو تمہیں خوش کرنے کے

ڈھونڈے ہم نے بہانے ہوں

فرض کرو یہ نین تمہارے

سچ مچ کے میخانے ہوں

فرض کرو ہم اہلِ وفا ہوں۔۔۔

"کیا میرا نظم پڑھنا اتنا بُرا لگا ہے کہ یوں اندھا دھند گاڑی بھگانی شروع کر دی۔۔؟۔۔۔"

"آہ کاش ایسا ہی ہوتا مگر اس وقت یہ سچ نہیں ہے۔۔"

"تم جانتے ہو اس سڑک پہ تم چالیس کی سپیڈ سے نہیں جا سکتے تمہیں جرمانہ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔"

"ایک طرف جان جانے کا خطرہ ہو اور دوسری جانب چند سو کے جُرمانے کا تو تم کونسی آپشن کا انتخاب کرو گی۔۔؟۔۔۔"

بے اختیار جگنی کے دونوں ہاتھ اُسکے منہ پہ گئے۔۔۔

"او میرے خدایا۔۔۔کیا کوئی ہمارا پیچھا کر رہا ہے۔۔؟۔۔"

"میں ہوں نا تم نے پریشان نہیں ہونا۔۔۔"

"ہائے میرے اللہ یعنی واقعی ہمارا پیچھا ہو رہا ہے۔۔۔"

"دیکھو جگن عظیم لوگوں کے نقش قدم کو لوگ فالو کرتے ہی ہیں اس میں بڑی بات کیا ہے۔۔۔"

" کتنے لوگ ہیں۔۔۔؟۔۔۔یا یہ پوچھوں کہ کتنی گاڑیاں ہیں۔۔؟۔۔۔"

" تفصیل کو گولی مارو اور میری بات پہ کان دھرو۔۔۔ میں ایک رش والی جگہ پہ ٹرن لونگا۔۔۔تم نے فوراً گاڑی میں سے نکل کر ہجوم کا حصہ بن جانا ہے۔۔۔کیا تمہارا فون تمہارے پاس ہے۔۔۔؟۔۔"

"تاشفین میں ہرگز بھی گاڑی سے نہیں نکلوں گی جب تک کہ تم میرے ساتھ نہ آؤ۔۔۔"

" جگن اس وقت جذبات کو سنبھال کر رکھو۔۔۔عقل کو حاضر کرو۔۔۔ وہ لوگ مسلسل ہمارے پیچھے ہی ہیں۔۔۔موقع دیکھ کر وار کریں گے۔۔۔اور اُس سے پہلے مجھے تمہیں گاڑی سے نکالنا ہے۔۔۔"

"تاشفین میں ہرگز تمہیں اکیلا چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔۔۔"

" جگن ٹرسٹ می ڈارلنگ آئی نو وٹ آئی ایم ڈوئینگ۔۔۔ مجھے انتہائی افسوس ہے کہ یہ سب ہو رہا ہے۔۔۔مگر میں کسی طرح بھی تمہیں کوئی نقصان پہنچتا نہیں دیکھ سکتا ہوں۔۔۔اسلیے میری بات مان کر مجھے دنیا کا امیر ترین شخص بنا دو۔۔۔"

"تاشفین یہ کوئی وقت ہے ایسے ڈائیلاگز مارنے کا۔۔۔"

" یہ اگلا موڑ کاٹتے ہی تم نے جلدی سے گاڑی چھوڑ دینی ہے۔۔۔سر جھکا کر بھیڑ میں نارمل انداز میں چلتی جانا۔۔۔آگے بوتیکس وغیرہ ہیں۔۔۔کسی بھی دکان میں بیٹھ کر میری کال کا انتظار کرنا۔۔۔"

"اگر کچھ بُرا ہو گیا تو پھر۔۔۔؟۔۔۔"

" تم دعا کروگی تو کچھ بھی بُرا نہیں ہوگا۔۔۔تین منٹ بعد میں گاڑی روک رہا ہوں۔۔۔"

جگن نے گاڑی میں رکھی پانی کی بوتل کے ساتھ چند ٹشو بھگوئے اور اپنی آنکھوں کا میک اپ صاف کر دیا۔۔۔

گاڑی روکنے سے پہلے تاشفین نے ہاتھ بڑھا کر اسکو کندھے سے تھام کر اپنے قریب کیا۔۔۔اور کان کے قریب سرگوشی کی۔۔۔

" آئی لو یو۔۔۔ناؤ گو۔۔۔"

جگن بمشکل اپنے آنسوؤں پہ قابو پاتے ہوئے گاڑی سے نکل گئی۔۔۔ایک سیکنڈ کی دیر کیۓ بغیر تاشفین نے گاڑی آگے بڑھادی۔۔۔

جگن کا دل اسکے حلق میں دھڑکتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

کانپتی ٹانگوں کو جواب دیتی ہمت کے ساتھ وہ بھرپور کوشش کر کے متوازی قدم اُٹھاتی جا رہی تھی۔۔۔

تاشفین کی گاڑی سے دو منٹ بعد ہائی سپیڈ سے دو موٹر سائیکل گزرے تھے جن کے اوپر دو دو لوگ سوار تھے۔۔۔

جگن کے آنسو چھلک پڑے۔۔۔۔

" کتنے ہی واقعات سُننے کو ملتے ہیں۔۔۔موٹر سائیکل سواروں نے فلاں جگہ پر فلاں شخص کو مار دیا۔۔۔وہ اکیلا ہے اور یہ چار لوگ ہیں۔۔انکے پاس یقیناً اسلحہ ہو گا۔۔اُسکے پاس تو نجانے کچھ ہے بھی کہ نہیں۔۔۔"

جگن ایک ریسٹورنٹ میں داخل ہو کر واش رومز کی جانب بڑھ گئی۔۔

اندر جا کر پہلے تو اپنا چہرہ دھو کر میک اپ اُتارا۔۔۔پھر فارس کا نمبر ملایا۔۔۔

" آپ کو گھر سے گئے صرف پندرہ منٹ ہوئے ہیں۔۔اتنی جلدی میری یاد آ گئی۔۔"

"فارس۔۔۔"

اُس کی آواز کی لرزش فارس کا سارا شوخ پن ختم کر گئی۔۔۔

" آپا سب خیریت تو ہے۔۔۔؟۔۔۔"

"فارس تاشفین خطرے میں ہے۔۔۔"

" کیا ہوا ہے۔۔؟۔۔"

" کچھ لوگ اسکا پیچھا کر رہے تھے۔۔"

" آپ لوگ کہاں ہیں۔۔؟۔۔"

" تاشفین نے مجھے ادھر مارکیٹ میں اُتار دیا ہے۔۔"

" کس مارکیٹ میں۔۔؟۔۔۔"

"مجھے نہیں علم کہ یہ کونسی مارکیٹ ہے۔۔۔فارس تاشفین اکیلا ہے۔۔۔"

"اکیلا نہیں ہے آپا اللہ کی ذات اُسکے ساتھ ہے۔۔۔آپ مجھے مارکیٹ کا نام بتائیں میں آپکے پاس آتا ہوں "

"میں نہیں جانتی ہوں۔۔۔"

" کسی سے پوچھ کر بتائیں پلیز۔۔۔"

"میں ریسٹورنٹ کے واش روم سے کال کر رہی ہوں۔۔"

"نام کیا ہے۔۔۔"

"دیکھ کر بتاتی ہوں۔۔"

وہ واش روم سے نکلی ایک طرف دیوار پہ لکھا ملا۔۔۔

"سٹیک ہاؤس۔۔۔"

"ٹھیک مجھے پتا ہے یہ کدھر ہے آپ وہیں رُکیں میں آرہا ہوں۔۔۔"

جگن کونے کی ایک میز پہ بیٹھ گئی۔۔۔بھیگی ہوئی پلکیں۔۔۔پریشان چہرہ۔۔۔مسلسل دروازے پہ لگی نظریں۔۔

ویٹر اسکا آرڈر لینے آیا تو صرف ایک پانی کا گلاس منگوایا۔۔

جانتی تھی ویٹر اسکو عجیب نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔مگر اس وقت اُسکو پرواہ تھی تو صرف ایک شخص کی اور وہی نظروں سے اوجھل تھا۔۔۔اور وہ اُسکی سلامتی کے لیے دعائیں مانگتی گئی۔۔۔

فارس کو اُس نے کھڑکی سے ہی دیکھ لیا تھا۔۔۔اپنا والٹ کھول کر اُس نے پانچ سو کا نوٹ میز پہ رکھا اور باہر نکل آئی۔۔

فارس موٹر سائیکل پہ تھا۔۔۔خود بھی اس نے ہیلمٹ پہن رکھا تھا۔۔۔اور ایک ہیلمٹ جگن کی طرف بڑھایا۔۔

"ممکن ہے کسی نے آپکو یہاں رُکتے دیکھ لیا ہو۔۔یہ پہن لیں۔۔۔اور جلدی بیٹھیں۔۔"

نارمل حالات ہوتے تو وہ بحث کرتی کہ اتنے بڑے فراک کے ساتھ موٹر سائیکل پہ بیٹھنا خطرناک ہوسکتا ہے۔۔۔مگر اس وقت وہ سارا فراک سمیٹ کر گود میں رکھنے کے بعد بیٹھ گئی۔۔۔

" میں نے بھائی کے فون پہ پیغام چھوڑ دیا ہے کہ آپکی طرف سے اسکو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

" مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔ یہ کیسی نوکری ہے۔۔۔ ایک مہینے سے کم عرصے میں یہ تیسرا واقعہ ہوگیا۔۔۔"

" یہ سب قانون نافذ کرنے والے ملازمین کی زندگی کا حصہ ہے آپا۔۔۔آپ ایک بہادر انسان کی بیوی ہیں۔۔۔ہمت سے کام لیں۔۔۔"

مارکیٹ سے نکل آئے مگر فارس نے گھر کی جانب جانے کی بجائے ایک فاسٹ فوڈ شاپ کے سامنے بائیک روک دی۔۔۔

" یہاں کیوں رُکے ہو۔۔۔"

" میں آپکو اس طرح گھر نہیں لے جاسکتا۔۔ یہاں رُک کر تا شفین کا انتظار کرنا چاہتا ہوں۔۔۔آپ بھی کافی وغیرہ لیں۔۔اور خود کو تھوڑا مضبوط کریں۔۔۔"

☆......☆......☆

" کرم داد۔۔۔۔تم لائن پہ ہی ہو۔۔۔؟۔۔"

" جی سر۔۔۔کیا وہ لوگ اب بھی پیچھے آرہے ہیں۔۔؟۔۔"

" ہاں۔۔۔ بہت زیادہ فاصلہ رکھ کر آرہے ہیں۔۔ شائد کسی خاموش چوراہے کے منتظر ہیں۔۔۔تم لوگ پہنچ گئے ہو۔۔۔"

" سر بس چار منٹ کی دوری پہ ہیں۔۔۔"

" میں انکو اُسی طرف لیکر آرہا ہوں۔۔۔گولی مارو بھی تو خیال رکھنا مجھے یہ لوگ زندہ چاہیے ہیں۔۔"

" جی سر۔۔۔"

فون سپکیر پہ لگا اُسکی گود میں رکھا تھا۔۔۔ بظاہر وہ پُرسکون نظر آ رہا تھا۔ مگر دماغ میں جگن کی فکر چل رہی تھی۔۔۔ وہ جانتا تھا وہ انتہا سے زیادہ ڈر گئی ہوگی۔۔۔ مگر جب اُسکو کار سے اُترنے کا کہا تب اسکے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ رک کر اسکو تسلی دے سکتا۔۔۔ فون پہ ان کمنگ میسج کی ٹون پہ وہ اک پل کو متوجہ ہوا۔۔۔ فارس کی جانب سے ملنے والے میسج نے بے چینی ختم کر دی تھی۔۔۔ چہرے پہ طمانیت بھری مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔

تبھی شیشے میں ایک موٹر سائیکل قریب آتا محسوس ہوا۔۔۔

تاشفین کی حسیات پہلے سے ہی ہائی الرٹ پہ تھیں۔۔

جیسے ہی موٹر سائیکل مزید قریب آیا۔۔۔ دوسرا بھی منظر میں آ گیا۔۔۔۔

تاشفین نے نامحسوس انداز میں سپیڈ کم کر دی۔۔۔

موٹر سائیکل والے جو سپیڈ پکڑ رہے تھے۔۔ وہ آگے نکل گئے۔۔۔

یہ بلی چوہے کا کھیل ختم ہونے لگا تھا تاشفین کے وجود میں سنسنی دوڑ گئی۔۔۔

ایک ہاتھ سٹیرنگ پہ تھا۔۔۔ دوسرا گود میں رکھے گالک پہ۔۔۔ جس کا سیفٹی کیچ پہلے سے ہٹا ہوا تھا۔۔۔ اب تو بس اُٹھانا تھا اور نشانہ باندھنا تھا۔۔۔ اور یہاں غلطی کی گنجائش بالکل نہیں تھی۔۔۔ غلطی ہوئی نہیں اور جان گئی نہیں۔۔۔ گیئر بدلنے کے بعد اُس نے سپیڈ ایک دفعہ پھر بڑھا دی۔۔۔

منزل پہ پہنچ گئے تھے۔۔۔

دوسری پارٹی کو بھی شائد اسی مقام کا انتظار تھا۔۔۔ کیونکہ چادروں کی بکلوں سے کلاشنکوفیں اور موزر برآمد ہوئے تھے۔۔۔ چند سیکنڈ کی گیم ہوئی تھی۔۔ اور فضا گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے گونج گئی۔۔۔

سڑک کا وہ حصہ خالی شیلز سے کالا ہو گیا تھا۔ تاشفین جس گاڑی میں موجود تھا۔۔۔ وہ چلتی ہوئی جا کر پول سے ٹکرا گئی تھی۔۔ اُس کے اوپر گولیوں کے ان گنت نشان نظر آ رہے تھے۔۔۔ شدید فائرنگ کے بعد اب جیسے موت کی خاموشی کا راج ہو گیا تھا۔۔۔ جس میں صرف گاڑی کا انجن سسکیاں لیتا سُنائی دے رہا تھا۔۔

رات کا اندھیرا جس میں خاموشی ناچتی ہے۔۔۔ وحشت رقص کرتی ہے۔۔

موٹر سائیکل پر پیچھے بیٹھے سوار اب نیچے اُتر کر گاڑی کو نشانے پہ رکھے ہوئے تھے۔۔۔جبکہ انکے ڈرائیور سواری پہ موجود رہ کر ہی اپنا کام کر گئے تھے۔۔۔اس وقت چاروں کے چاروں ایک وقت میں گاڑی کی جانب بڑھے تھے اپنے کارنامے کا انجام دیکھنے کے لیے۔۔۔

" بڑی دیر سے ہمارے ساتھ لُکن میٹی کا کھیل کھیل رہا تھا۔۔۔نذیر حسین یونہی اسکو ہوا بنائے ہوئے تھا۔۔۔یہ ایس پی ہوشیار تو نہیں، ہاں ایک نمبر کا احمق ضرور ثابت ہوا ہے۔۔۔پنگے لیتا ہے بڑے لوگوں کے ساتھ اور سیکیورٹی کے بغیر ایسے گھوم رہا تھا جیسے خالہ کے ولیمے پہ آیا ہو۔۔۔"

دوسرا آدمی اپنے پان والے دانتوں کو دکھاتے ہوئے قہقہہ مار کر بولا۔۔۔

" یہ میری زندگی کا سب سے آسان قتل ثابت ہوا ہے۔۔۔"

" تیسرے نے پوچھا۔۔

" اب ہم جا کیوں نہیں رہے۔۔۔نکلو اس سے پہلے کہ پولیس آئے۔۔۔"

" باقی تینوں قہقہے مارتے ہوئے بولے۔۔۔

" پولیس تو یہ مری پڑی ہے ہمارے سامنے۔۔۔اور باس نے کہا تھا جب تک ہم اپنی آنکھوں سے لاش دیکھ کر اسکی رُکی سانسوں کی تصدیق نہ کر لیں واپس نہ آئیں۔۔۔"

" یار میں نہیں دیکھنا چاہتا۔۔یقیناً اتنی گولیوں کے بعد ایس پی کی لاش کے بھی پرخچے اُڑ گئے ہونے ہیں۔۔۔گاڑی کی حالت دیکھ کر ہی اندازہ لگا لو۔۔۔کوئی کسر کہاں بچی ہے۔۔۔میں لاش دیکھ لوں تو دو دن نیند نہیں آتی۔۔"

" اوئے تجھے اس کام میں ڈال کس نے دیا اگر تو اتنے چھوٹے دل کا ہے تو گھر پہ بیٹھ کر چائے پانی تیار کیا کر۔۔"

" مجھے بندہ مارتے ہوئے کوئی ڈر نہیں لگتا۔۔۔بس مردے دیکھے نہیں جاتے۔۔۔قبر یاد آ جاتی ہے۔۔۔"

" او بیبہ جا تو ایڈھا کھلاڑی۔۔۔چل کھول دروازہ اور اپنے فون میں ایس پی کی تصویریں اُتار تا کہ ہم نکلیں

یہاں سے۔۔۔"

چاروں نے ہتھیاروں کے ٹریگرز سے ہاتھ ہٹائے ہوئے تھے۔۔۔ دو نے آگے بڑھ کر ایک طرف کے دروازے کھولے۔۔۔ڈرائیونگ سیٹ خالی تھی۔۔۔

گاڑی کے نیچے سے ایک آگ کا شعلہ اُٹھا تھا۔۔۔جو سب سے اگلے والے کے سر میں سوراخ کرتا غائب ہو گیا۔۔۔

اگلے سیکنڈ ایک اور شعلہ پچھلے کے دل کو پھاڑ گیا۔۔۔

ایک کے پاؤں پہ نشانہ لگا وہ وہیں لنگڑاتا ہوا ڈھیر ہو گیا۔۔۔ چوتھے نے اتنی دیر میں فائر کھول دیا۔۔مگر پیچھے سے آ پہنچنے والی گاڑی سے بلند ہونے والے موزر کا کارگر فائر اسکو بھی گرا گیا۔۔اسکے ٹریگر دبانے والے ہاتھ اور ٹانگوں پہ گولیاں ماری گئی تھیں۔۔۔

تاشفین نے اپنے ماتحتوں کو گھورا۔۔

" تم لوگوں کے چار منٹ۔۔۔ پورے ساڑھے پانچ منٹ ثابت ہوئے ہیں۔۔۔اگر میں بروقت گاڑی سے نہیں کودتا تو آج کام ہو گیا ہوا تھا۔۔۔جلد از جلد یہ جگہ صاف کرو۔۔۔انکو لے جاؤ۔جو بچ گئے ہیں۔۔انکا علاج کرواؤ اور جو ختم ہو گئے ہیں۔۔انکا سارا ریکارڈ نکالو۔۔آیا یہ پہلے سے اس کام میں ہیں یا آج پہلی واردات تھی۔۔۔"

"جی سر۔۔سر آپکے بازو سے خون نکل رہا ہے آپکی جیکٹ کی آستین ساری خون سے بھر گئی ہے۔۔۔"

تاشفین نے اپنے سیدھے کندھے پہ اک نظر ڈالی جہاں سے اُٹھنے والا درد اسکو بے حال کر رہا تھا۔۔مگر اس نے سب کچھ نظر انداز کرتے ہوئے سڑک پہ گرے آدمیوں کے لیڈر کے قریب جھک کر اسکو سیدھا کیا۔۔جو پسینے میں شرابور تھا اور لمبی لمبی سانس لے رہا تھا۔۔

"ایس پی ہوں۔۔۔ کوئی مذاق نہیں ہوں۔۔۔لوگوں کو تحفظ دینے والوں میں میرا نام آتا ہے۔۔اسلیے مجھے چھ چھ گاڑیاں اور بارہ بارہ اسلحہ بردار لیکر گھومنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی ہے۔۔۔یہ تو میں سُن چُکا ہوں کہ تمہیں بشارت حُسین کے بھائی نذیر حُسین نے بھیجا ہے۔۔۔تمہاری زندگی بخش دینے کی وجہ بھی یہی ہے کہ تم

عدالت کے سامنے بتاؤ گے کہ تمہیں یہاں کس نے اور کیوں بھیجا تھا۔۔اور تمہارے ہڈی پھینکنے والے سے میں خود بات کرلونگا۔۔۔"

اُس نے تلاشی لیکر اُس آدمی کی جیب سے فون برآمد کیا جس کی سکرین پر ڈائیلڈ لسٹ پہ جو نمبر موجود تھا وہی ملایا۔۔۔

دوسری جانب چھوٹتے ہی پوچھا گیا۔۔

" کیا کام ہوگیا ہے؟۔۔ مجھے اُسکی ڈیڈ باڈی کی تصویریں چاہیے ہیں تا کہ میں پریس میں دے سکوں کہ اپنے ساتھ الجھنے والوں کا ہم کیا حال کرتے ہیں۔۔"

" اسکے لیے تمہیں بہت لمبا انتظار کرنا پڑے گا نزیر حُسین ۔۔۔فی الحال تو میں تمہارے بندوں کے بیان کے ساتھ انکی تصویریں کل کے ہر اخبار اور آج کے ہر چلتے ٹی وی چینل میں دینے والا ہوں۔۔۔نذیر حُسین خبریں دیکھنا مت بھولنا۔۔۔"

" تو تم بچ گئے۔۔؟۔۔"

" جی الحمداللہ سُنا تو ہوگا ہی اپنی ایک کہاوت ہے کہ ودھی نوں سَتے خیراں ۔۔۔میرا بھی کوئی کچھ کیسے بگاڑتا جب مجھے بچانے والی ذات میرے رب کی ہے۔۔۔"

" تم جانتے نہیں ہو تاشفین اسرار کہ تم نے اپنی موت کو ماں کہہ لیا ہے۔۔۔میں تب تک سکون سے نہیں بیٹھوں گا جب تک تمہارا غرور نہ توڑ دوں ۔۔۔میرے بھائی کو ملنے والی ایک ایک تکلیف کا بدلہ میں تم سے لوں گا۔۔۔بہت جلد تمہیں علم ہو جائے گا بھائی کی تکلیف کیا ہوتی ہے۔۔۔"

تاشفین کا دماغ سیدھا حارث کی طرف گیا تھا جس کی طرف سے ابھی تک کوئی خبر نہیں ملی تھی ۔۔۔

" تمہاری دھمکیوں سے مجھے اندازہ ہو رہا ہے تم اس وقت کس قدر تکلیف میں ہو۔۔۔ حوصلہ رکھنا اگلی پیشی پہ بشارت حُسین کو سزائے موت نہ بھی ہوئی تو عمر قید تو ہو کر رہے گی۔۔۔۔۔۔تیار رہنا۔۔۔"

اُس نے لائن کاٹ کر فون اپنے ماتحت کی جانب اُچھال دیا۔۔ساتھ ہی حکم دیا۔۔۔

" مجھے گاڑی چاہیے۔۔۔"

اپنا فون نکال کر فارس کا نمبر ملایا۔۔۔

" کہاں ہو۔۔؟۔۔"

" کیا جگن بھی ساتھ ہے؟۔۔"

"سُنو اسکو لے کر گھر چلے جاؤ۔۔۔مجھے ابھی ضروری کام ہے۔۔۔"

"ہاں میں ٹھیک ہوں۔۔"

" گھر پہنچ کر مجھے اطلاع کر دینا۔۔۔السلام علیکم۔۔۔"

"سر آیئے گاڑی تیار ہے۔۔۔"

وہ سر کو ہلکا سا خم کر کے جواب دیتا گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

☆......☆......☆

ناظرین، ابھی ابھی ہمارے پاس خبر آ رہی ہے کہ ایک دفعہ پھر پولیس کے ساتھ ٹارگٹ کلنگ کا واقعہ پیش آیا ہے۔۔ہم حکام کے ساتھ رابطہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔۔تا کہ اس واقعے کی تفصیل سے آگاہی حاصل کر کے آپ تک پہنچائی جا سکے۔۔۔ابھی ہم اپنے نمائندے کو آن کال لے رہے ہیں۔۔جو اس وقت جائے وقوعہ پہ پہنچنے کی کوشش میں ہے۔۔ہم پوچھنا چاہتے ہیں فرید کہ اب تک آپ اپنے وسائل سے کیا جان پائیں ہیں۔۔۔؟۔۔اصل واقعہ کیا ہوا ہے؟۔۔"

" السلام علیکم فائزہ۔۔۔ابھی ابھی مجھے علم ہوا ہے کہ ایس پی تاشفین اسرار کی گاڑی پہ چار موٹر سائیکل سواروں نے حملہ کیا ہے۔۔۔مگر معجزاتی طور پر ایک دفعہ پھر ایس پی تاشفین اسرار بال بال بچ گئے ہیں۔۔۔انکو بازو میں گولی لگی ہے اور ہلکی پھلکی چوٹیں ضرور آئی ہیں۔۔مگر وہ اس وقت بالکل محفوظ ہیں۔۔البتہ دو حملہ آور موقع پہ ہی جاں بحق ہو گئے ہیں۔۔اور باقی دو کی حالت بھی خطرے میں ہے جنکو پولیس کی حراست میں نامعلوم جگہ پہ منتقل کیا گیا ہے جہاں انکا علاج کیا جائے گا۔۔۔کہا جا رہا ہے کہ بہت جلد پولیس کی طرف سے ایک سٹیٹ منٹ جاری کیا جائے گا۔۔جس میں حملہ آوروں کے بارے میں معلومات فراہم کی جائیں گی۔۔۔پر فائزہ ہم بھی یہ بات تو جانتے ہیں کہ پولیس کے ساتھ ایسے حملوں کا سلسلہ بشارت حُسین کے ڈیرے پہ چھاپے والے واقعے کے

بعد سے شروع ہوا ہے۔۔۔ تاہم پہلے جب انکی گاڑی کو راکٹ کا نشانہ بنایا گیا ہمارے بہت سے صحافی دوستوں نے یہی کہا کہ یہ حادثہ اتفاقی طور پہ پیش آیا ہے۔۔۔ تاشفین اسرار کو جان بوجھ کر ٹارگٹ نہیں کیا گیا تھا۔۔۔ مگر آج کے اس حادثے نے یہ بات بھی ثابت کر دی ہے کہ پہلا حملہ بھی اس حملے کی طرح ٹارگٹڈ تھا۔۔۔ یہاں یہ بات بھی یاد رکھی جائے کہ ایس پی تاشفین کے پاس ہی شاہ رُخ کا قتل کیس ہے۔۔۔ جس میں انہوں نے بشارت حسین کو ناقابل ضمانت وارنٹ پر گرفتار کیا تھا۔۔۔ ہمارے ملک کی تاریخ میں ایسا کام پہلے شائد ہی ہوا ہو جہاں اتنے بڑے بزنس مین کو دن دھاڑے قتل کے کیس میں گرفتار کیا گیا۔۔۔ میڈیا پہ شاہ رُخ کے والدین کی جانب سے بیان جاری ہوا تھا جس میں انہوں نے پولیس کا شکریہ ادا کیا تھا کہ جنہوں نے اتنے عرصے بعد یہ کیس درج کرتے ہوئے کاروائی کی۔۔۔ مگر دوسری جانب بشارت حُسین کی گرفتاری کے بعد سے پولیس کی ایک چوکی پہ پیٹرول بم پھینکا گیا تھا جس میں دو اہلکار شدید زخمی ہوئے تھے۔۔۔ البتہ ابھی تک کوئی جانی نقصان سامنے نہیں آیا۔۔۔ مگر عام آدمی کے ذہن میں بہت سے سوال جنم لیتے ہیں کہ کیا ہمارے ملک میں طاقت ور کو اسکے کیئے کی سزا دینا اس قدر دشوار ہے۔۔؟۔۔۔ عام طور پر پولیس کے بارے میں عوام کے درمیان یہی تاثر پایا جاتا ہے کہ پولیس کمزور کی بجائے طاقت ور کا ساتھ دیتی ہے۔۔۔ پر فائزہ ہمارے کچھ افسران نے عوام کا اس محکمے پر اعتماد پھر سے بحال کرنے میں بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔۔۔ اُن افسران میں تاشفین اسرار کا نام سرِ فہرست پایا جاتا ہے۔۔۔ اور انکے علاوہ انکے بہت سے ماتحت افسران بھی اپنی نئی قیادت میں بہت سے کیسز کو پوری ایمانداری سے نمٹا رہے ہیں۔۔۔ ایک اور بات جو ہمیں معلوم ہوئی ہے کہ اگر آپ کی لیڈر شپ ایماندار دیانتدار ہے تو ہو ہی نہیں سکتا کہ اُسکے نیچے کام کرنے والا عملہ اپنی لائن سیدھی نہ رکھے۔۔۔"

جی فرید، آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔۔۔ آپ کا تفصیلی معلومات سے آگاہ کرنے کا بہت شکریہ۔۔۔

ابھی چونکہ ہمارے پاس اُس گاڑی کی فوٹیج آ گئی ہے جس میں ایس پی تاشفین سوار تھے جب اُن پہ حملہ کیا گیا۔۔۔ ناظرین گاڑی کی جو حالت ہوئی ہے آپ اپنی ٹیلی ویژن سکرین پہ دیکھ سکتے ہیں۔۔۔ یقیناً اس کو دیکھ کر یہی معلوم ہو رہا ہے کہ ایس پی صاحب کا زندہ بچ جانا واقعی کسی معجزے سے کم نہیں ہے۔۔۔

ٹیلی ویژن سکرین کے سامنے جُڑ کر بیٹھی بلقیس بانو نے بے چینی سے پہلو بدلتے ہوئے اپنی بیٹی کے شوہر کو

مخاطب کیا۔۔۔

"میں نہیں چاہتی ہوں کہ جس طرح میں نے اپنا شاہ کھویا ہے۔۔۔اسی طرح تاشفین کے گھر والے اس کو کھوئیں۔۔۔حمید نیازی چلو کیس واپس لے لیتے ہیں۔۔دیکھو تو ظالموں نے گولیاں مار مار کر گاڑی کا بیرونی فریم ہی اُڑا دیا۔۔۔میرا تو یہی سوچ کر دل ڈوبے جا رہا ہے۔۔۔اگر خُدانخواستہ میرا بچہ اس میں موجود ہوتا تو پھر کیا ہوتا۔۔۔؟۔۔۔"

" جذباتی باتیں مت کرو بلقیس۔۔۔تم اُسکے لیے دعا کرو۔۔۔اُس نے وقت کے فرعونوں سے ٹکر لی ہے۔۔۔اس وقت ہم نے کیس واپس لیا تو ہم اُسکے کیے کرائے پر پانی پھیر دیں گے۔۔۔اب چاہے ہمیں انصاف ملے یا نہ ملے۔۔۔ ہر حال میں تاشفین بیٹے کا ساتھ ضرور دوں گا۔۔۔اب پیچھے ہٹنا مردانگی نہیں ہے۔۔۔اوکھلی میں سر دے لیا ہے تو سر پہ برستے موسلوں سے ڈرنا کیسا۔۔۔"

"انعم۔۔۔کیا تاشفین کے بیوی بچے بھی ہیں۔۔؟۔۔۔"

انعم جو پوری طرح ٹی وی میں غرق تھی۔۔ماں کے سوال پہ چونکی۔۔۔

" امی جی مجھے علم نہیں ہے۔۔"

"دیکھو وہ دو دفعہ مجھ سے ملنے آیا ہے اور میں نے اسکی ذات کے بارے میں کوئی سوال ہی نہیں کیا۔۔"

"اب کی دفعہ جب آئیں گے تو پوچھ لیجیئے گا۔۔۔"

"تم ایسا کرو اسکو فون کرو۔۔۔کل رات کا کھانا وہ ہمارے ساتھ کھائے۔۔۔پھر میں اسکے بارے میں اُس سے سارے سوال پوچھ لوں گی۔۔۔ابھی فون ملاؤ۔۔میری بات کرواؤ تاشفین کے ساتھ۔۔۔"

" امی اس وقت کال کرنا مناسب نہیں لگ رہا۔۔۔دیکھیں نا ابھی خبروں کے مطابق وہ اس قدر کٹھن حالات سے گُزر رہے ہیں۔۔ کل بات کروادوں گی۔۔۔"

"صرف دو منٹ بات کروں گی اسکا زیادہ وقت نہیں لوں گی۔۔تم فون دو میں خود کال ملا لیتی ہوں۔۔۔"

انعم نے بے بسی سے باپ کی جانب دیکھا جنہوں نے سر کے اشارے سے اجازت دے دی۔۔

انعم نے کال ملا دی۔۔۔

چوتھی بیل پہ کافی شور کے درمیان تاشفین کی آواز سُنائی دی۔۔

"السلام علیکم۔۔۔"

"وعلیکم السلام۔۔تاشفین بھائی انعم بات کر رہی ہو۔۔"

"جی میں نمبر پہچان گیا تھا۔۔۔کہیے سب خیریت ہے؟۔۔"

"جی جی سب خیریت ہے۔۔اس وقت تو ہم لوگوں کو آپکی خیریت کی فکر ہو رہی تھی۔۔اسی لیے کال کی ہے۔۔۔آپکا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتی ہوں۔۔اسلیے لیں امی سے بات کریں۔۔۔"

"جی ضرور۔۔"

"تاشفین بیٹے تم ٹھیک تو ہونا؟۔۔"

"آپ کی دعا ہے۔۔ میں ایک دم فرسٹ کلاس ہوں۔۔خبروں والے تو آپکو علم ہی ہے کیسے مسالا لگا کر بات بتاتے ہیں۔۔۔"

"ہماری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں بیٹا۔۔۔ میں چاہ رہی تھی تم کسی دن رات کا کھانا ہمارے ساتھ کھاؤ۔۔۔کیا تمہاری شادی ہوئی ہے؟۔۔"

وہ مسکرایا۔

"جی شادی شُدہ ہوں۔۔۔"

"یہ تو بہت خوشی کی بات ہے۔۔۔اپنی بیوی کو ضرور ساتھ لانا۔۔۔مجھے بڑی خوشی ہوگی۔۔۔"

"جی ایک دفعہ کیس کا فیصلہ آجائے۔۔۔پھر انشاء اللہ آپکی یہ خواہش پوری کر دوں گا۔۔۔مگر تب تک میں آپ سے ملنے ملانے سے گُریز برت رہا ہوں۔۔گھر پہ جوان بہن ہے میں نہیں چاہتا کہ کسی قسم کا کوئی سکینڈل بنا کر مخالف پارٹی ہمارے کیس پہ حملہ کریں۔۔۔کیونکہ وہ اس وقت ہر طرح سے آپکو ڈھونڈ نکالنے کی کوششوں میں ہونگے۔۔۔تاکہ آپ کو نقصان پہنچا کر کیس ختم کروانے کے لیے پریشرائز کرسکیں۔۔۔مگر انشاء اللہ،انکے ناپاک عزائم کبھی پورے نہیں ہونگے۔۔۔"

"چلو بیٹا جیسے تم کہو۔۔۔اللہ تمہیں کامیابی دیں۔۔۔تم نے ہم مجبور والدین پہ بہت بڑا احسان کیا ہے۔۔

نہ جانے کتنے عرصے کے بعد ہماری بیٹی ہمارے ساتھ رہ رہی ہے۔۔۔ یہ سب تم اور تمہاری ٹیم کی وجہ سے ہی ممکن ہوا ہے۔۔۔"

"ماں جی اللہ کا وعدہ ہے مشکل کے بعد آسانی ضرور آتی ہے۔۔۔ آپ بس دعا میں یاد رکھیے گا۔۔۔کل بڑا اہم دن ہے۔۔۔"

"ان شاء اللہ بیٹے یہ بھی کوئی کہنے کی بات ہے۔۔۔ میں تو پل پل تمہاری کامیابی کی دعائیں مانگتی ہوں۔۔۔"

"ابھی میرے فون پہ ایک اور کال آرہی ہے۔۔۔ آپ سے پھر بات ہوگی۔۔۔ اپنا خیال رکھیے گا۔۔۔السلام علیکم۔۔"

☆......☆......☆

"نہیں ابو سو گئے ہیں۔۔ میں نے انکو نہیں بتایا ہے۔۔ پپو بی سی آیا تھا مگر میں نے اسکو منع کر دیا کہ ابو کو مت بتائے کیونکہ تاشفین بھائی کی کال آگئی تھی۔۔۔ کہہ رہے تھے ڈاکٹر سے بینڈیج وغیرہ کروالی ہے۔۔۔ پریشانی والی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔"

حسیب کی بات پہ فارس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔۔۔

"یار پریشانی والی بات تو ہے ہی۔۔۔ آئے دن اسکے ساتھ کوئی نہ کوئی واقعہ پیش آجاتا ہے۔۔۔ میرا دل ڈرتا ہے۔۔۔ جب یہ گھر سے نکلتا ہے۔۔ میں تین دفعہ آیت الکرسی پڑھ کر دور سے ہی اس پہ پھونک دیتا ہوں۔۔۔اوپر سے پہلوان اتنا ہے کہ سیکیورٹی گارڈ بھی نہیں رکھتا۔۔۔"

"تم آپا کو لیکر گھر آؤ۔۔۔ اتنی دشمنیاں بنی ہوئی ہیں۔۔ اس طرح باہر رہنا ٹھیک نہیں ہے۔۔"

"میری غلطی ہے میں نے سوچا وہ اتنا گھبرائی ہوئی ہیں۔۔۔ ذرا سنبھل جائیں تب گھر جائیں گے۔۔۔ پر اب وہ میری بات ہی نہیں سُن رہی ہیں۔۔"

"تم بھائی کو کال کرو۔۔"

"چلو میں کوشش کرتا ہوں۔۔ تم عباس کو سُلا دو۔۔ بائے۔۔"

حسیب کی کال بند کرتا وہ جگن کی طرف آیا۔۔

"آپا۔۔۔؟۔۔"

فارس نے ایک دفعہ پھر رسٹ واچ پہ نگاہ ڈالی۔۔۔ جہاں ساڑھے بارہ ہو رہے تھے۔۔۔جگن کو دیکھنے لگا جو بت بنی بیٹھی بس فاسٹ فوڈ شاپ پہ لگے ٹیلی وژن کی تاریک پڑی سکرین کو دیکھے جا رہی تھی۔۔ ٹیلی وژن فارس نے ہی کہہ کر بند کروایا تھا۔۔۔

"آپا۔۔چلیں گھر چلتے ہیں۔۔"

"میں کہیں نہیں جا رہی۔۔۔"

"میرے لیے کیا حکم ہے۔۔۔اب تو لوگ بھی مشکوک نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔۔۔ہم پچھلے ڈھائی گھنٹے سے یہاں بیٹھے مکھیاں مار رہے ہیں۔۔۔"

"اسکو فون کرو۔۔۔اور بولو ادھر آئے۔۔۔"

"میں تین دفعہ کال ملا چکا ہوں۔۔۔کوئی جواب موصول نہیں ہو رہا ہے۔۔"

"دوبارہ ملاؤ۔۔۔"

"وہ مصروف نہ ہوتے تو پہلی بیل پہ ہی کال کا جواب دے دیتے۔۔۔"

"میں کہہ رہی ہوں نا کہ اُسکو کال ملاؤ۔۔۔پھر تمہیں اثر کیوں نہیں ہو رہا۔۔۔"

"ڈانٹ پڑ جانی ہے۔۔۔"

" ٹھیک ہے پھر چُپ کر کے بیٹھے رہو۔۔ کیونکہ میں بھی تب تک گھر نہیں جاؤں گی جب تک وہ خود ادھر نہیں آتا۔۔"

"یہ لوگ ایک بجے بند ہو جاتے ہیں۔۔"

فارس نے شاپ کا حوالہ دیا۔۔۔

"اسکے بعد باہر بیٹھ جاؤں گی۔۔۔پر اُسکے بغیر گھر نہیں جاؤں گی۔۔۔"

"پیاری آپا غصہ جانے دو۔۔۔"

جواب میں جگن نے اسے مکمل طور پر اگنور کر دیا۔۔۔

فارس فون لیکر باہر نکل گیا۔۔۔

دروازے سے باہر کھڑے کھڑے اُس نے تین دفعہ مزید کال کی مگر جواب نہیں ملا۔۔۔اب کے فارس کو بھی تشویش ہونے لگی۔۔۔اُس نے میسج بھیجا۔۔۔

" بھابھی گھر جانے سے انکاری ہو رہی ہیں۔۔۔کال اُٹھاؤ یا کال کرو۔۔۔رات ڈھل گئی ہے اور ہم لوگ ایک فوڈ شاپ پہ بیٹھے ہوئے ہیں۔۔"

پورے دس منٹ بعد میسج کا جواب آیا۔۔۔

" پاگل آدمی اسکو گھر لے جاؤ۔۔۔میں ایک میٹنگ میں ہوں۔۔"

" وہ کہتی ہیں۔۔۔وہ تاشفین کے بغیر گھر نہیں جائیں گی۔۔"

" غصے سے کہہ رہی ہے یا پیار سے؟۔۔"

" بیٹا تو آ کر خود ہی پوچھ لے۔۔۔"

دوسری جانب سے تاشفین نے ہنسی والی ایموجی بھیجی ساتھ ہی کہا۔۔۔

" جگہ بتاؤ میں آتا ہوں۔۔۔"

فارس نے ایڈریس لکھ بھیجا۔۔۔اور خود اندر آ کر جگن کے لیے کچھ پینے کو آرڈر کیا۔۔۔

پونے ایک بجے فارس کو میسج ملا۔۔

" باہر آؤ۔۔۔"

فارس شیشے کے پار سڑک پہ آ کر رُکنے والی گاڑی بھی دیکھ چُکا تھا۔۔۔

" چلیں آپا۔۔ بھائی آ گیا ہے۔۔۔۔"

جگن پوری طرح متوجہ ہوئی۔۔

" کہاں ہے؟۔۔۔"

" باہر گاڑی میں۔۔"

فارس کی ہمراہی میں باہر آئی سامنے کھڑی گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ براجمان وہ اس وقت بھی فون پہ مصروف تھا۔۔۔مگر اسکو دیکھ کر ہی جگن کے جلتے دل پہ ٹھنڈی پُھوار سی برسی۔۔۔ورنہ جب سے خبروں میں تباہ شدہ گاڑی کی تصویر دیکھی تھی۔۔۔جسم میں جیسے جان ہی نہ رہی ہو۔۔

تاشفین نے اسکو دیکھ کر اسکے لیے دروازہ کھول دیا۔۔۔فارس کو موٹر سائیکل کی جانب بڑھتے دیکھ کر اگلا حکم دیا۔۔۔

"فارس تم گاڑی میں آؤ۔۔ عامر تم موٹر سائیکل لے جاؤ۔۔۔"

عامر نامی اہلکار جی سر کہتا ڈرائیونگ سیٹ سے نکل گیا۔۔۔

وہ خاموشی سے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔تاشفین نے محسوس کر لیا تھا کہ اُس سے فاصلہ رکھ کر بیٹھی ہے۔۔۔مگر کہا کچھ نہیں۔۔۔

تاشفین کا فون بجنے لگا۔۔۔

جگن نے اُسکے ہاتھ سے فون لیکر اگلی سیٹ کی جانب پھینک دیا۔۔۔

"سارے فساد کی جڑ ہی یہ نوکری ہے۔۔۔"

"میں زندہ سلامت تمہارے پہلو میں بیٹھا ہوں۔۔کیا یہ کم ہے؟۔۔"

"ہاں کم ہے۔۔۔بہت کم ہے۔۔۔ جانتے ہو تمہارے متعلقہ لوگوں کی جان کیسے سولی پہ اٹکتی ہے۔۔۔جب گھنٹہ دو تک یہی معلوم نہ ہو سکے کہ آیا تم زندہ بھی ہو کہ نہیں۔۔۔"

تاشفین سمجھتا تھا کہ وہ شاک میں ہے اور اس وقت سمجھانا سودمند ثابت نہیں ہونے والا۔۔

اس نے آگے جھک کر جگن کا ٹھنڈا یخ ہاتھ اپنی گرفت میں لیا اور اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان چُھپا لیا۔

فارس نے سارا رستہ ایک لفظ نہیں بولا۔۔۔

گھر پہ پہنچے تو صرف حسیب جاگ رہا تھا۔۔۔

جیسے ہی تاشفین ہال کی روشنی میں داخل ہوا۔۔۔ حسیب کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔۔۔فارس لب بھینچے کھڑا مسلسل تاشفین کو دیکھے گیا۔۔۔جبکہ جگن کا اپنے آنسوؤں پہ اختیار ختم ہو گیا۔۔۔

تاشفین نے جیکٹ ہاتھ میں پکڑی ہوئی تھی۔۔ماتھے پہ آنکھ کے قریب سفید پلاسٹر لگا ہوا تھا۔۔بائیں ہاتھ کی اوپری جلد چھیلی گئی تھی۔

سارے لباس پہ مٹی کے نشانات تو تھے ہی مگر جیکٹ کی پوری آستین اور شرٹ کا اگلا حصہ خون کے دھبوں سے بھرا ہوا تھا۔۔

" جتنی بُری میری حالت بظاہر نظر آ رہی ہے۔۔۔حقیقت میں اتنی بُری نہیں ہے۔۔ذرا ہاٹ باتھ لیتا ہوں۔۔اسکے بعد دیکھنا ایک دم فریش نظر آؤں گا۔۔"

" ہم تمہیں کسی قیمت پر بھی کھونا نہیں چاہتے۔"

" یار فارس تم تو سمجھدار ہو۔۔۔تم بھی شروع ہو گئے ہو۔۔"

" میں آنکھیں بند کر کے بے غیرتوں کی طرح نہیں بیٹھ سکتا جب میرا بھائی باہر زندگی اور موت کی بازی کھیل رہا ہو۔۔ "

تاشفین تھکے ہوئے انداز میں صوفے پہ بیٹھ گیا۔۔اور وہ تینوں ویسے ہی اُداس چہرے لیے اسکے سر پہ کھڑے رہے حتیٰ کہ اُسکو کہنا پڑا۔۔۔

" یار تم لوگ تشریف رکھو گے کہ دعوت نامہ دوں۔۔"

حسیب اُسکے برابر بیٹھتا ہوا گویا ہوا

" بھائی جاب چھوڑ دیں۔۔"

" جاب چھوڑ دوں تو کیا موت کا فرشتہ بھی اپنے رجسٹر سے میرا نام مٹا دے گا۔۔۔؟۔۔"

جگن آنسوؤں سے رندھی آواز میں بولی۔۔۔

" تمہیں ڈر کیوں نہیں لگتا ہے ؟۔۔۔آخر ہم لوگوں کو تکلیف دیکر تمہیں کیا سکون ملتا ہے۔۔؟۔۔۔"

" کیا چاہتے ہو۔۔۔؟۔۔۔ بزدل بن جاؤں۔۔؟۔۔ایک ماں کے بیٹے کا قتل ہوا ہے۔۔۔جانتے ہو وہ ماں بیٹا کھونے کے بعد رو رو کر اپنی آنکھوں کا نور بھی کھونے پہ آئی ہوئی ہے۔۔۔جوان اولاد طبعی موت مر جائے تو صبر آتے آتے آ ہی جاتا ہے۔۔مگر یوں حادثاتی موت پر صبر نہیں آتا۔۔۔جب آپکے بے گناہ پیارے کو

مارنے والے معاشرے میں دندناتے پھر رہے ہوں۔۔۔اور دوسری طرف اگر سزا ہی نہ دو گے تو معاشرہ مر جائے گا۔۔۔"

" کیس عدالت میں لگ چکا ہے۔۔۔اب ضروری نہیں ہے کہ تم ساتھ دو۔۔۔تم جو کر سکتے تھے کر چکے ہو پلیز اب اس کیس سے دستبردار ہو جاؤ۔۔۔"

جگن کے کہنے پہ وہ دوٹوک انداز میں بولا۔۔

"میں ایسا کچھ نہیں کر رہا ہوں۔۔۔"

تب سے خاموش کھڑا فارس بولا۔۔

" کم از کم اتنا تو کر سکتے ہو نا بھائی کہ اپنی سیکیورٹی ٹیم کو ساتھ رکھا کرو۔۔"

" کس طرح سمجھاؤں کہ جو رات قبر میں لکھی ہے وہ قبر میں ہی آنی ہے۔۔۔۔"

"تم ایسی فضول باتیں کرنا بند نہیں کر سکتے۔۔؟۔۔۔خود کو سمجھتے کیا ہو۔۔؟۔۔۔"

"میرے بھائی ادھر بیٹھے نہ ہوتے تو اس سوال کا جواب میں بہت اچھا دیتا۔۔"

" یہاں پہ سر کھپانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔۔۔ تم لوگوں نے ڈنر کیا ۔۔۔؟۔۔"

جگن نے اپنے جوتے اُتار کر وہیں صوفے کے قریب رکھے اور ننگے پیر واش بیسن کی جانب بڑھتے ہوئے اُن تینوں سے سوال کیا۔۔۔

فارس نے تاشفین کے آگے ہاتھ جوڑے۔۔۔

" یہ دیکھ بھائی اور کچھ نہیں تو میرے بندھے ہاتھوں کی ہی لاج رکھ لے۔۔۔"

تاشفین نے اسکے بندھے ہاتھوں کو دیکھا اور مسکراہٹ دباتے ہوئے آنکھیں دکھا کر بولا۔۔۔

" تو باز آ جا بیٹا۔۔۔ ورنہ اُلٹے ہاتھ کی پڑے گی۔۔۔میرا سر دکھ رہا ہے اور یہاں میری کلاس لی جا رہی ہے۔۔۔جیسے میں تین سال کا ننھا سا بچہ ہوں۔۔۔"

" نہ بھائی کوئی اندھا بھی تجھے تین سال کا نہیں کہہ سکتا۔۔ہاں تیس کا ضرور ہے۔۔۔"

جگن منہ ہاتھ دھونے کے بعد تولیے سے ہاتھ پیر پونچھتی مسلسل تاشفین کی نظریں خود پہ محسوس کر رہی تھی۔۔

"میں کھانا باہر نہیں لاؤں گی اگر بھوک لگی ہے تو تینوں وہیں اندر آ جاؤ۔۔۔"

سب سے پہلے تاشفین اپنی جگہ سے اُٹھا۔۔۔

"جو حکم مائے لیڈی۔۔۔بندے کی کیا مجال جو انکار کرے۔۔۔"

جگن نے گھوری سے نوازا۔۔۔جواب میں وہ مسکراتا ہوا ہاتھ دھونے لگا۔۔۔

☆......☆......☆

"آپا ایک بات کہنا تھی۔۔۔"

وہ بیڈ شیٹ بدل رہی تھی جب دروازے کے فریم میں حسیب آ کر کھڑا ہوا۔۔۔

"ہاں بولو۔۔۔"

"وہ اصل میں میری کلاس فیلو آپ سے ملنا چاہتی ہے۔۔۔"

"تمہارا کلاس فیلو مجھ سے ملنا چاہتا ہے۔۔؟۔۔کیوں۔۔؟۔۔"

"میرا کلاس فیلو نہیں میری کلاس فیلو۔۔۔"

"اوہ اچھا اچھا کوئی لڑکی ہے۔۔۔"

"جی مگر کوئی غلط مطلب لینے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔شی از جسٹ آ گڈ فرینڈ۔۔۔"

"میرا اسکو کیسے پتا چلا۔۔؟۔۔۔"

"میں نے اپنے دوستوں کو آپکی شادی کی تصویریں دکھائی تھیں۔۔۔وہ آپکی دعوت کرنا چاہ رہے ہیں۔"

"آہ سو سوئیٹ۔۔۔مگر چونکہ بڑی میں ہوں۔۔۔اسلیے ایسا کرو اپنے دوستوں کو گھر پہ بُلا لو۔۔۔اچھا سا لنچ کرواتی ہوں۔۔ساتھ میں سب سے ملاقات بھی ہو جائے گی۔۔"

تب ہی تاشفین واش روم سے برآمد ہوا۔۔سلیولیس ٹی شرٹ پہنی ہوئی تھی۔۔کندھے پر لگی بینڈ تج پہ خون جما ہوا تھا۔۔۔

"تاشفین کیا خیال ہے میں حسیب کے دوستوں کو لنچ پہ بُلانا چاہ رہی ہوں۔۔"

"میری طرف سے اجازت ہے جب چاہو جسکو چاہو بلاؤ۔۔۔میں نے کونسا مہمان نوازی کے فرائض سر

انجام دینے ہیں۔۔اس گھر میں ہر کوئی آزاد ہے سوائے میرے۔۔۔"

حسیب ہنستے ہوئے بولا

" آپا آپ نے ہمارے شیر کو ایک دن میں گیدڑ بنا دیا۔۔۔واہ کیسے اچھے بچے بنے گھر بیٹھے ہیں۔۔"

" تم اس کو زیادہ پمپ مت کرواؤ۔۔۔ پہلے ہی کوئی کم رعب نہیں ڈال رہی۔۔۔ لے کر گھر پہ بٹھا دیا ہے۔۔۔"

" توبہ ایک چھٹی کیا کروالی ہے۔۔کسی بچے کی طرح شکوے ہی ختم نہیں ہو رہے۔۔۔اب آرام کریں۔۔۔ تا کہ زخم سے خون رسنا بند ہو۔۔۔"

عباس سکول سے واپسی پہ سیدھا تاشفین کے پاس آیا۔۔

" آج مس پوچھ رہی تھی تمہارے بھائی کا کیا حال ہے۔۔۔میں نے کہا بالکل ٹھیک ہے۔۔۔تو وہ کہنے لگی کل انکو گولی لگی تھی زیادہ زخم تو نہیں آیا۔۔۔اور میں اسکا منہ دیکھ رہا ہوں۔۔کہ میرے بھائی کو گولی کیوں لگے گی۔۔۔اب مجھے کیا علم میرے گھر میں سب لوگ مجھے بچہ سمجھتے ہیں۔۔مجھ سے باتیں چھپائی جاتی ہیں۔۔ٹی وی دیکھنے پہ پابندی لگی ہوئی ہے۔۔۔فیس بک یا انسٹا گرام مجھے کوئی چلانے نہیں دیتا۔۔۔بتاؤ میری بھی کوئی زندگی ہے۔۔؟۔۔۔"

" بس یار جب سے یہ ڈیکٹیٹر عورت ہمارے گھر آئی ہے۔۔۔ہمارے ساتھ ظلم ہی ہو رہے ہیں۔۔میں تمہارے غم میں برابر کا شریک ہوں۔۔۔"

" بڑے بھائی آپا کو کچھ مت کہنا۔۔۔میری لڑائی آپ کے ساتھ ہے آپا کے ساتھ نہیں ہے۔۔۔"

" اتنے سے تو ہو تم ابھی سے فیس بک اور انسٹا گرام کی کیا ضرورت پڑ گئی ہے؟۔۔۔"

" میری کلاس کے سب بچوں کے پاس تمام سوشل سائیٹس کے اکاؤنٹس ہیں۔۔۔میں ہی ایک پینڈو ہوں جس کے پاس اپنا فون بھی نہیں ہے۔۔۔"

" کیونکہ تم دورِ حاضر کی ننانوے فیصد یوتھ کی طرح سوشل میڈیا پہ بیٹھ کر ملک کے مسائل حل نہیں کرو گے۔۔۔ بلکہ اپنے بھائی اور باپ کہ طرح باعمل زندگی گزارو گے۔۔۔"

" یہ کیا بات ہوئی بھائی۔۔۔ میرا کلاس فیلو ہے نا فیصل ریحان اُسکے فیس بک پہ دو ہزار دوست ایڈ ہیں۔۔۔ پلیز مجھے بھی اکاؤنٹ بنانے دو نا۔۔۔ فیس بک نہیں تو کم از کم سنیپ چیٹ کی ہی اجازت دے دیں۔۔۔"

"سنیپ چیٹ پہ تم نے کیا نیکول کڈمن کے ساتھ سنیپس شیئر کرنی ہیں۔۔"

" نہیں میں الماس بھابھی کو ایڈ کرونگا تا کہ بچوں کی تازہ تازہ تصویریں دیکھ لیا کروں۔۔"

تاشفین نے اسکو اپنی بانہوں میں بھر لیا۔۔۔

"میں تمہیں بتانا بھول گیا۔۔۔ ماہا ملی تھی۔۔۔"

"ہیں۔۔؟۔۔سچ۔۔؟۔۔کب؟۔۔۔"

" مجھے حارث کے ساتھ کام تھا۔۔ ایک دن اسکو ملنے اسکے گھر پہ جانا ہوا۔۔ ماہا کی ماں نے زیادہ بات کرنے کا موقع نہیں دیا۔۔۔ مگر وہ بھی آخر ہمارا خون ہے۔۔ اندر جاتے ہوئے ماں کے سامنے اعلان کر کے گئی تھی کہ چاچو آئی لو یو۔۔"

" صرف آپکے لیے ایسا بولا۔۔۔؟۔۔اُس نے میرا نہیں پوچھا۔۔؟۔۔"

عباس کے سوال پر حسیب بولا۔۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اُس نے ہمارا نہ پوچھا ہو۔۔ بھائی تم نے اُن دونوں کو چوری اُٹھا کر لے آنا تھا۔۔"

" اُس کی ماں بڑی بد دماغ ہے۔۔۔ یونہی کوئی نیا شوشہ چھوڑ دے گی ورنہ بچوں کو گھر پہ لانا کونسا مشکل ہے۔۔"

عباس تاشفین کے سینے سے لگ کر لیٹتے ہوئے بولا۔۔۔

" جب ہماری زینب آئے گی۔۔ تب میں بھی الماس بھابھی کو اس سے ملنے کی اجازت نہیں دیا کروں گا۔"

تاشفین اُداس شکل بنائے کھڑی جگن کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا

" تم بے فکر رہو الماس کو تاشفین کے بچوں سے کوئی سروکار نہیں ہونا ہے۔۔۔ البتہ وہ زینب کی ماں کو ہم سے دور کرنے کی پوری کوشش کرے گی۔۔"

عباس جھٹ بھائی کے پہلو سے اُٹھ کر جگن کے قریب ہوا جیسے واقعی اُس کے چھن جانے کا خطرہ ہو۔۔

"میری آپا کبھی ہمیں چھوڑ کر نہیں جائیں گی۔۔۔کیوں آپا۔۔؟۔۔"

جگن ابھی تک تاشفین کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔مگر عباس کو خوش دلی سے جواب دیا۔۔

"یہ بھی بھلا کوئی پوچھنے والی بات ہے۔۔۔"

پھر تاشفین سے اپنے خدشے کی تصدیق چاہی۔۔۔

"کیا آپ نے آپی کو بتا دیا کہ میں ادھر ہوں۔۔؟۔۔"

"تم اور میں میاں بیوی ہیں۔۔۔کوئی حرام تعلق نہیں ہے جو یوں ڈر کر جی رہی ہو۔۔۔"

"آپ سمجھتے کیوں نہیں ہیں۔۔؟۔۔اب وہ مجھ سے ناراض ہو جائیں گی کہ میں نے جھوٹ کیوں بولا۔"

"تمہیں اُسکی ناراضگی کی اتنی پرواہ تھی تو یہاں آنا ہی نہیں چاہیے تھا۔۔کیونکہ وہ کبھی بھی تمہیں میرے ساتھ دیکھ کر خوش نہیں ہو گی۔۔۔

اللہ جانے ایک دم سے انکو آپ میں کونسا بُرا انسان نظر آنا شروع ہو گیا ہے۔۔۔جب رشتہ ہوا تب تو دن رات آپ کی اچھائیاں بیان ہوتی تھیں۔۔قابلیت کے ڈنکے بجاتی تھیں۔۔"

تاشفین ہنستا چلا گیا۔۔۔

"میں نہیں مانتا کیونکہ الماس کبھی میری تعریف کر ہی نہیں سکتی۔۔"

"کم از کم مجھے نگی کی شادی تو سکون سے دیکھ لینے دیتے۔۔۔"

تاشفین سنجیدہ ہو گیا۔۔۔

"میں نے اتنے دنوں سے تمہارے سامنے اس بات کا ذکر اسی لیے نہیں کیا تھا کہ تم خوامخواہ پریشان ہو جاؤ گی۔۔۔اگر وہ کچھ کہے گی یا ادھر آئے گی تو میں دیکھ لوں گا۔۔۔"

"اگر وہ سیر ہے تو آپکا غصہ سوا سیر ہے۔۔۔اللہ ہی میرے حال پہ رحم کریں۔۔۔"

تاشفین مسکرایا۔۔۔اس پل اسکا جی چاہ رہا تھا جگن کو پکڑ کر اپنے دل کے سب سے محفوظ تہہ خانے میں چھپا لے جہاں اسکو کبھی کوئی تکلیف یا تنگی نہ آئے۔۔۔

" بھائی آپکو نیند نہیں آ رہی تو کیا ہم ایک فلم دیکھ سکتے ہیں؟۔۔"

عباس کے سوال پہ تاشفین نے اپنی نیم وا آنکھیں پوری کھول کر وال کلاک پہ نظر ڈالی۔۔۔

" یار عام طور پہ میرا دن یوں بھاگتا ہے کہ مجھے لنچ کرنے کا ہوش بھی نہیں رہتا۔۔۔اور آج دن گزرنے کا نام ہی نہیں لے رہا۔۔"

" آرام کروانے کے لیے آپ کو چھٹی کروائی ہے۔۔۔عیادت پہ آنے والوں کا تانتا بندھا رہا ہے۔۔۔ ابھی آرام سے بستر میں پڑے رہیں۔۔حسیب تم ان دونوں کو لیپ ٹاپ پہ کوئی مووی لگا دو۔۔۔"

"شیبی کوئی مووی نہیں لگانی۔۔۔نیڈ فور سپیڈ لگانی ہے۔۔۔ میں یونیفارم بدل کر ابھی آیا۔۔"

عباس چھلانگ مار کر بیڈ سے اُتر کر بھاگ گیا۔۔حسیب لیپ ٹاپ لینے چلا گیا۔۔ وہ بھی دروازے کی جانب بڑھ رہی تھی جب تاشفین نے آواز دی۔۔۔

" کہاں جا رہی ہو۔۔؟۔۔"

جگن مڑتے ہوئے بولی۔۔

" عباس کے لیے کھانے کو کچھ لیکر آتی ہوں۔۔آپ کو کچھ چاہیے۔۔؟۔۔"

تاشفین نے سر اثبات میں ہلاتے ہوئے کہا

" ہاں۔۔"

" کیا چاہیے بتائیں لے آتی ہوں۔۔؟۔۔"

" تم۔۔۔"

" ویری فنی۔۔۔"

وہ شرم سے لال چہرہ لیے کمرے سے نکل گئی۔۔۔تاشفین کے شکوے نے پیچھا کیا۔۔

" کوئی جواب تو دیکر جاؤ۔۔۔پوچھا تو ایسے تھا جیسے جو مانگوں گا کھڑے کھڑے دان کرو گی۔۔۔"

" فراغت نے دماغ پہ اثر کر دیا ہے۔۔۔چپ کر کے مووی دیکھیں مینگو شیک بنا کر لاتی ہوں۔۔"

" یو آر آ لائیر مسز جگن تاشفین۔۔۔!!!۔۔"

"تھینک یو مسٹر تاشفین۔۔۔"

جگن نے اونچی آواز میں کہا اور اسرار احمد کے کمرے کی جانب آئی۔۔اندر سے آنے والی باتوں کی آواز سے اندازہ ہوگیا تھا کہ اُن کے مہمان ابھی یہیں تھے۔۔۔

وہیں سے کچن میں آگئی۔۔۔

سنیکس اور ریفریشمنٹ لیکر واپس آئی تو دونوں بھائی سکرین پہ نظریں جمائے بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔جگن نے لیپ ٹاپ ایک جانب ہٹانے کا اشارہ دیا اور ٹرے دونوں کے سامنے بیڈ پہ رکھ دی۔۔۔

"حسیب کدھر گیا ہے؟۔۔۔تین بج گئے آج فارس بھی ابھی تک نہیں آیا۔۔۔"

تاشفین کی نظریں ابھی بھی سکرین پہ تھیں۔۔۔

مشروب کے گھونٹ بھرتا ہوا بولا۔۔۔

"فارس کا میسج آیا ہے۔۔آج پانچ بجے آئے گا۔۔۔اور حسیب بال کٹوانے گیا ہے۔۔۔"

"اچھا۔۔۔آپ نے صبح سے دوا نہیں لی۔۔۔پین کلر دے دوں۔۔؟۔۔"

"ضرورت تو محسوس نہیں ہو رہی ہے۔۔۔"

"کیا درد نہیں ہے؟۔۔"

"درد تو ہے مگر اتنا زیادہ نہیں ہے۔۔۔"

"چلیں ٹھیک ہے۔۔۔اچھا میں سوچ رہی تھی۔۔آج کل میں بچوں کی شاپنگ کر لی جائے۔۔ فارس کہہ رہا تھا کل پینٹ کرنے آرہے ہیں۔۔وہ کُل پانچ لوگ ہیں اور سارا کام صرف دو دن میں مکمل کریں گے۔۔"

" کن بچوں کی شاپنگ ہونی ہے۔۔؟"

تاشفین کے سوال پہ جگن کا جی چاہا سر پیٹ لے۔

"ہمسایوں کے بچوں کی۔۔"

"اچھا۔۔۔"

" کیا اچھا۔۔۔؟۔۔"

" یہی کہ " تمہارے بیس سال سے اوپر کے بچوں کی شاپنگ کرلیں گے۔۔تم اپنے لیے بھی کپڑے وغیرہ خرید لینا۔۔"

"میرے پاس تو پہلے سے ہی ڈھیروں جوڑے پڑے ہوئے ہیں۔۔پھر بھی جو کل پہنا تھا وہ نیا ہی لیا ہے"

"یقیناً تم نے اپنی جیب سے ہی خریدا ہوگا۔۔"

جگن مسکرائی۔۔۔

"ایک ہی بات ہے۔۔۔"

" ٹھیک ہے، میں خود سے تمہارے لیے کچھ خرید لاؤں گا۔۔تم اپنے بچوں کو ساتھ لیجا کر انکو جو چاہیے ہو دلوا دینا۔۔۔پیسے تمہارے پاس ہی ہیں۔۔جہاں ضرورت ہو لگا لینا۔۔"

"اوہ۔۔۔وہ پیسے۔۔۔مجھے تو یاد ہی نہیں رہا۔۔۔ابھی آئی۔۔۔"

وہ تیزی سے کمرے سے نکلی۔۔۔تاشفین نے حیرت سے اُسکے اس عمل کو دیکھا۔۔۔

دو منٹ بعد وہ پیکٹ ہاتھ میں پکڑے کمرے میں واپس آئی۔۔

" پیسے وہیں کچن میں رکھ دیئے تھے۔۔شکر ہے وہیں سے مل گئے۔۔۔ورنہ میں آپکو کیا جواب دیتی۔۔"

تاشفین مسکرایا۔۔۔

"تم دو ماہ تک بھی وہاں سے نہ اُٹھاتی تو یہ پھر بھی تمہیں وہیں سے ملتے۔۔۔"

" کوئی چور بھی تو گھر میں گھُس سکتا ہے۔۔"

" آپا ایک پولیس والے کے گھر چور کو اسکی موت ہی لیکر آئے گی۔۔۔"

تاشفین نے عباس کے بالوں کو ہاتھ سے بکھیرا اور چھیڑتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"ایسا ہی تیرا بھائی کوئی سُپر ہیرو ہے نا۔۔۔"

عباس نے فدا ہوتی نظروں سے تاشفین کو دیکھا۔۔۔

" میرے بھائی کے سامنے کسی سُپر ہیرو کی کیا اوقات ہے۔۔"

تاشفین کا قہقہہ جاندار تھا۔۔۔سر گھما کر جگن کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

"اس کو کہتے ہیں اندھی محبت۔۔۔"

جگن نے دل ہی دل میں ماشاء اللہ کہا بھائیوں کی آپس میں محبت قابل دید تھی۔۔۔

☆......☆......☆

"ابو فارس گھر پہ نہ ہو تو خاموشی سی رہتی ہے۔۔۔گھر آتا ہے تو ایسا لگتا ہے جیسے نہ جانے کتنے لوگ ایک ہی دفعہ بول رہے ہیں۔۔"

اسرار احمد اُسکی بات سے اتفاق کرتے ہوئے بولے۔۔

"ہاں ایسا ہی ہے۔۔۔بول نہ بھی رہا ہو۔۔بس گھر پہ موجود ہو تب بھی اسکی اپنی رونق ہے۔۔"

"مجھے آواز آ رہی ہے جو آپ باپ بیٹی سرگوشیوں میں میری تعریفیں کر رہے ہیں۔۔مجھے کو سنے تو دھڑلے سے دیئے جاتے ہیں۔۔۔تعریف بھی ویسے ہی کریں نا۔۔۔ظالمو۔۔۔"

"اپنا سپیکر ہلکا کبھی مت رکھنا میرا شوہر اندر سو رہا ہے۔۔۔اسکے آرام کی خاطر دھیمی آواز میں بول رہی ہوں۔۔"

"لوگ زن مرید ہوتے ہیں۔۔آپ بنی بنائی شوہر مرید ہیں۔۔۔"

"زیادہ باتیں نہ کرو۔۔کیونکہ یہ دیکھنے میں آیا ہے جو لوگ کسی اور پر تنقید کرتے ہیں۔۔اپنا وقت آنے پر وہ خود بھی ویسے ہی ثابت ہوتے ہیں۔۔"

"استغفر اللہ نعوذ باللہ میرا شوہر نہیں ہوگا۔۔۔"

جگن نے ماتھا پیٹ لیا۔۔۔سیڑھیوں پہ بیٹھ کر اپنا یونی کا کام کرتے حسیب نے وہیں سے نشانہ رکھ کر اپنی چپل پھینکی تھی جو سیدھی ہال کی دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر فرش پر بیٹھ کر لیپ ٹاپ پہ مصروف فارس کے سینے پہ جا کر لینڈ ہوئی۔۔۔

"بے غیرت انسان کبھی سوچ سمجھ کر بھی بک لیا کر۔۔۔"

"ہائے مر گیا۔۔۔مسٹر میسنی سُنڈی۔۔۔تیری خیر نہیں پتر۔۔۔۔بچ ذرا اب۔۔۔"

فارس نے لیپ ٹاپ ایک سائیڈ پہ رکھا۔۔۔اور وہی جوتا پکڑ کر حسیب کی شامت بُلاتے ہوئے اسکے پیچھے

ہولیا۔۔

حسیب ایک ہی جست میں سیڑھیوں سے اُتر کر صوفے کی اوٹ میں ہوا۔۔۔

" بکواس تم نے کی تھی۔۔۔اب میرا ہاتھ تیری بکواس سُن کر تیری چھترول کرنے کو تیار ہو گیا تو میرا کیا قصور۔۔۔"

" قصور بتاتا ہوں۔۔۔تو ایک دفعہ میرے ہاتھ لگ بیٹا۔۔۔"

ایسا لگ رہا تھا جیسے سٹنگ ہال میں زلزلہ آ گیا ہو۔۔۔دونوں بھائی بیلوں کی طرح بھاگ رہے تھے۔۔۔ ایک وقت میں جگن کو لگا دونوں اسکے اوپر گریں گے۔۔۔جگن کے حلق سے چیخ برامد ہوئی۔۔۔

فارس حسیب کو پکڑ کر اسکی کمر میں مکے برسا رہا تھا جب حسیب نے اس کے پہلو میں کہنی ماری۔۔۔فارس وہیں دہائی دیتا فرش پہ گرا۔۔۔مگر اگلے پل خود سے دور جاتے حسیب کی شرٹ کا کالر کھینچ کر اسکو بھی فرش پہ گرا کر اُسکے اوپر بیٹھ کر اسکو تھپڑ مارنے لگا۔۔مگر حسیب نے اپنا چہرہ اور سر دونوں بازوؤں میں چھپا رکھا تھا جسکی وجہ سے فارس کا ٹاسک مشکل ہو گیا تھا۔۔۔۔

اسرار احمد دونوں کو غصے سے دیکھ رہے تھے۔۔۔مگر تاشفین کو بیڈ روم کے دروازے میں کھڑا پا کر انکو تسلی ہو گئی۔۔۔

تاشفین نے ایک نظر جگن پہ ڈالی جو پھٹی آنکھوں سے دونوں کو گتھم گتھا ہوئے دیکھ کر سہمی سی کھڑی تھی۔۔۔

وہ آگے بڑھا اور دونوں بھائیوں کے سر پکڑ کر ایک دوسرے میں ٹکرا دیئے۔۔۔

سر بجنے کی آواز پہ جگن کو جھرجھری آ گئی۔۔

" آئندہ دنگل کا موڈ ہو تو میری بیوی کے سامنے یہ شوق نہ پورا کرنا۔۔۔اپنے بچوں کو جانوروں کی طرح کودتے دیکھ کر بچاری کو ہارٹ اٹیک بھی آ سکتا ہے۔۔۔"

دونوں کے قہقہے بلند ہوئے۔۔۔ساتھ میں ہائے ہائے کرتے دُہرے بھی ہو رہے تھے۔۔۔

جگن کی سمجھ سے باہر تھا کہ ہو کیا رہا ہے۔۔۔

اُس نے گھبرا کر تاشفین کو دیکھا جو تسلی دیتے ہوئے ہاتھ اُٹھا کر بولا۔۔

" ویلکم ٹو مینز کیو۔۔۔ڈرومت۔گدھے کبھی کبھی کچی زمین پہ لوٹنیاں لیتے ہیں۔۔انکی صحت کے لیے اچھا ہوتا ہے۔۔۔"

" مگر دونوں کو چوٹیں آئی ہیں۔۔۔اتنی زور سے صوفے پر سے گرے تھے۔۔۔"

" دونوں اُٹھ کر جگنی سے سوری کرو۔۔۔"

اسرار احمد کے کہنے پر دونوں اپنا اپنا سر پکڑ کر گرتے پڑتے کھڑے ہو گئے۔۔۔

فارس کی آنکھ کے قریب گومڑ ا ُبھر آیا تھا۔۔۔۔حسیب کے ہونٹ سے خون نکل رہا تھا۔۔۔

دونوں جگنی کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوئے اور کمر تک جھک کر سلام کیا۔۔۔فارس ہر دفعہ جاپانیوں کے انداز میں کمر تک ڈ بکی مارتا اور کہتا جاتا۔۔۔

" میری ماں۔۔۔میری بڑی بہن۔۔۔میری چھوٹی بہن۔۔۔میری بھابھی۔۔۔میری دوست۔۔۔مجھے معاف کر دیں۔۔۔"

آخر پہ سیدھا کھڑا ہو کر بولا۔۔

مگر قصور میرا نہیں اس خبیث کا تھا جس نے اپنی نشانہ بازی دکھا کر آپ کے سامنے شو ماری۔۔۔"

حسیب فوراً اپنا دفاع کرتے ہوئے بولا۔۔۔

" آپا اس نے آپ کے سامنے بڑا نامناسب جملہ بولا تھا۔۔جو میری غیرت نے گوارا نہ کیا۔۔۔اسلیے اسکی چھترول بنتی تھی۔۔۔"

" ادھر بیٹھو دونوں میں فریزر سے برف لاتی ہوں۔۔۔وحشی کہیں کے۔۔۔توبہ میرا دل سینے سے نکل کر باہر آنے والا ہے۔۔۔"

وہ کچن کی جانب بڑھی تھی جہاں سے تاشفین پہلے ہی فروزن مٹروں کے دو پیکٹ ہاتھ میں لیے نکل رہا تھا۔۔۔

جگنی کی تاشفین کے چہرے پہ نظر پڑی تو باقی سب بھول گئی۔۔۔

" آپ کا چہرہ اتنا سُرخ کیوں ہو رہا ہے۔۔"

"مجھے لگتا ہے کہ بُخار ہو گیا ہے۔۔۔میرا سارا جسم دُکھ رہا ہے۔۔۔ کندھا تو ہل ہی نہیں رہا۔۔۔"

جگن یکدم غصے میں آ گئی۔۔

" یہ تو ہونا ہی تھا۔۔۔اور نہ لیں دوا۔۔۔اور نہ کریں آرام۔۔۔آواز بھی بدل گئی ہے۔۔۔غنڈوں سے لڑنا اتنا آسان ہوتا نا تو ہر کوئی میدان میں کودنے کو تیار ہوتا۔۔۔چلتی گاڑی سے جمپ مارنے سے ایک دفعہ انسان کا سارا انجر پنجر ہل کے رہ جاتا ہے۔۔۔مگر یہاں کون سمجھائے۔خود کو نہ جانے کہاں کا جیمز بونڈ سمجھا ہوا ہے۔۔۔حتٰی کے جو مووِیز والا جیمز بونڈ ہے اتنا سا ایکشن کرنے کے بعد تو وہ بھی تھوڑا بریک لے لیتا ہے۔۔۔شرافت سے جا کر لیٹ جائیں۔میں دوا دیتی ہوں۔۔۔اور خبردار جو اب بستر سے پاؤں بھی اُتارا۔۔۔ بڑی بُری طرح پیش آؤں گی۔۔۔"

اُس کے ہاتھ سے بیگز چھینے اور ڈانٹ کر رکھ دیا۔۔۔

تاشفین نے حیرت سے اسکو دیکھا پھر سوالیہ نظروں سے اسرار احمد کو دیکھا۔۔۔

" کیا یہ سب میری بیوی نے ہی کہا ہے؟۔۔۔"

فارس معصومیت سے بولا۔۔۔

" بھائی بیچ بازار میں آپکی عزت افزائی ہوگئی ہے۔۔ اور لگیں بیوی کے نیچے۔۔۔"

"چُپ کر جاؤ تم جلتی پہ تیل ڈالنے والے۔۔۔"

جگن نے پیچھے سے اُسکو ایک لگائی۔۔۔

" یاران یہ تو ہمارا ہی رنگ چڑھتا جا رہا ہے۔۔۔قسم سے کیا بھاری ہاتھ پایا ہے۔۔۔اللہ اللہ کر کے دماغ کی گردش تھمی تھی۔۔۔اب پھر ہلا کر رکھ دیا۔۔۔"

" یہ بیگ اپنی آنکھ پر رکھو۔۔۔"

جگن نے بیگ اسکے ہاتھ پہ رکھا۔۔۔

سیڑھیوں پہ دھم دھم کی آواز ابھری۔۔۔سب کا دھیان اسی جانب چلا گیا۔۔۔

پھولی ہوئی سانس کے ساتھ عباس منظر پہ آیا اور پورے حلق سے چلا کر مطلع کیا۔۔۔

" آپا باہر آپکے مہمان آئے ہیں۔۔"

"میرے مہمان۔۔؟۔۔۔کون۔۔؟۔۔"

" آپکے ڈیڈی اور ممی۔۔۔"

یہ سُنتے ہی جیسے وہاں پہ موجود افراد میں بجلی دوڑ گئی۔۔۔

جگن نے پریشان نظروں سے تاشفین کو دیکھا۔۔ جو بڑے اطمینان کے ساتھ بیٹھ کر گھونٹ گھونٹ کر کے پانی پی رہا تھا۔۔۔نظر ملنے پر اُس نے جگن کو آنکھ ماری۔۔۔

فارس اور حسیب صوفے سیدھے کر کے کشن وغیرہ اُنکی جگہوں پہ رکھ رہے تھے۔۔۔ جوتے اُٹھا کر سٹینڈ پر ڈالے۔۔۔پھر جا کر ڈرائینگ روم کا پنکھا وغیرہ آن کیا۔۔تب تک دروازے پہ دستک ہو چکی تھی۔۔۔

تاشفین نے ٹی شرٹ کے اوپر ہی ایک شرٹ پہن لی مگر بٹن کھلے رہنے دیئے۔۔۔اور جا کر دروازہ کھول کے بڑی گرمجوشی سے جگن کے والدین کا استقبال کیا۔۔۔

جگن نے اپنے ڈیڈ کی آواز سُنی جو مسکراتے ہوئے کہہ رہے تھے۔۔

" ینگ مین ہم نے تمہارے بارے میں بہت بُری خبریں سُنی تھیں۔۔۔اسلیے فکرمند ہو کر تمہاری خیریت جاننے کو چلے آئے۔۔"

" اگر مجھے علم ہوتا کہ آپ میری خیریت جاننے کو آئیں گے تو میں بہت پہلے اپنا کوئی ایکسیڈنٹ کروا لیتا۔۔۔"

جواب میں ڈیڈ کا قہقہہ سُن ک جگن کے لبوں پہ بھی مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔۔تب ہی ڈیڈ نے ہال میں قدم رکھا اور سب کو مشترکہ سلام کیا۔۔۔جگن مکس قسم کے احساسات کا شکار ہو رہی تھی۔۔۔ماں باپ کو اپنے گھر دیکھ کر خوش تو تھی مگر کہیں ڈر بھی رہی تھی۔۔۔

ڈیڈی تو بڑے خوش لگ رہے تھے۔۔مگر ممی کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر یوں لگ رہا تھا جیسے ممی کوئی ہارر مووی دیکھ رہی ہوں۔۔۔

اُس نے ڈیڈی سے گلے ملنے کے بعد اُنکے گال کا بوسہ لیا۔۔

" ڈیڈی آپ کو دیکھ کر مجھے بڑی خوشی محسوس ہو رہی ہے۔۔"

" میرے جگر کے ٹکڑے یقیناً آپکی خوشی اُس خوشی سے کم ہے جو آپ کو اپنے گھر پہ راضی دیکھ کر میرے دل کو ملی ہے۔۔"

انکے ان الفاظ پہ ممی نے آنکھیں گھمائیں۔۔۔

جگن کسی بچی کی طرح اپنی ماں سے لپٹ گئی۔۔۔

" میں آپکو اتنا یاد کر رہی تھی۔ اچھا ہوا آپ آ گئیں۔۔۔"

" بیہیو یور سیلف جگن۔۔۔ اتنی بڑی ہو گئی ہو مگر ابھی تک تمہارا بچپنا نہیں گیا۔۔۔"

ممی نے سب کے سامنے ناگواری سے ڈانٹ دیا۔۔ مگر جگن کے ماتھے پہ شکن نہیں آئی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ ماں ناراض ہے تبھی یوں ڈانٹ دیا۔۔۔

ممی۔۔ ڈیڈی یہ تینوں میرے وہ بھائی ہیں۔۔ جو مجھے تاشفین سے ملے۔۔۔ ڈیڈی یہ تینوں میرا بہت خیال کرتے ہیں۔۔ دو منٹ ادھر اُدھر ہو جاؤں ان لوگوں کی جان پہ بن آتی ہے۔۔ اور ابو نے مجھے محسوس ہی نہیں ہونے دیا کہ میں اپنے ماں باپ سے دور ہوں۔۔ ڈیڈی جو کچھ الماس آپی اس گھر کے مکینوں کے بارے میں کہتی رہی ہیں وہ سب اُنکے اپنے چھوٹے سے دماغ کی من گھڑت باتیں تھیں۔۔۔ یہاں تو اتنی محبت ہے کہ سمیٹتے سمیٹتے دامن بھر جائے مگر پیار ختم نہیں ہوتا۔۔۔ مجھے اور تاشفین کو اگر شادی سے پہلے ایک دوسرے کو تھوڑا بہت جاننے کا وقت ملتا نا تو ہمارے درمیان جو غلط فہمی آئی تھی وہ کبھی نہ آتی۔۔۔ تاشفین بہت اچھے ہیں۔۔۔ بس الماس آپا کی طرح تھوڑے گھمنڈی ہیں۔۔ پر باقی افراد تو گھمنڈی بھی نہیں ہیں۔۔ ڈیڈی میرا یقین کریں۔۔ اس گھر میں آنا میری زندگی کا سب سے بہتر فیصلہ تھا۔۔ جب میں سوچتی ہوں کہ اگر میں نہ آتی تو اتنے پیارے رشتوں سے محروم رہتی۔۔۔"

وہ چمکتی آنکھوں اور جذبات سے سُرخ ہوتے چہرے سمیت بولتی جا رہی تھی۔۔۔ جیسے بچہ اپنے سکول میں بہترین رزلٹ لینے کے بعد گھر آ کر ماں باپ کو بتا رہا ہو۔۔ فلاں میں اتنے نمبر آئے میری اُس اُستانی نے یہ کہا۔۔ من پسند کھلونا پا لینے کے بعد جیسے بچے کے پیر ہی زمین پہ نہ آ رہے ہوں۔۔۔ اسکا جی چاہ رہا تھا ایک ہی

سانس میں اُس ساری محبت کا احاطہ کر دے جو اس گھر سے ملی تھی۔۔۔

فارس نے ڈرائینگ روم کے کھلے دروازے کی جانب توجہ دلائی مگر ڈیڈی وہیں اسرار احمد کی وہیل چئیر کے برابر صوفے پہ بیٹھ گئے۔۔اور انکا ہاتھ تھام کر دبایا۔۔۔

" میں نے جگن کو پہلے کبھی اتنا خوش نہیں دیکھا کہ اس کے پاس اپنے احساسات بیان کرنے کو الفاظ کم پڑ رہے ہوں۔۔آپ کا بہت شکریہ اسرار صاحب۔۔۔ میں یہاں آتے ہوئے دل ہی دل میں ڈر رہا تھا کہ نہ جانے بیٹی کو کس حال میں دیکھوں گا۔۔۔میرا دل پُر سکون ہو گیا ہے۔۔۔اور تاشفین یار میری بیٹی کو تو باپ کی یاد نہیں آئی تم ہی اسکو ملوانے کے لیے لے آتے۔۔۔"

تاشفین بھی وہیں براجمان ہو گیا۔۔۔ساس داماد ایک ہی صوفے پہ بیٹھے تھے۔۔

" سر ہم لوگ آپ ہی کی طرف آ رہے تھے۔۔۔مگر اس حادثے کی وجہ سے راستے میں ہی مڑ آنا پڑا۔۔۔"

" تم نے بہت غلط کام شروع کئے ہوئے ہیں تاشفین پولیس میں ہونے کا یہ مطلب تو نہیں ہوتا کہ انسان قانون کے نام پر دہشت گردی کرے۔۔"

ممی کی بات پہ کمرے میں ایک پل کو خاموشی چھا گئی۔۔جگن نے بے یقینی سے اپنی ماں کو دیکھا کہ یہ کیا بول رہی ہیں۔۔۔سیٹھ صاحب نے فوراً بیوی کے کہے الفاظ کے اثر کو زائل کرنے کی کوشش میں کہا۔۔

" ارے نہیں تاشفین جو کر رہا ہے بالکل ٹھیک کر رہا ہے۔۔ہم بھی بزنس چلاتے ہیں۔۔مگر اسکا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ غیر قانونی کام بھی ساتھ ساتھ چلائے جائیں۔۔ بشارت حُسین بہت غلط کاموں میں ملوث رہا ہے۔۔"

"ایسا بالکل نہیں ہے۔۔ بشارت حسین کے ساتھ الماس اور حارث کے بہت اچھے تعلقات تھے۔۔جو بعد میں کاروباری تعلقات میں بدلے ہیں۔۔الماس تو بشارت حُسین کی بہت تعریف کرتی ہے۔۔وہ بہت امیر آدمی ہے۔۔بہت بڑے خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔۔۔پچھلے سال اُس نے اپنے بیٹے کو فراری کا لیٹسٹ ماڈل پاکستان منگوا کر دیا ہے۔۔۔ہر کوئی جانتا ہے کہ ایک عام سے ماڈل کی گاڑی کو پاکستان لیکر آنے پہ کتنا خرچہ آتا ہے۔۔۔اور فراری کی تو اپنی قیمت ہی کروڑوں میں ہے۔۔۔صرف لاہور میں ہی انکے تین بنگلے ہیں۔۔

معذرت کے ساتھ مگر اس گھر سے اچھی تو اسکے نوکروں کی رہائش ہے۔۔۔۔ مجھے نہیں لگتا اتنے امیر آدمی کا کوئی بال بھی بیکا کر سکے گا۔۔۔ بہت جلد وہ جیل سے رہا ہو جائے گا۔۔۔ اور جو پولیس والے اس وقت اس کیس کو حد سے زیادہ توجہ دے رہے ہیں کل کو خود مسائل کا شکار ہو سکتے ہیں۔۔"

جگن کا رنگ اُڑ گیا۔۔ جلدی سے تاشفین کے تاثرات دیکھنے چاہے اور حیرت ہوئی کیونکہ وہ مسکرا رہا تھا۔۔ فارس اور حسیب کچن میں نہ جانے کیا کُھسر پُھسر کر رہے تھے۔۔

ممی تو اپنی بات کہہ کر خاموش ہو گئی تھیں۔۔ مگر ڈیڈی تھوڑے شرمندہ نظر آ رہے تھے۔۔۔

تاشفین بڑے تحمل سے گویا ہوا۔۔۔

"جی آنٹی آپکا تجزیہ بالکل ٹھیک ہے۔۔ کیونکہ ہمارے یہاں جس کی لاٹھی ہوتی ہے بھینس بھی اُسی کی ہوتی ہے۔۔۔"

ممی نے اپنے لپ سٹک والے لب تکلف سے ذرا پھیلائے۔۔۔

تاشفین جگن کے ڈیڈ سے مخاطب ہوتے ہوئے بولا۔۔۔

"سر کیا آپکی آج کل حارث سے بات چیت ہوئی؟۔۔ ملک میں واپس آ گیا ہے یا نہیں ابھی۔۔؟۔۔"

جگن نے آگے بڑھ کر ممی کا ہاتھ پکڑا اور انکو اپنے ساتھ اندر کمرے میں لے گئی۔۔۔ اندر داخل ہوتے ہی ممی نے نئی شکایت کی۔۔۔

"اُف خدایا یہاں پہ کس قدر حبس ہے۔۔ جگن تم کیسے یہاں رہ رہی ہو۔۔؟۔۔"

جگن نے دروازہ تھوڑا بند کر دیا۔۔۔ تاکہ باہر آواز نہ جائے۔۔۔

"ممی آپکو تاشفین کے سامنے اتنا روڈلی بات نہیں کرنا چاہیے تھی۔۔۔ ابو بھی سُن رہے تھے۔۔ کیا سوچیں گے۔۔"

"مائے فُٹ ان لوگوں کو جو سوچنا ہے وہ سوچیں۔۔ نہ جانے انہوں نے کیا منتر پھونک کر تمہیں اپنا اسیر کیا ہے۔۔ یہ باہر گلی دیکھ رہی ہو۔۔۔ گلی میں ایک بلب تک نہیں ہے۔۔ تین دفعہ میرا پاؤں مُڑتے مُڑتے بچا ہے۔۔ تمہارا باپ ساتھ نہ ہوتا تو وہیں گر پڑی ہوتی۔۔۔ یہ سب تو چھوڑو۔۔۔ مجھے اس بات کا جواب دو تم

نے ہمیں اس طرح ذلیل کیوں کیا ہے۔۔؟؟۔۔ جانتی ہو الماس کی کس قدر انسلٹ ہوئی ہے۔۔۔ جگن، ہاؤ اگنورنٹ۔۔۔ تم اپنی ہی بہن کو اس طرح سے ڈیگریڈ کیسے کر سکتی ہو۔۔۔؟ جب مجھے پتا چلا تم یہاں ہو مجھے لگا مذاق ہے۔۔۔ بھلا میری بیٹی اتنی گئی گزری کب سے ہو گئی کہ اُس مرد کے پیچھے آ گئی جو اسکو سارے زمانے میں رسوا کر کے آ گیا۔۔۔ یہ شخص دودھ سے دھل کر بھی آ جائے تب بھی اسکو معاف نہیں کروں گی۔۔۔ نہ ہی تمہیں اپنی زندگی یوں برباد کرنے کی اجازت ہی دوں گی۔۔۔ تم آج ہمارے ساتھ ہی واپس چل رہی ہو۔۔"

" ممی پلیز تاشفین کے لیے ایسے سخت الفاظ کا استعمال مت کریں۔۔۔ مجھے اچھا نہیں لگ رہا ہے۔۔"

" مجھے بھی اچھا نہیں لگ رہا کہ میری شہزادیوں سی آن بان والی بیٹی اس میلے کچیلے گھر میں عام سی ہاؤس وائف بنی ہوئی ہے۔۔۔ میرے خدایا۔۔۔ یہ اپنے بالوں کا کیا حشر بنایا ہوا ہے۔۔۔ آخری دفعہ سالون کا چکر کب لگایا تھا۔۔؟۔۔ تمہارے ہاتھ پیر بھی اپنی اصل رنگت کھو رہے ہیں۔۔۔ میں نے تو ایک ملٹی ملین کمپنی میں اونچی پوسٹ پہ بیٹھ کر لاکھوں کمانے والے کو اپنی لاڈلی بیٹی دی تھی۔۔۔ مجھے کیا علم تھا وہ اتنی اچھی جاب چھوڑ کر ایک چھوٹی سی پولیس کی نوکری پہ آ جائے گا۔۔۔ اُسکی تنخواہ سے تو بس گھر کی دال روٹی ہی چلتی ہو گی۔۔۔ میری بیٹی کے معیار کا پیسہ کہاں ہو گا انکے پاس۔۔۔ جگن تم نے مجھے بہت دُکھی کیا ہے۔۔۔ چلو جان گھر چلیں۔۔۔ تمہارے زمان انکل نے فیروز کے لیے تمہارا ہاتھ مانگا تھا۔۔۔ تب تمہاری شادی کو ابھی ایک ماہ ہی ہوا تھا۔۔۔ میں چاہتی تھی کہ تم سنبھل جاؤ تو پھر تمہاری ڈائیورس۔۔۔"

" ممی خدا کے لیے چپ کر جائیں۔۔۔ کیا کیا بولے جا رہی ہیں۔۔۔ میں اُس کے قریب رہ کر اور اس کے خلوص کو دیکھ کر اس سے محبت کرنے لگی ہوں ممی۔۔۔ ایسے کیسے چھوڑ دوں۔۔۔ اس وقت تو اُس کے حالات اچھے بھلے ہیں۔۔۔ پر اگر وہ مجھے کسی جھونپڑی میں رکھتا فرش پہ سُلاتا اور روکھی سوکھی کھانے کو دیتا میں تب بھی اسکے ساتھ رہ لیتی۔۔۔ کیونکہ اب میں اُس سے محبت کرتی ہوں۔۔۔ اور محبت اس لیے نہیں کرتی ہوں کہ وہ بڑا خوش شکل مرد ہے۔۔۔ بلکہ میں اُس سے محبت اس لیے کرتی ہوں ممی کہ وہ اپنی فیملی کے لیے اپنی ذات کو پسِ پشت ڈال دیتا ہے۔۔۔ وہ اپنے بھائیوں کے لیے جان بھی دے سکتا ہے۔۔۔ وہ اس گھر کا کفیل ہے مگر اُسکی مجال نہیں ہے کہ باپ کے ساتھ اونچی آواز میں بات کر لے یا انکی کسی بات کو رد کر دے۔۔۔ ممی مجھے تاشفین میں

خوبیاں ہی خوبیاں نظر آتی ہیں۔۔۔خامی ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتی۔۔۔"

"وہ اسلیے کیونکہ تمہاری آنکھوں پہ پٹی بندھی ہوئی ہے۔۔۔تم پریکٹیکل زندگی کو رومنٹسائز کرنے کی کوشش کر رہی ہو۔۔۔میری اتنی پڑھی لکھی بیٹی۔۔۔عام جاہل عورتوں والی وجوہات پیش کر رہی ہے۔۔۔کل کو تمہارے بچے ہونگے تو کیا انکو بھی اسی ڈربے میں رکھو گی؟۔۔۔چلو پولیس کی نوکری سے اچھا کما لے گا ترقی ہوجائے گی۔۔۔پھر بھی یہ جو چار جونکیں اسکو لپٹی ہوئی ہیں۔۔ان سے تمہاری جان کبھی نہیں چھوٹے گی۔۔۔"

"ممی پلیز ایسے مت بولیں۔۔۔جنکو آپ جونکیں کہہ رہی ہیں۔۔وہ مجھے اپنی جان سے بھی پیارے ہوگئے ہیں۔۔۔انکے بارے میں کہا آپکا ایک ایک حرف میرے دل پہ وار کر رہا ہے۔۔۔مجھ سے برداشت نہیں ہونا۔۔۔آپ پہلی دفعہ میرے گھر پہ آئی ہیں۔۔۔مجھے اپنی خدمت کا موقع تک نہیں دیا اور یوں جلی جلی سُنانے بیٹھ گئی ہیں۔۔۔"

"میں یہاں مزید نہیں رُک سکتی۔۔۔تمہیں سمجھانے کو آئی تھی مگر تمہاری تو عقل ماری گئی ہے۔۔۔رہ لو چند ماہ اور جب سر سے عشق کا بھوت اُتر جائے اور اصل زندگی کی ضروریات اور سہولتوں کی یاد ستانے لگے تو گھر واپس آجانا۔۔۔"

اپنی ساڑھی کا پلو سنبھالتیں وہ اُٹھ کر کمرے سے چلی گئیں۔۔۔جگن کو جیسے کسی نے باندھ دیا ہو۔۔۔ ممی جانے پر تلی ہوئی تھیں۔۔ڈیڈ کی بھی ایک نہ سُنی وہ کمرے میں جگن کے پاس آئے جو اُداس چہرے کے ساتھ انکو ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

"اپنی ماں اور بہن کی طرف سے ٹینشن نہیں لینی۔۔۔تمہیں تو علم ہے تمہاری ممی الماس کی کتنی سُنتی ہیں۔۔ اور اس وقت الماس بہت غصے میں ہے۔۔۔وقت کے ساتھ ٹھیک ہو جائیں گی۔۔۔تم دل پر مت لینا۔۔۔ تمہاری یہ دنیا بالکل پرفیکٹ ہے۔۔۔"

انہوں نے جگن کی پیشانی چومی اور چلے گئے۔۔۔

موٹے موٹے آنسو گرنے پہ آئے تو گرتے چلے گئے۔۔۔

وہ اپنی ساس کی ساری گفتگو سُن چکا تھا۔۔۔ پھر بھی اس نے دل پہ جبر کر کے مہمانوں کو گلی کے اینڈ تک چھوڑا پھر لمبے لمبے ڈگ بھرتا واپس گھر تک آیا۔۔۔ رُخ سیدھا اپنے کمرے کی جانب تھا۔۔۔ باہر جاتے وقت اندر سے اُبھرنے والی ایک سسکی بتا گئی تھی کہ وہ رو رہی ہے۔۔۔ اور تاشفین کی جیسے جان پہ بن آئی۔۔۔

فارس۔۔۔ حسیب اور عباس اسکو چُپ کروانے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔ بھائی کو آتا دیکھ کر تینوں کمرے سے کھسک گئے۔۔۔

دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپائے بیڈ پہ ٹانگیں لٹکا کر بیٹھی زاروقطار روئے جا رہی تھی۔۔۔

وہ اسکے پاس آیا اور جگن کی دونوں کلائیاں اپنی گرفت میں لیکر اسکے ہاتھ چہرے سے ہٹا دیئے۔۔۔

دل پہ گھونسا لگا۔۔۔ اسکا چہرہ سُرخ انار ہو رہا تھا۔۔۔ آنکھیں بند تھیں۔۔۔ اور چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔۔۔

"جگن۔۔۔ آنکھیں کھولو۔۔۔"

اُس نے آنکھیں کھول کر اسکو دیکھا تو آنسو نئے سرے سے شروع ہو گئے۔ وہ نرمی سے دھیمے لہجے میں بولا۔ "اس وقت میری ایک بات مان سکتی ہوں۔۔۔"

آنسوؤں کے دوران جگن نے سر اثبات میں ہلایا۔۔۔

"رونا بند کر دو۔۔۔۔ پلیز۔۔۔ اگر کہو گی تو میں اگلا پورا ہفتہ گھر پہ گُزار لونگا۔۔۔ گھر پہ رہنا آسان ہے مگر تمہیں روتے ہوئے دیکھنا مشکل ہے۔۔۔"

اُس نے انگلی سے اپنے سینے پہ بائیں جانب اشارہ کیا۔۔۔

"تمہیں دکھی دیکھ کر یہاں پہ بے چینی ہو رہی ہے۔۔۔"

جگن روتے ہوئے بولی۔۔

"ممی تمہیں ناپسند کرتی ہیں۔۔۔"

"تو پھر کیا ہوا۔۔۔ میں نے کونسا اُنکے ساتھ رہنا ہے۔۔ میں نے جس کے ساتھ زندگی گُزرانی ہے وہ مجھے پسند کرتی ہے اس سے زیادہ کی تو مجھے چاہت ہی نہیں ہے۔۔"

"وہ مجھے تم سے الگ کرنا چاہتی ہیں۔۔"

" چاہنے دو اُن کے چاہنے سے کیا ہونا ہے۔۔۔"

نرم ہاتھوں سے اُس نے جگن کے آنسو صاف کر دیئے۔۔

" کس بات کا دکھ ہوا ہے؟۔۔"

جگن نے کسی بچے کی طرح اپنی آستین پہ ناک رگڑی۔۔۔

" وہ پہلی دفعہ میرے گھر آئی تھیں۔۔۔اور پانی تک پیے بغیر چلی گئی ہیں۔۔۔کیا اُنکو مجھ سے محبت نہیں ہے۔۔؟۔۔"

اُس نے جگن کی پونی سے نکل آنے والی لٹیں اسکے چہرے پر سے ہٹائیں۔۔۔شہادت کی انگلی کی پشت سے اسکی گال کو سہلاتے ہوئے بولا۔۔۔

" میں نہیں سمجھتا کہ ایسا کچھ ہے۔۔۔ماں باپ کبھی کبھار تلخ بھی ہو جاتے ہیں۔۔۔ اس میں بڑی بات تو کوئی نہیں ہے۔۔بس تم محسوس زیادہ کر گئی ہو۔۔مجھے یقین ہے جب اگلی دفعہ وہ تم سے ملنے آئیں گی تو زیادہ دیر رُکیں گی۔۔ایک بات کنفرم ہے کہ وہ تم سے اپنے انداز میں ہی سہی مگر بہر حال بہت محبت کرتی ہیں۔۔"

" تاشفین مجھے ڈر لگتا ہے۔۔"

" کس بات کا ڈر۔۔؟۔"

" اگر الماس آپی نے میری یہاں آمد کو اپنی انا کا مسئلہ بنا لیا تو وہ کبھی میرے اور ممی کے تعلقات ٹھیک نہیں ہونے دیں گی۔۔۔"

" کیا ہم اب دوسروں کے بارے میں بات کرنا بند کر سکتے ہیں۔۔؟۔۔تمہارے لیے چھٹی کی تھی مگر لوگوں سے ملتے ملاتے ہی گزر گئی۔۔۔چلو کہیں ڈنر پہ چلیں۔۔"

" ڈنر پہ نہیں جا سکتے۔۔۔"

" کیوں۔۔۔پیسے میں دے دوں گا۔۔۔تم مت دینا پر جانے سے انکار تو نہ کرو۔۔۔"

جگن نے اسکے سینے پہ ہتھیلی رکھی۔۔۔

" آپ اپنی سخاوت کا مظاہرہ کسی اور دن کر سکتے ہیں۔۔مگر آج نہیں۔۔۔"

" آج کیوں نہیں میں تمہیں کہیں لیکر جانا چاہتا ہوں۔۔"

" تاشفین۔۔۔آج نگو کی مایوں ہے۔۔۔"

" اسکو کہہ دو تم مصروف ہو۔۔"

" ایسے ہی کہہ دوں۔۔۔میری اکلوتی نئی دوست ہے۔۔۔اسکی شادی کا ایک فنکشن بھی نہیں مس کروں گی۔۔"

" ہاں چاہے شوہر یہاں تمہیں مس کر کر کے مرغا بن جائے۔۔۔"

اُسکی مثال پہ جگن کا ہنس ہنس کر بُرا ہو گیا۔۔

" کیا کسی نے تمہیں کبھی بتایا ہے۔۔"

زیادہ ہنسنے کی وجہ سے آنکھ میں آجانے والی نمی کو دوپٹے کے پلو میں جذب کرتے ہوئے بولی۔۔

" کیا۔۔؟۔"

" یہی کہ تم ہنستی اچھی لگتی ہو۔۔۔"

" ابھی آپ نے بتا دیا نا۔۔۔اب یاد رکھوں گی۔۔۔ارے مجھے خیال کیوں نہیں رہا۔۔آپکو تو بخار ہو رہا تھا۔۔۔"

اس کے ماتھے پہ ہاتھ سے ٹمپریچر محسوس کیا۔۔۔

" بلکہ اب بھی ہے۔۔۔"

" لیٹ جائیں میں دوا دیتی ہوں۔۔۔"

" تمہاری ان باتوں سے مجھے ایسا لگ رہا ہے۔۔جیسے میں بوڑھا ہو گیا ہوں۔۔۔میں سارا دن وقفے وقفے سے سوتا رہا ہوں۔۔۔اس وقت دوبارہ بیمار بن کر بیڈ میں لیٹنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔ہاں اگر تم اپنا تقریب میں جانیکا پروگرام کینسل کرتے ہوئے میرا ساتھ دیتی ہو تو میں آرام کر لیتا ہوں۔۔نہیں تو باہر کہیں بیٹھ کر ہوا کھانا پسند کروں گا۔۔۔"

"چلیں ایسے ہی سہی۔۔۔آپ پہلے دوا کھائیں اور پھر ہوا کھائیں یا پھر ڈنر کے لئے پکی حلیم۔۔۔آپکی مرضی۔۔۔"

وہ اُٹھ کر میز پہ رکھی دواؤں کو جانچتے ہوئے ایک دم پلٹ کر مسکرائی۔۔۔وہ اُسی کو دیکھ رہا تھا۔۔مسکراہٹ کی وجہ پوچھی۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔؟۔۔"

"شکریہ کہنا چاہ رہی ہوں۔۔"

"کس لیے۔۔؟۔۔"

"میرا موڈ اچھا کرنے کے لیے۔۔۔کچھ دیر پہلے تک زندگی اُداس لگ رہی تھی۔۔"

"اب کیسی لگ رہی ہے۔۔"

وہ آسودگی سے مسکرائی اور بولی۔۔

"خوبصورت۔۔۔"

جواب میں وہ بھی مسکرا دیا۔۔۔

☆......☆......☆

"اوتواڈی خیر۔۔یہ نقاب پوش کون ہے۔۔؟۔۔"

فارس فون سُننے کے لیے باہر آیا تھا۔۔اب واپس اندر کی جانب جاتے ہوئے پیلے' ہرے اور گلابی رنگوں کے امتزاج سے بنے سوٹ پہ بڑا سا گلابی دوپٹہ اوڑھے دوشیزہ کو دیکھا جس نے چہرہ بھی چُھپا رکھا تھا۔۔۔فارس جانتا تھا کون ہے اسی لیے چُپ نہ رہ سکا۔۔اُس کے سوال پہ فٹ سے نرگس کی جانب سے دھمکی موصول ہوئی۔۔

"اونٹ کی گردن والے، بتائے دے رہی ہوں۔۔۔میں تم سے بات نہیں کر رہی ہوں۔۔۔چاہے جتنا مرضی زور لگالو۔۔"

"اچھا جی۔۔۔اتنی نوازش کس چکر میں کی جا رہی ہے۔۔؟۔۔"

"بھلکڑ شاہ تم نے ابھی ایک گھنٹہ پہلے میری مایوں کی کھچڑی کھائی اب بھول بھی گئے ہو۔۔"

"ایویں خوش فہمیاں کیوں پالتی ہو کوشلیا دیوی۔۔وہ کھچڑی میں نے اپنے جگری یار کی کھائی ہے۔۔"

"یہ کوشلیا دیوی کس کو بولا تم نے ساؤتھ افریقہ کے بندر۔۔اور پپو کب سے تمہارا جگری یار ہو گیا۔۔"

" میرے حُسن سے جل جل کر آج تمہارا یہ حال ہو گیا ہے کہ میک اپ میں بھی چڑیل کی چڑیل ہی رہی ہو۔۔بیچارہ پپو دیکھا آج تم نے کیسا روپ آیا ہے اُس پہ۔۔۔"

"میرے بھائی کو بیچارہ مت بولو۔۔۔"

"تو اور کیا راجا اندر بولوں؟۔۔۔"

"او بھائی میں تیرے ساتھ سر کیوں کھپا رہی ہوں۔۔"

"اچھا اب یہ بھی میں ہی بتاؤں۔۔چلو آؤ۔۔ٹپے کا مقابلہ ہو جائے۔۔"

"نہ بھئی نہ آج میرا پردہ ہے۔۔"

"مر گئی گڈی پٹولیاں ہتھوں۔۔پردہ اُس سے کرنا جس کی نام کی مایوں بیٹھی ہو۔ابھی یہ نخرے چھوڑ کر آ جاؤ رونق لگائیں۔۔پھر نہ کہنا تمہاری شادی پہ ہم نے سوگ نہیں منایا۔۔۔"

"تیرے منہ میں خاک۔۔ مردہ جب بھی بولے گا کفن پھاڑ کر ہی بولے گا۔۔"

پھوپھو یہ بھوتنی نے آخر کتنا میک اپ تھوپنا ہے جو یوں منہ چُھپا کر پھر رہی ہے۔۔"

" عقل کے اندھے میں نے میک اپ نہیں کیا ہے۔۔مایوں بیٹھی ہوں مایوں۔۔۔"

"مایوں میں پردہ کون کرتا ہے۔۔؟۔۔"

"میں کرتی ہوں۔۔اب سکون ہے۔۔؟۔۔۔"

فارس نے سنک کی جانب جاتی نرگس کی کلائی پکڑی اور اُسکے کوسنوں دھمکیوں کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے لا کر اسکو ڈھولکی بجانے والے گروپ کے درمیان بٹھایا۔۔

"اماں اپنے اس بے لگام بھتیجے کو سمجھا لو۔۔۔بھلا اپنی شادی پہ کون گاتا ہے۔۔"

" تمہاری شادی ہو رہی ہے یا سولی چڑھ رہی ہو۔۔۔جو ہر چیز سے دل چڑھ گیا ہے۔۔آرام سے بیٹھی رہو۔۔اور چلیں چچی صفیہ آپ ڈھولکی بجائیں۔۔۔

چچی صفیہ محلے میں ہونے والی ہر شادی میں ڈھولکی بجانے کا فریضہ سرانجام دیتی تھیں۔۔۔کیونکہ انکے ہاتھ میں ایسا جادو تھا کہ کسی اور کے ہاتھ سے بجی ڈھولکی کسی کو پسند نہ آتی تھی۔۔ڈھولکی اُنکے ہاتھ میں جاتے ہی جیسے زندہ ہو جاتی اور پھر دل چُرا دینے والی دھن نکلتی خاص کر جیسے جیسے ٹپہ ہوتا ویسے ہی ڈھولکی کا انداز بدلتا۔۔۔

جگن تو ایک دم مبہوت ہو کر اُنکو دیکھ بھی رہی تھی اور سُن بھی رہی تھی۔۔

چچی صفیہ ڈھولکی بجانے سے ساتھ ساتھ گا رہی تھیں۔۔۔

"ہو ہو ہو تُسی آئے او تے جانا نہ۔۔۔

تین دفعہ ایک ہی لائن دہرانے کے بعد انہوں نے بیٹ تیز کر دی اور دو دفعہ دہرایا۔۔

"اسی پاویں بھل جائیے۔۔۔

تُسی جائیے۔۔

جیسے ہی اگلا مصرعہ بولنا شروع کیا بیٹ پھر بدل دی۔۔

ہو ہو ہو ساڈا پیار بھلانا نہ۔۔۔"

"چلو نرگس اب اپنی باری دو۔۔"

چچی صفیہ نے کہا تو مجبوراً نرگس کو میدان میں آنا پڑا۔۔۔

ہو ہو کوئی روٹی اتے قیمہ اے

تُسی سارے سڑ دے رو وَ ساڈا پرسوں ولیمہ اے۔۔۔

نرگس کے پہلے ٹپے پہ ہی حاضرین ہنس ہنس کے لوٹ پوٹ ہو گئے۔۔۔

فارس خواتین کے درمیان سر پہ دوپٹہ لیکر بیٹھ گیا۔۔۔ہنسی کے فوارے پھر سے چھوٹ گئے۔۔جبکہ فارس ٹپے کا جواب دیتے ہوئے بولا۔۔

"تھالی وچ پنج ناخاں۔۔۔

تھالی وچ پنج ناکھاں

ماں دیئے گول گپیے۔۔تینوں مجمعے چہ کی آکھاں۔"

چچی صفیہ نے ہنسی کی زیادتی سے ڈھولکی بجانی چھوڑ کر فارس کے کندھے پہ ایک ہاتھ رسید کیا۔۔

نرگس نے اپنے پیر سے جوتی اُتار کے اسکو دکھائی

اور بولی...

" آسمانی ست تارے۔۔

وے آسمانی ست تارے

آساں مُنڈا اولینا۔۔

جیڑا سہرے وچوں آکھ مارے۔۔۔

دوسری جانب فارس نے بھی فوراً جواب دیا۔۔۔

نی آسمانی ست تارے

آسمانی ست تارے

آساں کُڑی اولینی

جیڑی لہنگے وچوں لت مارے۔۔۔"

پورے دو تین منٹ تک تو لگاتار ہنسی کا دورہ چلتا رہا۔۔خواتین کو فارس کی یہی باتیں اسکا دیوانہ بناتی تھیں۔۔محفل میں جان ڈال دیتا تھا۔۔۔

" کبھی کوئی اچھی بات نہ کرنا۔۔"

" لو مجھے نگی صاحبہ یوں کہہ رہی ہیں جیسے خود کی تو ہر ماہ دو کتابیں اقوالِ زریں کی چھپتی ہیں۔۔۔اب آگے جواب نہیں آ رہا تو یوں چڑھائی کر دو۔۔" نرگس غصہ کھا کر پھر سے بولی۔۔

"ٹپیاں دی دے واری

میں کُڑی لہور شہر دی

ٹپیاں تو نہ کدی ہاری۔۔

فارس جواب میں بولا۔۔۔

"اوکوئی چمٹا اگ جوگا۔۔۔

نہ سانوں آپ رکھیا ای

نہ رکھیا ای جگ جوگا۔۔۔

نرکس نے گایا۔۔۔

" کوٹھے تے آ ماہیا۔۔

ملنا ای تے مل آ کے نہیں تے کھسماں نوں کھا ماہیا۔۔

جگن پہلے تو انکو دیکھ کر خوش ہو رہی تھی۔۔۔مگر ایک دم سے نگی کی شادی کا سوچ کر دل جانے کیوں اُداس سا ہو گیا۔۔۔فارس بولا۔۔

" کی لینا اے متراں تو

ملن تے آجاواں ڈر لگدا اے

چھتراں تو۔۔"

پھوپھی پیار بھری نظروں سے فارس کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

ساتھ ساتھ باقی خواتین بھی باری دیتی گئیں اور محفل بڑی دیر تک جمی رہی۔آخر میں چچی صفیہ نے ڈھولکی ایک سائیڈ پہ کر دی اور فارس کے سر ہو گئیں۔۔

" چلو ٹپے بہت ہو گئے فارس اب ذرا ڈانس تو کرو۔۔۔"

" مجھے کیا کترینہ کیف سمجھا ہوا ہے۔۔۔؟۔۔۔"

" ہائے وے او کون اے کترینہ شترینہ۔۔۔۔بھلا تم کب سے اتنے نخریلے ہو گئے۔۔۔چل میرا پتر، سوہنا سا بھنگڑا ڈالو۔۔"

" اچھا میری ماں کی سہیلی ایک تمہاری خوشی کو میں یہ بھی کر لیتا ہوں۔۔۔یہ بتا دیں مجھ پہ وار کر دینے کو جیب میں پیسے لیکر آئی ہیں نا۔۔"

نرگس کی زبان کیسے قابو میں رہتی۔۔۔بھلا عادتیں بھی کبھی بدلی ہیں۔۔وہ بولی۔۔

" پیسوں کی کیا ضرورت ہے۔۔۔ ہر مہمان کے پاس جوتی کا جوڑا موجود ہے۔۔۔بس سر سلامت رہے۔۔۔"

" چُپ کر کے بیٹھی رہو، بڑے گوٹے شوٹے لگا کر سوٹ پہنا ہوا ہے۔۔۔کہیں گردن وغیرہ نہ تڑوالینا۔۔۔"

" شودا انسان آ گیا اپنی اوقات پہ۔۔۔"

فارس تمام خواتین کو غصے سے مخاطب کر کے بولا۔۔۔

" خبردار جو آپ میں سے کوئی زنانی اس کی رخصتی کے وقت روئی۔۔۔بلکہ سارے لوگ شکرانے کے نوافل ادا کیجیے گا۔۔۔ہماری جان چھوٹی۔۔۔اب محلے میں سکون ہی سکون ہوا کرے گا۔۔۔"

" تم لوگ پھر شروع ہو گئے۔۔۔چلو حسیب گانا لگاؤ تا کہ یہ جنگ یہیں ختم ہو جائے۔۔۔"

حسیب نے جگن کے کہنے پر اسی وقت پپو کے آڈیو سسٹم کا بٹن دبا دیا۔۔۔

سسٹم چونکہ فون کے ساتھ کنیکٹ تھا۔۔اسلیے سب سے اوپر موجود آڈیو کا شور گونج گیا۔۔جو کہ ایک تیز بیٹ کا پنجابی گانا تھا۔۔

فارس بغیر جھجکے چھلانگ مار کے کھڑا ہوا دونوں بازوں اوپر کو اُٹھائے اور بڑے ماہرانہ انداز میں ناچنے لگا۔

سنگا چہ لکالیندا دل والی گل نی

سارا دن بیٹھا رہندا راہ تیری مل نی

ٹُپاں وچ سڑدااے گبرو

نی پوہ پالے ٹھردااے گبرو

پیار تینوں کرداا ے گبرو

لوکی آکھدے تُو لاٹ نیری اگ دی

تے پکھنے تو ڈرداا ے گبرو

فارس اپنے ساتھ پپو کو لڑکی کی جگہ کھینچ لایا۔۔۔اپنے کندھے پہ پڑا دوپٹہ اُتار کر پپو کے سر پہ دیا۔۔جسکو پپو

نے شرماتے ہوئے دانتوں میں دبا کر فارس کو دھکا مار کر خود سے دور کیا۔۔۔جو ہنستا ہوا پھر سے پپو کے پاس آ کر گلوکار کے ساتھ ساتھ گانے لگا۔۔

تیری دید وچ بلو لگ گیاں اکھیاں۔۔

بند دروازے وچ رہندیاں نہ ڈکیاں۔۔

جاندا ویکھ مرداے گبرو۔۔

نی راہیں دل تر دااے گبرو

لوک آکھدے ٹُولاٹ نری اگ دی

تے پچھنے توڈر دااے گبرو۔۔۔

پیار تینوں کرداے گبرو۔۔۔

پپو بالکل لڑکیوں جیسی چال بنا کر بھرپور ایکٹنگ کر رہا تھا کہ فارس کو چھوڑ ساری عوام ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو رہی تھی۔۔۔

اگلا۔۔گانا ابرار الحق کا شروع ہوا۔۔۔

پر یتو میرے نال ویاہ کر لے۔۔۔

پپو بولا۔۔

"ہے لے۔۔"

فارس ہاتھ جوڑتے ہوئے کہنے لگا۔۔

"نی بے بے نال صلاح کر لے۔۔۔

پر یتو میرے نال ویاہ کر لے۔۔۔

تاشفین شور کی آواز سُن کر ادھر کو آ گیا تھا۔۔اب دروازے میں ہی چند سیکنڈ رُک کا اندر کا حال دیکھا اور جگن سے آنکھ ملتے ہی اُسکو آنے کا اشارہ کر کے باہر نکل گیا۔۔۔

☆......☆......☆

سر آپکا پیشی پہ جانا ضروری نہیں ہے۔۔ ہماری ٹیم ادھر موجود ہوگی یہ یقین بنانے کے لیے کہ کسی قسم کی کوئی بدمزگی نہ ہو۔۔۔"

" میں ایک پولیس والے کی حیثیت سے تھوڑی جاؤنگا۔۔۔ میں تو شاہ رُخ کے والد کی طرف سے جا رہا ہوں۔۔تا کہ اُنکو جانا نہ پڑے۔۔۔"

"سر، شاہ رُخ کی فیملی کی تلاش میں وہ لوگ کتوں کی طرح ان کی بو سونگھتے پھر رہے ہیں۔۔"

" ہم میں سے بھی کوئی انکو ملنے نہیں جائے گا۔۔۔ کسی بھی صورت انکی لوکیشن لیک نہ ہو۔۔"

" سر صرف تین لوگوں کے پاس انکی موجودہ رہائیش کی انفارمیشن ہے۔۔ انشاء اللہ کوئی ان تک نہیں پہنچے گا۔۔"

تاشفین کا فون بجنے لگا۔۔ اپنے سامنے کھلی فائل سے نظر اُٹھا کر اُس نے فون اُٹھایا۔۔

" ہیلو۔۔۔تاشفین۔۔۔"

" جی باجی شمائلہ۔۔؟۔۔سب خیریت۔۔؟۔۔"

" نہیں میرے بھائی۔۔۔ اسی لیے تو تمھیں کام کے وقت میں فون کر رہی ہوں۔۔"

" کیا ہوا ہے۔۔؟۔۔"

" وہ تمہاری بھابھی آئی ہوئی ہے۔۔۔ اور چاچو جی سے بڑی ہی بدتمیزی کر رہی ہے۔۔۔ گھر پہ اس وقت اور کوئی نہیں ہے۔۔۔ تم کچھ کرو۔۔۔"

تاشفین جانتا تھا الماس کی زہریلی زبان کا ڈسا پانی بھی نہیں مانگتا۔۔۔

" باجی شمائلہ، جگن کہاں ہے؟۔۔"

" جگن بھی گھر پہ نہیں ہے۔۔۔"

" آپ ابو سے میری بات کروائیں۔۔"

" اچھا میں نیچے جاتی ہوں۔۔۔ میں تو چھت پہ کپڑے ڈالنے آئی تھی۔۔ عورت کے لڑنے کی آواز پہ چونکی کہ بھلا کون اس طرح لڑ رہا ہے۔۔۔ جگن تو ایسی ہے ہی نہیں۔۔"

دوسری جانب شمائلہ کی آواز آنا بند ہوگئی کیونکہ الماس کی دھاڑ سُنائی دینے لگی تھی۔۔۔

" آپ نے تو شکر کیا ہوگا کہ جگن آپکے اس کباڑ خانے میں آ گئی ہے۔۔۔اتنے سے وقت میں ہی اُسکی موجودگی کے اثرات یہاں نظر آ رہے ہیں۔۔ یہ جو رنگ و روغن ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔۔ میں گارنٹی دے سکتی ہوں یہ سب جگن نے کروایا ہوگا۔۔۔کیونکہ آپکو تو گند اور صفائی کا فرق نہیں پتا مگر وہ تو محلوں میں پلنے والی ہے۔۔آج تک ایک پانی کا گلاس خود سے نہیں پیا۔۔۔اور یہاں وہ کیسے رہ سکتی ہے۔۔۔؟۔۔۔وہ میں ہی تھی جس نے اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کرتے ہوئے اپنی ہیرا بہن آپ کے ٹٹ پونجیے بیٹے کی جھولی میں ڈال دی۔۔۔آپ کے سپوت کی اوقات ہی کیا ہے؟۔۔۔گھر چلانے کے لیے بھی بنک سے لون لینا پڑتا ہے۔۔۔وہ میری بہن کو کبھی خوش نہیں رکھ سکتا۔۔۔ جتنی اُسکی تنخواہ ہے اُتنا پیسہ میری جگن ایک ہفتے میں خرچ کر لیتی ہے۔۔بہت سستا سا جوڑا بھی بنائے تو اسکا بجٹ بیس ہزار سے شروع ہوتا ہے۔۔۔کیا آپکا بیٹا اسکو اس لیول کی زندگی دے سکتا ہے۔۔؟۔۔۔ نہیں نہ۔۔۔"

الماس کی کان کے پردے پھاڑ دینے والی آواز کے بعد اسرار احمد کی مصلحت آمیز دھیمی آواز آئی۔۔

" الماس بیٹی وہ میاں بیوی ایک دوسرے کے ساتھ خوش ہیں۔۔تم خواہ مخواہ کی ناراضگی پیدا کروانا چاہتی ہو۔۔ بیٹی اللہ پاک کو یہ بات سخت ناپسند ہے کہ دو محبت کرنے والے میاں بیوی کے درمیان نفرت ڈالی جائے۔۔"

" ایک تو آپ جیسے لوگوں کو اپنے مفاد کے لیے دین کا سہارا لیکر بات کرنے کی بڑی بُری عادت ہے۔۔"

تاشفین کے کانوں کی لوئیں سُرخ انگارہ ہو رہی تھیں۔۔ وہ آفس سے نکل آیا۔۔فون اسپیکر پہ لگا ڈیش بورڈ پہ پڑا تھا۔۔۔اور وہ گاڑی پہ ایمرجنسی لائٹس آن کیئے اسکو بھگائے لے جا رہا تھا۔۔۔

" ویسے انکل آپس کی بات ہے کہ آپ بنتے تو بہت سیانے ہیں۔۔مگر معذرت کے ساتھ کہہ رہی ہوں۔۔ اگر آپ کے اندر رتی بھر بھی عقل ہوتی تو آپ اپنے بیٹے کو یوں اپنا مستقبل تاریک کرنے نہ دیتے۔۔۔چاہے زور زبردستی ہی کیوں نہ کرنا پڑتا۔۔آپ کو تاشفین کو فورس کرنا چاہیے تھا کہ اگر زندگی نے اُسکو موقع دے ہی دیا تھا۔۔تو وہ یہاں سے نکلتا۔۔۔اور آسمانوں کو چھوتا۔۔۔ کہاں ملتی ہیں ایسی اعلیٰ نسل و خاندان کی امیر کبیر

لڑکیاں۔۔۔؟۔۔۔ جو خوبصورت بھی ہو پڑھی لکھی بھی ہو اور اپنا کمانے والی خود مختار پُر اعتماد شخصیت رکھنے والی۔۔۔ کہاں آپ کا کم نظر کم ظرف بیٹا۔۔۔ کہاں میری شہزادیوں سی بہن۔۔۔ اپنے ضمیر کو حاضر جان کر کہیے۔۔؟۔۔۔ کیا اُن دونوں کا آپس میں کچھ میل بنتا ہے۔۔۔؟۔ پھر بھی ہماری شرافت دیکھیں کہ آپکو اپنی لڑکی دے دی۔۔۔ اب کیا تھا جو آپ اس عمر میں لالچ کی جان چھوڑ کر بیٹے کو اسکی راہ جانے دیں۔۔۔ وہ وہاں کروڑوں کماتا تو آپکو بھی باآسانی چند لاکھ بھیج لیا کرتا۔۔۔ جیسے حارث بھی تو اب تک ہر طرح سے آپکو سپورٹ کر ہی رہا ہے نا۔۔۔"

بیس منٹ لگے تھے اسکو اپنے گھر تک پہنچنے میں اور اس دوران ایک لمحے کو بھی الماس نے زبان منہ میں نہ روکی تھی۔۔۔

جس وقت وہ دہلیز میں جا کر کھڑا ہوا۔۔۔ کنپٹیوں کی رگ پھڑک رہی تھی۔۔۔ دونوں مٹھیاں بھینچی ہوئی تھیں۔۔۔

" آپ لوگوں کے لیے یہی بہتر ہے کہ میری بہن کو طلاق دیں۔۔۔ ایک سے ایک امیر گھر کا لڑکا اسکے لیے موجود ہے۔۔۔ اسکو یہاں سسک سسک کر جینے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ یہ بات وہ بھی بہت جلد جان جائے گی۔۔۔ وہ تو آپ لوگوں کی اوقات دیکھنے کو یہاں آئی تھی۔۔۔ کیا میرے ڈیڈ اسکو اس طرح یہاں آنے دیتے۔۔۔؟۔۔۔ وہ تو اسکی بات اپنے دوست کے بیٹے کے ساتھ پکی کر رہے تھے۔۔۔ آپ لوگوں کو طلاق کا نوٹس بھیجنے والی تھی۔۔۔ یقین نہ آئے تو یہ پڑھ لیں۔۔۔"

اُس نے ایک ورق سر جھکا کر وہیل چیئر پہ بیٹھے اسرار احمد کی گود میں پھینکا۔۔۔

" وہ دیکھنا چاہتی تھی آخر تاشفین کو کس بات کی اکڑ ہے۔۔۔ وہ اسکا اصل دیکھنے کو یہاں آ گئی۔۔۔ کاش آپ کے بیٹے کو عقل ہوتی کہ ہیرے کی قدر کیسے کی جاتی ہے۔۔۔ میرے باپ نے اسکو فرش سے اُٹھا کر عرش پہ بیٹھا دینا تھا۔۔۔ ایسا چانس لوگ کبھی جانے نہیں دیتے۔۔۔ مگر خیر جاہلوں کے ساتھ کون سر کھپائے۔۔۔ جگنن میرے ساتھ جا رہی ہے۔۔۔ وہ آپ لوگوں کی اُترن دھونے کے لیے اور کھانے پکا پکا کر آپ لوگوں کے جُثّے پالنے کے لیے اس دنیا میں نہیں آئی ہے۔۔۔"

تاشفین نے اپنے کمرے کے باہر رکھے بیگز پہ نظر ڈالی جگن کا سامان پیک تھا۔۔۔تو گویا۔۔۔یہ دونوں بہنوں کا مشترکہ پروگرام تھا۔۔۔

تاشفین کو سامنے دیکھ کر الماس کے چہرے پہ ایک پل کو گھبراہٹ نظر آئی مگر ساتھ ہی سرد تاثرات چھا گئے۔۔۔

" چلو اچھا ہوا تم بھی آ گئے۔۔۔اب اگر نہیں چاہتے ہو کہ میں تم لوگوں کو اتنا ذلیل کروں کہ تم کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہو۔۔تو۔۔۔"

تاشفین نے ہاتھ اُٹھا کر اسکو وہیں چُپ کروا دیا۔۔۔

اور گھٹنوں کے بل باپ کے سامنے بیٹھ کر انکے ہاتھ پکڑ کر چومے۔۔۔اسرار احمد کی آنکھ سے گرنے والا ایک قطرہ اسکو جلتی آگ پر پھینک گیا۔۔۔تاشفین کو لگا واقعی اپنے باپ کی اتنی بے عزتی کروانے والا صرف اور صرف وہ خود ہے۔۔۔

" مجھے معاف کر دیں ابو یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے۔۔۔مجھے اس ناسور کو بہت پہلے کاٹ کر خود سے الگ کر دینا چاہیے تھا۔۔۔مگر میں بہک گیا۔۔۔بھول گیا کہ میں کن لوگوں سے کیا اُمیدیں جوڑ رہا ہوں۔۔۔ وہ بھی اسی کی بہن ہے۔۔۔اسی کی طرح بدزبان ہو گی۔۔۔اسی کی طرح مغرور ہو گی۔۔۔"

اُٹھ کر کھڑا ہوا۔۔۔اور الماس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔

" میں ہر بات برداشت کر سکتا ہوں۔۔۔مگر اپنے باپ کی توہین ہوتے نہیں دیکھ سکتا۔۔۔میں وہ اسباب ہی ختم کر دوں گا جنکی بنا پر تم میرے گھر میں آئیندہ قدم بھی رکھو۔۔۔لے جاؤ اپنی بہن کو۔۔۔اور دوبارہ کبھی میرے سامنے مت آنا۔۔۔میں تاشفین اسرار اپنے پورے ہوش و ہواس میں جگن کو طلاق دیتا ہوں۔۔۔"

" تاشفین یہ کیا کہہ رہے ہو۔۔۔پاگل ہو گئے ہو۔۔۔!!!۔۔۔"

اُس نے زندگی میں پہلی دفعہ اپنے باپ کو یوں اونچی آواز میں بولتے سُنا تھا۔۔۔وہ جیسے چیخ ہی پڑے تھے۔۔۔مگر تاشفین نے کان بند کر لیے تھے۔۔۔ویسے بھی غصے میں انسان اندھا ہی تو ہو جاتا ہے۔۔۔سچ نظر ہی کب آتا ہے۔۔۔

"میں نے جگن کو طلاق دی۔۔۔"

"میں۔۔۔"

آخری فقرے کا پہلا حرف بولا تھا جب اسکو بازو سے کھینچ کر اسکا رُخ اپنی طرف کیا گیا۔۔۔

تاشفین پلٹا تو اپنے سامنے کھڑی ہستی کو دیکھ کر ساکت ہو گیا۔۔۔

اسکو ساکت کرنے والا وہ چہرہ نہیں بلکہ اُس چہرے پہ چھائی بے یقینی تھی۔۔۔ حیرت تھی۔۔۔شاک تھا۔۔

اگلے پل جگن کا ہاتھ اُٹھا اور تاشفین کے گال پہ پورے زور سے لگا۔۔۔وہ اُسکا گریبان پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے جیسے پاگل سی ہو گئی۔۔

" یہ کیا کیا ہے۔۔؟۔۔۔تمہارا غصہ بہت بُرا ہے۔۔۔ جانتی تھی۔۔۔مگر تم اس طرح مجھے پامال کر دو گے۔۔۔ مجھے تم سے یہ اُمید نہیں تھی۔۔۔ سب کچھ ختم کر دیا تم نے سب کچھ۔۔۔ !!۔۔۔۔ کچھ سوچ تو لیتے۔۔۔۔کچھ تو مارجن دیتے۔۔۔۔کس کے لیے کیا سب کُچھ؟؟ کس کے لیے۔۔۔؟۔۔۔تم جانتے تھے نا کہ میری زندگی میں میری بہن پہلے نہیں آتی ہے۔۔۔تم پہلے آتے ہو۔۔۔ میں نے سب کچھ چھوڑ دیا فقط تمہارے لیے۔۔۔۔کیا سے کیا ہو گئی صرف تمہارے لیے۔۔۔۔اور تم نے مجھے میری ہی نظروں میں گرا دیا۔۔۔لعنت ہے مجھ پہ کہ میں نے محبت بھی کی تو کس شخص کے ساتھ جسکو میری پرواہ ہی نہیں ہے۔۔۔تم نے مجھے ایک دفعہ پھر دھتکار دیا۔۔۔کیوں کیا یہ۔۔۔؟۔۔۔کیوں۔۔۔؟۔۔۔میری طرف سے کیا کمی تھی۔۔۔؟ بتاؤ مجھے جواب کیوں نہیں دیتے ہو۔؟۔۔۔ میں دو گھنٹے بازار میں خوار ہو کر تمہارے لیے شاپنگ کرتی رہی ہوں۔۔۔اور مجھے وہاں کوئی چیز تمہارے شایانِ شان نہیں مل رہی تھی۔۔۔سوچو ذرا میں نے تمہیں کتنی اونچی جگہ پہ بٹھایا ہوا تھا۔۔۔میں پاگل عورت۔۔۔اب لوگ مجھ پہ ہنسیں گے۔۔۔"

وہ زاروقطار روتے ہوئے اسکو مارتی۔۔۔اسکا گریبان کھینچتی بولے جا رہی تھی۔۔۔

تاشفین کے بازو بے اختیار اسکی جانب بڑھے تھے۔۔۔اسکو تھامنا چاہتا تھا۔۔۔جس پہ وہ ایک دم اسکا گریبان چھوڑ کر اسکو دھکا دیتے ہوئے اُس سے دور ہو گئی۔۔۔اور پوری سنجیدگی سے انگلی اُٹھا کر وارن کیا۔۔۔

"ہاتھ مت لگانا۔۔۔کیونکہ اب میں تمہاری کچھ نہیں لگتی ہوں۔۔۔تم نے اتنے سارے لوگوں کی موجودگی

میں مجھے بے عزت کر دیا۔۔۔تم نے مجھے طلاق دے دی ہے۔۔۔"

وہ جو سمجھ رہا تھا وہاں صرف وہ ابا اور الماس ہی موجود ہیں۔۔ گردن موڑ کر دیکھا۔۔۔اسکے تینوں چھوٹے بھائی ہی نہیں پھوپھی صغریٰ بھی ہکا بکا کھڑی تھیں۔۔۔

عباس فارس کے ساتھ لگا با قاعدہ رو رہا تھا۔۔۔

حسیب بھی اپنے آنسو اپنی آستین کے ساتھ رگڑتا ہوا آگے بڑھا۔۔ بھائی پہ نظر ڈالے بغیر جگن کو اپنے ساتھ لگا لیا۔۔۔

جگن کو تب الماس کی موجودگی کا علم ہوا۔۔۔وہ اپنے آنسو صاف کرتی اس سے مخاطب ہوئی۔۔۔

" اپنی ساری زندگی تم نے دوسروں کی زندگیوں کے فیصلے کیئے ہیں۔۔۔ اسی لیے میں تمہیں بتائے بغیر یہاں آئی تھی۔۔۔مجھے معلوم تھا تمہیں گوارا نہیں ہونا۔۔۔تم ہوتی کون ہو کسی کو زندگی کو نوید سُنانے والی یا کسی کی چلتی سانسوں کو ختم کرنے کا سوچنے والی۔۔۔۔ تمہیں علم ہوگا۔۔۔اگر مجھے یہ شخص پیارا نہ ہوتا میں یہاں نہ رہ رہی ہوتی۔۔۔۔طلاق لینی ہوتی تو کیا میں خود نہ لے لیتی۔۔۔۔؟۔۔۔اسکو تم نے میرے لیے پسند کیا تھا۔۔۔میں خود سے اسکے ساتھ بھاگ کر نہیں آئی تھی۔۔۔میری شادی پہ سب سے مہنگا جوڑا تمہارا تھا۔۔۔اتنی دلجمی سے تم نے شرکت کی تھی۔۔۔تم دونوں اب خوش ہو جاؤ۔۔۔اپنی اپنی انا کی جیت میں تم لوگوں نے مجھے ایک کھلونے کی طرح توڑ پھوڑ کر رکھ دیا۔۔۔اُسکو تو میں کبھی معاف نہیں کروں گی اس نے میرا مان میرا دل میرا یقین سب توڑ دیا۔۔۔مگر معاف میں تمہیں بھی نہیں کروں گی۔۔۔سب کی گواہی میں بتا رہی ہوں۔۔۔آج سے تم میری بڑی بہن میرے لیے مرگئی۔۔۔اگر مروں تو تمہیں اجازت نہیں ہے کہ تم میرا منہ دیکھنے بھی آؤ۔۔۔جاؤ جا کر اپنی فتح کا جشن مناؤ۔۔۔کر لیا تم نے جو کرنا تھا۔۔۔جا کر ممی ڈیڈی کو بتا دو کہ اپنے ہاتھوں سے تم نے اپنی بہن کو قبر میں اُتار دیا۔۔۔"

"مائے گاڈ جگن۔۔۔۔وائے آر یو گیٹنگ سو ایموشنل۔۔۔یہ تمہارے قابل نہیں تھا۔۔۔"

جگن نے بھوکی شیرنی کی طرح وار کیا۔۔۔

ہال میں ایک زوردار تھپڑ کی آواز گونجی۔۔۔۔

"دفع ہو جاؤ یہاں سے ورنہ حشر کر دونگی۔۔۔"

الماس کو جگن کے غیر متوقع ردعمل سے انتہا کا شاک پہنچا۔۔۔

"ہاؤ ڈیر یو۔۔۔ یو فولش گرل۔۔۔ میرا احسان ماننے کی بجائے تم نے مجھے تھپڑ مارا۔۔۔ میرے دشمنوں کے سامنے تم نے ایک بڑی بہن کی یہ عزت افزائی کی۔۔۔ ابھی تم جذباتی ہو رہی ہو۔۔۔ جب غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا تب مجھے ہی دعائیں دو گی کہ میں نے تمہیں کس عذاب سے نکال لیا۔۔۔"

فارس کی آنکھیں سُرخ انگارہ ہو رہی تھیں۔۔۔ ایک دم سے دھاڑا تو الماس جیسے ڈر گئی۔۔۔

" آپ یہاں سے دفع ہو رہی ہیں۔۔ یا میں باہر کا راستہ دکھاؤں۔۔؟۔۔"

الماس نے اپنے بال جھٹکے اور باقی پہ غصے بھری جبکہ سر جھکا کر کھڑے تاشفین پہ فاتحانہ نظر ڈال کر واک آؤٹ کر گئی۔۔۔

سارے گھر میں جگن کی سسکیاں گونج گئیں۔۔

✡......✡......✡

جس گھر میں شام کے وقت رونقیں عروج پہ ہوتی تھیں ۔۔ وہاں آج ایسے سناٹا تھا۔۔ جیسے کوئی مرگ ہوگئی ہو۔۔ایک دوسرے سے نظر چُراتے پھر رہے تھے۔۔ پکانے کھانے کا کوئی ہوش کہاں رہتا۔۔۔

جگن مسلسل کمرے میں بند تھی۔۔

اسرار احمد نے عباس سے کہا۔۔

" جاؤ ایک دفعہ پھر کوشش کرو۔۔۔ آپا سے بولو دروازہ کھولے۔یوں اکیلی بیٹھی روتی رہے گی۔۔۔"

عباس اپنے آنسو صاف کرتا انکے پہلو سے اُٹھ کر حکم کی بجا آوری کو چلا گیا۔۔۔

" فارس تاشفین کی کوئی خبر ہے اس وقت کہاں ہے؟۔۔۔"

فارس ابا کے بیڈ پہ سرہانہ منہ پہ رکھے چت لیٹا ہوا تھا۔۔۔ بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔۔۔

" میرے سامنے اسکا ذکر نہ کریں۔۔۔ میں اسکو کبھی معاف نہیں کرونگا۔۔۔ بلکہ بہتر ہے کہ وہ اب اس گھر سے دور ہی رہے۔۔۔"

اتنا کہہ کر سرہانہ ایک جانب پھینکا اور کمرے سے نکل گیا۔۔۔

اسرار احمد نے پیچھے رہ جانے والے بیٹے کو دیکھا۔۔

حسیب گال کے نیچے ہاتھ رکھے گہری سوچ میں گم تھا۔۔۔

" حسیب۔۔یار انکو سمجھاؤ۔۔۔ میں نہیں چاہتا کہ تم لوگ اپنے بھائی سے نفرت کرو یا لڑو۔۔۔"

" ابو جی ہمارے گھر کو نظر لگ گئی ہے۔۔۔"

" بیٹے ہم کیا کہہ سکتے ہیں۔۔۔ مجھے بس جگن کی فکر ہے۔۔۔ میری بیٹی اس سب کی سزاوار نہ تھی۔۔۔ میں تو شرمندگی کے مارے اس کے سامنے بھی نہیں جا پا رہا ہوں۔۔۔ تم ہی ہمت کرو۔۔۔"

" میں نگی کو لیکر آتا ہوں۔۔شائد اسکے کہنے پہ آپا دروازہ کھول دیں۔۔۔"

حسیب کا جملہ اندر داخل ہوتے تاشفین کے کانوں تک پہنچ گیا تھا۔۔۔ نظر بے اختیار اپنے کمرے کے بند دروازے پر پڑی۔۔۔ جہاں عباس دروازے کے ساتھ کان لگائے بول رہا تھا۔۔۔

" آپا پلیز ایک دفعہ دروازہ کھول دو۔۔"

ابھی ساری باتیں وہیں ہی تھیں۔۔۔ کہ باہر کا دروازہ دھڑم کی آواز سے کھلا اور روتی ہوئی نگی اندر آئی۔۔۔

" نصیب ہی پھوٹے ہوئے ہیں۔۔۔خبردار جواب میرے سامنے کسی نے شادی کا نام بھی لیا تو۔۔۔ سارے کپڑے جوتے جہیز جو میرے لیے بناتی رہی ہیں میری ماں کو بولیں اب وہ سب جا کر کسی یتیم کو دے آئے۔۔۔انکی اپنی بیٹی کی شادی کوئی نہیں ہونی ہے۔۔۔"

رونے کے دوران نگی اونچا اونچا بولتی جا رہی تھی۔۔۔تاشفین نے وہیں روک لیا۔۔۔

" اب کیا ہوا ہے؟۔۔"

" وہ کسی اور کے پیچھے مجنوں ہے۔۔"

" کون۔۔؟۔۔۔"

" وہی جسکو ماں نے داماد بنانا تھا۔۔۔مرجانا مجھے فون پہ فون کر رہا تھا۔۔۔میں نے ایک دفعہ بھی منہ نہیں لگایا اب اس میں اتنی ہمت آگئی ہے۔۔۔ بپو کو فون کر کے کہہ دیا کہ تمہاری بہن سے میری شادی گھر والے زبردستی کروا رہے ہیں۔۔۔میں گھر چھوڑ کر بھاگ گیا ہوں۔۔۔کسی بارات کا انتظار مت کرنا۔۔۔ہائے مر جانے کو کوئی جا کر کہے کہ بے غیرت انسان کہیں چلو بھر پانی میں ڈوب کے مرجا۔۔۔اسکی ماں نے رشتہ مانگنے سے پہلے اپنے ڈلارے سے پوچھا تک نہ اور اُٹھا کر سارا کھڑاگ پیدا کر دیا۔۔۔"

" بغیر فل سٹاپ کے بولتی جاتی ہو۔۔۔ذرا دم لو۔منیر نے فون کیا ہے؟۔۔"

" نہیں اسکے باپ نے۔۔۔منیر کے ساتھ شادی ہو رہی تھی تو اُسی نے شادی سے انکار کرنا تھا نا۔۔۔"

" اُس اُلو کے پٹھے کی یہ ہمت۔۔تم رونا بند کرو میں اسکو ڈھونڈ لیتا ہوں۔۔"

" ڈھونڈ کر کیا کریں گے۔۔۔منتیں کریں گے کہ میری بہن سے شادی کر لو بیچاری کو کوئی بیاہنے نہیں آتا۔۔۔ بتائے دے رہی ہوں۔۔۔اب اگر میری اُس کے شادی کی تو میں شادی کے بعد اسکو زہر دے دونگی۔۔۔"

فارس سیڑھیوں کی جانب سے نمودار ہوا اور غصے سے پوچھا۔۔۔

" کیا شور مچایا ہوا ہے۔۔۔انسان اپنے ارد گرد کا کوئی خیال کر لیتا ہے۔۔۔میری بہن وہاں اندر کمرے میں بیٹھی رو رہی ہے اور تم اپنے مسئلے لیکر آ گئی ہو۔۔۔"

نگی ایک دم پریشان ہو کر پوچھنے لگی۔۔

"روئیں اُسکے دشمن۔۔۔ کیا ہوا ہے۔۔؟۔۔اسکی طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟۔۔"

"لاٹ صاحب نے اپنے اندھے غصے میں جگن آپا کو دو بار طلاق دے دی ہے۔۔۔"

" ہیں؟؟؟ کیا بک رہے ہو۔۔۔دماغ تو نہیں پھر گیا۔۔۔تاشفین بھائی ایسا کیوں کریں گے۔۔۔اتنی محبت کرتے ہیں وہ اپنی بیوی سے۔۔۔"

" مجھ سے تمیز سے بات کرو۔۔۔کمال ہے، پھوپھو نے جو تماشا یہاں دیکھا اسے گھر جا کر بتایا ہی نہیں سب اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ کر گئی ہیں۔۔۔ اور یہ کھڑے ہیں تمہارے تاشفین بھائی صاحب۔۔۔ براہِ راست پوچھ سکتی ہو۔۔۔"

" تاشفین بھائی یہ کیا بھونک رہا ہے۔۔۔کہہ دیں مذاق ہے ورنہ میرا دل بند ہو جائے گا۔۔۔"

وہ تاشفین کا بازو پکڑ کر پوچھ رہی تھی۔۔تاشفین نے ایک نظر اسکو دیکھا اور پھر فارس پر نظریں جمائیں جس نے ناراضی سے رُخ موڑ لیا۔۔۔

" جگن کا بھائی کچھ زیادہ ہی جذباتی ہو رہا ہے۔۔۔یہ بات بھول رہا ہے کہ ابھی تک وہ میرے نکاح میں ہی ہے۔۔۔دو طلاقیں ہوئی ہیں۔۔۔"

" تیسری طلاق میں خود کروا دوں گا۔۔۔کیونکہ تم میری بہن کے قابل ہو ہی نہیں۔۔۔"

" فارس تمہارے منہ میں خاک۔۔۔۔ہائے اللہ اتنی بڑی بات ہو گئی اور مجھے کسی نے بتایا ہی نہیں ہے۔۔ تبھی کہوں اماں سر باندھے کیوں پڑی ہوئی ہیں۔۔۔ابھی پپو کو بھیج کر ڈاکٹر سے دوا منگوائی ہے۔۔۔بی پی لو ہو گیا تھا۔۔۔اور شاباش ہے آپ کے بھی تاشفین، پھولوں جیسی بیوی ملی اور آپ نے اسکی بے قدری کرنے کی حد کر دی ہے۔۔۔ہائے میں اپنے دکھڑے رو رہی ہوں۔۔۔اور یہاں میری بہن پہ قیامت ٹوٹ گئی۔۔۔کہتی

ہو گی یہ اچھی دوست ہے آ کر ایک دفعہ بھی خبر نہیں لی۔۔۔کہاں ہے وہ۔۔؟۔۔جگن۔۔۔میری جند جان کدھر ہو۔۔۔؟۔۔"

وہ جگن کو آوازیں دیتی ہوئی اسکے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

" کدھر ہے وہ۔۔۔؟۔۔۔"

معجزاتی طور پہ جگن نے نگی کی پہلی دستک پہ ہی دروازہ کھول دیا۔۔۔

نگی سیدھی جگن کے گلے لگ کر رونے لگ گئی۔۔۔

"یہ مرد اس قابل ہی نہیں ہیں کہ انکے پیچھے رویا جائے۔۔۔تم نے خبر دار جو ایک بھی آنسو بہایا۔۔۔ ہائے میں شادی سے پہلے ہی بیوہ ہو گئی۔۔۔"

جگن نے اسکو ایک دم خود سے دور کیا۔۔۔

" کیا بک رہی ہو۔۔؟۔۔"

"منیر مر گیا ہے۔۔۔"

جگن کا ہاتھ سینے پہ گیا۔۔۔اپنا رونا سب بھول گیا۔۔۔

" اُف اللہ یہ کب ہوا کیسے ہو گیا۔۔۔ایسے یوں اچانک۔۔۔وہ تو ابھی جوان لڑکا تھا۔۔۔کیا اُسکا کوئی ایکسیڈنٹ ہو گیا۔۔"

" نہیں نہیں تم کیوں پریشان ہو رہی ہو۔۔۔مویا۔۔۔ ہٹا کٹا کہیں بیٹھ کر تامل فلمیں دیکھ رہا ہو گا۔۔جن میں کیلے کی مدد سے دشمنوں کی گردنیں کاٹ دی جاتی ہیں۔۔۔سچ کل کسی نے واٹس ایپ پہ وہ ویڈیو بھیجی جسے دیکھ کر پورے پانچ منٹ تک میری ہنسی نہیں رُکی۔۔۔"

" تمہارا کیا مطلب ہے منیر ٹھیک ہے؟۔۔مرا نہیں ہے۔۔"

" ٹھیک آدمی نہیں ہے۔۔۔اور مرا ہے نا۔۔۔پر صرف میرے لیے۔۔۔"

" ہیں کیا کہہ رہی ہو۔۔۔نگی مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی۔۔ میرا سر درد سے پھٹ رہا ہے۔۔۔اور میرے معدے میں چوہے موج مستیاں کر رہے ہیں۔۔"

"منیر مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتا۔۔۔بھگوڑا ہو گیا ہے۔۔"

" کس قدر کم ظرف انسان ہے۔۔تو وہ جو تمہارے پیچھے ایک دوکان سے دوسری کا پیچھا کرتا تھا۔۔وہ کیا تھا۔۔؟۔۔۔"

" پپو نے بھی یہی سوال پوچھا تھا۔۔۔مویا کہنے لگا۔۔۔تب بھی موقع کی تلاش میں جاتا تھا کہ تمہاری بہن کے ساتھ اکیلے میں بات کرنے کا موقع مل جائے تاکہ اسکو بتا سکوں۔۔۔میں نے یہ شادی نہیں کرنی ہے۔۔۔ اور ایک دو دفعہ تمہاری بہن کو اشارہ بھی دیا ہے کہ بات سُنو ضروری بات کرنی ہے۔۔۔پر تمہاری بہن شرمانے کی ایکٹنگ کرتی دور نکل جاتی تھی۔۔۔اب یہی آخری راہ بچی تھی کہ گھر سے بھاگ جاؤں۔۔۔اس آدمی کی گردن میرے ہاتھ لگ جائے تو میں اسکی گچی ہی مڑوڑ دوں۔۔۔ہائے اب تو بیوٹی پارلر کی بکنگ بھی کینسل کروانی پڑے گی۔۔۔"

عباس بولا۔۔۔

" نگی باجی ویسے آپس کی بات بتا رہا ہوں۔۔۔منیر کی ناک ٹیڑھی تھی۔۔دولہا بن کر آتے تو بچوں تک نے گانا تھا کہ او تینوں دولہا کینے بنایا پوتنی دے۔۔۔"

نگی سب بھول کر ہاتھ پہ ہاتھ مار کر بولی۔۔۔

"ایک نمبر کی بات کی تم نے عباس۔۔۔۔چل آ میرے بھائی۔۔۔بریانی بنائیں۔۔۔چل جگن آ میرے ساتھ۔۔۔بریانی کھاتے ہیں۔۔۔ساتھ نئی طرز کا رائتہ بناؤں گی۔۔۔ابھی پرسوں باجی فرزانہ سے ترکیب لی ہے۔۔۔کدو کا رائتہ۔۔۔واہ کیا مزے کا تھا۔۔۔منیر رویا کرے گا میرے کھانے یاد کر کر کے۔۔۔۔کیا ہوا جو بھاگ گیا۔۔۔ایک نہ ایک دن واپس تو آئے گا۔۔۔اُس کے گھر جا کر اسکی ماں کے سامنے اسکا قیمہ بنا کر آؤں گی۔آفٹر آل میرا نام بھی نگی ہے۔۔۔ہائے فارس نے اسکی شامت مچانی تھی پر اس وقت اپنی بہن کے لیے دکھی بیٹھا ہے۔۔۔"

" حسیب ذرا وہ گانا تو لگاؤ۔۔۔ہنجو ہولے ہو گئے پارا لگے ہسنا۔۔۔لوکی سارے حال پُچھدے۔۔۔ او ہنے پچھیا ای نہیں جنہوں اساں دسنا۔۔۔"

" نگی جھوٹ مت بولو جسکو تم بتانا چاہتی تھیں سب سے پہلے اُسی نے پوچھا تھا۔۔"

حسیب گھر کی خاموشی سے اُکتا گیا تھا۔۔نگی کے ساتھ جگن کو کچن میں آتا دیکھ کر وہ بھی انکے پیچھے آ گیا۔۔اور جان بوجھ کر نگی کو چھیڑنے کے لیے بے تکی بات کی۔۔۔

نگی بھی نگی تھی جانے کیسے دیتی۔۔۔وہیں کمر پہ دونوں ہاتھ رکھ کر کھڑی ہوگئی۔۔۔

" جگن۔۔۔اپنے اس میسنے دیور کو سمجھا لو ورنہ میرے ہاتھوں ضائع ہو جائے گا۔۔"

" حسیب بیچاری کو مت تنگ کرو۔۔۔پہلے ہی وہ اتنی دکھی ہے۔۔۔اس کا اور میرا نصیب ایک سا ہی ہے اسکے والا شادی سے پہلے بھاگ گیا کہ اسکو نگی پسند نہیں ہے۔۔۔ میرے والا منافق شادی کروا کر بھاگ گیا تھا۔۔اور میں پاگل پھر اس کے پیچھے چلی آئی۔۔۔۔میرا جی چاہتا ہے کوئی میرے منہ پہ تھپڑ مار کر کہے کہ اس مرد کے لیے اپنی انا خوداری سب داغ دیا۔۔ انسان کو محبت سے کوسوں دور رہنا چاہیے۔۔۔جب تک زندگی میں محبت نہیں آئی تھی۔۔۔ میری زندگی میں امن ہی امن تھا۔۔۔محبت کیا آئی تباہ کاریاں ہی شروع ہو گئیں۔۔۔اگر تاشفین اسرار میری بات سُن رہا ہے۔۔۔تو بزدل انسان غور سے سُنو۔۔۔میری جوتی روتی ہے تمہارے لیے۔۔۔اور ہاں یہ بھی سُن لو منیر بظاہر تم سے کمزور اور نکما ہے۔۔۔مگر وہ شخص تم سے بہادر نکلا۔۔۔جھوٹا رشتہ قائم کرنے کی بجائے وہ فرار ہو گیا۔۔۔کاش تم بھی مجھ سے شادی کروانے کی بجائے فرار ہو جاتے۔۔۔۔۔۔"

بیرونی دروازے سے قریب کھڑے تاشفین کو یہ سب صاف سُنائی دے رہا تھا۔۔۔ایک جی چاہا اندر جائے اور اسکو خود میں سمیٹ کر معافی مانگے اور ساری اذیت ختم کر دے۔۔۔۔مگر پھر جواز ہی کیا تھا۔۔۔وہ دروازہ کھول کر گلی میں نکل گیا۔۔۔

" تمہیں تاشفین بھائی کے ساتھ یوں بدتمیزی سے نہیں پیش آنا چاہیے تھا۔۔"

وہ سمجھانے والے انداز میں کہتی اسکی جانب چائے کا کپ بڑھا کر کھڑی تھی۔۔۔

فارس نے سر اُٹھا کر اسکو دیکھا۔۔جسکی آنکھیں خوب رونے کی وجہ سے سوجی ہوئی تھیں۔۔۔گہری سانس خارج کرتے ہوئے اُس نے نگی کے ہاتھ سے چائے پکڑ لی۔۔۔

"سب کچھ تمہارے سامنے ہی ہے۔۔ مجھے زیادہ غصہ اس بات پر آتا ہے کہ تاشفین کی انا کے سامنے جگن آپا کے دل کی یہ اہمیت ہے۔۔ کیسے پل بھر میں اُس نے آپا کو اتنی بڑی چوٹ دے دی۔۔ صرف اس لیے کہ اپنے گھر والوں کے بارے میں بُرا بھلا سُنتا نا گوار گُزرا۔ قصور کسی اور کا ہے اور سزا کسی اور کو ملی۔۔۔"

"میں نے سُنا ہے۔۔ تاشفین بھائی ماموں کو کچھ بتا رہے تھے۔۔۔"

"کیا بتا رہے تھے۔۔؟۔۔"

"یہی کہ انکی تبدیلی کے آرڈر آ گئے ہیں۔۔۔ انکو کل تک سکھر رپورٹ کرنا ہے۔۔۔"

ایک پل کو تو فارس چونکا مگر پھر سر جھٹکتے ہوئے بولا۔۔۔

"میں چاہتا بھی یہی ہوں۔۔ وہ اس گھر میں نظر نہ آئیں۔۔۔"

نگی جو ساری عمر دونوں بھائیوں کی آپس میں ایک دوسرے کے جان تک دینے والے جذبے سے واقف تھی۔۔۔ اب فارس کے آخری جملے کو سُن کر دل اُداس ہو گیا۔۔۔ آنکھ بھر آئی۔۔۔

"فارس تم آج سے پہلے کبھی اتنے سنجیدہ نہیں ہوئے ہو۔۔"

سُرخ ہوتی آنکھوں سے پلکوں کو ایک پل کو اُٹھا کر وہ بولا۔۔

" نگی تاشفین نے میرا دل توڑ دیا ہے۔۔۔"

"ہائے دل تو نہ جانے کس کس کا ٹوٹا ہے۔۔۔"

"ہاں دل تو تمہارا ابھی ٹوٹا ہے۔۔۔ اگر کہو تو میں منیر کو ڈھونڈ لاتا ہوں۔۔۔ پر اصولی طور پہ اگر کوئی پہلے ہی بھاگ جائے تو اسکو بھاگنے ہی دو۔۔۔ میں تمہارے لیے کوئی اور رشتہ ڈھونڈ دیتا ہوں۔۔"

"او ہیلو۔۔۔"

نگی ساری ہمدردی بھول کر دونوں ہاتھ کمر پہ رکھ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

"ایک مجھ پہ تھوڑا مشکل وقت کیا آ گیا۔۔۔ وہ بھی مجھے مدد کی آفر کر رہے ہیں جن کو انکے گھر میں کوئی دوسری دفعہ سالن نہیں دیتا۔۔۔"

"اتنے دکھ بھرے وقت میں بھی تمہیں لڑنے کی پڑی ہوئی ہے۔۔"

" کوئی دکھ بھرا وقت نہیں ہے۔۔۔طلاق ہوئی تو نہیں ہے نا۔۔۔میں نے ماموں جی سے پوچھا ہے۔۔۔ وہ کہہ رہے تھے۔۔صرف طلاق کا لفظ بغیر کسی شرط یا وضاحت کے کہہ کر دو دفعہ طلاق دینے سے ہمیشہ کے لئے حرام کرنے والی طلاق نہیں ہوتی ہے۔۔۔ میاں عدت کی مدت کے دوران کسی بھی وقت رجوع کر سکتا ہے۔۔۔یعنی اگر مخصوص الفاظ کے ساتھ کہا ہو کہ میں نے رجوع والی طلاق دی تو نیا نکاح کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ شوہر کو بس یہ کہنا پڑتا ہے کہ میں نے اسکو یعنی بیوی کو واپس اپنے نکاح میں لیا۔۔پھر چاہے تو ساتھ ہی ہاتھ پکڑے اور بیوی کو اپنے ساتھ لے جائے۔۔۔"

"اور اگر بیوی ساتھ نہ جانا چاہے تب ۔۔۔کیا تب بھی نکاح نہیں ٹوٹتا۔۔؟۔۔"

" نکاح تب بھی قائم رہتا ہے۔۔۔کیونکہ اگر نکاح نامے میں ایک طلاق کا حق عورت کے سپرد لکھ کر نہ کیا گیا ہو اور تینوں طلاق کا حق شوہر کے پاس ہی ہو تو طلاق کی جو بھی قسم ہو یعنی رجوع والی یا دو طلاق کے ساتھ واضح طور پر کہا ہو کہ یہ بغیر رجوع والی دو طلاقیں ہیں تو صرف شوہر کے کہنے پہ ہی طلاق ہو سکتی ہے اور شوہر ہی رجوع والی طلاق دینے کے بعد اسے منسوخ کرنے کا مالک بھی ہے۔۔۔لہذا ماموں کہہ رہے تھے کہ یہ دونوں بغیر وضاحت والی طلاقیں ہوئی ہیں لہذا جزوی طور پر نکاح قابل بحالی ہے۔۔۔انکی شادی پوری طرح نہیں ٹوٹی ہے۔۔۔اگر عدت کی مدت گزر جاتی ہے تو تب پھر دوبارہ نکاح کرنا پڑے گا۔۔۔بس اب تاشفین بھائی کو چاہیے۔۔۔جگن کو منالیں۔۔۔

ایک مولانا صاحب سے میں نے پوچھا ہے انکا تو کہنا تھا۔۔رجوع نہیں ہو سکتا۔۔رجوع ایک طلاق کے بعد ہوتا ہے۔۔

جہاں دو بغیر وضاحت والی طلاقیں ہوئی ہوں وہاں بھی رجوع ہو سکتا ہے۔لیکن اگر بغیر رجوع کی وضاحت کے ساتھ طلاق دی ہو تو دو طلاق کے بعد دوبارہ نکاح کرنا پڑتا ہے۔۔یقیناً تم نے کسی دوسرے مسلک سے رابطہ کیا ہونا ہے۔ورنہ سنت رسول اور سنت صحابہ و تابعین و تبع تابعین کی اتباع پر مبنی جس معتدل اور مخلصانہ دینی فقہ کو ہم مانتے ہیں اس کے مطابق صورتیں وہی ہیں جو بیان کر دی گئی ہیں۔۔ "

"اچھا"

"اگر آپا نہ مانیں تو پھر۔۔؟۔۔"

"جگن اتنی اچھی ہے۔۔۔ مجھے نہیں لگتا وہ اس بات کو انا کا مسئلہ بنائے گی۔۔۔"

"اچھا۔ یعنی اگر تمہارا منگیتر بھاگ گیا ہے۔۔۔ تم اسکو معاف کرنے پہ تیار نہیں ہو۔۔ تو میری آپا اتنا بڑا گھپلا کرنے والے کو معاف کر دیں؟"

"منگیتر کی کیا حیثیت ہے۔ منگنی تو ایک ارادے اور امکان کا نام ہے۔۔ شوہر تو شرعی طور پر طے شدہ شوہر ہے۔۔۔"

"مر جانا پر اپنے بھائی کی حمایت نہ چھوڑنا۔۔۔"

"بریانی کھانی ہے تو لا دیتی ہوں۔۔۔ نہیں تو چُپ چاپ اپنی چائے پی کر سینہ جلاؤ۔۔۔"

اتنا کہہ کر نگی سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی۔۔۔ فارس نے چائے کا کپ منہ سے لگا لیا۔۔۔

☆......☆......☆

بیڈ سائیڈ ٹیبل پہ پڑا اسٹڈی لیمپ جل رہا تھا۔۔ جس کی روشنی میں اسرار احمد ایک کتاب پڑھ رہے تھے۔۔ باقی کمرے میں نیم تاریکی تھی۔۔ جتنی دفعہ وہ اگلا صفحہ کھولتے چشمے کے اوپر سے ایک نگاہ اپنے شرم سے زمین میں گڑے سپوت پہ ضرور ڈالتے جو پچھلے آدھے گھنٹے سے صوفے پہ ایک ہی پوزیشن میں براجمان تھا۔۔ جس پہ اب اُنکو کسی بُت کا گماں ہونے لگا تھا۔۔۔ بالآخر اسکو مخاطب کیا۔۔۔

"تاشفین۔۔۔"

وہ اپنی سوچوں سے چونکا۔۔۔

"جی ابو جی۔۔۔"

"اب تمہیں سمجھ آ گیا ہو گا کہ غصے کو حرام کیوں کہا جاتا ہے۔۔۔ انسان کی عقل سلب کر لیتا ہے۔۔۔"

"ابو جی مجھے اب ایسا لگ رہا ہے کہ جو کیا غصے میں ہی کیا مگر ایک نہ ایک دن یہی ہونا تھا۔"

"تاشفین نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے۔۔۔ دو محبت کرنے والوں کے لیے نکاح سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے۔۔۔ میں جانتا ہوں۔۔۔ تم جگن سے محبت کرتے ہو۔۔۔ پھر یہ سب کیوں کیا ہے؟۔۔۔ مجھے کم از کم تم

سے اتنی بڑی بیوقوفی کا خدشہ نہ تھا۔۔۔الماس تو ہمیشہ سے بدزبانی کرتی آئی ہے۔۔۔کوئی نئی بات تو نہ تھی۔۔۔میں تو اس لیے اسکو خاموشی سے سُن رہا تھا کہ چلو شکر ہے گھر پہ اور کوئی فرد موجود نہیں ہے۔۔۔آئی تھی نا۔اپنی کہہ کر چلی جاتی۔۔۔" مگر جو مان جگن کا ٹوٹا ہے اُسکا مداوا کون کرے گا۔۔۔"

" ابو جی جو قدم میں نے غصے میں اُٹھایا ہے۔۔۔اب ٹھنڈے دل و دماغ سے سوچا ہے تو اپنا فیصلہ درست ہی لگا ہے۔۔"

اسرار احمد اسکی بات سُن کر جلال میں آ گئے اور تیز لہجے میں کہا۔۔

" کیا بات کر رہے ہو۔۔۔۔۔۔!!۔۔۔۔۔۔تمہاری عقل کیا گھاس چرنے چلی گئی ہے۔۔۔؟"

وہ اب ابھی ویسے ہی سُست سے انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔

" ابو جی شادی صرف آدمی اور عورت کے درمیان کا رشتہ تھوڑی ہے۔۔۔دونوں طرف کی فیملی شامل ہوتی ہے۔۔۔ ہر ایک انسان کا رویہ اور باتیں متاثر کرتی ہیں۔۔۔میں اس دن سے مسلسل ذہنی طور پر ڈسٹرب رہا ہوں۔۔۔جس دن اسکی ماں ہمارے گھر آئی تھیں۔۔۔انہوں نے جو بھی اپنی بیٹی سے کہا انکا حرف حرف سچ تھا۔۔۔میں بہت بُرا ہوں مگر بے ضمیر نہیں ہوں۔۔۔اگر میں پیار سے اسکو بول دیتا کہ جاؤ چلی جاؤ۔۔۔میں جانتا تھا۔۔۔یہ کبھی نہیں جائے گی۔۔۔"

اسکے لبوں پہ مجروح سی مسکراہٹ آئی۔۔

" ابو جی۔۔۔جگن تاشفین سے نہ تو نفرت کرتی نہ ہی کسی شرط پہ مجھے چھوڑتی۔۔۔ نتیجہ کیا نکلنا تھا۔۔۔دوسری طرف اسکی ماں ہے۔۔۔بہن ہے۔۔۔ابو جی پتھر بہت سخت بھی ہو تو مسلسل لگنے والی ضرب سے آخر ٹوٹ ہی جاتا ہے۔۔۔جگن بھی کب تک انکا مقابلہ کرتی۔۔؟۔۔۔ایک وقت آتا جب اسکو اپنوں کی کہی ہر ہر بات میں سچ نظر آتا۔۔۔اور بہت سا وقت گزر جاتا۔۔۔اسکی راہ بھی کھوٹی ہوتی اور ہم دونوں کا نقصان بے حساب ہوتا۔۔۔میں کوئی بلینیئر انسان نہیں ہوں۔۔۔کیا میں اسکو اپنے ساتھ اس لیے باندھے رکھتا کہ میری خوشی اس میں ہے کہ وہ میرے ساتھ رہے؟۔۔۔کیا ہو گا جو اگر آج اُس نے راضی خوشی اپنی خواہشات کی قربانی دے دی اور کل کو افسوس جاگ گیا کہ آخر کیوں ایسا کیا۔۔؟۔۔۔ ایک شخص کی خاطر اپنا شاہی لائف سٹائل

سب چھوڑ دیا۔۔ اپنوں کو چھوڑنے پر بھی تیار ہے۔۔کیا ہوگا اگر کل کو یہ احساس ہوا کہ جسکی خاطر یہ سب کیا وہ اسکو ایک اچھی زندگی بھی نہ دے پایا۔۔۔"

"تاشفین ابھی تک تم اسکو سمجھ نہیں پائے ہو۔۔۔"

"ابو جی۔۔۔۔مجھ سے زیادہ اسکو کون جانے گا۔۔۔؟۔۔۔وہ ہر ہر پہلو سے ایک مکمل اور بھرپور شخصیت کی لاجواب عورت ہے۔۔۔میری ہمراہی میں اسکو کیا ملے گا۔۔۔ ہر دوسرے دن آنسو۔۔کبھی مجھ پہ حملہ ہوگیا ہے۔۔۔کبھی کسی آپریشن میں زخمی ہوگیا ہوں۔۔۔کبھی اسکی ماں آکر اسکو رُلا جائے گی۔۔۔کبھی بہن نیچا دکھا جائے گی وہ پھر روئے گی۔۔۔۔جس سے محبت ہو اسکو روتے ہوئے دیکھنا آسان عمل تو نہیں ہے نا ابو جی۔۔"

اسرار احمد نے ایک دفعہ پھر ڈانٹ دیا۔۔

"ہاں اب تو وہ بڑی خوش ہے؟ یہ تمہاری جوابی محبت سہی مگر اس کا اظہار منفی طور پر کیا ہے تم نے۔۔۔"

"زخم گہرا ہے۔۔۔تکلیف تازہ ہے۔۔۔ جیسے جیسے چوٹ پرانی ہوگی آہستہ آہستہ صبر آجائے گا۔۔مجھ سے نفرت کرے گی اور آگے بڑھ جائے گی۔۔۔"

وہ جس سنجیدگی کے ساتھ بول رہا تھا۔۔۔اسرار احمد کو اپنے سینے میں گھٹن کا احساس ہونے لگا۔۔دھیمی سی آواز میں پوچھا۔۔۔

"تمہارے بھائی تم سے ناراض ہیں۔۔"

"جانتا ہوں۔۔۔اور انکی ناراضگی اپنی جگہ بالکل جائز ہے۔۔میری بیوی کو جتنی عزت میرے بھائیوں نے دی ہے۔۔۔میں انکا قرض دار ہوں۔۔۔اگر وہ انکو اپنی اولاد کی جگہ دیکھتی تھی تو انہوں نے بھی اسکو بڑی بہن اور ماں والا مان دیا ہے۔۔۔میں ان سب سے معافی مانگ لوں گا۔۔۔"

"تاشفین" تم کیا کرو گے۔۔۔؟۔۔۔"

وہ پھر اُسی انداز میں مسکرایا۔۔۔

"میں نے جو راہ لی ہوئی ہے کیا علم کس دن کس راہ میں زندگی کی شام ہو جائے۔۔۔میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں سکھر نہیں جا رہا ہوں۔۔۔کم از کم جب تک اس کیس کا فیصلہ نہیں آجاتا۔۔۔"

پھوپھی اندر آئی۔۔۔ شائد اسکا آخری جملہ سن چکی تھیں۔۔۔اسلیے بھرائی ہوئی آواز میں شروع ہوئیں۔۔۔

" جیسے سخت دل کے ہو باتیں بھی ویسی کرتے ہو جو تمہارے پیاروں کا دل فیل کرنے کو کافی ہوں۔۔۔یہ نہ سمجھنا میں یہاں تمہارے لیے آئی ہوں۔۔۔اپنی بیٹی کا حال پوچھنے آئی ہوں۔۔۔ مجھ غریب پر کسی کو رحم بھی نہیں آتا۔۔۔جب اولاد منہ زور ہو جائے اسرار احمد تو ماں باپ کا وہی حال ہوتا ہے جو ہمارا ہو رہا ہے۔۔۔"

" آپا بس ماں باپ تو کوشش ہی کر سکتے ہیں۔۔۔میں نے اس لڑکے کی تربیت میں اپنی طرف سے تو کہیں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی پر آج اس نے بھی مجھے دکھی کر دیا ہے۔۔۔"

" آہ۔۔۔ہا۔۔۔وے میری دھی اتنی سوہنی۔۔۔اودل اُس سے بھی سوہنا۔۔۔وے تاشفین تینوں ذرا رحم نہ آیا۔۔۔میں علی الصبح مسجد والے امام صاحب سے مل کر آئی ہوں۔۔۔"

" پھوپھی۔۔۔آپ کے گھر میں اتنی بڑی ٹینشن بنی ہوئی ہے اور آپ مولویوں کے پاس وقت ضائع کر رہی ہیں۔۔۔"

" ہائے وے، کڑمیا، اے وی تے میرا ہی گھر اے۔۔۔نویں سُن۔۔۔ ببو کہتا ہے وہ بھی انکی لڑکی بیاہ کر نہیں لائے گا۔۔اگر انکا لڑکا بھاگ گیا ہے ۔۔۔تو لڑکی کو بھی اپنے پاس ہی رکھیں۔۔۔وے دس ایتھے ہُن میں کی کراں۔۔۔اومرجانی نگی کہتی ہے اگر منیر اواپس آ بھی گیا تب بھی اب شادی ادھر نہیں کروں گی۔۔۔۔اسرار احمد ہم دونوں بہن بھائی کی قسمت میں شائد اولاد کا سُکھ ہے ہی نہیں۔۔۔اتنے چاہ سبا کے ساتھ اپنی بہو کی بری بنائی ہے۔۔۔اب بیٹا کہہ رہا ہے آگ لگاؤ سب کو آج کوئی نکاح نہیں ہوگا۔۔۔اور دوسری جانب لڑکی کی ماں رو رو کر ہلکان ہو رہی ہے۔۔۔وہ قسمیں کھا رہی ہے کہ اسکو علم نہیں ہے منیر کہاں چھپا ہوا ہے ورنہ وہ اسکو قبر سے بھی نکال کر لے آتی۔۔۔منتیں کر رہی ہے کہ بہن تم رشتہ مت توڑنا۔۔۔اب بتاؤ خدا خوفی کر کے اس ناہنجار کی بہن کو بیاہنے چلی تو جاتی مگر اب میرا بیٹا ہی انکاری ہو گیا ہے۔۔۔"

" اسکی فکر نہ کریں۔۔۔تاشفین نے تسلی دی۔۔۔ میں سمجھا لیتا ہوں۔۔۔پھر کچھ دیر خاموش رہ کر سوچنے کے بعد مستحکم لہجے میں بولا۔۔۔اور جہاں تک رہی نگی کی بات، تو اسکی شادی بھی ساتھ ہی ہوگی۔۔۔"

تاشفین کہتا ہوا اپنی جگہ سے اُٹھا اور بتی جلا دی۔۔

پھوپھی کے آنسو صاف کرتے ہاتھ وہیں تھم گئے۔۔۔سوالیہ نظروں سے اسرار احمد کی جانب دیکھا۔۔

"اسرار منڈا کی کہندا اے پیا۔۔"

"پتا نہیں آپا۔۔کیا خبر ایس پی صاحب منیر کو ڈھونڈ نکالیں۔۔۔"

"اسکو دفع کریں۔۔۔ مجھے تو وہ پہلے بھی نگی کے لیے کوئی خاص پسند نہیں تھا۔۔۔یہ تو بس پھوپھی کو ہی جلدی مچی ہوئی تھی۔۔۔انکو ہمیشہ سے ایسا ہی لگا ہے کہ شائد نگی کا رشتہ ہی نہیں آنا۔۔۔حالانکہ لڑکا تو اپنے گھر میں ہی موجود ہے۔۔۔"

پھوپھی نے تاشفین کو دیکھا پھر اسرار احمد کو دیکھا۔۔۔اور جیسے ہی تاشفین کی بات کسی حد تک الٹے انداز سے سمجھ میں آئی انکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔۔

اپنا جوتا پکڑا اور رکھ کر تاشفین کا نشانہ لیکر پھینکا۔۔۔

"ہائے وے میں یہ دن دیکھنے سے پہلے مر کیوں نہیں گئی۔۔۔وے تاشو میں تینو سب تو زیادہ پیار کردی ساں۔۔۔وے تو تے بڑا ہی گندا نکلیا۔۔۔تو کیا تم نے جگن کو طلاق اس لیے دی ہے کہ میں نگی کی شادی تم سے کردوں گی۔۔۔"

پھوپھی کی دُہائی سُن کر کمرے سے نکل کر نگی اور پیچھے پریشان صورت لیے جگن اسکا ہاتھ پکڑے ہوئے عباس۔۔۔فارس باہر سے آیا تھا اسلیے ان سے پہلے کمرے میں آیا۔۔۔حسیب سب سے پیچھے تھا وہ نہ جانے کہاں سے برآمد ہوا تھا۔۔۔

پھوپھی کی بات پہ سب کو سانپ سونگھ گیا۔۔۔ جیسے سب کے سروں پہ کوئی پہاڑ ٹوٹا ہو۔۔۔

تاشفین تو جوتے کے نشانے سے بچنے کے چکر میں پھوپھی کے الفاظ پہ زیادہ غور نہ کر پایا۔۔۔مگر جیسے ہی اسرار احمد کے سُرخ ہوتے چہرے پہ نظر پڑی۔۔۔اُس نے پھوپھی کے الفاظ کو دماغ میں دہرایا اور لاحول پڑھتا ہوا آگے بڑھا۔۔۔

پہلی نظر جگن کی حیرت و بے یقینی سے کھلی ہوئی آنکھوں پر پڑی۔۔۔اس کے چہرے پہ رقم تھا کہ وہ سُن چکی

ہے۔۔۔بے اختیار تاشفین نے دونوں ہاتھ اوپر اُٹھائے اور تردید میں سر ہلایا۔۔۔جگن وہیں سے واپس مڑ گئی۔۔۔فارس یوں آنکھیں نکالے کھڑا تھا جیسے بھائی کو مکا جڑنے سے خود کو زبردستی روک رکھا ہو۔۔۔

تاشفین نے وہیں اسکو روک دیا۔۔۔

"او ہیرو۔۔۔یہ آنکھیں کسی اور کو جا کر دکھا۔۔۔کس ہائی لیول کی پاگل عوام میں پھنسا ہوں۔۔۔"

"استغفراللہ۔۔۔یار پھوپھی مانا کہ بڑا بُرا انسان ہوں۔۔۔پر ابھی اتنا بے غیرت نہیں ہوا ہوں۔۔۔۔ اور میں لڑکا نہیں رہا ہوں۔۔۔شادی شدہ مرد ہوں۔۔۔لڑکا یہ رہا آپ کے سامنے۔۔۔۔جناب فارس اسرار صاحب۔۔۔میں نگی کے لیے اسکا رشتہ دے رہا ہوں۔۔۔اگر آپ کو منظور ہو تو پپو کے ولیمے والے دن ہم ان دونوں کی شادی کروا دیتے ہیں۔۔۔"

اب کے ایک معنی خیز خاموشی چھا گئی۔۔۔جس میں نگی کی چیخ سُنائی دی۔۔۔

"اتنی ہی بُری ہوں تو جا کر کسی نہر میں دھکا دے آئیں۔۔۔ اس باگڑ بلے سے بیاہنے کا نہ سوچیں۔۔۔ ساری عمر مجھ سے کھانے پکوائے گا۔۔۔"

"میں گھر پہ خانسامہ رکھوا دوں گا۔۔۔تمھیں یہ شکایت نہیں ہو گی۔۔۔"

نگی کی بات پہ تاشفین نے مسکراہٹ دباتے ہوئے جواب دیا۔۔۔جس پہ وہ بولی۔۔۔

"اس سے اچھا تو منیر ہی تھا۔۔۔بچارے کے سکرو تو ڈھیلے نہیں تھے۔۔۔یہ شخص تو نیم پاگل ہے۔۔۔سارا سارا دن پتنگیں لوٹا کرے گا۔۔۔گھر کا چولہا کیسے چلے گا۔۔۔"

پھوپھی نے دوسری جوتی نگی کو اُٹھا ماری۔۔۔

"بکے جائے گی بکے جائے گی۔۔۔یہ نہیں کہ بڑا بھائی اور ماموں موجود ہیں تو انکے سامنے ہی اپنی زبان کو لگام دے لے۔۔۔"

"اماں تو کیا چُپ چاپ سولی پہ چڑھ جاؤں۔۔۔جگن۔۔۔ہیں یہ کہاں گئی۔۔۔"

نگی جگن کی تلاش میں چلی گئی۔۔۔

"بڑے بھائی میں نے تھری پیس سوٹ لینا ہے۔۔۔اور رولیکس کی سولر پینل والی گھڑی لینی ہے۔۔۔"

عباس کی بات پہ حسیب نے گھر کا۔۔۔

"ہاں ہاں تیرا حق بھی ہے یہ سب چیزیں آخر تو نے گھوڑی چڑھنا ہے۔۔۔"

"میں نہیں فارس چڑھے گا۔۔۔"

اور فارس صاحب بت بنے کھڑے سب سُنتے رہے۔۔۔ آخر میں بڑے بھائی پر اجنبی نگاہ ڈالتا۔۔۔ واپس مڑ گیا۔۔۔

"دولہا تو بڑے موڈ میں لگ رہا ہے۔۔۔"

حسیب نے ہلکے پھلکے انداز میں کہتے ہوئے تاشفین کی جانب دیکھا۔۔۔ جیسے پوچھ رہا ہو۔۔۔ یہ کوئی کام تو نہیں دکھائے گا۔۔۔

تاشفین نے ہلکی سی گردن خم کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"اسکو میں سیٹ کرلوں گا۔۔۔ پھوپھی آپ کو پھر کوئی اعتراض تو نہیں ہے؟۔۔"

"بھلا مجھے کیا اعتراض ہونا ہے۔۔۔ میرا بھائی فرشتہ صفت انسان ہے۔۔۔ اس گھر میں نگی خوش ہی رہے گی۔۔۔ گھر پہ جا کر بتاتی ہوں۔ ہائے کاش، تاشفین نے بدمزگی نہ کی ہوتی تو آج کتنی خوشی کا دن ہوتا۔۔۔"

"ابو جی آپ کیا کہتے ہیں۔۔؟۔۔"

"اچھا فیصلہ ہے تاشفین۔۔۔ اپنی دفعہ ہی تمہاری عقل ماری جاتی ہے دوسروں کے فیصلے تو ایمانداری سے کرتے ہو۔۔۔"

تاشفین انکی بات پہ خود اذیتی سے مسکرایا۔۔۔

☆......☆......☆

پرسوں سے وہ ایک دفعہ بھی اپنے کمرے میں نہیں آیا تھا۔۔۔ کیونکہ جگن کا مسلسل وہیں پہ ڈیرہ تھا۔۔۔ دروازہ بھی بند ہی نظر آتا۔۔۔ جس کا سامنا کرنے سے وہ خود کترا رہا تھا۔۔۔ مگر کچھ دیر پہلے پھوپھی نے اسکی بات کو جو رُخ دیا تھا۔۔۔ جگن وہ سُن کر گئی تھی۔۔۔ وہ فارس کے بارے میں بھی اس سے بات کرنا چاہتا تھا۔۔۔

کمرے کے ہینڈل پہ ہاتھ رکھنے سے پہلے اُس نے اپنے قابو سے باہر ہوتے دل پہ ہاتھ رکھ کر تھپکی دی تھی۔

اے دوست تیری بیقراریاں سر آنکھوں پہ

پر یار کے در پہ ادب اختیار کر

اس کے بغیر جینے کا جب فیصلہ کیا ہے

تو اے نادان کچھ تو خود پہ اختیار رکھ

پہلی نظر اُسی پہ گئی۔۔۔اور کچھ پل کو پلٹنا بھول گئی۔۔

بال کھلے ہوئے تھے۔۔۔چہرہ ہر قسم کے تاثر سے صاف۔۔دوپٹہ شانوں پہ اچھے سے پھیلائے اپنی سامنے کھلے لیپ ٹاپ کی سکرین کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

تاشفین کی آمد پہ بالکل توجہ نہیں دی۔۔

وہ الماری کی جانب بڑھا تاکہ اپنی مطلوبہ چیزیں لے سکے۔۔۔ساتھ ہی گلا صاف کیا۔۔۔

"اتنا تمہیں یقین ہونا چاہیے۔۔۔۔نگی میرے لیے بہن ہے۔۔۔"

جگن کی جانب سے کوئی ردِ عمل نہ آیا۔۔۔الماری کا پٹ کھول کر پہلے اپنا ہینگر پہ پڑا ڈھلا لباس نکال کر بیڈ پہ ڈالا۔۔۔

"میں چاہتا ہوں۔۔تم فارس سے شادی کی بات کرو۔۔۔میرے ساتھ وہ حالتِ جنگ میں ہے۔۔۔میں جانتا ہوں۔۔وہ نگی کو پسند کرتا ہے۔۔۔پر اگر میں نے اس وقت براہِ راست اس سے بات کی اُس احمق نے بنا سوچے سمجھے انکار کر دینا ہے۔۔۔صرف اسلیے کہ میں نے اسکی بہن کو تکلیف دی ہے۔۔۔"

پہلی دفعہ وہ بڑی صاف آواز اور دوٹوک انداز میں بولی۔۔۔

"اگر فارس کی بہن سے مراد میری ذات ہے۔۔۔تو مجھے کوئی تکلیف نہیں ملی ہے۔۔۔ بلکہ اللہ کا شکر ہے۔۔۔ایک عذاب سے جان چھوٹ گئی ہے۔۔۔فارس کو میں تیار کر لونگی۔۔۔"

"عذاب سے کیا مطلب ہے؟۔۔۔ہماری شادی یا میری ذات۔۔۔؟۔۔۔"

"دونوں۔۔۔"

"فیئر اینف۔۔۔"

"اگر وہ مان جاتا ہے تو آج رات دونوں کا نکاح کروا دیتے ہیں۔۔۔رخصتی پپو کے ولیمے والے دن ہو جائے گی۔۔۔فارس والا کمرہ انکو دے دیتے ہیں۔۔حسیب میرے ساتھ اوپر شفٹ ہو جائے گا۔۔۔"

وہ کپڑے لیے کمرے سے نکل گیا۔۔۔

اوپر اوپر سے کہنا کہ پرواہ نہیں ہے بڑا آسان ہے۔مگر اس وقت جگن کی لاتعلقی نے بے چینی دی تھی۔۔۔ اس نے ایک نظر اُٹھا کر بھی نہیں دیکھا تھا۔۔

اُس نے اپنا ہی کندھا تھپک کر شاباشی کے انداز میں دل ہی دل میں کہا۔۔۔

"تاشفین صاحب۔۔۔اب جگرا بڑا کریں۔۔۔محبت اپنی جگہ۔۔۔فیصلے اپنی جگہ۔۔۔"

دوسری طرف اُس کے کمرے سے نکلتے ہی جگن نے ہاتھ مار کر لیپ ٹاپ بند کیا۔۔۔اور آنکھوں میں بھر آنے والے پانی کو بے دردی سے دوپٹے میں جذب کر لیا۔۔۔

"اوپر شفٹ ہو جاؤ یا میری طرف سے مریخ پہ ڈیرہ ڈال لو۔۔۔ کیا فرق پڑنا ہے۔۔۔میں تمہیں کبھی معاف نہیں کرونگی۔۔۔۔تمہاری اس صورت کو دیکھنے کے لیے جتنا مرضی دل مرے۔۔۔دیکھوں گی نہیں۔۔۔ محبت میں بھی تو کچھ اصول وضوابط ہونے چاہیں۔۔اس نے عملی زندگی کی سچائیوں کو اپنی برہمی میں جھٹلاتے ہوئے کہا۔کوئی آخر کتنا گرے؟۔۔۔اس دل کو نکال کر ہی پھینک دوں گی جواب بھی تمہارے نام کی تسبیح کرتا ہے۔۔۔مجھے ایسا بے غیرت دل ہرگز نہیں چاہیے۔۔جس میں ایک ذرا سی خودداری نہ ہو۔۔۔حالانکہ محبت میں خودداری تو اسی محبت کی بے قدری ہے۔۔۔جو دل تمہارے اتنے غیر منصفانہ رویے پر بھی تم سے بد دل نہ ہو۔۔۔خوش فہم اندھا۔۔۔بے حس۔۔۔بے مراد۔۔۔جس کے لیے دھڑکتا ہے۔۔وہ اسی پہ پیر رکھ کر آگے بڑھ گیا ہے۔۔یا اللہ میرے دل کو ہدایت دے دیں۔۔۔ ۔۔۔۔"

دروازے پہ ہونے والی دستک پہ وہ چونکی۔۔۔سامنے حسیب کھڑا تھا۔۔

"آؤ شیبی۔۔کہاں سے آرہے ہو۔۔؟۔۔"

"پھوپھی کی طرف سے آرہا ہوں آپا اور کہاں جاؤں گا۔۔۔"

"انکے گھر میں پھر کیا فیصلہ ہوا ہے۔۔؟۔۔"

"پہلا ردِعمل تو حیرت کا آیا ہے۔۔اسکے بعد پپو نے جذباتی تقریر کی ہے کہ وہ منیر کی بہن کو ہرگز بیاہ کر نہیں لائے گا۔۔اب تاشفین گیا ہے اسکی خبر لینے اُمید یہی ہے کہ اپنی منوا کر ہی آئے گا۔۔۔"

"ہاں کچھ لوگوں میں ہزار عیبوں کے باوجود چند خوبیاں بھی ہوتی ہی ہیں۔۔ "

حسیب اسکا اشارہ سمجھ کر مسکرا بھی نہ پایا۔۔۔

"آپا ہم سب آپ سے شرمندہ ہیں۔۔"

"میرے شہزادے بھائی جو قصوروار ہے اُسکو کوئی خیال نہیں ہے۔۔تو تم کیوں شرمندہ ہوتے ہو۔۔۔بس چھوڑو اس بحث کو۔۔۔یہ بتاؤ فارس کدھر ہے۔۔۔یہ نہ ہو ہمارا لڑکا ہی انکار کردے۔۔"

حسیب پہلی دفعہ مسکرایا۔۔۔

"انکار نہیں کرے گا۔۔۔ہاں بھائی سے بدلہ لینے کی خاطر نخرے ضرور دکھائے گا۔۔۔"

"نہیں میں اسکو سمجھا لونگی۔۔۔بتاؤ تو وہ ہے کدھر۔۔؟۔۔"

"اپنے کمرے میں کتابیں کھول کر ان کے اندر یوں غرق ہوا ہے۔۔جیسے کل مقابلے کے امتحان میں بیٹھ رہا ہے۔۔۔"

"میں دیکھتی ہوں۔۔"

جگن بیڈ سے اُتر آئی پیروں میں چپل ڈال کر کمرے سے باہر آگئی۔۔فارس کے کمرے کے دروازے پہ دستک دیکر انتظار کیا۔۔حالانکہ دروازہ کھلا ہوا تھا اور سامنے بیٹھا فارس بھی نظر آرہا تھا۔۔۔

فارس نے سر اُٹھا کر دیکھا جگن پہ نظر پڑتے ہی چہرے کے سخت تاثرات میں نرمی پیدا ہوگئی۔۔۔

"آپا۔۔۔اندر آجائیں۔۔"

"کافی مصروف لگ رہے ہو۔۔۔واقعی کام کا پریشر ہے یا ہمیں دکھانے کو کر رہے ہو؟۔۔"

"دماغ میں بڑا پریشر بھرا ہوا ہے۔۔۔سوچا کسی کے ساتھ منہ ماری کرنے سے بہتر ہے اپنا غصہ کام پہ نکال لوں۔۔۔یہ دیکھیں فزکس کے نوٹس تیار ہوگئے۔۔"

"خوش قسمت ہو جو اتنے پریشر میں تمہارا دماغ کام کر رہا ہے۔۔۔جبکہ میری حسیات تو معذور معلوم ہو رہی

ہیں۔۔۔"

فارس اُداس چہرہ لیے خاموش ہو گیا۔۔۔

جگن کو محسوس ہوا جیسے اُس پل فارس وہاں ہوتے ہوئے بھی وہاں موجود نہ ہو۔۔۔

جگن اندر آ کر ایک کرسی پہ بیٹھ گئی۔۔ حسیب بھی اسکے پیچھے آ گیا۔۔اب دہلیز میں دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا تھا۔۔جگن نے فارس کو مخاطب کیا۔۔۔

" کیا سوچنے لگے ہو۔۔؟"

"میں نے آپکے شوہر کی گفتگو سُنی ہے۔۔۔"

" فارس مجھے اس وقت تاشفین کے بارے میں یا اسکے اور اپنے حوالے سے کسی بات پہ کوئی تبصرہ نہ کرنا ہے نہ سُننا ہے۔۔۔اس وقت میں تمہارے بارے میں بات کرنے آئی ہوں۔۔"

" آپ بات کرنے نہیں آئی ہیں۔۔۔ بلکہ آپ کے شوہر نے جو فیصلہ کیا ہے۔۔اُس پہ عمل درآمد کروانے آئی ہیں۔۔۔جا کر کہہ دیں اسکو وہ میرا باپ نہیں ہے۔۔۔نہ ہی میری ماں ہے۔۔۔اسکو میرے حوالے سے اتنا بڑا فیصلہ کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔۔۔میں نگی سے شادی کر لیتا مگر چونکہ تاشفین نے یہ بات کی ہے اسلیے اب میرا انکار ہے۔۔۔"

"میں اُلٹے ہاتھ کا ایک لپڑ لگاؤں گا اور تمہارے یہ جو تیور ہیں سارے ٹھیک کر دوں گا۔۔۔"

جگن اور حسیب تاشفین کی آواز سُن کر چونکے جو اچانک سے دروازے میں نمودار ہو کر غصے سے فارس کو گھور رہا تھا۔۔اور فارس جواب میں کچھ کم نہیں ثابت ہوا تھا۔۔۔تاشفین کے انداز میں ہی جواب دیتے ہوئے بولا۔۔

" نگی سے شادی میں پھر بھی نہیں کروں گا۔۔۔۔"

" یہ ایکٹنگ کسی اور کے سامنے جا کر کرو جو تم جیسے کمینے کو جانتا نہ ہو۔۔۔بے غیرت انسان دل میں تمہارے لڈو پھوٹ رہے ہیں۔۔۔اور اوپر اوپر سے یہ ڈرامے کر رہے ہو۔۔"

" آپ کو بھی تو آپا سے محبت ہے۔۔۔پھر یہ ڈرامہ کیوں کیا ؟۔۔۔"

"اس سے پہلے کہ تاشفین کوئی جواب دیتا۔۔۔جگن یک دم ماتھے پہ تیوری لیے کھڑی ہو گئی۔۔۔

"خود کو میرا بھائی کہتے ہو۔۔۔اور یوں میرا تماشہ بھی بنا رہے ہو۔۔۔؟۔۔۔کیا واقعی میرے حمایتی ہو۔۔۔؟۔۔۔میں اس شخص کے منہ سے اپنے حوالے سے کوئی بات نہیں سُننا چاہتی ہوں۔۔۔اسکی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی ہوں۔۔۔کیا یہی میری اوقات ہے کہ تم بار بار اس کے آگے میرے حوالے سے بھیک مانگو۔۔۔اگر تم یہ سوچ رہے ہو کہ نگی سے شادی کے جواب میں اپنے بھائی سے میرے لیے کچھ معاملہ طے کرواؤ گے تو بھول جاؤ۔۔۔ ہمارے درمیان جو کچھ تھا۔۔۔ختم ہو چکا ہے۔۔۔ یہ شخص میرے دل سے اُتر چکا ہے۔۔۔ نگی کے لیے چُپ چاپ ہاں کر دو ورنہ میں تمہاری جگہ حسیب کا نکاح کروادوں گی۔۔۔"

جگن اپنی بات کہہ کر تاشفین کے سامنے سے ہوا کی طرح گزر گئی۔۔۔

تاشفین نے مسکرا کر فارس کو دیکھا۔۔۔

"ہاں جی پھر کیا خیال ہے۔۔۔؟۔۔۔حسیب۔۔کی شیروانی لاؤں یا تمہاری۔۔۔؟۔۔۔"

"بھائی، مجھے تم سے نفرت ہو رہی ہے۔۔۔۔"

تاشفین کا قہقہہ جاندار تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے یار، اب محبت تو ویسے بھی نگی کے ساتھ ہی ہونی ہے۔۔۔چلو آؤ تمہیں شیروانی دلوا دوں۔۔۔مولوی صاحب کو پیغام بھجوا دیا ہے۔۔۔مغرب کے وقت تمہارا نکاح ہے۔۔۔"

"آپ مہربانی نہ کریں۔۔۔میں آپا کے ساتھ جا کر شیروانی لے آتا ہوں۔۔۔شیروانی کی ضرورت بھی کیا ہے۔۔۔میرے پاس نیا لباس پڑا ہوا ہے۔۔۔وہی پہن لوں گا۔۔۔"

"نہیں یار عمران خان جتنی دفعہ دلہا بنا ہے۔۔۔شیروانی ضرور پہنی ہے۔۔۔شادی جلدی میں ہو رہی ہے تو کیا ہوا۔۔۔شیروانی ضرور آئے گی۔۔۔"

تاشفین کی بات پہ حسیب ہنس پڑا۔۔۔

جگن کچن سے نکلتے وقت بولی۔۔۔

"اگر اسکی شیروانی آنی ہے تو نگی کا نکاح والا جوڑا بھی ہماری جانب سے ہونا چاہیے۔۔۔"

" تمہارا مطلب ہے کہ شادی چاہے ایمرجنسی میں ہو رہی ہے خرچ سب ویسے ہی ہونگے۔۔"

جگن نے اسکے سوال کا کوئی جواب نہ دیا۔۔۔

تاشفین نے حسیب کو دیکھا جس نے کندھے اچکا دیے۔۔۔

" آپا۔۔۔ آپ نے تو فارس کو لائن پہ لانے کو میرے نام کا حوالہ دیا ہے۔۔۔ پر قسم سے ابھی تک میرے دل کی دھڑکن قابو میں نہیں آ رہی ہے۔۔۔ نازک دل کے لوگوں پہ ایسے ستم نہیں کرنے چاہیں۔۔۔ ہارٹ ہی فیل ہو جاتا تو۔۔؟۔۔۔ میں نگی کو بہن مانتا ہوں۔۔۔"

فارس بولا۔۔۔

" چلو اچھا کیا جو تم نے صفائی دے دی ورنہ تمہاری خاموشی کو میں ہاں بھی سمجھ سکتا تھا۔۔"

حسیب نے حسبِ عادت اپنا جوتا کھینچ کر مارا۔۔۔

" لعنت ہو تیری سوچ پہ۔۔۔"

" شرم کر لے کچھ، تیرا بھائی گھوڑی چڑھ رہا ہے۔۔ اور تو اب بھی مجھے جوتے مار رہا ہے۔۔۔ یعنی کوئی عزت ہی نہیں ہے۔۔۔"

جگن اپنے کمرے سے ہو کر آئی تو ہاتھ میں جیولری باکس تھا۔۔۔

جو اس نے فارس کے حوالے کیا۔۔۔

" میری طرف سے یہ تمہاری ہونے والی بیوی کے لیے تحفہ ہے۔۔۔"

" آپا میں پہلے سے بتا رہا ہوں۔۔۔ میں بہت مہنگا تحفہ قبول نہیں کروں گا۔"

" جانتی ہوں۔۔۔ اب میرا کوئی حق ہی نہیں رہا جسکی وجہ سے میں تمہیں چُپ کروا سکوں۔۔۔ میں نہیں سمجھتی تھی کہ تمہیں بھی میرے امیر باپ کی بیٹی ہونے پہ کوئی مسئلہ ہے۔۔۔"

" یہ بھی ٹھیک ہے اب اپنے شوہر کا سارا غصہ مجھ غریب پہ نکالیں۔۔۔ ٹھیک ہے بغیر سوال و جواب کے تحفہ قبول کرتا ہوں۔۔۔ میں کیا میری آنے والی نسل بھی کبھی آپ کی دی کسی چیز پہ اعتراض نہیں کرے گی۔۔۔ اگر میرے کسی بچے بچی نے بھی کہا کہ تائی اماں نے آئی فون کیوں دیا ہے۔۔۔ میں انکو تھپڑ مار کر چُپ کروا دوں

گا۔۔۔کمینو، جو دیتی ہیں چُپ چاپ پکڑ لو۔۔۔"

فارس تاشفین کے تاثرات دیکھتے ہوئے جان بوجھ کر یوں بات کو طول دے رہا تھا۔۔۔کیونکہ جب سے جگن نے تاشفین کا سوال ہی کجا پورے کے پورے تاشفین کو اگنور کیا تھا۔۔۔تاشفین خاموش کھڑا تھا۔۔۔

جگن وہاں سے ہٹ گئی اور اسرار احمد کے پاس جا کر پوچھنے لگی۔۔۔

"ابو۔۔۔اب وقت تو زیادہ ہے نہیں جو اچھے سے آرڈر دیکر نگی کے لیے کپڑے وغیرہ بنوائے جائیں۔۔۔ میں سوچ رہی ہوں۔۔۔سب ریڈی میڈ لے آوٗ۔۔۔آپ کیا کہتے ہیں۔۔۔لوگ یہ نہ سوچیں کہ انہوں نے بالکل ہی سادگی سے نکاح کر دیا ہے۔۔۔نکاح کے لیے کسی ہوٹل میں انتظام کر لیتے ہیں۔۔۔انکی طرف جو بھی مہمان آئے ہیں۔۔۔وہ تو شریک ہوں گے ہی ہم بھی اپنی طرف سے قریبی رشتے داروں کو ولیمے پہ بُلا لیں گے۔۔۔نکاح چونکہ آج ہے تو بس خود ہی شامل ہو جاتے ہیں۔۔"

اسرار احمد نے جگن کے سر پہ ہاتھ رکھا۔۔۔

" جگن بیٹی تم تو اخلاقی لحاظ سے تاشفین کے قد سے بھی بڑی ہو۔۔۔میرا اللہ تمہیں اتنی خوشیاں دے کہ ہمیشہ دامن تنگ پڑے۔۔۔تمہارے بھائی کی شادی ہے۔۔۔ تم جو بہتر سمجھو کرو۔۔۔"

ساتھ ہی انہوں نے تاشفین کو آواز دی۔۔۔جو اُسی طرح خاموش سا آ کر دروازے میں رُک گیا تھا۔۔

" جگن کو شاپنگ کے لیے پیسے دے دو۔۔اور ہوٹل وغیرہ کی بکنگ بھی کروا دو۔۔۔ کھانا وغیرہ بننے میں وقت لگتا ہے ٹائم سے بک کرواوٗ۔۔جو جو جگن کہے وہ سب ہونا چاہیے۔۔۔"

"جی بہتر۔۔۔ کسی میرج ہال کا ملنا تو مشکل ہے۔۔ہوٹل میں ہی بک کروا لیتا ہوں۔۔"

وہ اتنا کہہ کر پھر غائب ہو گیا۔۔۔مگر اسکی آواز سُنائی دی تھی۔۔۔جب فارس سے کہہ رہا تھا۔۔۔

"میں باہر گاڑی میں انتظار کر رہا ہوں۔۔۔جلدی آوٗ۔۔۔"

فارس نے آ کر جگن کو بتایا۔۔۔ساتھ ہی جگن کا دیا سیٹ ابو کو دکھایا۔۔۔

انہوں نے حسب عادت بہت سی دعاوٗں سے نوازا۔۔۔

جگن نے منہ ہاتھ دھو کر لباس تبدیل کیا۔۔۔اور فارس کے سنگ چلی آئی۔۔۔

اپنے کہے کے مطابق تاشفین گاڑی میں انتظار کر رہا تھا۔۔۔

فارس نے جگن کے لیے فرنٹ پسینجر سیٹ کا دروازہ وا کیا۔۔۔

مگر وہ پچھلی سیٹ پہ بیٹھ گئی۔۔۔ فارس خود ہی اگلی سیٹ پہ بیٹھ گیا۔۔۔

"فارس۔۔۔کیا تاشفین کا جانا ضروری ہے۔۔۔شاپنگ تو ہم دونوں ہی کر آتے۔۔۔"

فارس نے سر گھما کر تاشفین کی جانب دیکھا۔۔۔جس کے چہرے پہ ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔۔۔فارس کو تسلی ہوئی کیونکہ وہ سمجھ رہا تھا۔۔تاشفین غصہ کرے گا۔۔۔

پر وہ کچھ بھی کہے یا ظاہر کیے بغیر گاڑی بازار میں سے نکالنے لگا۔۔۔

سڑک پہ آتے ہی دھیمی آواز میں فارس کو مخاطب کیا۔۔۔

"اپنی آنکھیں سائیڈ مرر اور بیک ویو پہ رکھنا۔۔۔کچھ بھی عجیب لگے تو فوراً بتانا۔۔۔"

فارس نے سر اثبات میں ہلا دیا۔۔۔

آواز اتنی کم تھی جگن چاہ کر بھی نہ سمجھ سکی کہ اُس نے کیا کہا ہے۔۔۔پھر خود کو ڈانٹ دیا۔۔

"مجھے کیا پڑی جاننے کی میری بلا سے جو مرضی کہتا پھرے۔۔"

تاشفین نے بیک ویو میں دیکھا اور بتایا۔۔۔

"بیگم صاحبہ خیال رہے کہ ہم صرف ایک بوتیک پہ جائیں گے اور ساری خرید و فروخت وہیں سے ہو گی۔۔"

جگن طنزیہ بولی۔۔

"اچھا بوتیک پہ جوتے کاسمیٹکس وغیرہ بھی مل جاتے ہوں گے۔۔۔"

"جی اور بھی بہت کچھ مل جاتا ہے۔۔۔"

تبھی جگن کی نظر سامنے اُٹھی تھی اور اسکو دیکھ کر تاشفین نے آنکھ ماری تھی۔۔۔

جگن کو تو آگ ہی لگ گئی۔۔۔

تڑخ کر فارس کو بولی۔۔

"فارس اپنے بھائی کو بولو اپنی حد میں رہیں۔۔۔میرے ساتھ زیادہ فری ہونے کی کوشش نہ ہی کریں تو

بہتر ہوگا۔۔۔"

"بھائی کیا کہا ہے۔۔؟۔۔۔"

"تمہارے سامنے ہی ہے۔۔۔میں نے تو بس یہی کہا ہے جس بوتیک پہ لے جا رہا ہوں وہاں سے سب کچھ مل جاتا ہے۔۔۔اس میں فری ہونے والا کونسا جملہ ہے؟ میری باتوں پہ تو ایویں غصہ کھا رہی ہے۔۔۔۔"

"اتنا معصوم بننے کی ایکٹنگ کسی اور کے سامنے جا کر کریں تاشفین صاحب۔۔۔مجھے چیپ حرکتیں کرتے لوگ زہر لگتے ہیں۔۔"

"ہاں تو مجبوری میں انسان زہر ہی پیتا ہے۔۔۔"

"فارس گاڑی رکواؤ۔۔۔مجھے اس شخص کے ساتھ کہیں نہیں جانا ہے۔۔۔"

"یار کیا تم لوگ بچوں کی طرح رویہ رکھے ہوئے ہو۔۔۔بھائی میرے تو بیوی پہ مسلسل لائن جو مار رہا ہے۔۔۔ایک ہی دفعہ اپنے کیے کی معافی مانگ کر اسکو منا کیوں نہیں لیتا۔۔۔اور آپا۔۔۔آپ اسکو اتنی توجہ کیوں دے رہی ہیں۔۔۔بھاڑ میں جائے یہ شخص آپ اسکو بھول کر آگے بڑھیں۔۔۔"

فارس ڈانٹ کر خاموش ہوگیا۔۔۔تاشفین کو لگا جیسے وہ دیکھ رہی ہے۔۔۔شیشے میں دیکھتے ہی اسکے شک کی تصدیق ہوگئی۔۔۔ہلکی نم آنکھوں سے وہ اُسی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔تاشفین کا پیر سیدھا بریک پہ گیا۔۔۔مگر جلدی ہٹا لیا۔۔۔

گاڑی نے جھٹکا کھایا۔۔۔فارس نے تعجب سے بڑے بھائی کو دیکھا۔۔۔

"کیا کر رہے ہو۔۔۔"

مگر تاشفین نے کوئی جواب نہ دیا نہ ہی دوبارہ نظر اُٹھائی۔۔۔بوتیک پہ بھی زیادہ وقت باہر اپنے فون پہ مصروف رہا۔۔۔فارس اور جگن شاپنگ کرتے رہے۔۔۔

"فارس یہ والا رنگ پہن کر آؤ۔۔۔رات کا فنکشن ہے میرے خیال میں یہ رنگ اچھا لگے گا۔۔۔نگی کا اس سے میچنگ لے لیتے ہیں۔۔"

"چھ رنگ پہن چکا ہوں۔۔۔کوئی ایک تو فائنل کریں۔۔"

" یہ والی ٹرائی کرو۔۔۔ مجھے لگتا ہے کہ یہ سب سے اچھی لگے گی۔۔"

فارس سلور شیروانی لیکر چینجنگ روم میں چلا گیا۔۔۔

جگن نگی کے جوڑے پہ فارس کی پگڑی رکھ کر رنگ دیکھ رہی تھی کب تاشفین اندر آیا۔۔۔

" ہوٹل والے پوچھ رہے ہیں۔۔ کتنے میز ہونگے۔۔۔؟۔۔"

" میں کیا کہہ سکتی ہوں۔۔۔ یہ بات تو آپ یا ابو بہتر جانتے ہونگے۔۔۔"

" کیا تمہاری ان دنوں حارث سے بات ہوئی ہے؟۔۔"

" نہیں۔۔۔کیوں۔۔؟۔۔۔"

جگن کو تاشفین کے چہرے پہ پریشانی کے آثار نظر آئے۔۔۔

" وہ کہیں لائن پہ نہیں مل رہا ہے۔۔۔ اور میں اسکی بیوی کے منہ نہیں لگنا چاہتا ہوں۔۔۔کیا تم اپنے ڈیڈ کو کال کر کے حارث کے بارے میں کچھ معلوم کر سکتی ہو۔۔ اسکے عملے کا کہنا ہے کہ وہ بزنس کے سلسلے میں دبئ گیا ہوا ہے۔۔ اسکے گھر سے بھی یہی کہا گیا تھا۔۔۔ اپنے ڈیڈ سے پوچھو آخری دفعہ انکی حارث سے کب بات ہوئی تھی۔۔۔"

" کیا ابھی کال کروں۔۔؟۔۔ یا گھر جا کر۔؟۔۔۔"

" ابھی کرلو۔۔۔اپنے ڈیڈ کو میری طرف سے فارس کے نکاح کی تقریب میں انوائیٹ بھی کر دینا۔ "

" اوہ۔۔۔ ہاؤ سویٹ۔۔ کیا کہوں۔۔؟۔۔ ہیلو ڈیڈ اپنا داماد یاد ہے آپکو۔۔۔؟۔۔ جس کے لیے میں کسی کو خاطر میں نہ لائی۔۔۔ اُس نے آپکی بیٹی کو تین دفعہ ہی طلاق دے دینی تھی۔۔ جسے آپکی بیٹی نے بیچ میں ٹپک کر دو تک ہی روک دیا۔۔۔ اب وہی دماد آپ کو اپنے گھر انوائیٹ کر رہا ہے۔۔۔ ضرور آیئے گا۔۔۔ کیا یہ کہوں۔۔۔؟۔۔"

" چلو یہ تو مان گئی ہونا کہ تین بار طلاق دے رہا تھا۔۔۔ پر دو بار ہی دی ہے۔۔"

" نہ اس خوش فہمی میں مت رہیے گا۔۔۔ شریعت میں تو طلاق کے لیے مختلف شرطیں ہیں۔۔ ایک طلاق ہوئی دو ہوئیں۔۔۔ یا مکمل طلاق ہوگئی۔۔۔ مگر دل کی سلطنت میں ہاتھ پکڑ کر نکالنا نہیں پڑتا۔۔ محبوب ایک

اکتائی ہوئی نظر ہی آپ پر ڈال دے تو دل مر جاتا ہے۔۔۔تم نے کہہ دیا۔۔۔جگن کو چھوڑا۔۔۔اب تین بار پورا کہو یا نہ کہو جگن نے تو تمہیں چھوڑ دیا ہے۔۔۔"

" کیسا لگ رہا ہوں۔۔؟۔۔"

فارس کی آواز نے تاشفین کو سوچ سے نکالا۔۔۔ پلٹ کے فارس کو دیکھا۔۔۔جبکہ جگن جب بولی تو لہجے سے کچھ لمحے پہلے والی لاتعلقی مفقود تھی۔۔۔

"ماشاءاللہ صدقے جاؤں۔۔۔میرا بھائی کیسا شاندار دولہا بنا ہے۔۔یہ پگڑی بھی پہنو۔۔"

اُس نے آگے بڑھ کر پنجوں کے بل کھڑی ہو کر پگڑی فارس کے سر پہ جما دی۔۔مڑے بغیر تاشفین سے پوچھا۔

" کیا خیال ہے یہ رنگ فارس پہ جچا ہے؟۔۔۔"

تاشفین دیکھ بیوی کو رہا تھا۔۔۔اور جواب فارس کے بارے میں دیا۔۔۔

" ہاں۔۔۔ٹھیک لگ رہا ہے۔۔۔تمہاری ممی نے ٹھیک کہا تھا۔۔۔تمہیں سیلون کا چکر لگانا چاہیے۔۔۔ میرے ساتھ آؤ۔۔۔"

اس نے جگن کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ کھینچا۔۔۔اسکے احتجاج کو ذرا خاطر میں نہ لایا۔۔۔وہ فارس کو اپنا والٹ تھماتے ہوئے بولا۔۔۔

" سامان پیک کروا کر پے منٹ کرو۔۔۔ہم لوگ نچلی منزل پہ موجود سیلون پہ ہیں۔۔باہر کیفے میں انتظار کرنا۔۔"

فارس نے والٹ تھام لیا۔۔۔اور تاشفین اسکو ساتھ لیے باہر نکل آیا۔۔۔

"انسان کے پاس تھوڑی سی تہذیب ہونا تو اس طرح کی حرکت کرنے سے پہلے دس دفعہ سوچے۔۔"

" کس حرکت کی بات کر رہی ہو۔۔"

"اس طرح اپنی چلا کر کیا ثابت کرنا چاہ رہے ہو؟۔۔"

"یہی کہ مجھے تمہارا باب کٹ یاد آتا ہے۔۔وہی دلانے لے جا رہا ہوں۔۔"

جگن نے اپنا پورا زور لگا کر بازو کھینچا۔۔۔

"میں بال نہیں کٹوا رہی ہوں۔۔۔"

تاشفین نے قدم روک کے سنجیدہ نظروں سے اسکو دیکھا۔۔۔کچھ پل رش بھرے مال میں آتے جاتے لوگوں کے درمیان ساکت کھڑا رہا۔۔۔ پھر اچانک جگن کا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔۔اور کچھ بھی کہے بغیر لمبے لمبے ڈگ بھرتا بھیڑ کا حصہ بن کر جگن کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔۔۔

جب تک وہ کالی شلوار قمیض میں اونچے قد والا نظر آتا رہا وہ دیکھتی رہی۔۔۔ بعد میں اسکو ڈھونڈتی بھی رہی مگر وہ نظر نہیں آیا۔۔۔ وہ مرے مرے قدموں سے سیلون تک آئی۔۔۔

☆......☆......☆

تمام مہمان پہنچ چکے تھے۔۔ چھ بجے کا وقت تھا۔۔مگر میزبان گدھے کے سر سے سینگ کی طرح غائب تھا۔۔حسیب مہمانوں کو بھی دیکھ رہا تھا۔۔اور بار بار دروازے کی جانب بھی نظر جا رہی تھی۔۔ جہاں فارس فون ہاتھ میں لیے کھڑا تھا۔۔

"اب کی دفعہ لڑکا نہیں بھاگا ہے۔۔ بلکہ اسکا بڑا بھائی بھاگ گیا ہے۔۔"

جگن نے دلہن بنی نگی کے کندھے پہ ایک ہاتھ رسید کیا۔۔

"چُپ کر جاؤ۔۔کیوں لپ اسٹک خراب کرنے پر تُلی ہوئی ہو۔۔"

"جگن کیا تھا جو تم میرے بھائی کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے اسکے ساتھ بال کٹوانے چلی جاتیں۔۔ ہیں آخر بُرائی ہی کیا تھی۔۔"

" نگی تمہارے ساتھ کوئی بات کرنا سراسر احمقانہ فیصلہ ہے۔۔"

"نہیں بندہ پوچھے اگر تاشفین کی بات اتنی ہی بُری لگی تھی تو اسکی خواہش پوری کیوں کر کے آئی ہو۔۔بال تو تم نے کٹوا ہی لیے، کیا تھا جو میرے بھائی کے ہمراہ ہی جا کر کٹوا آتیں۔۔اُس بیچارے کا بھی دل رہ جاتا۔۔۔"

"تم نے چُپ نہیں کرنا ہے۔۔۔میں ہی یہاں سے اُٹھ جاتی ہوں۔۔"

" ہاں ہاں جاؤ۔۔حیا کی کمی دیکھو کہ دلہن میں ہوں۔۔ پورے پندرہ ہزار کا میک اپ میں نے کروایا

ہے۔۔اور عوام کی سارے ہال کی نظریں تمہارے پیچھے لگی ہوئی ہیں۔۔۔تم میرے پاس سے اُٹھو گی تو کسی کو میں غریبنی نظر آؤں گی۔۔۔مگر پھر ماموں کا خیال آجاتا ہے۔۔دیکھو ذرا کیسے شفقت سے اپنی بہوؤں کو دیکھ رہے ہیں۔۔کاش ہماری جیٹھانی بھی رنگ میں بھنگ ڈالنے کو موجود ہوتی۔۔صرف اسلیے میں نے چُپ چاپ شادی کو ہاں کردی کہ تاشفین بھائی نے فیصلہ سُنایا تھا۔۔ورنہ الماس کے دیور سے شادی کرنے سے پہلے بندہ سو دفعہ سوچے۔۔۔"

سنجیدہ بات ہونے کے باوجود جگن کی ہنسی نکل گئی۔۔۔

پورے جوش سے ہنس رہی تھی جب اندر آتے افراد نظر کے سامنے آئے۔۔۔ہنسی ایک دم رُک گئی۔۔۔

تاشفین پیچھے تھا۔۔مہمانوں سے ہاتھ ملاتا معذرت کرتا آرہا تھا۔۔آگے جگن کے ڈیڈ تھے۔۔۔اور انکے برابر میں عباس کی انگلی تھامے ماہا آرہی تھی۔۔۔

جگن سے اپنی خوشی چھپائی نہ گئی۔۔اُٹھ کر بھانجی کے استقبال کو آگے بڑھی۔۔۔ماہا بھاگتی ہوئی جاکر اس سے چمٹ گئی۔۔۔

"آنی میں نے آپکو بہت سارا مس کیا تھا۔۔۔"

"میری جان۔۔۔جب مس کیا تو ملنے کیوں نہ آئیں۔۔۔تمہارے ڈیڈی کو میں نے کئی دفعہ بولا کہ تم لوگوں کو لیکر آئیں خیر چھوڑو ان باتوں کو آؤ اپنے دادا ابو سے ملو۔۔۔۔۔۔"

وہ ماہا کو لیکر اسرار احمد کے پاس آئی جو اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔

"السلام علیکم دادا ابو۔۔۔"

اسرار احمد ایک دم سے اتنا شاک ہوئے کہ فوری طور پہ جواب نہ دے سکے۔۔۔

ماہا نے انکو جھپی ڈالی اور ان کے داڑھی مبارک والے گال پہ بوسہ لیا۔۔۔"

"میری گڑیا آئی ہے۔۔۔آج واقعی میرے لئے خوشی کا دن ہے۔۔۔"

"دادا ابو۔۔۔نانا جان بھی آئے ہیں۔۔۔"

تب تک وہ خود بھی اسرار احمد تک پہنچ چکے تھے۔۔دونوں نے ہاتھ ملایا۔۔سیٹھ صاحب نے بڑی گرمجوشی

سے مصافحہ کیا جگن کو ساتھ لگا کر پیار کیا۔۔اور وہیں انکے پاس ہی خالی سیٹ پہ بیٹھ گئے۔۔۔☆

اپنے ڈیڈ کو سامنے دیکھ کر اسکی آنکھیں یونہی بھرنے کو تیار ہو گئیں۔۔۔ گلے میں پھندہ سا اٹکتا محسوس ہونے لگا۔۔۔وہ ابھی آئی کا بہانہ بناتی وہاں سے ہٹی۔۔۔سٹیج کی پچھلی سائیڈ پہ جاتے ہوئے ہاتھ میں پکڑے ٹشو کے ساتھ مسکارا اور لائینر بچاتے ہوئے آنکھ میں آئی نمی صاف کر رہی تھی۔۔۔جب وہ سامنے آ کر رک گیا۔۔۔

جگن نے اکتاہٹ سے سر اُٹھا کر اسکے چہرے کو دیکھا۔۔۔وہ سمجھی کوئی اور ہے پر تاشفین کو دیکھ کر دکھ اور بھی سوا ہو گیا۔۔۔اس نے دو پہر والا کالا شلوار سوٹ پہن رکھا تھا۔۔۔بس اضافہ اُس براؤن مفلر کا تھا جسکو گردن کے گرد لپیٹا ہوا تھا۔۔۔

"آگے سے ہٹیں۔۔"

"کیا تمہاری تعریف کر سکتا ہوں۔۔۔؟۔۔"

"خبردار جو ایک لفظ بھی بولا تو۔۔۔یہیں سب کے سامنے پھوٹ کر رو دوں گی۔۔"

ایک موٹا سا آنسو ٹوٹ کر گر گیا۔۔

جگن کی ہال کی جانب پشت تھی۔۔اور تاشفین کا اس جانب چہرہ تھا۔۔

اس نے سارے ہال پہ نگاہ ڈالی اور پھر اپنے سامنے سر جھکائے کھڑی آنسو پیتی جگن کو دیکھا۔۔۔

اپنی قمیض کی سائڈ والی جیب میں ہاتھ ڈالا۔۔اور ایک پیکٹ نکال کر جگن کے ہاتھ پہ رکھ دیا۔۔۔

جگن نے سُرخ رنگ کا جوڑا پہنا ہوا تھا۔۔جس پہ گولڈن کام تھا۔۔۔

"یہ تمہارے لیے لایا ہوں۔۔۔"

جگن نے آہستگی سے اپنے ہاتھ کی ہتھیلی کھولی۔۔ پیکٹ کے اندر سے سُرخ پتیوں نے جھانک کر سلام کیا۔

"یہ سب چونچلے میرے دل پہ لگی چوٹ مٹا نہیں سکیں گے۔۔۔ اسلیے اپنی انرجی ضائع نہ کریں تو بہتر ہو گا۔۔"

اس نے پورے اعتماد سے تاشفین کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا اور پیکٹ اسی کی ہتھیلی پہ پٹخ کر واپس مڑ گئی۔۔

یہ الگ بات کہ باقی کا سارا وقت وہ پھول آنکھوں کے سامنے سے ہٹے نہیں۔

نکاح خواں آیا۔۔۔فارس اور نگی دونوں سٹیج پہ ایک ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔نگی کی بھابھی نے اسکے دوپٹے کے اوپر چادر ڈال کر گھونگھٹ نکال دیا۔۔۔

جب مولوی صاحب نکاح پڑھوانے لگے نگی جی انگلی کھڑی کرتے ہوئے بولیں۔۔۔

" کیا میں کچھ کہہ سکتی ہوں۔۔۔"

اب گرد کھڑی ساری عوام ہکا بکا آخر کونسی بات تھی جو انتظار نہ ہوا۔۔۔

پھوپھی نے تو ڈانٹ بھی دیا مگر نگی پھر نگی تھی۔۔۔

" اماں ڈانٹ کر چپ کروا لینے کے دن گئے۔۔۔اب آپکی بیٹی کی شادی ہو رہی ہے۔۔۔جو کہنا چاہتی ہوں کہے بغیر نہیں رہوں گی۔۔۔بس تاشفین بھائی کو سامنے لائیں۔۔۔"

فارس نے کالی شلوار کے ساتھ سلور شیروانی پہنی ہوئی تھی۔۔۔جس کے اوپر کالی ہی واسکٹ تھی۔۔۔پہلو بدل کر بڑبڑایا۔۔۔

"اس دن بھی اس عورت کی زبان قابو سے باہر ہے۔۔۔اللہ میرے حال پہ رحم کریں۔۔۔"

تاشفین وہیں موجود تھا۔۔۔بولا۔۔۔

" نگی میں سُن رہا ہوں۔۔۔جو کہنا ہے کہو۔۔۔"

"سب سے پہلی بات یہ ہے کہ مجھے ایک طلاق کا حق بطور ملکیت چاہیے۔۔۔"

"لو جی اس پہ بھی اپنے بھائی کا اثر ہو گیا ہے۔۔۔نکاح ابھی ہوا نہیں طلاق کا شوق پہلے جاگ گیا۔۔۔"

فارس کی بات پہ نگی نے رکھ کر اسکی پسلیوں میں کہنی ماری۔۔۔

"چُپ نہیں کر سکتے۔۔۔؟۔۔"

"جی بیگم صاحبہ منہ میں گھونگھنیاں ڈال کر بیٹھ جاتا ہوں۔۔۔آپ بکیں۔۔۔"

مولوی صاحب اس معاملے کے شرعی جواز کو ذہن میں رکھ کر مطمئن انداز میں سب کے منہ دیکھ رہے تھے۔۔۔

پھوپھی کا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ جوتا اٹھانے کو ہاتھ بے قرار ہو رہے تھے۔۔۔

" نگی بدتمیز،کیسی باتیں کررہی ہے۔۔۔چُپ کر کے نکاح کروا۔۔۔"

"اماں مجھے علم تھا۔۔تم یونہی مجھے ڈانٹ پلا کر چُپ کروادو گی۔۔۔اسی لیے اس وقت کا انتخاب کیا ہے۔۔۔اور تاشفین بھائی میری شرائط رد نہیں کریں گے۔۔۔جو مانگ رہی ہوں۔۔ یہ میرا حق ہے۔۔۔کیوں اسرار ماموں میں کچھ غلط مانگ رہی ہوں؟؟؟"

" نہیں بیٹی تمہارا حق ہے۔۔۔جو تمہاری شرائط ہیں بولو۔۔۔میں کوشش کروں گا۔۔۔پوری ہوں۔"

" میری صرف دو شرائط ہیں۔۔پہلی شرط یہ کہ طلاق کا حق ملے۔۔۔دوسری شرط یہ ہے نکاح کے فارم پہ لکھیں کہ اگر کل کو فارس مجھے چھوڑتا ہے تو اسکو مجھے پچاس لاکھ روپیہ دینا ہوگا۔۔۔حق مہر چاہے تو کم سے کم شرعی مقدار رکھ لے۔۔مگر مجھ سے علیحدگی کی صورت میں اسکو یہ رقم مجھے دینا ہوگی۔۔۔'

فارس نے تاشفین کو دیکھ کر کوسنے دینے کے انداز میں دہائی دی۔۔

" یہ سب آپکی وجہ سے ہو رہا ہے۔۔۔یہ لڑکی شادی نہیں کروا رہی قربانی کا بکرا خرید رہی ہے۔۔۔ہائے ابو جی۔۔۔۔۔مجھے بچالیں۔۔"

فارس کی ایکٹنگ پہ وہاں ہنسی کے فوارے پھوٹ گئے۔۔۔

جبکہ تاشفین بولا۔۔۔

"مولوی صاحب آپ فارم فل کر دیں۔۔۔جو ہماری بہن کہہ رہی ہے ہمیں منظور ہے۔۔۔"

مولوی صاحب بولے۔۔

" کیا دولہے کو بھی منظور ہے۔۔۔؟۔۔"

فارس مصنوعی اور نظر نہ آنے والے آنسو صاف کرتے ہوئے اثبات میں منمنایا۔۔۔

"جی مولبی جی۔۔۔"

" جگن آپا دیکھ رہی ہیں آپ اس شاطر کے کام۔۔"

جگن نے مسکراتے ہوئے نگی کو داد دی۔۔

" نگی،تم نے بہت سمجھداری کا مظاہرہ کیا ہے۔۔"

اسکی بات پہ فارس پھٹ سے بولا۔۔

"مجھے بھی ایسا ہی مظاہرہ کرنا چاہیے۔۔۔اگر اس نے مجھے چھوڑا تو اسکو ایک کروڑ روپیہ مجھے دینا ہوگا۔۔"

"دونوں نے آج تک دس لاکھ ایک ساتھ دیکھا نہیں ہے اور باتیں ہو رہی ہیں۔۔کروڑوں کی۔۔۔"

حسیب کی بات پہ پھر سے ہنسی جاگی۔۔۔پھوپھی انتہائی شرمندگی کے ساتھ آنسو پونچھتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔۔۔

"جگن اور تاشفین میں تم لوگوں سے شرمندہ ہوں۔۔۔میری بیٹی یوں سارے مہمانوں کے سامنے میری عزت کروا رہی ہے۔۔۔"

تاشفین نے جیب میں لگا پین اُتارا اور خود فارم کے شرائط والے خانے پُر کر دیئے۔۔۔نکاح ہوتے ہی مبارک سلامت کا شور اُٹھا۔۔۔

سب نے خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا جس کے بعد زیادہ تر مہمان تو چلے گئے بس اپنے گھر والے ہی رہ گئے۔۔۔دو فوٹو گرافر دھڑا دھڑ تصویریں لینے میں مصروف تھے۔۔۔

بڑے بھائی بھابھی کی باری آئی۔۔۔جگن نے ٹالنا چاہا۔۔۔مگر کامیابی نہ ہو سکی۔۔۔باقی سب کے ساتھ اُس نے بڑی خوشی سے تصویریں بنوائی تھیں۔۔۔مگر اب بددلی سے تاشفین کے پہلو میں کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"سر اپنا بازو میم کی کمر میں ڈالیں۔۔۔"

کوئی اور وقت ہوتا تو تاشفین فوٹو گرافر کی اس گستاخی پہ اسکی خبر لے ڈالتا مگر اس وقت فوٹو گرافر کا کہنا تاشفین کو اپنے دل کی آواز لگی تھی۔۔اس لیے فوری عمل کیا۔۔۔

جگن اسکا ہاتھ نہ جھٹک سکی مگر اسکے بازو پہ پورے زور سے چٹکی لے ڈالی تھی۔۔۔

ماہا اپنے نانا کے ساتھ واپس جا چکی تھی۔۔کیونکہ ماں کو بتائے بغیر آئی ہوئی تھی۔۔اسلیے جلد ہی چلی گئی۔۔۔اس کے چاچو لوگ اتنے میں ہی بڑے خوش تھے۔۔۔عباس تو سارا وقت اسکو اپنے ساتھ لیے بیٹھا نہ جانے کہاں کہاں کے قصے سناتا رہا۔۔۔

گھر جانے کی باری آئی تو جگن نے کہا۔۔

"فارس اور نگی کو الگ گاڑی پہ جانے دیں۔۔۔تم دونوں گھوم پھر کر گھر آنا کوئی جلدی نہیں ہے۔۔۔"

بظاہر بول وہ فارس اور نگی سے رہی تھی۔۔مگر جسکو سُنا رہی تھی جواب اسی نے دیا۔۔۔

"اس وقت کوئی بھی کہیں سیر سپاٹے پہ نہیں نکل رہا ہے۔۔۔سیدھا گھر چلو۔۔"

جگن نے بحث کے ارادے سے تاشفین کی جانب دیکھا۔۔۔

"وہ دونوں میاں بیوی ہیں۔۔۔اگر تھوڑا وقت ساتھ گزرنا چاہیں تو حرج ہی کیا ہے۔۔؟"

" ساتھ وقت گزارنے کو ساری عمر پڑی ہے۔۔۔۔ اور میں ساتھ وقت گزارنے پہ پابندی نہیں لگا رہا۔۔۔بس گھر سے باہر رکنے کا موقع اچھا نہیں ہے۔۔کسی اور وقت چلے جائیں۔اب جلدی کرو بیٹھو گاڑی میں پہلے ہی ساڑھے گیارہ ہو گئے ہیں۔۔۔میری کوشش تھی حد نو بجے تک فنکشن ختم ہو جائے۔۔"

اس نے اپنی گھڑی پہ نظر ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔

حسیب ایک ہی کیری ڈبہ کرائے پہ لے آیا تھا۔۔۔سارے اُسی میں بیٹھ گئے سوائے تاشفین کے۔۔۔وہ موٹر سائیکل پہ تھا۔۔

جگن کو یہ بات ہضم نہیں ہوئی۔۔۔ جہاں لوگ اسکو مارنے کو پھر رہے ہیں۔۔۔ یہ اتنے مزے سے موٹر سائیکل پہ کیسے جاسکتا ہے۔۔۔جگن نے حسیب سے کہا۔۔۔

"اپنے بھائی سے کہو۔۔۔گاڑی میں بیٹھے۔۔۔"

کھڑکی کھلی ہوئی تھی۔۔۔اور چونکہ وہ قریب ہی کھڑا تھا۔۔۔اسلیے براہِ راست آواز پہنچ گئی۔۔۔

تاشفین اسکی جانب دیکھ کر بڑی دلکشی سے مسکرایا۔۔۔اور بولا۔۔۔

"مجھے ضروری کام سے نہ جانا ہوتا تو تمہیں ضرور آفر کرتا کہ تم میرے ساتھ سفر کر سکتی ہو۔۔۔"

"جن کی شادی ہوئی ہے اگر انکا کہیں جانا منع ہے تو دوسرے لوگوں کے لیے بھی ویسے ہی اصول ہونے چاہیں۔۔۔"

وہ ایک دفعہ پھر مسکرایا۔۔۔اور سر کھڑکی کے قریب کیا۔۔۔جگن بے اختیار پیچھے کو ہوئی۔۔۔

"تم ڈر کیوں رہی ہو۔۔۔بلا جھجک بولو کہ تاشفین اسرار رات کے وقت اکیلے یوں موٹر سائیکل پہ کہیں

مت جاؤ۔۔۔تمہیں خطرہ ہوسکتا ہے۔۔۔"

جگن جیسے مسمرائز ڈ بیٹھی تھی۔۔۔صرف تھوک نگل سکی کچھ بولا نہ گیا۔۔۔

وہ خود ہی سنجیدگی اختیار کرتے ہوئے بولا۔۔۔

" کل شاہ رُخ کے کیس کی پیشی ہے۔۔۔اسی سلسلے میں ضروری انتظامات کروانے جا رہا ہوں۔۔تبادلے کے آرڈر پہ عمل نہ کرنے کی وجہ سے میری مراعات واپس لی جا چکی ہیں۔۔ جب تک وہاں رپورٹ نہیں کرونگا۔۔۔نوکری سے چھٹی پر ہوں۔۔۔ ہوسکتا ہے کل کے بعد مجھے پکی پکی چھٹی کروا دی جائے۔۔۔ چلتا ہوں۔۔اور میں اکیلا نہیں ہوں۔۔۔تمہاری دعائیں میرے ساتھ ہیں۔۔۔السلام علیکم۔۔۔۔"

دوسری جانب سے آنے والی ٹریفک پہ نظر رکھ کر جیسے ہی راہ ملی وہ سپیڈ سے نکل گیا۔۔۔۔

جگن نے دل ہی دل میں آیۃ الکرسی اور جو بھی دعائیں یاد تھیں پڑھ کر غائبانہ ہی اس پر پھونک دیں۔۔۔

جب وہ آنکھیں بند کر کے پھونک مار رہی تھی۔۔۔نگی نے دیکھ لیا۔۔۔اور بولی۔۔۔

" یہ محبت بھی کیا چیز ہے یار۔۔۔ایک ہی وقت میں اپنے اندر کتنے رنگ رکھتی ہے۔۔۔"

جگن گہری سانس بھر کر نظر چرا گئی۔۔۔نگی سے انکار کیسے کرتی ؟۔۔۔

☆......☆......☆

جگن اندھیرے میں بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ٹانگوں کو سینے سے لگا کر گھٹنوں کے گرد بازو لپیٹ کر ان پہ سر کو رکھا ہوا تھا۔۔۔اسکو اپنے دل کی طرح آج یہ کمرہ بھی ویران ہی لگ رہا تھا۔۔

" کیا اب یہاں سے چلی جاؤں۔۔؟۔۔"

جانے کا سوچ کر ہی ایک دفعہ پھر سے آنکھ بھر آئی۔۔۔ بیڈ کے دوسرے اینڈ پہ سوئے عباس پر کمبل ٹھیک کرتی وہ کمرے سے نکل آئی۔۔۔

لاؤنج میں لگے وال کلاک پہ رات کا ڈیڑھ ہو رہا تھا۔۔۔وہ جانتی تھی سبھی گھر پہ موجود ہیں۔۔ سوائے اسکے جس کے بارے میں وہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔مگر کیا صرف ہمارے شعوری طور پر چاہنے سے دل و دماغ اور لاشعور میں بسنے والے اپنی نشست برخاست کر دیتے ہیں۔۔؟۔۔۔

وہ سیڑھیاں چڑھتی اوپر آ گئی۔۔۔

ہوا چل رہی تھی۔۔۔طبیعت پہ ایک دم اچھا اثر پڑا تھا۔۔۔خود پہ حیرت بھی ہوئی کہ رات کے دو بجنے والے ہیں اور وہ اکیلی ہی چھت پہ آ گئی ہے۔۔۔مگر نہ جانے کیوں ڈر محسوس نہیں ہوا۔۔۔

وہیں سیڑھیوں کے پاس پڑی لوہے کی کُرسی پہ پاؤں اوپر کر کے بیٹھ گئی۔۔۔ آنکھیں موندے نہ جانے کتنی دیر ویسے ہی بیٹھی رہی شائد اونگھ آ گئی تھی۔۔۔جب چھت پہ کسی کے کودنے کی آواز آئی۔۔۔آنکھیں تو کھول لیں مگر جگن نے اپنا سر اُٹھا کر ارد گرد نہیں دیکھا۔۔۔دو سیکنڈ بعد دوبارہ ویسی ہی آواز سُنائی دی۔۔۔

جب اسکو اندازہ ہوا کہ آواز کسی انسان کے کودنے کی ہے۔۔تو دل پسلیاں توڑ کر نکلنے کو تیار پایا۔۔۔

کمرے کے دوسری جانب سے کھسر پھسر کی آوازیں آئیں۔۔۔پھر اندھیرے میں ایک ہیولا نمادار ہوا۔۔۔

اسکے حلق سے چیخ برآمد ہوتی رہ گئی۔۔۔

آنے والا جو بھی تھا۔۔وہ جگن کی وہاں پہ موجودگی سے یقیناً واقف نہیں تھا۔۔۔ایک پل کو تو یہی سوچا آواز دے کر پوچھے کہ وہاں کون ہے۔۔۔مگر اگلے پل کمرے کی پچھلی سائیڈ پہ چاند کی روشنی میں دوسروں کے سائے نظر آتے ہی جگن کی سٹی گم ہو گئی۔۔۔دل میں الارم بجنے لگے۔۔دماغ نے سب سے پہلا سگنل یہی دیا کہ جگن بھاگ۔۔۔مگر ٹانگوں نے عمل کرنے سے انکار کر دیا۔۔۔

کمرے کی آڑ ہونے کی وجہ سے وہ جگن کو اور نہ جگن انکو دیکھ پا رہی تھی۔۔۔سائے ابھی تک موجود تھے۔

ایک آدمی دوسرے سے کہہ رہا تھا۔۔

" پکی بات ہے نہ کہ شاہ رُخ کے ماں باپ اور بہن اسی گھر میں ہیں۔۔۔"

" اور کہاں جائیں گے۔۔۔ایس پی نے اپنے پروں کے نیچے چھپایا ہوا ہے۔۔۔کب تک بچے گا اور انکو بچائے گا۔۔۔"

دوسرے والا کہنے کے ساتھ ہی کمینی سی ہنسی ہنسا۔۔۔

جگن کو لگا اگر اب نہ اُٹھی تو ادھر ہی ماری جائے گی۔۔۔

جوتے وہیں چھوڑ کر بڑی آہستگی سے بغیر کوئی آواز پیدا کئے۔۔۔وہ ننگے پاؤں سیڑھیوں کی جانب

بھاگی۔۔۔دروازہ پار کرتے ہی ایسا محسوس ہوا جیسے کسی دیوار میں ٹکر ماردی ہو۔۔۔

گلے سے خوف کے باعث نکلنے والی دہائی کا گلا بھاری ہاتھ نے منہ پہ رُکتے ہی بند کر دیا۔۔۔

اسکے کانپتے وجود کو بازوؤں میں بھر کر ہنوز منہ پہ ہاتھ رکھے کان میں سرگوشی کی گئی۔۔۔

" شش۔۔۔گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔میں ہاتھ ہٹا رہا ہوں۔۔۔آواز نہ نکالنا۔۔۔ورنہ دونوں ہی مارے جائیں گے۔۔۔"

اندھیرا ہونے کے باوجود وہ اسکو اس کے بولنے سے پہلے اسکی خوشبو سے ہی پہچان گئی تھی۔۔۔

" دولوگ ہیں یا تین۔۔۔؟۔۔۔"

اُس نے بولنے کی کوشش کی مگر آواز برآمد نہ ہوئی۔۔۔

کانپتے ہاتھ سے تاشفین کا سیدھا ہاتھ پکڑا تا کہ اسکی ہتھیلی پہ دو لکھ سکے۔۔۔مگر اسکا ہاتھ خالی نہیں تھا۔۔۔تاشفین کے سیدھے ہاتھ میں جو چیز جگن کو محسوس ہوئی وہ پسٹل تھا۔۔۔جگن نے اسکے ہاتھ کی پشت پہ دو لکھ دیا۔۔۔

جواب میں اُس نے جگن کا ہاتھ پکڑا اور سیڑھیاں اُترنے لگا۔۔۔

جگن نے محسوس کیا کہ جب وہ اوپر آئی تھی نیچے کی کئی بتیاں جل رہی تھیں مگر اس وقت گھپ اندھیرا تھا۔۔۔

آدھی سیڑھیوں پہ تاشفین سرگوشی ہی میں مخاطب ہوا تھا۔۔۔

" فارس اسکو نیچے لے جاؤ۔۔۔تم اسکے ساتھ رہو گے۔۔۔کچھ بھی ہو جائے اسکو اکیلے نہیں چھوڑنا۔۔۔باقی میں دیکھتا ہوں۔۔۔"

وہ مزید کچھ کہنے سُننے کا موقع دیئے بغیر واپس اوپر کی جانب چلا گیا۔۔۔ پسٹل کو ہولسٹر میں ڈال کر ممٹی کے دروازے کے پاس رکھا بانس کا درمیانے سائز کا ڈنڈا اٹھا لیا۔۔۔

فارس نے جگن کو پکڑ کر نیچے کی جانب لے جانا چاہا مگر وہ نہیں ہلی۔۔۔

" آپا خدا کے لیے اُس دن والا معاملہ مت کرنا۔۔۔آج کوئی گھر میں گھس آیا ہے۔۔۔آپ کو کمرے میں نہ پا کر وہ پہلے ہی تپا ہوا ہے۔۔۔چلیں شاباش نیچے چلیں۔۔۔جو بھی شوٹنگ ہو گی۔۔۔تھوڑی دیر میں پتا لگ

جائے گا۔۔۔"

"وہ اوپر اکیلا گیا ہے۔۔۔"

"فارگاڈ سیک آپا۔۔۔کس مٹی کی بنی ہوئی ہیں۔۔۔کھانے دیں اسکو دو چار مکے تین چار لاتیں۔۔۔اسکا علاج ہے۔۔۔یقین مانیں وہ سب ڈیزرو کرتا ہے۔۔۔"

"بکواس کرلو بس۔۔۔جا کر بھائی کی مدد مت کرنا۔۔"

"وہ کوئی دودھ پیتا بچہ ہے جس کی مدد کروں۔۔میرے ذمہ اس نے جو ذمہ داری لگائی ہے وہ پوری کرنے دیں۔۔۔چلیں۔۔۔"

وہ ابھی سرگوشیوں میں لڑ ہی رہے تھے۔۔۔جب چھت پہ قدموں کی چاپ سیڑھیوں کی جانب آتی سُنائی دی۔۔۔دونوں نے دم سادھ لیا۔۔۔

جگن فارس کے پیچھے ہوکر دیوار سے چمٹ گئی۔۔۔

اگلے پل یوں آواز آئی جیسے آفریدی نے فاسٹ بالر کی گیند کو بلا گھما کر ضرب ماری ہو۔۔۔جواب میں گیند باؤنڈری کے پار تو نہ گئی مگر کسی وجود کے کراہ کر گرنے کی آواز ضرور آئی۔۔۔

اگلے دو چار سیکنڈ یوں ہی محسوس ہوا جیسے کسی دھوبی گھاٹ پہ آ گئے ہوں۔۔۔اسکے بعد خاموشی چھا گئی۔۔۔

"فارس بتی جلاؤ اور جلدی سے دو رسیاں لیکر آؤ۔۔۔"

فارس فوراً تعمیل کو بھاگا۔۔۔

بتیاں جل گئیں۔۔فارس رسی لیکر جگن کے سامنے سے گزر کر اوپر گیا۔۔۔

وہ وہیں کی وہیں کھڑی رہی۔۔۔

"ان دونوں کے ہاتھ پاؤں باندھ دو۔۔۔میں آتا ہوں۔۔"

وہ اسکو اپنی طرف آتا دیکھ کر بھی کھڑی رہی۔۔۔وہ اُس تک آیا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر باقی کی سیڑھیاں اُتر کا کمرے تک لے آیا۔۔۔

وہاں عباس کو سوتا پا کر اسکو ڈرائینگ روم میں لے آیا۔۔۔

بتی جلا کر اسکو صوفے پہ بٹھا کر اپنی جیب میں سے موبائل نکال کر نمبر ملایا۔۔۔اور کمرے کا دروازہ ہلکا سا بند کر دیا تاکہ آواز باہر نہ جائے۔۔۔

دوسری جانب سے جواب ملتے ہی وہ بولا۔۔۔

"امتیاز صاحب۔۔۔آپ کے لیے میرے پاس دو عجوبے ہیں۔۔۔گاڑی اور آدمی بھیجیں جو آکر انکو لے جائیں۔۔۔دوسرا یہ کہ میرے بھائی کے گھر پہ دو اہلکار تعینات کریں۔۔۔جی حارث اسرار کی بات کر رہا ہوں۔۔۔ابھی کے ابھی وہاں پہ کسی کو بھیجیں۔۔۔جی اللہ حافظ۔۔۔"

فون بند کر کے وہ اسکی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

"تمہارے ساتھ آخر مسئلہ کیا ہے۔۔۔؟۔۔جب کچھ کہتا ہوں تو تم سُنتی کیوں نہیں ہو۔۔۔اُس دن وہاں فاسٹ فوڈ کارنر پہ رات ضد میں بیٹھ کر گزار دی اور آج ادھر بھی بات نہیں مانی۔۔۔اگر کبھی واپس نہیں آپاؤں گا تو کیا کرو گی۔۔۔ساری عمر وہیں کھڑی رہو گی جہاں چھوڑ گیا تھا۔۔۔؟۔۔۔اور یہ آدھی رات کو چھت پہ اکیلے جانے کی کیا تک بنتی ہے؟ اگر جانا ہی تھا تو کسی کو اپنے ساتھ لے جا۔۔۔۔"

جگن ایک دم اسکو ٹوکتے ہوئے بولی۔۔۔

" میرا جہاں جی چاہے گا جب جی چاہے گا تب جاؤں گی۔۔۔تم کون ہوتے ہو مجھ پہ یوں رعب جھاڑنے والے ۔۔۔۔"

تاشفین چند پل اسکو سنجیدہ نظروں سے دیکھتا رہا۔۔پھر گہری سانس خارج کرتے ہوئے تحمل سے سمجھانے والے انداز میں بولا۔۔۔

"میں چاہتا ہوں کہ جیسے ہی ادھر شادی کی مصروفیات ختم ہوں تم اپنے ابا کے گھر چلی جاؤ۔۔۔"

"شائد تم نے سُنا نہیں کہ میں نے کیا کہا ہے۔۔۔میں تمہارے حکم کی پابند نہیں رہی ہوں۔۔۔میں تو یہیں ہوں۔۔البتہ تم جانا چاہو تو بتانے کی ضرورت بھی محسوس مت کرنا۔۔"

" جگن۔۔۔تمہاری حفاظت کے لیے تمہارا کچھ عرصے کے لیے یہاں سے جانا ضروری ہے۔۔۔جو کچھ اوپر ہوا ہے۔۔وہ دوبارہ پھر آسکتے ہیں۔۔۔اگلی دفعہ ہو سکتا ہے میں گھر پہ نہ ہوں۔۔لڑکے ادھر نہ ہوں۔۔دن

کے وقت کوئی کوشش کرے گا۔۔۔خدا کے لیے میری بات تو سمجھو۔۔۔"

"خطرہ اگر ہے تو سبھی کو ہے۔۔۔میں چلی جاؤں گی تو کیا نرگس کو بھی کہیں بھیج دو گے۔۔۔؟ابو کے پاس کون رہے گا۔۔؟عباس کا خیال کون کرے گا۔۔"

"نرگس ابھی فی الحال اپنے گھر پہ ہی رہے گی۔۔۔اور فارس ہو گا ابو کے پاس۔۔۔ایک ہفتے کی چھٹی لے چکا ہے یونی سے۔۔۔حسیب عباس کو دیکھ لے گا۔۔۔"

"سب کے لیے کچھ نہ کچھ سوچ کر رکھا ہے۔۔۔بس میں ہی تم پہ بوجھ تھی۔۔۔اُٹھا کر باہر پھینک دیا۔۔"

" وہ لڑکے ہیں۔۔۔ اپنا خیال رکھ لیں گے۔۔۔ کہیں آگے پیچھے ہو جایا کریں گے۔۔۔ تم میری۔۔۔۔۔۔"

جگن کے چہرے پہ نظر پڑی اور فقرہ ادھورہ رہ گیا۔۔۔ جو کربناک تاثرات کے ساتھ فرش کو دیکھ رہی تھی۔۔۔پھر ٹھہری ہوئی آواز میں بولی۔۔۔۔

"ہاں تمہاری۔۔۔۔۔تھی۔۔۔۔اب نہیں ہوں۔۔۔"

جگن اتنا کہہ کر اُس کی جانب دیکھے بغیر کمرے سے نکل گئی۔۔۔

تاشفین خود پہ ضبط کر کے اسکو جاتا دیکھتا رہا۔۔۔

جگن اپنے کمرے میں آکر بستر پہ لیٹی اور چند منٹ میں ہی نیند کی وادی میں اُتر گئی۔۔۔ پہلے نیند اس لیے نہیں آرہی تھی کہ وہ گھر پہ نہیں تھا۔۔۔اب اسکو صحیح سلامت دیکھ لینے کے بعد یہ بھی بھول گئی کہ گھر میں آدمی گھس آئے ہیں اور بندھے پڑے ہیں۔۔۔پرسکون سی سو گئی۔۔۔

☆......☆......☆

وہ صبح چھ بجے ہی گھر سے نکل آیا تھا۔۔۔آج چونکہ پپو کی بارات تھی۔۔۔باقی افراد ادھر جا رہے تھے۔۔۔ صرف وہی فنکشن سے غیر حاضر ہونے والا تھا۔۔۔وجہ آج عدالت میں بشارت حسین کی پیشی تھی۔۔۔

"سر آپ کو احتیاط برتنی ہو گی۔۔۔ہمارے عملے کے بہت سے لوگ خریدے جا چکے ہیں۔۔۔کل رات جیل سے بشارت حسین کو بھگانے کی کوشش کی گئی تھی۔۔"

" کس وقت کی بات ہے۔۔؟۔۔۔"

" سر یہی کوئی صبح کے دو ڈھائی بجے کے قریب۔۔۔"

" میرے گھر پہ بھی اسی وقت لوگ آئے تھے۔۔"

" سر پیسہ پھینک کر واردا تیے خریدے جا رہے ہیں۔۔۔ میرے لیے بھی تبادلے کا آرڈر جاری کیا جا چکا ہے۔۔اور آپکی جگہ جس ایس پی نے چارج سنبھالا ہے۔۔اُس نے آتے ہی سرکاری نمائیندوں کی چمچہ گیری کرتے ہوئے۔۔پولیس اینکاؤنٹر میں دو جوان لڑکوں کو موت کی نیند سُلا دیا ہے۔۔"

" اسکو اُن لڑکوں سے کیا تکلیف ہوئی تھی۔۔"

" تکلیف کیا ہونی ہے سر۔۔۔منسٹر صاحب کی بھانجی کے ان میں سے ایک لڑکے کے ساتھ تعلقات تھے۔۔۔وہ لوگ اپنی لڑکی کو سمجھانے میں ناکام ہوئے۔۔۔جب دیکھا کہ کام ہاتھ سے نکلتا جا رہا ہے۔۔ دوسری پارٹی نے منسٹر کی مدد لی۔۔منسٹر کی ایک فون کال نے اسکے چمچے سے کہہ کر سارا کام لڑکی کے گھر والوں کی مرضی کے عین مطابق کر دیا۔۔۔بعد میں اخبار اور میڈیا پہ خبر یہ چلائی ہے کہ وہ دونوں حادثاتی طور پر کسی اور کے ساتھ ہوتے پولیس مقابلے میں گولی لگنے سے مارے گئے ہیں۔۔سر، ورثہ نے لاشیں تھانے کے باہر رکھ کر احتجاج بھی کیا تھا۔۔پر سر کرپٹ لوگوں کو معاشرے میں انتشار اور بے سکونی پھیلانی تو آتی ہے۔۔مگر عوام کے دکھ کا مداوا کسی کے پاس نہیں ہے۔۔۔"

" اسد صاحب انہیں باتوں کی وجہ سے تو لوگوں کو پولیس پہ اعتماد نہیں ہے۔۔۔دو نمبر اور مفاد پرست افراد نے ہی اس سرکاری ادارے کو بدنام کر رکھا ہے۔۔۔خیر دیکھتے ہیں۔۔آگے کیا ہوتا ہے۔۔نئے ایس پی کا نام کیا ہے۔۔؟۔۔"

" سر مشتاق سکندر نام ہے اسکا۔۔"

" اسد صاحب اگر انکے پیچھے لوگ موجود ہیں۔۔تو ہم بھی کوئی یتیم نہیں ہیں۔۔۔ ہمارے تعلقات بھی ایسے انصاف پسند اور با اختیار لوگوں سے ہیں۔۔۔جو کالی آندھی کی طرح راتوں رات ان لوگوں کو ٹھکانے لگا جائیں۔۔۔مگر ہم تو چاہ رہے ہیں۔۔۔کہ کوئی مصلحت آمیز راہ نکلے۔۔ظلم کا نظام بالکل بھی قابل قبول نہیں

ہے۔۔"

"جی سر۔۔۔سر میرا خیال ہے بشارت حسین کو عدالت لیکر جانے والی گاڑی باہر آ رہی ہے۔۔"

"چلیں آپ گاڑی آگے رکھیے گا۔۔۔میں پیچھے آ رہا ہوں۔۔"

جیسے ہی جیل کی حدود سے گاڑیاں نکل کر عدالت جانے والی سڑک کو پلٹیں۔۔۔ اسکے ساتھ جانے کے لیے سول کپڑوں میں بہت سے اہلکار موجود تھے۔۔۔جو سب کے سب تاشفین کی ٹیم کی مدد کے لیے منگوائے گئے تھے۔۔۔

تاشفین کی گاڑی سب سے پیچھے تھی۔۔۔اسکے برابر ایک جوان بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ دونوں اسلحہ بردار تھے۔۔۔

آدھے راستے میں تھے۔۔جب ساری گاڑیاں ایک دم رک گئیں۔۔۔۔

اسد نے تاشفین کو وائیر لیس کیا۔۔

"سر لگتا ہے یہاں کافی دیر لگے گی۔۔۔راہ بند ہے۔۔"

"کیوں۔۔۔کیا رکاوٹ ہے۔۔؟۔۔"

"سر بجری کا ٹرک بیچ سڑک کے الٹا ہوا ہے۔۔"

"تو پولیس نے اس راستے کا انتخاب کرنے سے پہلے یہ معلومات کیوں نہیں لی ہیں۔۔"

"سر ہو سکتا ہے۔۔۔مس کر گئے ہوں۔۔۔"

"نہیں اسد صاحب۔۔۔یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہ رکاوٹ جان بوجھ کر کھڑی کی گئی ہو تا کہ عدالتی وقت نکالا جا سکے۔۔۔ان لوگوں کو مزید کچھ دنوں کی مہلت مل جائے اور یہ جج وغیرہ کو خرید سکیں۔۔۔ابھی دیکھتے ہیں۔۔۔یہ یہاں سے نکلنے کے لیے کسی اور روٹ کا استعمال کرتے ہیں یا نہیں۔۔"

اگلے دس منٹ تک وہ بڑے تحمل سے گاڑی میں بیٹھ کر انتظار کرتا رہا۔۔۔جب آگے موجود گاڑیاں ویسے ہی کھڑی رہیں۔۔۔سکیورٹی والے باہر نکل کر یہاں وہاں چل پھر رہے تھے۔۔۔

تاشفین نے گھڑی پہ نظر ڈالی۔۔۔اور وائرلیس اُٹھالیا۔۔

"اسد صاحب۔۔ مجھے نہیں لگتا یہ لوگ عدالت جانے کا پروگرام رکھتے ہیں۔۔۔سوا دس بجے کا عدالتی وقت ہے اور اس وقت نو بج کر پچپن منٹ ہو رہے ہیں۔۔۔آپ نے معلوم کیا کہ گاڑی میں بشارت حسین کے ساتھ کون موجود ہے؟۔۔"

"سر۔۔۔بشارت حسین کے بھائی نے جس کو بھاری رقم دیکر اس سیٹ کے لیے چُنا تھا۔۔۔"

"آپ پیچھے آئیں۔۔۔انکو راستہ ہم دیتے ہیں۔۔۔"

جیسے ہی اسد آتا دیکھائی دیا۔۔۔۔تاشفین نے اپنا p226 Sig ہولسٹر سے نکالا اور گاڑی سے نکل آیا۔۔

دونوں سول کپڑوں میں تھے۔۔۔

ٹارگٹ والی گاڑی کے قریب پہنچ کر دونوں نے اپنے ہتھیار بلند کیے۔۔

" خبردار کوئی بیوقوفی مت دکھانا۔۔۔ دو سکینڈ لگیں گے دماغ کا گودہ نکال دوں گا۔۔۔نکلو گاڑی سے۔۔۔"

تاشفین نے گاڑی کا دروازہ کھول کر اگلی سیٹ پہ بیٹھے آن ڈیوٹی ایس پی کو گریبان سے پکڑ کر گاڑی سے باہر نکال لیا۔۔۔

مشتاق سکندرا اپنے پان سے رنگے ہونٹوں کے ساتھ مذاق اُڑانے والے انداز میں ہنسا۔۔۔ایک طرف منہ کر کے پان کی پیک پھینکی اور بولا۔۔۔

"او ہتھ ہولا رکھو بادشاہو۔۔۔۔بڑے چرچے سُنے نے اج ملاقات وی ہوای گئی۔۔۔"

"اپنے ماموں کو بجری والا ٹرک دکھانے کو ساتھ لیکر جیل سے نکلا ہے۔۔؟۔۔"

" نہیں تیرے دیدار کو نکلا تھا۔۔۔تاشفین اسرار میرا گریبان چھوڑ کر بات کرو کیوں موت کو ماسی بولتے ہو۔۔؟۔۔۔کیا تمہیں علم نہیں ہے ایک ایس پی کے ساتھ اس قسم کا سلوک کرنے کے بعد تمہارا کیا حشر ہوگا۔۔تم تو پہلے ہی باغی مشہور ہو۔۔۔ زیادہ سے زیادہ کیا ہوگا۔۔ ایک پولیس انکاؤنٹر اور تاشفین اسرار۔۔۔شووں۔۔۔فرسٹ کلاس ٹکٹ کٹے گی اور تم سیدھے اوپر۔۔۔"

"اگر میں اوپر گیا نا بیٹا تو اکیلا نہیں جاؤں گا۔۔۔ تیرے جیسے آٹھ دس ساتھ لیکر جاؤں گا۔۔"

مشتاق سکندر نے جان بوجھ کر پیک تاشفین کی جانب منہ کر کے نکالی۔۔۔ پان والا پانی تاشفین کی شرٹ پہ گرا۔۔۔

تاشفین نے تاسف سے نفی میں گردن ہلائی اور الٹے ہاتھ سے رکھ کر ایک چماٹ ایس پی کے پان سے بھرے منہ پہ ماری۔۔۔ اور پھنکارتے ہوئے بولا۔۔

" گندہ آدمی چاہے جتنا بھی تمیز دار نظر آنے کی کوشش کرے رہے گا وہ گندے کا گندہ ہی۔۔۔"

تاشفین نے اسکو دھکا دیکر ایک طرف پھینکا۔۔۔ اس دوران اسد اور دوسرے لڑکے سب کو اسلحہ دکھا کر گاڑی سے دور کر چکے تھے۔۔۔ تاشفین نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔۔۔ اسد اسکے برابر بیٹھا۔۔۔ باقی دو پیچھے بشارت حسین کے ساتھ بیٹھ گئے۔۔۔ تاشفین نے گاڑی لائن میں سے نکال کر روڈ سائیڈ پہ ہی بیک کا گیئر لگا کر فل سپیڈ میں پیچھے لے گیا۔۔ اور آگے آنے والی سب سے پہلی گلی میں ڈال دی۔۔۔ مزید دو گاڑیاں اسکے ساتھ گئی تھیں۔۔

مشتاق سکندر اپنے کپڑے جھاڑتا کھڑا ہو گیا۔۔۔ چہرے پہ دنیا بھر کی خباثت موجود تھی۔۔۔ پاس کھڑا اہلکار بولا۔۔۔

"سر آپ نے آگے سے کوئی مزاحمت کیوں نہیں کی۔۔۔ نذیر حسین آپ کو معاف نہیں کرے گا۔۔۔"

"نذیر حسین نے جو کہا ہم نے وہ کر دیا۔۔۔ تاشفین اسرار ٹھیک پندرہ منٹ بعد اسی راستے سے بشارت حسین کو عزت کے ساتھ جیل چھوڑ کر جائے گا۔۔۔ پیارے تاشفین اسرار کی شہ رگ پر اس وقت نذیر حسین کا پیر پڑا ہوا ہے۔۔۔ واہ ان دو نمبر لوگوں کے خبیث دماغ۔۔۔ وہاں سے جا کر وار کرتے ہیں کہ بڑے سے بڑا سورما بھی اپنی اوقات میں آجائے۔۔۔ اب تم دیکھتے جاؤ۔۔۔ تاشفین اسرار کے چودہ طبق روشن ہونے لگے ہیں۔۔۔ بلبلا اُٹھے گا۔۔۔"

کمینگی سے ہنستے ہوئے اُس نے جیب سے فون نکال کر نمبر ملایا۔۔۔ دوسری جانب سے جواب ملتے ہی بولا۔

"السلام سرکار جی۔۔۔کم ہو گیا اے حضور۔۔۔۔خادم لئی اگوں کی حکم اے۔۔۔"

"تم جا کر تاشفین اسرار پہ ایف آئی آر درج کرواؤ۔۔۔ایک پولیس والے کے ساتھ بدتمیزی کرنے پر سزا ٹھیک ٹھاک کروانے کے لیے تمہارا کیس میرا وکیل لڑے گا۔۔۔کسی کو کہہ کر منہ پہ مکے مروا کر ایک آدھ دانت توڑ کر تگڑا سا میڈیکل بنواؤ امید تو یہی ہے ایف آئی آر سے پہلے ہی میرے آدمی تاشفین کا کام تمام کر دیں گے۔۔تم نے اس بات کی یقین دہانی کرنی ہے کہ تاشفین کے مرنے پہ ایف آئی آر تک نہ کٹ سکے۔۔۔ لاوارثوں والا حال ہو۔۔۔۔۔"

"سرکار ایک بات کہوں اگر آپ بُرا نہ منائیں۔۔۔"

نذیر حسین نے بوریت کے انداز میں کہا۔۔۔"ہاں بولو۔۔۔"

"جناب بہت سے کمینوں کے ساتھ کام کر چکا ہوں۔۔۔۔مگر آپ جیسا شاطر دماغ پہلی دفعہ دیکھ رہا ہوں۔۔۔"

"مشتاق سکندر اپنی حد میں رہا کرو۔۔۔بندے تم کام کے ہو مگر تمہاری ایک ہی خامی ہے۔۔بکواس حد سے زیادہ کرتے ہو۔۔۔اب جو کہا ہے جا کر کرو۔۔۔آج شام کو بندہ تمہاری باقی کی رقم دے جائے گا۔۔"

"جی سرکار۔۔"

فون بند ہو گیا۔۔

"تم سب لوگ تھانے چلو۔۔۔اور یاد رہے۔۔۔جس بنگلے کا پتا تم لوگوں کو دیا ہوا ہے۔۔۔وہاں سے کوئی فون آئے یا مدد کے لیے پکارا جائے کوئی کاروائی نہیں ہونی چاہیے۔۔۔وہاں کی قریبی چوکیوں اور تھانے میں بھی سب کو باور کر دینا کہ یہ ایس پی مشتاق سکندر کا حکم ہے۔۔۔اگر حکم عدولی کی گئی میں ایک ایک کی چمڑی ادھیڑ کر رکھ دوں گا۔۔۔"

"سر جی باقی سب تو ٹھیک ہے جی پر آج صبح سے پیٹ خالی ہے جناب۔۔۔۔پیٹ بھرا ہوا ہو تو انسان کی عقل پوری طرح کام کرتی ہے۔۔۔"

"قیوم خادم۔۔۔اوے اپنا پیٹ دیکھ اور اپنی زبان کے شوق دیکھ چلو بیٹھو گاڑی میں لے چلو کسی ٹاپ کے

سری پائے والے کے پاس۔۔۔اوجب رب چھپڑ پھاڑ کر دے رہا ہے تو حلق تک ٹھونس کر کھا بہ کیوں نہ کھائیں۔۔۔۔"

"سر جی کی کہہ رہےاو۔۔۔"

پولیس کی موبائل اور اس کے ساتھ کھڑی جیپ بھر کر اپنی اپنی منزل کو روانہ ہو گئیں۔۔۔

☆......☆......☆

ابھی وہ لوگ عدالتی احاطے میں داخل ہی ہوئے تھے۔۔جب تاشفین کا فون بج اُٹھا۔۔۔

آگے کافی رش تھا۔۔میڈیا کے نمائیندے۔۔۔ بشارت حسین کی حمایت میں مظاہرہ کرنے والے افراد۔۔تاشفین نے زیرلب گالی دیتے ہوئے گاڑی کے سامنے آنے والے لوگوں کے لیے کہا۔۔۔

"ہماری عوام نے شائد قسم کھا رکھی ہے کہ اندھی حرامخوری میں پی ایچ ڈی کرنی ہے۔۔۔سب کو علم ہے اس آدمی نے قتل کیا ہوا ہے۔۔۔غیر قانونی کاموں میں ملوث رہا ہے۔۔۔ بھتہ خور ہے۔۔۔مگر پھر بھی اسکو ہیرو بنانے پہ تُلے ہوئے ہیں۔۔۔ ہم لوگ جیسے یہاں اپنی زندگی کے قیمتی سال جھک مارنے میں گزار رہے ہیں۔۔۔"

اُس نے ہارن کے اوپر ہاتھ رکھ کر گاڑی کو ریس دی۔۔۔لوگ ڈر کر پیچھے ہو گئے۔۔۔وہ احتیاط کے ساتھ گاڑی آگے لے گیا۔۔مگر فون مسلسل بج رہا تھا۔۔

وہ لوگ بشارت حسین کو گاڑی سے نکال کر جج کے کمرے کی جانب بڑھ رہے تھے۔۔۔جب بشارت حسین جو اُس وقت سے مکمل خاموش تھا۔۔۔معنی خیز مسکراہٹ لیکر براہِ راست اپنے ساتھ آتے تاشفین سے مخاطب ہوا۔۔۔

"اپنا فون اُٹھاؤ ایس پی کہیں یہ نہ ہو مجھے سزا دلوانے کے چکر میں خود ہی مارے جاؤ۔۔۔"

اسکے الفاظ سے زیادہ بشارے حسین کی آنکھوں کی چمک نے تاشفین کو چونکایا تھا۔۔۔

تاشفین کا ہاتھ میکانکی انداز میں اپنی جیب کی جانب بڑھا۔۔

سکرین پہ وید ہیلڈ نمبر آ رہا تھا۔۔۔

"ہیلو۔۔۔"

"بڑا انتظار کرواتے ہو۔۔۔کب سے لائن ملا رہا ہوں۔۔اس سے پہلے کہ تم پوچھو میں خود ہی تعارف کروا دیتا ہوں۔۔۔مجھے نذیر حسین کہتے ہیں۔۔۔اور میرا بھائی تمہاری وجہ سے جیل کی صعوبتیں برداشت کر رہا ہے۔۔۔ تو سوچا آج تمہیں بھی بتا ہی دوں۔۔۔"

"مطلب کی بات کرو نذیر کیونکہ تمہاری تقریر سُننے کا نہ مجھے شوق ہے نہ میرے پاس وقت ہے۔۔"

نذیر قہقہہ لگا کر ہنسا۔۔۔

"بہت ہی جلد باز آدمی ہو۔۔۔اچھا چلو کام کی بات کرتا ہوں۔۔۔تمہارا بھائی۔۔۔"

تاشفین کی گردن کے روئیں کھڑے ہو گئے۔۔۔۔ سب سے پہلا خیال حارث کی جانب گیا۔۔۔

نذیر حسین نے حارث کے گھر کا اڈریس دہراتے ہوئے کہا۔۔۔

" تمہارے بھیجے دو مجنوں میرے آدمی کے ہاتھ سے دو دو تھپڑ کھا کر وہیں ڈھیر ہو گئے تھے۔۔۔غور سے سُنو تاشفین اسرار تمہارے یہ باتیں نئی نئی ہیں۔۔اس لیے ایمان داری کا بھوت سر چڑھ کر بول رہا ہے۔۔۔مگر ہم اس کھیل کے پرانے کھلاڑی ہیں۔۔۔پیارے، ہم اچھی طرح جانتے ہیں۔۔کب کہاں کس وقت اپنے شکار کا کونسا پہلوا جاگر کرنا ہے۔۔۔وہ کیا ہے نہ ایس پی۔۔میرے بندے تمہارے بھائی کے گھر پہ ہیں۔۔۔تمہاری جوان بھابھی۔۔۔اُف کیا عورت ہے۔۔۔ پر خیر اس وقت ان باتوں کا وقت نہیں تفصیل کے لیے ویسے بھی ساری عمر پڑی ہے۔۔۔اسکے دو بچے بہت رو رہے ہیں۔۔ایک تو اپنے باپ کی بری حالت والی تصویریں دیکھ کر انکی ماں کی بولتی بند ہو گئی ہے۔۔۔"

تاشفین جب بولا تو آواز میں بلا کا ٹھہراؤ تھا۔۔۔۔

" نذیر حسین مرد بنو۔۔۔۔کیا عورتوں جیسی چال چل رہے ہو۔۔۔قصور وار میں ہوں۔۔۔۔میں یہاں پہ کھڑا ہوں۔۔۔مجھے لے جاؤ جہاں لے جانا ہے۔۔۔مگر میرے بھائی اور اسکے بیوی بچوں کا اس سارے کھیل میں کوئی حصہ نہیں ہے۔۔۔انکو چھوڑ دو۔۔۔"

" تمہارا بھائی بھی تمہاری طرح بڑی اونچی ہواؤں میں اُڑ رہا تھا۔۔ ہمارا سات کروڑ لگوا کر خود یہ کہہ کر

ایک طرف ہورہا تھا کہ جی میری بیوی اس کاروبار کے لیے ہاں نہیں کر رہی۔۔۔وہ بیوی جو ہر ہفتے اپنی دوستوں کے ساتھ جا کر ہمارے ریسٹورانوں پہ فری کھانے کھا رہی ہے۔۔۔ اب تو بات صرف سات کروڑ کی بھی نہیں رہی ہے۔۔۔تم میرا بھائی چھوڑ دو۔۔۔میں تمہارے بھائی کی جان بخشی کر دیتا ہوں۔۔۔اور اگر میرے بھائی کو آج سزا ہوئی تاشفین اسرار میں تمہارے بھائی کی نسل ہی ختم کر دوں گا۔۔"

تاشفین کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی۔۔۔

اس نے فون بند کر کے۔۔۔اپنے وکیل کا نمبر ملایا۔۔۔ساتھ ہی الٹے قدموں بیرونی راستے کی جانب بھاگا۔۔

دوسری طرف سے وکیل نے جواب نہ دیا۔۔اُس نے اسد کا نمبر ملایا۔۔۔

"جی سر۔۔"

" اسد صاحب۔۔۔وکیل کو بولیں آگے تاریخ لے۔۔۔آج کی کاروائی معطل کروا دیں۔۔۔بشارت حسین کو جیل چھوڑ دیں۔۔۔"

' سر یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔؟۔۔۔ہمارا وکیل بہت پر امید ہے۔۔سر اسکے پاس بشارت حسین کے نوکروں کے بیان ہیں۔۔۔کیس اسی پیشی پہ نمٹائے جانے کا چانس ہے۔۔۔"

" نہیں اسد صاحب۔۔۔کیس لٹکا دیں۔۔۔میرے بچے نذیر کے پاس ہیں۔۔۔میں حارث کی رہائش پہ جا رہا ہوں۔۔۔بشارت حسین کو ٹھکانے پہنچائیں۔۔۔ "

" سر یہ تو بہت بُرا ہوا۔۔۔پر سر ہم نے رات کو دو پولیس والے حارث صاحب کی رہائش پہ تعینات کئے تھے۔۔۔سر آپ اکیلے کوئی ایکشن نہیں لیں گے۔۔۔میں بیک اپ کا بندوبست کرتا ہوں۔۔۔سر قیصر کی گاڑی میں اسلحہ رکھا ہے۔۔۔بلٹ پروف ہیلمٹ اور ویسٹ بھی رکھی ہیں۔۔۔پر میں دوبارہ یہی کہوں گا۔۔بیک اپ کا انتظار کئے بغیر کاروائی مت کیجئے گا۔۔"

تاشفین کا دماغ پرو ایکٹیو موڈ میں کام کر رہا تھا۔۔

اسکی ٹیم کے تین لوگ اپنی گاڑی میں ہی موجود تھے۔۔۔اسکو آتے دیکھ کر ہی قیصر حیات اپنی جگہ سے اٹھ

کر گاڑی سے نکلا۔۔۔

"سر۔۔"

"مجھے تمہاری گاڑی چاہیے۔۔"

"حاضر ہے سر کہیے کہاں چلنا ہے۔۔میں لے جاتا ہوں۔۔"

"نہیں تم یہیں رکو۔۔۔اسد کو تم لوگوں کی ضرورت پڑے گی۔۔۔چابی دو۔۔"

"سر چابی گاڑی میں لگی ہوئی ہے۔۔۔"

باقی کے دو کو بھی گاڑی سے اُتر جانے کا کہہ کر۔۔۔اس نے ایمرجنسی کا سائرن آن کر کے اور لائٹ نکال کر گاڑی کے اوپر رکھ کر اسکو آن کیا۔۔۔

اسکے بس میں نہیں تھا۔۔۔ورنہ اُڑتا ہوا وہاں پہنچ جاتا۔۔۔

ماہا اور چھوٹے بیٹے کی شکلیں آنکھوں کے سامنے آتے ہی۔۔۔آنکھوں میں نمی بھر آئی۔۔۔جسے وہ وہیں رک گیا۔۔۔

اُس علاقے میں داخل ہوتے ہی اُس نے سائرن بند کر دیا اور گاڑی حارث کے بنگلے سے چار گلیاں دور روک کر پیدل گھر کی جانب چل پڑا۔۔۔

ہاتھ سے ہولسٹر کو ٹٹول کر چار میگزین پورے ہونے کی تصدیق کی۔۔۔پسٹل کو نکال کر اپنے ٹراؤزر میں اڑسا لیا۔۔جہاں ضرورت پڑنے پر فوری طور پہ حاصل کیا جا سکتا۔۔ بظاہر وہ اپنے راہ کو جاتا راہی معلوم ہو رہا تھا۔مگر دور سے بھی وہ حارث کے گھر کی چھت اور کھڑکیاں وغیرہ دیکھ رہا تھا۔۔۔مگر کوئی کسی قسم کی کوئی موومنٹ نظر نہ آئی۔۔۔

جیسے ہی گلی مُڑا۔۔۔ادھر ادھر نظر مار کر بڑی پھرتی کے ساتھ پہلے ہی آنے والے بنگلے کی دیوار پھلانگ کر دوسری جانب کود گیا۔۔

پوری عمارت میں ہو کا عالم تھا۔۔۔وہ پورے اعتماد سے چلتا ہوا۔۔کچن کے پچھلے دروازے کی جانب آیا۔۔۔سائلنسر لگے پسٹل سے دروازے کے لاک کا نشانہ لیکر ٹریگر دبایا۔۔۔ہلکا سا ٹھس ہوا اور لاک والے

حصے پہ سوراخ اُبھر آیا۔۔۔

یہ وہ بنگلہ تھا۔۔ جہاں وہ جگن کو بیاہ کر لایا تھا۔۔اور یہیں چھوڑ گیا تھا۔۔۔

اُس نے شکر کیا کہ اندر کے کمرے لاک نہیں تھے۔۔۔۔اوپر والے پورشن میں آ کر کھڑکی کے پردے ہلکے سے ہٹا کر ہمسائے میں موجود گھر کے لان کا جائزہ لیا۔۔۔

دروازے پہ گارڈ موجود نہیں تھا۔۔ پورچ میں رکی ایک گاڑی الماس کی ہی تھی۔۔۔باقی کی دو گاڑیاں اجنبی تھیں۔۔۔

کافی دیر تک وہ وہیں ایک مجسمے کی طرح آنکھیں اور کان کھلے رکھ کر دوسرے گھر سے اُٹھنے والی آوازیں سنتا رہا۔۔"

دوسری طرف مکمل خاموشی تھی۔۔۔ پھر اچانک شہریار کے رونے کی آواز آئی۔۔۔جو کہ چار پانچ منٹ تک مسلسل روتا گیا۔۔۔تاشفین کے دل کو کسی نے جیسے مٹھی میں جکڑ لیا ہو۔۔۔

گھر کی پچھلی جانب والے کمرے کی کھڑکی سے حارث کے گھر کا اس اینگل سے بھی جائزہ لیا۔۔اُس طرف ایک آدمی گن لیے کھڑا نظر آیا۔۔۔جو اطراف پہ نظر رکھے ہوئے تھا۔۔۔

تاشفین پھر اگلے حصے کی جانب آیا۔۔۔اس دفعہ دروازہ کھول کر باہر بالکونی پہ نکلا۔۔۔دبے قدموں سے حارث کی بالکونی کے قریب آیا۔۔ایک نظر ڈالنے پر سامنے کوئی بشر دکھائی نہ دینے پہ وہ بالکونی کی باڑ پہ کھڑا ہوا اور لمبی ٹانگوں کا استعمال کرتے ہوئے بڑا سا جمپ مار کر حارث کی بالکونی میں کود گیا۔۔۔

اسکی چھلانگ سے آواز تو اتنی پیدا نہیں ہوئی تھی۔۔۔مگر بالکونی میں بیٹھا شخص جو تاشفین کی نظر سے اس لیے بچ گیا تھا کیونکہ وہ کونے میں پڑی کرسی پہ براجمان تھا۔۔ پاس ہی فرش پہ کلاشنکوف رکھی ہوئی تھی۔۔۔وہ آدمی کچھ کھا رہا تھا۔۔ دونوں ہی ایک دوسرے کو آمنے سامنے پا کر حیران ہوئے تھے۔۔۔مگر عقل کا استعمال پہلے تاشفین نے کیا۔۔۔۔ پسٹل کا ایک نشانہ اُس آدمی کو ابدی نیند سُلا گیا۔۔۔

تاشفین نشانہ باندھے ہوئے ہی بالکونی سے ملحقہ کمرے میں داخل ہوا۔۔۔جہاں سے ایک آدمی کمرے میں داخل ہو رہا تھا۔۔اسکو بھی وہیں گرا یا۔۔۔دو گولیاں لگیں۔۔۔اور دونوں کی دونوں دل کے اوپر۔۔۔

وہ شخص وہیں اوندھے منہ گر گیا۔۔۔اسکے گرتے ہی فرش لال ہونا شروع ہو گیا۔۔۔

تاشفین اسکے اوپر سے پھلانگ کر آگے بڑھ آیا۔۔۔

اسی طرح نشانہ باندھ کر ہی اس نے لائن میں بنے کمرے ایک ایک کر کے چیک کیئے۔۔۔جو کمرہ دیکھ لیتا اسکا دروازہ بند کر کے اگلے کا رخ کرتا۔۔۔سب سے آخری کمرے میں سے شہریار کے رونے کی آواز آ رہی تھی۔۔۔کمرے کا دروازہ بند تھا۔۔۔تاشفین نے ایک دفعہ سیڑھیوں سے نیچے کی صورتحال دیکھی ہال میں ٹی وی چل رہا تھا۔۔۔جسکی آواز کے ساتھ ساتھ کسی کے بولنے کی آواز بھی آ رہی تھی۔۔۔

وہ دبے قدموں سے واپس بچوں والے کمرے کے پاس آیا۔۔۔اور دروازے پہ دستک دی۔۔۔مگر خود دروازے کے سامنے سے ہٹ گیا۔۔۔

دو منٹ بعد دروازہ کھولا گیا۔۔۔بیس اکیس سال کے لڑکے نے باہر جھانکا جب وہاں پہ کسی کو منتظر نہ پایا تو واپس اندر چلا گیا۔۔۔تاشفین جو دیوار کی آڑ میں ہو گیا تھا۔۔۔باہر آیا اور دوبارہ پھر دروازہ بجایا۔۔۔

اس دفعہ وہ دروازے کے پاس ہی رہا۔۔۔جیسے ہی دروازہ وا ہوا۔۔۔اُس نے سیدھے ہاتھ سے رکھ کر ایک پنچ سامنے والے کی ناک پہ مارا۔۔۔

جو ہلکا سا کراہا۔۔۔تاشفین نے اسکو کندھے پکڑ کر کمرے سے باہر کھینچ کر فرش پہ پھینک دیا۔۔۔وہ ابھی تک دہرا ہوا پڑا تھا۔۔۔اس وقت کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے اس نے کمرے کے اندر جھانکا۔۔۔

دل پہ کڑا وقت گزرا۔۔۔شہریار نہ جانے کب سے رو رہا تھا۔۔۔اپنے جذبات کو قابو میں رکھتے ہوئے اُس نے کمرے میں کسی اور آدمی کی موجودگی نہ ہونے پر سکون کا سانس لیا۔۔۔

پھر اپنے منہ پہ انگلی رکھ کر بچوں اور گورنس کو چُپ رہنے کا اشارہ کیا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ لڑکا وہاں سے بھاگ کر نیچے دوسروں کو مطلع کرتا۔۔۔تاشفین نے اسکے سر پہ بھاری کاری ضرب لگائی جس سے وہ لڑکا بے سدھ ہو گیا۔۔۔وہ مرا نہیں تھا۔۔۔مگر جلد ہوش میں آنے والا بھی نہیں تھا۔۔۔اسکی ناک سے نکلنے والا خون سفید ماربل پہ ڈیزائن بنا رہا تھا۔۔۔

تاشفین نے اس لڑکے کی ٹانگ سے پکڑا اور گھسیٹ کر دوسرے کمرے میں چھوڑ آیا۔۔۔

بچوں کے کمرے میں واپس آیا تو ماہا شاک سے نکل کر بھاگتی ہوئی اسکی طرف بڑھی۔۔۔بچوں کی حالت ابتر ہو رہی تھی۔۔۔

تاشفین نے پسٹل پینٹ میں اڑسا اور ماہا کو خود میں سمیٹ کر تسلی بھرے جملوں سے نوازا۔۔۔

"چاچو۔۔۔ دے آر ویری بیڈ پیپل۔۔۔"

" تھنگ ٹو وری اباؤٹ۔یو آر سیف۔۔۔ایم ہیر۔۔۔"

"چاچو آپ جائیں گے تو نہیں۔۔۔"

"نہ میری جان میں ادھر ہی ہوں۔۔۔اس نے رو رو کر بے حال ہوئے شہریار کو بھی گود میں اُٹھالیا جو تھکے ہوئے اعصاب کے ساتھ تاشفین کے شانے سے چمٹ گیا۔۔۔

تاشفین کے دل کے کئی ٹکڑے ہو کر بکھر گئے۔۔۔اسکا بھائی نہ جانے کس حال میں تھا۔۔۔اس نے دل ہی دل میں اچھے کی امید رکھتے ہوئے اللہ کی مدد مانگی۔۔۔۔"

گورنس روتے ہوئے بتانے لگی۔۔۔

"سر ان ظالموں نے بچوں کو کل رات سے یہاں بند کیا ہوا ہے۔۔۔پانی تک نہیں پینے دیا۔۔۔میم کو نیچے قید کیا ہوا ہے۔۔۔"

" میں چاہتا ہوں۔۔۔آپ بچوں کو ساتھ والے گھر لے جائیں۔۔۔میں آپکی مدد کرتا ہوں۔۔۔بالکونی سے دوسری جانب کودنا ہوگا۔۔۔مگر جلدی اس وقت اوپر کوئی نہیں ہے مگر جلد کوئی بھی آ سکتا ہے۔۔۔"

"چاچو۔۔۔جگن آنی کے گھر کو جانے کے لیے اوپر والے ڈرائینگ روم میں دروازہ ہے۔۔۔"

"ماہا یو آر آ سٹار۔۔۔۔تم اپنی میم کو وہ راستہ دکھاؤ۔۔۔کیا دروازہ لاکڈ ہے؟۔۔"

"اٹ از۔بٹ دا کی از ان دا ڈرور نیکسٹ ٹو دا ڈور۔۔۔"

"پرفیکٹ۔۔۔۔۔"

اس نے شہریار کا چہرہ سامنے کر کے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اسی طرح سرگوشی میں بولنا شروع کیا۔۔۔جس انداز میں ابھی تک کی ساری گفتگو ہوئی تھی۔۔۔

"شہر یار بہت بہادر بچہ ہے۔۔۔روتا بالکل نہیں ہے۔۔میں مما کو لینے جارہا ہوں۔۔۔وہ مارکیٹ گئی ہوئی ہیں۔۔۔شہر یار اپنی میم کے ساتھ بڑی خاموشی سے جائے گا۔۔۔ٹھیک ہے؟۔۔۔۔پھر چاچو آکر میکڈولنڈ کا شیک دلائیں گے۔۔۔کیا خیال ہے۔۔؟۔۔ڈیل منظور ہے؟۔۔"

شہر یار کی آنکھوں میں چمک آئی مگر اگلے ہی پل وہ رونے کی تیاری کرتے ہوئے بولا۔۔۔

" آئی وانٹ مائے ممی۔۔۔۔دا بیڈ مین ٹوک مائے مم اوے۔۔۔"

" نا، دیٹس نوٹ ٹرو۔۔۔ممی وینٹ ٹو دا مارکیٹ۔۔۔ایم گوئینگ ٹو گیٹ ہر۔۔۔آپ اس طرح رونے لگو گے تو میں لیٹ ہو جاؤں گا۔۔۔سُن رہے ہو۔۔۔شہر یار بہت بہادر ہے۔۔۔اب بالکل نہیں روئے گا۔۔۔"

ماہا سنبھل چکی تھی۔۔۔بڑے مدبرانہ انداز میں بولی۔۔۔

" شیری چاچو کو تنگ نہ کرو۔۔۔انکو ممی کو لینے جانا ہے۔۔۔چلو ہم جگن آنی کے گھر چلیں۔۔۔ممی بھی ادھر آئیں گی۔۔۔"

شہر یار نے گورنس کی جانب ہاتھ بڑھائے۔۔۔

تاشفین نے پہلے باہر راستہ صاف ہونے کی تصدیق کی پھر ان تینوں کو ڈرائینگ روم تک چھوڑنے آیا۔۔ وہ ماہا کا فین ہو گیا تھا۔۔جس نے منٹوں میں چابی نکال کر دروازہ کھول لیا۔۔۔

دروازہ واش روم میں بنا ہوا تھا۔۔اسکی ساخت دیکھ کر یہی معلوم ہوتا جیسے الماری ہو مگر وہ دوسرے پورشن کو جانے والا دروازہ تھا۔۔۔

تاشفین کی بڑی ٹینشن تو ختم ہو گئی تھی۔۔۔مگر کام ابھی ختم نہیں ہوا تھا۔۔۔

اس نے گورنس کو ضروری ہدایت دینے کے بعد دروازہ لاک کر دیا چابی اپنی جیب میں ڈال لی۔۔۔وہ سیڑھیوں کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔جب سامنے سے آدمی نکل آیا۔۔اس دفعہ تاشفین نے بالکل بے خطر ہو کر فائر کیا تھا۔۔ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ نشانہ چھوٹ جاتا۔۔۔اسکی سالوں کی نشانہ بازی کی پریکٹس تھی۔۔اپنے گھر کی چھت پہ مُنڈیر پہ پیپسی کی خالی بوتلیں رکھ کر غلیل کے اندر مٹی کی گولیاں رکھ کر بوتلیں گرایا کرتا تھا۔۔۔پندرہ

سال کی عمر تک فارغ وقت میں یہ اسکا پسندیدہ مشغلہ ہوا کرتا تھا۔۔

سائیلنسر لگا ہونے کا یہ فائدہ ہوگیا تھا کہ ابھی تک تین لوگوں کو گولی لگی تھی۔۔مگر انکے گروپ کے لوگ بے خبر رہے تھے۔۔ورنہ تاشفین شائد ہی اتنی آسانی سے بچوں کو نکالنے میں کامیاب ہو پاتا۔۔۔

وہ تیزی سے سیڑھیاں اُترتا ہوا آیا سب سے پہلے صوفے پہ بیٹھ کر ٹی وی سکرین کو گھورنے والے کو ختم کیا۔۔ باہر والے دروازے کے قریب کھڑے کے وجود میں حرکت ہوئی مگر تاشفین یہاں بھی بازی لے گیا۔۔ پر کمرے سے نکلنے والے نے تاشفین پہ فائر کھول دیا۔۔گھر کی بظاہر پر سکون فضا میں گولی کی چیخ نے ارتعاش پیدا کر دیا۔۔۔

اندر کمرے میں کرسی سے جکڑی الماس کی چیخیں حلق میں ہی دم توڑ گئیں۔۔ اپنے بچوں کی خیریت کا سوچ کر وہ پل پل مری۔۔۔ پھر بھی اذیت کم نہ ہوئی۔۔۔ پانی سے نکلی مچھلی کی طرح اسکا وجود تڑپ رہا تھا۔۔ایک ہی رات میں آنکھوں کے سوتے خشک ہو گئے تھے۔۔اس نے اللہ کے حضور تصور میں ہی سجدے میں گر کر اپنے بچوں کی سلامتی مانگی۔۔۔اپنے شوہر کی سلامتی مانگی تو آنکھوں سے بھل بھل پانی گرنے لگا۔۔۔ پیاس سے اسکے حلق میں کانٹے اُگ آئے تھے۔۔۔پر پانی کا ایک قطرہ میسر نہیں تھا۔۔۔

باہر سے لڑنے' بھاگنے اور گولیوں کے چلنے کی آوازیں تیزی اختیار کر گئیں۔۔۔

جس آواز کو سُن کر الماس کا دل تھم گیا تھا۔۔وہ آخر میں آنے والی آواز تھی۔۔اور الماس اسکی آواز پہچان گئی تھی۔۔وہ یقیناً تاشفین تھا۔۔جو اسد نامی کسی آدمی کو کہہ رہا تھا۔۔

" نہ نہ اسد صاحب سلیمان بشارت زندہ کو نہیں مارنا ہے۔۔"

"پر سر یہ بشارت حسین کا بیٹا ہے۔۔"

" اسی لیے تو اسکو زندہ رکھنا ہے۔۔۔ جب تک اسکی سانسیں چل رہی ہیں۔۔ یہ میرے بڑے کام کا ہے۔۔۔"

"اسکی حفاظت کریں۔۔"

اسکے ساتھ ہی الماس والے کمرے کا دروازہ کھلا کمرے کے پردے گرے ہوئے تھے۔۔۔مکمل اندھیرا

تھا۔۔تاشفین نے بلب جلایا۔۔۔جو منظر دیکھنے کو ملا نئے سرے سے شدید جھٹکا لگا۔۔

ایک کرسی سے الماس بندھی ہوئی تھی۔۔۔جس کے منہ کو کالی ڈکٹ ٹیپ سے بند کیا گیا ہوا تھا۔۔۔

اور بیڈ پہ پڑا وجود الماس کی والدہ کا تھا۔جنکے دونوں ہاتھ پیر بندھے تھے۔۔۔چہرے پر تھپڑ کا نشان تھا۔۔ مگر منہ کھلا ہوتھا۔۔وہ بیڈ پہ بے بس سی پڑی ہوئی تھیں۔۔۔

تاشفین پہلے انہی کی جانب بڑھا۔۔۔اور اونچی آواز میں باہر موجود اپنے آدمیوں کو حکم دیا۔۔۔

"جلدی سے پانی لاؤ۔۔۔"

جب تک اسد پانی لیکر آیا۔۔۔تاشفین دونوں خواتین کی پٹیاں وغیرہ کھول چکا تھا۔۔۔۔

وہ بڑے نرم ہاتھوں سے اپنی ساس کی کلائیاں دبا رہا تھا۔۔ جہاں پہ ٹیپ لگائی گئی تھی۔۔۔انکی کلائیاں سُرخ ہورہی تھیں۔۔۔۔

اپنے ہاتھوں میں گلاس لیکر نہ صرف انکو پانی پلایا۔۔۔ بلکہ انکے بکھرے ہوئے بال سیدھے کر کے سر پہ دوپٹہ اوڑھایا۔۔۔

الماس نے منہ سے ٹیپ ہٹتے پہلا سوال ہی بچوں کے بارے میں کیا۔۔۔

"تاشفین میرے بچے۔۔۔"

"اللہ کے کرم سے وہ دونوں محفوظ ہیں۔۔۔انکو ساتھ والے گھر بھیج آیا ہوں۔۔۔ادھر کافی رش ہوگیا ہے۔۔ہمیں صفائی وغیرہ کرنی ہوگی۔۔۔ آپ پانی وغیرہ پیئیں۔۔۔میں آپکو انکے پاس لے جاتا ہوں۔۔"

الماس نے شائد زندگی میں پہلی دفعہ تاشفین کو پورے غور کے ساتھ دیکھا تھا۔۔ وہ ابھی تک ممی کی کلائیاں سہلا رہا تھا۔۔۔کبھی ٹخنے سہلانے لگتا۔۔۔انتہائی دھیمے انداز میں ان سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

"آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟۔۔کہیں تو ڈاکٹر کو بلا لوں۔؟۔۔"

ممی نے جواب میں سر نفی میں ہلایا۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔مجھے بہت وحشت ہو رہی ہے۔۔۔یہاں سے جانا چاہتی ہوں۔۔۔"

"آپ چلیں میرے ساتھ۔۔۔"

ممی کو سہارا دیکر اٹھاتے ہوئے اس نے الماس کو مخاطب کیا۔۔۔

" کیا ساتھ والے گھر کی چابیاں مل سکتی ہیں۔۔؟۔۔بیرونی دروازے لاک ہیں۔۔"

" میرے بیڈروم میں موجود الماری میں پڑی ہیں۔۔"

اُس نے ممی کو اسد کے حوالے کیا۔۔

" آپ انکو لیکر چلیں۔۔۔میں چابیاں لیکر آتا ہوں۔۔آپ لوگ پلیز ارد گرد نظر مت ڈالیے گا۔۔باہر کافی گند پڑا ہوا ہے۔۔میں نہیں چاہتا ہوں کہ آپ اپ سیٹ ہوں۔۔۔ہم ایک آدھ گھنٹے تک صفائی کروا لیں گے۔۔"

اس نے جس گند کا اشارہ دیا تھا۔۔۔ سیٹنگ روم سے لیکر بیرونی دہلیز تک بکھرے خون کو دیکھ کر الماس کو اپنی روح فنا ہوتی محسوس ہوئی۔۔۔

ہال میں صوفے کے اوپر پڑی لاش دیکھ کر ممی کی تو چیخیں نکل گئیں۔۔۔تاشفین نے انکے گرد اپنے بازو کا حلقہ بنا کر انکی آنکھوں کے اوپر کپڑا کر دیا اور اسی طرح ساتھ لگائے باہر لے آیا۔۔گیٹ عبور کرتے ہی اُس نے انکی آنکھیں کھول دیں۔۔

اسد نے آگے بڑھ کر سارے دروازوں کے لاک کھولے۔۔شہریار تو ماں کو دیکھ کر جیسے جی اُٹھا۔۔مگر الماس ابھی تک روئے جا رہی تھی۔۔بچوں کو اپنی آغوش میں لیکر جو روئی تو آواز میں دل چیرنے والی رقت تھی۔۔

" بھابھی۔۔اپنے آپ کو سنبھالیں۔۔۔ بچے مزید پریشان ہو جائیں گے۔۔۔ انکو اور آپکو آرام کی ضرورت ہے۔۔۔اور مجھے آپ سے کچھ ضروری معلومات لینی ہے۔۔پلیز خود کو سنبھالیں ہمارے پاس وقت بہت کم ہے۔۔ میں ایک دو ضروری کالز کر کے آتا ہوں۔۔تب تک آپ کچھ کھا پی کر فریش ہو جائیں۔۔"

وہ پنجوں کے بل الماس کے صوفے کے قریب بیٹھ کر اس سے مخاطب تھا۔۔اپنی بات کہہ کر باہر آ گیا۔۔۔

سب سے پہلا نمبر فارس کا ملایا۔۔۔

☆......☆......☆

" نگی باجی۔۔"

"جی۔۔"

"آپکو فارس بھائی بلا رہے ہیں۔۔"

نگی الماری سے کپڑے نکال رہی تھی۔۔۔ ہاتھ وہیں تھم گئے۔۔۔گردن موڑ کر ہمسایوں کے بچے کو دیکھا۔۔۔

"کہاں۔۔۔"

"وہ اپنے گھر کے پاس کھڑے ہیں۔۔۔"

نگی کو تو چڑھ تپ گئی۔۔

کمرے میں موجود مہمانوں کا خیال کر کے نیچی آواز میں بولی۔۔۔

"تم جاؤ۔۔میں آتی ہوں۔۔"

"کرتی ہوں میں اس سے ملاقات،شوخا کہیں کا۔۔آیا بڑا بات سُنانے والا۔۔۔"

کپڑے وغیرہ اپنی بھابھی کے حوالے کرتے ہوئے وہ سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی پیچھے سے پھوپھی نے آواز دے کر پوچھا۔۔۔

"اب کہاں کو چل پڑی ہو۔۔۔وقت بھاگا جا رہا ہے۔۔اگلے گھر کہا ہوا ہے بارہ بجے سے پہلے بارات پہنچ جائے گی۔۔۔"

"اماں کہاں دیکھا ہے بارات اتنی جلدی پہنچی ہو۔۔۔ بارہ بجے۔۔۔ دو ڈھائی بجے سے پہلے کہیں نہیں جانے والے۔۔۔"

"تیرا یہی ارادہ ہے تو گھر پہ ہی رہنا۔۔۔سوا گیارہ ہو گئے اور یہ لڑکی ابھی تک ویسے ہی سر جھاڑ منہ پھاڑ پھر رہی ہے۔۔۔نہ جانے کن کاموں میں مصروف ہیں۔۔"

وہ سُنی ان سُنی کرتی اوپر آ گئی۔۔۔ساتھ ساتھ ملی منڈیروں کو عبور کرتی مطلوبہ گھر تک پہنچی۔۔۔غصے میں سپیڈ دوگنا ہو گئی تھی۔۔۔پھولی ہوئی سانسوں کے ساتھ ہال میں داخل ہوئی اور جگن کو آواز دی۔۔

"جگن۔۔۔کدھر ہو تم۔۔۔باہر آ کر اپنے دیور کی شکایت لے لو۔۔۔۔"

بالوں پہ رولر لگے ہوئے تھے۔۔۔ چہرے کا آدھا میک اپ ابھی رہتا تھا۔مگر وہ حیران سی اپنے کمرے سے نکل آئی۔۔۔

"اب کیا ہوا ہے؟۔۔"

"بلاؤ اُس لفنگے کو۔۔۔اور پوچھو اُس سے۔۔۔"

" کس کی بات کر رہی ہو۔۔"

"اُسی کی جس کے ساتھ تم لوگوں نے میرے نصیب پھوڑے ہیں۔۔۔"

"ہائے اُس بیچارے نے کیا کر دیا جو یوں لال پیلی ہو رہی ہو۔۔"

"اسکو بیچارہ تو ہرگز مت بولو۔۔ایک نمبر کا لفاٹیا ہے۔۔۔ حضور نے میرے گھر پہ پیغام بھجوایا ہے۔۔تم اسکی جرأت دیکھو ذرا۔۔۔"

" کیسا پیغام۔۔؟۔۔"

" صاحب نے کہا ہے۔۔۔آ کر میری بات سُن جاؤ۔۔۔نہ میں پوچھتی ہوں۔۔۔چھبیس سال میری عمر ہوگئی۔۔۔آج سے پہلے تو کبھی اس نے ہمارے گھر یوں پیغام نہیں بھجوایا۔۔۔اب کیا سوچ کر اس نے یہ حرکت کی ہے۔۔؟۔۔"

وہ جو باہر گلی میں کھڑا ہو کر اُسکی راہ دیکھ رہا تھا۔۔گھر سے اُٹھتی اسکی آواز سُن کر اندر آ گیا۔۔نگی کی بات پہ خاموشی اختیار نہ رکھ سکا۔۔۔

" یہی سوچ کر کہ اب تم اُس گھر میں میری امانت ہو۔۔اگر یاداشت پہ زور ڈالو تو زیادہ پرانی بات نہیں ہے۔۔ابھی کل شام ہی ہمارا نکاح ہوا ہے۔۔"

"میرے ساتھ تمیز سے بات کرو۔۔۔بھول نہ جانا میں تم سے پورے تین سال بڑی ہوں۔۔"

"مجھ سے بڑی ہو۔۔؟۔۔۔"

"ہاں۔۔۔پورے تین سال۔۔۔"

نگی کو احساس ہی نہ ہوا کہ جگن ان دونوں کو اکیلا چھوڑ کر اپنے کمرے میں جا چکی تھی۔۔۔

فارس اسکے قریب آیا۔۔۔نگی کی گھوری مزید تیز ہوئی۔۔۔وہ تھوڑا اور قریب آیا۔۔۔اور ڈٹ کر اسکے سامنے کچھ یوں کھڑا ہوا۔۔۔کہ نگی کی پیشانی فارس کے سینے سے مس ہوئی۔۔۔وہ ایک دم پیچھے کو ہٹی مگر فارس نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اس کے ارادے کو پورا ہونے سے روک دیا۔۔۔

"ہاں تو ذرا دوبارہ بتانا کتنے سال بڑی ہو۔۔؟۔۔۔"

" یہ جو تم دن دہاڑے غنڈہ گردی کر رہے ہو۔۔۔اسکا انجام اچھا نہیں ہوگا۔۔۔اللہ کرے ماموں ہی آ جائیں تا کہ انکو علم ہو انکا بیٹا کتنا وہ ہے۔۔"

" میرے ابا کو تو علم تھا کہ انکا بیٹا اس لڑکی کے معاملے میں کتنا وہ ہے۔۔۔اس لیے انہوں نے میری تمہارے ساتھ شادی کروادی۔۔کیا تمہاری اماں کو معلوم ہے کہ تم کتنی وہ ہو۔۔؟۔۔"

نرگس کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔۔۔۔

" کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔؟۔۔"

"وہی جو تمہارا مطلب تھا۔۔"

"فارس مجھ سے دور ہو کر بات کرو۔۔۔"

" مگر میں نے تو ابھی ماؤتھ فریشنر سپرے کیا ہے،۔۔"

اس نے اپنا منہ نگی کے چہرے کے قریب کیا۔۔فارس کی گستاخی پہ نرگس کا دل بے یقینی اور حیرت کی زیادتی سے اپنی عام سپیڈ سے چار گنا تیز بھاگنے لگا۔۔۔جسکا اثر اسکے چہرے کی بڑھتی سُرخی سے نظر آ رہا تھا۔۔۔چند پل آنکھیں پھاڑے فارس کو دیکھے گئی۔۔۔پھر اسکو زور سے دھکا دیا۔۔۔فارس لڑکھڑایا نہیں پر نگی کو اپنی گرفت آزاد کر دیا۔۔

وہ جس راستے آئی تھی۔۔۔اُسی راہ واپس جانے کو مڑی تو فارس نے نیم مسکراتے لبوں سے روکا۔۔۔اسکو نگی کا یہ شرمایا گھبرایا روپ لطف دے گیا تھا۔۔۔

"جو بات کہنے کو تمہیں یہاں آنے کی زحمت دی ہے وہ تو سُنتی جاؤ۔۔"

نگی نہیں رُکی کانپتی ٹانگوں سے ساری سیڑھیاں چڑھ کر غائب ہوگئی۔۔۔

فارس کی توجہ موبائل کی جانب مبذول ہوگئی۔۔۔جہاں تاشفین کی کال آرہی تھی۔۔۔

اُس نے فوری طور پہ کال کو جواب دیا۔۔۔

"ہاں جی سُنائیں آج کورٹ میں کیا بنا۔۔؟۔۔"

"تم گھر پہ ہو۔۔۔؟۔۔"

تاشفین نے سوال کا جواب دینے کی بجائے نیا سوال کیا۔۔۔فارس کو اسکے لہجے میں کسی انہونی کا احساس ہوتو وہ فون کان سے لگائے گھر سے نکل آیا۔۔

"جی گھر پہ ہی ہوں۔۔۔سب خیریت۔۔؟۔۔"

"خیریت نہیں ہے یار۔۔۔"

تاشفین کا لہجہ انتہائی تھکا ہوا لگا۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔؟۔۔۔"

"ان لوگوں نے حارث کو اغوا کیا ہوا ہے۔۔"

فارس کو لگا اسکی سماعت کا دھوکا ہے۔۔

"کس کی بات کر رہے ہو۔۔؟۔۔"

"اپنے بھائی کی اور کس کی۔۔۔حارث نذیر حسین کی تحویل میں ہے۔۔۔اُس نے الماس اور بچوں کو کل رات سے زیرِ حراست رکھا ہوا تھا۔۔۔مجھ سے کتنی بڑی غلطی ہوئی ہے۔۔۔میری چھٹی حس مجھے لگا تار وارن کر رہی تھی کہ حارث کسی مسئلے میں ہے۔۔۔میں اپنا وہم سمجھتا رہا۔۔۔یار، وہ ظالم لوگ ہیں۔۔۔بچے اب باحفاظت ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔"

فارس مصروف بازار میں کھڑا تھا۔۔مگر کانوں میں سائیں سائیں ہو رہی تھی۔۔۔یوں لگ رہا تھا۔ایک دم سے جیسے تنہا ہو گیا ہو۔۔۔ یہ سوچ کر آنکھوں میں نمی آگئی۔۔۔کہ حارث کو دیکھے بھی زمانے ہوئے تھے۔۔۔ جبکہ وہ اسکا سگا بھائی تھا۔۔۔

"تاشفین۔۔۔"

"ہوں۔۔'

"اچھائی کی امید رکھوں۔۔۔؟۔۔"

دوسری جانب چند پل خاموشی چھائی رہی پھر گہری سانس بھری اور بولا۔۔۔

"میرے اللہ نے چاہا تو سب اچھا ہی ہوگا۔۔۔کیا پپو کی بارات ابھی تک نہیں گئی۔۔؟۔۔"

"نہیں ابھی سب تیار ہو رہے ہیں۔۔"

"ایسا کرو جگن اور عباس کو کچھ بھی مت بتاؤ۔۔۔ جیسے ہی بارات نکلتی ہے۔۔ ابو اور حسیب کو لیکر ادھر آجاؤ۔۔۔الماس اور بچے ذہنی طور پہ بڑے ٹراؤما سے گزر رہے ہیں۔۔۔انکے پاس ہونا ضروری ہے۔۔۔"

"جی ٹھیک ہے۔۔۔آجاتے ہیں۔۔۔ پر ابو کو کیسے بتاؤں گا۔۔۔وہ تو پہلے تمہاری حرکت سے ہی بہت دکھی ہوئے ہیں۔۔۔اب یہ خبر تو انکو توڑ دے گی۔۔۔"

دوسری جانب سے فارس کو اسد وغیرہ کے بولنے کی آوازیں آتی رہیں۔۔۔مگر تاشفین خاموش تھا۔۔۔

"ابو کو مختصر سا بتانا۔۔۔اور بتانا کہ بشارت حسین اور اسکا بیٹا ہمارے پاس ہے۔۔۔ہم حارث کو چھڑوالیں گے۔۔۔"

"انکا مطالبہ کیا ہے۔۔۔؟۔۔"

"ابھی تک ان لوگوں کی جانب سے کوئی رابطہ نہیں ہوا۔۔۔ اُنکے چار بندے مرے ہیں۔۔ دو زخمی ہیں۔۔۔"

" مگر خبروں میں تو ایسی کوئی خبر نہیں آرہی۔۔"

" آجائے گی۔۔۔میں فون رکھ رہا ہوں۔۔۔ تم پہنچو۔۔"

"جی بہتر۔۔۔"

فارس حسیب کی تلاش میں نکلا۔۔۔جو عباس کے ہمراہ حجام کی شاپ سے نکل رہا تھا۔۔۔نک سک سے تیار دونوں بھائی پپو کا میک اپ کروا کر لا رہے تھے۔۔۔فارس کو دیکھتے ہی پپو بولا۔۔۔

"جیجا جی، بتائیں، کیسا لگ رہا ہوں؟۔۔۔"

"چھیلے ہوئے ٹماٹر لگ رہے ہو۔۔۔منہ پہ کیا کچھ لگوا لیا ہے۔۔۔"

"فیشل کروایا ہے جناب۔۔۔ٹماٹر و ماٹر بول کر مجھے نظر لگنے سے نہ بچاؤ۔۔۔اندر شیشے میں دیکھ کر آ رہا ہوں۔۔۔جوان کو غضب کا روپ آیا ہے۔۔"

فارس اپنی پریشانی میں نہ ہوتا تو جواب ضرور دیتا۔۔۔ ابھی وہ حسیب کو بات سُننے کا اشارہ دیتا ہوا آگے بڑھ گیا۔۔۔

پپو اور عباس گھر کی جانب چلے گئے۔۔۔

"کیا ہے۔۔؟۔۔"

"تاشفین کا فون آیا تھا۔۔بہت بڑی گڑ بڑ ہو گئی ہے۔۔ہم لوگوں کو جانا ہو گا۔۔"

"وہ ٹھیک تو ہے۔۔؟۔۔۔"

"ہاں ۔۔البتہ حارث بھائی دشمنوں کے پاس ہیں۔۔"

"کیا وہ تاشفین کے خلاف انکا ساتھ دے رہا ہے۔۔۔اُس سے یہ اُمید نہیں تھی۔۔"

"او نہیں یار۔۔۔حارث کو انہوں نے قیدی کے طور پہ رکھا ہوا ہے۔۔اپنے مطالبے منوانے کے لیے۔۔"

"او تیری۔۔۔۔۔"

حسیب اتنا کہہ کر فارس کی شکل دیکھنے لگ گیا۔۔

"اب کیا ہو گا۔۔؟۔۔"

"میں کیا کہہ سکتا ہوں۔۔میں حارث کے گھر جا رہا ہوں۔۔جیسے ہی بارات روانہ ہو تم ابو کو اپنے ساتھ لیکر اُدھر ہی آ جانا۔۔۔آپا اور عباس کو ابھی کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔اُنہیں بارات کے ساتھ جانے دو۔۔۔"

"میں بھی تمہارے ساتھ جانا چاہتا ہوں۔۔۔"

"نہیں ادھر اتنے مہمان ہیں اس طرح جانے پہ سب مشکوک ہو جائیں گے۔۔۔اچھا نہیں لگتا کسی کے گھر خوشی ہو اور ہم انکا فنکشن ڈسٹرب کر دیں۔۔۔شام تک سب کو خبر ہو ہی جائے گی۔۔۔آج کا دن سکون سے

جانے دو۔۔۔"

"اچھا جیسے تم کہتے ہو۔۔۔"

"دعا کرنا حارث کو کچھ نہ ہو۔۔۔"

"مُشکلیں ختم کیوں نہیں ہوتی ہیں۔۔۔"

" کوئی نہیں دل چھوٹا نہ کرو۔۔۔اللہ کرم کریں گے۔۔ تاشفین بھی پریشان لگ رہا ہے۔۔۔میں جا کر اسکی ہمت بندھاتا ہوں۔۔۔تم بھی جلد آجانا۔۔مل کر حالات کا سامنا کرلیں گے۔۔"

حسیب نے سر اثبات میں ہلایا۔۔۔فارس وہیں سے سڑک کی جانب آگیا۔۔۔جہاں سے رکشہ کروا کر حارث کے گھر روانہ ہوا۔۔

☆......☆......☆

"اسد میں چاہتا ہوں۔۔۔کہ تم۔۔۔"

"اگر تم یہ کہنا چاہ رہے ہو کہ میں یہاں سے چلا جاؤں۔۔۔اس مشکل وقت میں تمہیں اکیلا چھوڑ دوں۔۔۔ تو اپنی انرجی سنبھال رکھو۔۔۔میں کہیں نہیں جا رہا ہوں۔۔۔"

اسد ایک دم سر جی آپ جناب سے تم پہ آگیا تھا۔۔۔

دونوں گیٹ کے پاس کھڑے تھے۔۔۔

تاشفین نے اسد کے سنجیدہ تاثرات پہ ایک نظر ڈالی۔۔اور سمجھاتے ہوئے بولا۔۔۔

" مجھے تمہارے خلوص پہ رتی بھر شک نہیں ہے۔۔۔مگر جو آگ میرے گھر کو متاثر کر رہی ہے۔۔۔میں کبھی نہیں چاہوں گا کہ تمہیں یا تمہاری فیملی پہ کسی قسم کی کوئی آنچ آئے۔۔۔تمہاری نوکری ہے۔۔۔ اور یہاں قانون کی دھجیاں بکھیری جا رہی ہیں۔۔۔تمہاری نوکری ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جا بھی سکتی ہے۔۔۔"

" تاشفین تمہارے بھائی کی فیملی موت کے منہ سے ہو کر نکلی ہے۔۔۔بھائی کی کوئی خبر نہیں ہے۔۔۔تم بھی انسان ہی ہو۔۔۔میں جانتا ہوں۔۔تم پریشان ہو۔۔اسلیے میں تب تک تمہارے ساتھ رہوں گا جب تک ہم حارث کی بازیابی میں کامیاب نہیں ہو جاتے۔۔۔"

تبھی ایک گاڑی آ کر رُکی۔۔۔ اگلے ہی پل تاشفین کا سُسر گاڑی سے برآمد ہوا۔۔۔

" مائی گڈنیس۔۔۔ میں کل رات یہی سمجھتا رہا کہ ماں بیٹی کی طرف گئی ہوئی ہے۔۔۔ کوئی نئی بات نہیں ہے۔۔۔ پہلے بھی کئی دفعہ وہ ادھر رُکنے کو آ جاتی ہے۔۔۔ مگر مجھے کیا علم تھا۔۔ یہاں یہ قیامت ٹوٹ رہی ہوگی۔۔۔ میں ساری رات سکون سے سوتا رہا اور میرے بچے یہاں ظالموں کے ہاتھوں اذیت سہتے رہے۔۔۔ کہاں ہیں وہ۔۔؟۔۔ سب لوگ ٹھیک تو ہیں ناں۔۔"

سیٹھ صاحب کی پیشانی پہ پسینے کے قطرے چمک رہے تھے۔۔۔ چہرے کی ہوائیاں اُڑی ہوئی تھیں۔۔۔

تاشفین نے آگے بڑھ کر انکا ہاتھ تھام کر تسلی دی۔۔۔

" سر اس وقت چاروں افراد بالکل ٹھیک ہیں۔۔۔ ڈاکٹر آیا تھا۔ طبی معائنہ کر کے گیا ہے۔۔۔ بھابھی اور آپکی زوجہ کو سکون آور دوا دی ہے۔۔۔ بچے بھی کھانا کھا کر سو گئے ہیں۔۔ ساری رات جاگتے رہنے کی وجہ سے انکے اعصاب شل ہو رہے تھے۔۔۔ اُمید ہے جب تک جاگیں گے۔۔ بہتر محسوس کریں گے۔۔۔"

" یا اللہ تیرا شکر ہے۔۔۔ مجھے حارث کے ہمسائے نے کال کی تھی کہ آپکی بیٹی کے گھر سے فائرنگ کی آوازیں سُنی گئی ہیں۔۔ کوئی چار گاڑیاں بھر کر آدمی آئے تھے۔۔ اندر سے چار پانچ کالے بیگز لیکر گئے ہیں۔۔ جسکا اُسکو یقین ہے کہ انسانی لاشیں تھیں۔۔۔ میں نے اُسی وقت کال کی مگر کال ملی نہیں وہ تو بچوں کی گورنس نے خود کال کر لی۔۔۔ ورنہ میں تو ہمت ہار گیا تھا کہ نہ جانے کیا ہو گیا ہے۔۔ میں نے حارث کو وارن کیا تھا۔۔۔ بشارت حسین جیسے لوگوں کے ساتھ کاروبار ہمیں سوٹ نہیں کرتا ہے۔۔۔ وہ منجھے ہوئے کریمینل ہیں۔۔۔ بھتے لینے والے غنڈے پالے ہوئے ہیں انہوں نے۔۔۔"

" آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ میں اُن لوگوں کی جانب سے رابطے کا انتظار کر رہا ہوں۔۔۔ اسکے بعد اگلا لائحہ عمل تیار کریں گے۔۔ آپ پلیز اندر چلیں۔۔۔ مجھے آپکی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی ہے۔۔"

" میں ماہا اور شہریار کو دیکھنا چاہتا ہوں۔۔"

" ہاں کیوں نہیں آپ دوسرے پورشن میں چلے جائیں۔۔۔ انعم وہاں پہ موجود ہیں وہ آپکو بچوں کے پاس

لے جائیں گی۔۔"

"انعم کون ہے۔۔؟۔۔بچوں کی گورنس کہاں ہے؟۔۔کیا جگن نہیں آئی ہے۔۔؟۔۔"

"انعم ہماری ہی بندی ہیں۔۔جگن گھر پہ ہے۔۔۔وہاں شادی چل رہی ہے۔۔۔ایک دم سے جگن کی غیر حاضری پہ شکوک وشہبات جنم لینے تھے۔۔کیونکہ وہ دولہے کی بہن بنی ہوئی ہے۔۔۔اسلیے اسکو مطلع نہیں کیا ہے۔۔۔شام تک آجائے گی۔۔۔گورنس اپنے گھر جانے پہ مصر تھیں۔۔۔مگر ابھی اسکو اجازت نہیں دے سکے۔۔وہ بھی آرام کررہی ہیں۔۔۔"

وہ خود ہی سیٹھ صاحب کو لیکر اندر آگیا۔۔۔انعم ہال میں ہی موجود تھی۔۔۔

"انعم بیٹا سر کو شہریار اور ماہا کے کمرے تک لے جاؤ۔۔۔"

"جی تاشفین بھائی۔۔۔پر میں بتانے آرہی تھی کہ الماس بھابھی اُٹھ گئی ہیں۔۔۔اور مسلسل روئے جارہی ہیں۔۔میں نے انکو نیند کی گولی دینی چاہی ہے۔۔۔مگر انہوں نے لینے سے انکار کردیا ہے۔۔۔"

تاشفین مزید کچھ کہے سُنے بغیر الماس والے کمرے کی جانب چلا گیا۔۔۔دروازے پہ پہنچ کر دستک دی۔۔پھر اندر سر گھسیڑا۔۔

"بھابھی۔۔۔؟۔۔۔"

"تاشفین۔۔۔مجھے میرے بچے لادو۔۔۔وہ لوگ بڑے بُرے ہیں۔۔۔وہ آدمی کہتا تھا کہ وہ میرا سارا گھر تباہ کردے گا۔۔۔"

" کون آدمی۔۔۔؟۔۔"

"وہی جس نے دو دن پہلے فون کیا تھا۔۔۔"

تاشفین کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔

" کیا کہا تھا اُس نے۔۔؟۔۔"

"وہ کہتا تھا ہمیں چالیس کروڑ روپیہ دو۔۔۔ورنہ تمہارے شوہر کو۔۔۔"

تاشفین کے لیے نئے انکشاف حیرت انگیز ثابت ہورہے تھے۔۔

" کیا اُس آدمی نے اپنا نام بتایا تھا۔۔؟۔۔۔"

" نہیں۔۔۔"

" کیا اُس نے آپ کے فون پہ کال کی تھی یا لینڈ لائن پہ۔۔۔؟۔۔"

" گھر کے نمبر پہ کال آئی تھی۔۔۔"

" آخری دفعہ حارث کے ساتھ آپکی کب بات ہوئی تھی؟۔۔۔"

" دو ہفتے پہلے۔۔۔"

" تب وہ کہاں سے بات کر رہا تھا۔۔اُس نے کچھ ذکر کیا اپنی مصروفیت کا۔۔۔؟۔۔"

" مجھے تو یہ تھا کہ وہ دوبئ گیا ہوا ہے۔۔اسلیے جگہ کا نہیں پوچھا پر وہ کہہ رہا تھا کہ بشارت حسین کے ساتھ مل کر کھولی جانے والی فرم میں کم از کم پانچ کروڑ انویسٹ کرنا چاہتا ہے۔۔۔مگر میں نے اسکو منع کر دیا تھا۔۔۔"

" آپ نے کیوں منع کیا۔۔؟۔۔۔"

" میری ایک دوست نے بھی اسی طرح کسی کے ساتھ مل کر ایک پراجیکٹ شروع کیا تھا۔۔جس میں سے اسکو کچھ منافع تو کیا ملتا اسکے پیسے بھی واپس نہ ملے۔۔اسکے سامنے جب میں نے اپنے پلان کا ذکر کیا تو اُس نے مجھے منع کر دیا تھا۔۔اسکا کہنا تھا کہ اگر اتنے بڑے پیمانے پہ کوئی کام کرنا ہے۔۔تو پارٹنرشپ کی بنیاد پہ مت کرو۔۔۔کل کو مسائل پیدا ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔۔۔یہی بات میں نے حارث سے کی تھی۔۔۔"

تاشفین الماس کی حالت کے پیشِ نظر سخت الفاظ استعمال نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔اسلیے اپنے اندر اٹھتے تلخ سوالوں کا گلا گھونٹتا باہر آ گیا۔۔۔

ورنہ وہ چلانا چاہتا تھا کہ کتنی دفعہ میں نے تمہیں فون کیا۔۔؟۔۔۔کتنی دفعہ پوچھا کہ حارث کی کوئی خبر ہے تو بتاؤ۔۔اور تم اب بتا رہی ہو جب پانی سر سے اونچا ہو گیا ہے۔۔۔"

سامنے سے آتے فارس کے پاس وہ دو پل رُکا۔۔۔

" سب کا خیال رکھنا۔۔ کچن میں فریج کے اوپر آٹو میٹک گن پڑی ہے۔۔۔اسد دوسرے پورشن میں ہوگا۔۔کوئی مسئلہ ہوا تو گھبرانا نہیں ہے۔۔"

"تم خود کہاں جا رہے ہو۔۔؟۔۔۔"

"میں ایف آئی اے کے دفتر جا رہا ہوں۔۔۔مجھے دیر بھی ہو سکتی ہے۔۔"

وہ اسد کو اپنا پروگرام بتا کر باہر نکل آیا۔۔۔جہاں پہ گاڑی کھڑی تھی۔۔

☆......☆......☆

جگن کے پیروں میں درد ہو رہا تھا۔۔اسلیے وہ سٹیج سے ہٹ کر پڑی کرسیوں میں سے ایک پہ براجمان ہوگئی۔۔

" کیا ہوا ہے۔۔؟۔۔"

نگی جو سارا وقت اسکا سایہ بنی اسکے ساتھ ساتھ تھی اس نے فٹ سے سوال کیا۔۔

"یار مجھے ایسا معلوم ہو رہا ہے جیسے ہیل اپنی زندگی میں پہلی دفعہ پہنی ہے۔۔میرے پیر تو ایک طرف، ٹانگیں بھی درد کر رہی ہیں۔۔"

"اصل میں مہینے بھر سے اتنی مصروفیت رہی ہے۔۔آرام کرنے کا تو تمہیں وقت ہی کم ملا ہے۔۔اس لیے تھکاوٹ کے باعث یہ سب ہو رہا ہے۔۔آج گھر جا کر لمبی تان کر سونا۔۔"

"ہاں ایسا ہی کروں گی۔۔ "

وہ مسلسل ہال کے دروازے کو دیکھ رہی تھی۔۔جس پہ نگی نے پھر ٹوکا۔۔

"اب وہاں کس کو ڈھونڈ رہی ہو۔۔۔تاشفین بھائی ہمارے ساتھ نہیں آئے ہیں۔۔"

"بدتمیز مجھے علم ہے کہ وہ مصروف ہے۔۔مگر میں کب سے دیکھ رہی ہوں۔۔کئی مرد عورتوں کے ہال میں آ جا رہے ہیں۔۔مگر میرے بھائی یا ابو ایک دفعہ بھی نہیں آئے۔۔"

"ہائے میری یادداشت۔۔۔"

نگی نے اپنے ماتھے پہ ہاتھ مارا۔۔

"میں تمہیں بتانا ہی بھول گئی۔۔۔حسیب کا فون آیا تھا۔۔بیچ راستے میں انکی گاڑی خراب ہوگئی تھی۔۔۔اسلیے وہ پیچھے رہ گئے۔۔کہہ تو رہا تھا کوشش کرے گا جلد کوئی دوسری گاڑی لیکر آئے پر مجھے لگتا ہے کہ ابھی تک نہیں

آیا۔۔ "

" یہ کب کی بات ہے؟۔۔"

" یہی کوئی ڈیڑھ گھنٹہ پہلے کی جب بارات آ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔امی نے ماموں جی کی ملنی کروانی تھی۔۔تب علم ہوا ماموں تو بارات کے ساتھ پہنچے ہی نہیں ہیں۔۔وہ ذرا میری کزنوں کے فیشن تو دیکھو۔۔۔اگر منیر نہ بھاگتا تو اس وقت یہ سب کی سب میری نندیں کھلا رہی ہوتی تھیں۔۔ ہائے وے منیرو۔۔تینوں چُکن ایجنسیاں والے۔۔۔مار مار کے جتیاں۔۔تیرا حلوہ بنا دیں۔۔۔"

" کیوں بیچارے کو بددعائیں دے رہی ہو۔۔۔تمہیں اس سے کئی درجے اچھا شوہر مل گیا ہے۔۔"

جگن یہ نوٹ کر کے ہنس پڑی کہ کیسے فارس کے حوالے پہ نگی کے گال لال ہوئے تھے۔۔۔پلکیں تھرتھرائی تھیں۔۔۔

" ہائے میں صدقے جاؤں۔۔میری نگی فارس کے نام پہ شرما رہی ہے۔۔"

" تمہارا دیور ایک نمبر کا لفنگا نکلا۔۔میں نے تو نکاح کے لیے اس لیے ہاں کر دی کہ مجھ سے چھوٹا ہے ہمیشہ میرے رعب میں رہے گا۔۔پر میں اسکی معصوم نظر آنے والی شکل سے دھوکا کھا گئی۔۔۔۔۔ آج ہی مجھ پہ بڑا دردناک انکشاف ہوا ہے۔۔وہ کیا، اسکے تو فرشتے بھی میرے رعب میں نہیں آنے والے ہیں۔۔ "

جگن کی ہنسی رُکنے میں نہیں آ رہی تھی۔۔۔

" تم نے ہمارے بچے کی صلاحیتوں کو انڈر ایسٹیمیٹ کیا تھا۔۔"

" خیر میری ماں کو اب پتا چلے گا کیسا چھلاوا داماد ملا ہے۔۔کل سے تو انکے پیر ہی زمین پہ نہیں آ رہے۔۔۔جیسے بیٹی نہیں بیاہی بلکہ قارون کا خزانہ دریافت کر لیا ہے۔۔۔اچھا چلو اُٹھو اب بری دکھانے کی باری ہے۔۔۔اور تمہاری دہری رشتہ داری ہے۔۔۔لڑکے کی بہن بھی ہو اور بھابھی بھی۔۔۔سب سے پہلے بری بھی تم ہی دکھاؤ گی۔۔۔"

" میں نے یہ کام اپنی ساری زندگی نہیں کیا ہے۔۔۔نہ ہی مجھے اسکے کرنے کی عقل ہے۔۔اس لیے پلیز تم مجھے تو معاف ہی رکھو۔۔۔اور میری طرف سے بھی تم خود ہی دکھا لو۔۔"

" یہی ڈرامہ تم نے دیور کو سُرمہ لگانے کے وقت بھی کیا تھا۔۔ کیا فائدہ ہوا۔۔؟۔۔ الٹا نقصان ہی ہو گیا۔۔۔ ہماری بڑی بھابھی نے سونے کا سیٹ بسم اللہ کر کے تھام لیا کہ جی جگن کو سرمہ لگانا نہیں آتا تو میں لگا لیتی ہوں۔۔۔"

" بھئی نگی۔۔۔ یہ زیادتی ہے۔۔۔ اصل حق بھابھی کا ہی تھا۔۔۔"

" اچھا۔۔ اُس نے علیحدہ سے میری ماں کو بلیک میل کر کے اپنے اتنے مہنگے مہنگے چار جوڑے بنوائے تھے۔۔ اور ایک شارٹ سیٹ۔۔۔ اور اب تمہارے والا بھی دبا کر بیٹھ گئی ہے۔۔ ہائے یہ لالچی عورتیں انکو جتنا مرضی دے لو پھر بھی انکی آنکھیں نہیں بھرتی ہیں۔۔۔ اور عام طور پہ یہی بھابھی میری ماں کو پانی کا گلاس تک پوچھ کر نہیں راضی۔۔۔ ڈرامے باز عورت۔۔"

" اچھا بس کرو۔۔ کیوں اپنا اعمال نامہ خراب کرتی ہو۔۔۔ اسکے معاملات اسکے ساتھ تمہارے تمہارے ساتھ۔۔۔"

" ویسے میں ہوں بڑی خوش قسمت۔۔۔"

" اچھا جی وہ کیسے۔۔"

" بھئی پپو کی بیوی کو بھی سیاست دان جیٹھانی ملنے والی ہے۔۔۔ تمہاری جیٹھانی تو بارود کی سرنگ۔۔۔ بس ایک میری ہی جیٹھانی اللہ لوکی ہے۔۔۔ دل کی صاف۔۔۔ اخلاق کی اچھی ۔۔۔ ہائے وہ کیا کہتے ہیں خوب بنے گی جو مل بیٹھیں گے سیانے دو۔۔۔"

جگن ہنستے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔

" دیوانے دو تو سُنا تھا۔۔۔ یہ سیانے دو کس نے ایجاد کیا۔۔۔؟۔۔"

" آاااف کاااارس، میں نے۔۔۔"

میرا نے انداز میں آف کورس کو کھینچتے ہوئے بولی تو جگن نے اسکے آگے ہاتھ جوڑ دیئے۔۔

" میری ماں یہ میرے ہاتھ دیکھ میں اس وقت ہنس نہیں سکتی۔۔۔ طبیعت بڑی ڈاؤن ہو رہی ہے۔۔۔"

" تم نے کھانا بھی اچھی طرح سے نہیں کھایا۔۔ کیا تمہارے لیے کھانے کو کچھ منگواؤں۔۔ ہوسکتا ہے بھوک

لگی ہو۔۔۔"

" مجھے ایسا لگتا ہے۔۔جیسے میرا پیٹ پہلے سے ہی بہت فل ہے۔۔۔کھانے کی شکل دیکھ کر ہی دل اُچاٹ ہو گیا تھا۔۔۔مجھے لگتا ہے۔۔۔تھکاوٹ اور کل رات کی پریشانی نے مل کر مجھے بخار میں مبتلا کر دیا ہے۔۔۔گھر جا کر دوا لوں گی۔۔تم جاؤ بری دکھاؤ پلیز مجھے مت گھسیٹو میں یہاں بیٹھ کر دیکھتی ہوں۔۔آخر یہ کیا رسم ہے۔۔۔"

" چلو کیا یاد کرو گی۔۔تمہاری اس شکل پہ رحم کھا ہی لیتی ہوں۔۔۔"

جگن وہیں بیٹھی رہی۔۔۔نگی کی بھابھی بری والے بھاری بھاری ٹرنک منگوا کر کھول چکی تھیں۔۔۔ساری خواتین اپنی نشستیں چھوڑ کر سٹیج کے گرد اکٹھی ہو کر کھڑی ہو گئیں۔۔اور دولہے والوں کی عورتوں نے باری باری بری کے سارے آئیٹم کپڑے جوتے پراندے رومال تک نمائش کر کے حاضرین کو دکھائے۔۔۔

جب تک رخصتی نہیں ہوگئی۔۔۔جگن لڑکیوں کے ساتھ بیٹھ کر ساری رسومات دیکھ کر انجوائے کرتی رہی۔۔۔رخصتی کے وقت عباس اسکے پاس آیا۔۔

" آپا چلیں بھائی لینے آیا ہے۔۔۔"

اُس نے نہیں پوچھا کون سا بھائی۔تھکاوٹ اتنی ہو رہی تھی کہ بس شکر ادا کرتی نگی وغیرہ کو بتا کر عباس کے ساتھ نکل آئی۔۔۔

جب تک اُس نے سیٹ پہ بیٹھ کر دروازہ بند کر کے اپنا رُخ موڑ کر ڈرائیور کو دیکھا۔۔گاڑی رینگتے ہوئے آگے بڑھنے لگی تھی۔۔۔

فارس یا حسیب کی بجائے تاشفین کو دیکھ کر اُس نے خفگی سے گردن موڑ کر رخ سیدھا کر لیا۔۔۔گردن اکڑا کر ونڈ سکرین کے پار دیکھنے لگی۔۔۔دل ہی دل میں عزم پختہ کیا کہ اسے باور کروائے گی کہ وہ تاشفین کے ساتھ سفر مجبوراً کر رہی ہے۔۔۔

" بھائی جس آدمی کی عدالت میں پیشی تھی۔۔کیا اُسکو سزا ہو گئی ہے۔۔؟۔۔۔"

عباس کے سوال پہ صرف تاشفین ہی نہیں جگن نے بھی چونک کر تاشفین کی جانب دیکھا۔۔۔کیونکہ اس

سوال کے جواب کی اسکو بھی طلب تھی۔۔مگر خود سے پوچھنے کا کوئی ارادہ نہ رکھتی تھی۔۔۔

"ابھی نہیں۔۔۔"

تاشفین کی نظریں سامنے روڈ پہ لگی تھیں۔۔شام اُتر رہی تھی۔۔۔سورج بالکل آنکھوں کے سامنے غروب ہو رہا تھا۔۔۔تاشفین کی آنکھوں میں روشنی پڑ رہی تھی۔۔مگر ذہن اس قدر الجھا ہوا تھا کہ سن بلاک پیڈ نیچے کرنے کا خیال ہی نہیں تھا۔۔۔

گاڑی میں ہلکی بیٹ پہ میوزک چل رہا تھا۔۔

حاجی محبوب قوال۔۔۔پیر محی الدین رحمتہ اللہ علیہ گولڑہ شریف کا کلام پڑھ رہے تھے۔۔۔

مجبور ہوں لاچار ہوں اے جانِ تمنا

میں جینے سے لاچار ہوں اے جانِ تمنا

جگن نہ چاہتے ہوئے بھی متوجہ ہوگئی۔۔۔الفاظ ہی ایسے تھے۔۔۔

مدت ہوئی میں نے جو تجھے دیکھا نہیں ہے

میں تشنۂ دیدار ہوں اے جانِ تمنا

جگن کی آنکھ میں پانی جمع ہونے لگا۔۔۔

گلوکار کہہ رہا تھا۔۔

آنکھوں میں بٹھاؤں کہ کلیجے سے لگاؤں

میں تیرا پرستار ہوں۔۔اے جانِ تمنا

اُس نے ایک چور نظر تاشفین پہ ڈالی جہاں سنجیدگی ہی سنجیدگی تھی۔۔۔خاموشی ہی خاموشی تھی۔۔۔وہ چاہتی تھی کہ وہ کچھ کہے۔۔۔وہ اس طرح چپ رہنے والا تو نہیں تھا۔۔۔اور کچھ نہیں تو شادی کے بارے میں ہی پوچھ لیتا۔۔

اگلے شعر پہ تاشفین نے ایک پل کو نظر پھیر کر دیکھا۔۔۔جگن کا دل سینے میں رقص کرنے لگا۔۔۔

مجھ مجرمِ الفت کو جو چاہے وہ سزا دو

میں حاضرِ دربار ہوں اے جانِ تمنا۔۔
دنیا میں حسین ایک سے ہے ایک حسین تر
میں تیرا طلبگار رہوں اے جانِ تمنا
نادار و مفلس ہوں مگر جان بھی دے کر
میں تیرا خریدار رہوں اے جانِ تمنا۔۔

پہلے سے ہی خالی پیٹ تھی۔۔اوپر سے سارے دن کی تھکاوٹ رہی سہی کسر منقبت نے پوری کردی۔۔ آنسو بھل بھل بہہ رہے تھے۔۔۔سر ایسے گھوم رہا تھا جیسے زمین اپنے مدار میں گھومتی ہوئی جاتی ہے۔۔۔ایک دم سے لگا سارا معدہ اُلٹ کر باہر آرہا ہو۔۔اس نے تاشفین کے بازو پہ ہاتھ رکھا۔۔اور دہری ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

"گاڑی روکیں۔۔۔"

وہ جو گاڑی کو سپیڈ سے بھگائے لے جارہا تھا۔۔۔تعجب سے جگن کی فرمائش پہ اسکو دیکھا۔۔۔

"میرا جی متلا رہا ہے۔۔۔اگر گاڑی پیاری ہے تو سائیڈ۔۔"

جگن سے بات مکمل نہ ہوئی مگر وہ سمجھ گیا اور فوراً سے سپیڈ کم کر کے گاڑی سائیڈ پہ لگادی۔۔۔

گاڑی کے رُکتے ہی وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔۔۔اردگرد بس کھیت ہی کھیت تھے۔۔۔کامونکی بارات آئی تھی۔۔۔اور وہ اس وقت شہری آبادی سے دور آچکے تھے۔۔۔

سڑک کے کنارے اُگے گھاس سے ہوتی ہوئی بھاگ کر نیچے کھیت میں اُتر گئی تب تک اندر اٹھتا طوفان کنٹرول سے باہر ہوگیا تھا۔۔۔وہیں پیٹ پکڑ کر جھک گئی۔۔۔

تاشفین اس افتاد پہ ہکا بکا بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

گاڑی سے نکل کر اُس تک آیا۔۔۔ہاتھ میں پانی کی بوتل تھی۔۔۔

"تمہاری طبیعت پہلے سے ٹھیک نہیں تھی یا اب خراب ہوئی ہے۔۔۔؟۔۔"

بوتل کا ڈھکن کھول کر پانی جگن کی جانب بڑھاتے ہوئے پوچھا۔۔۔آنسوؤں سے آنکھوں کا میک اپ

واٹر پروف ہونے کی وجہ سے مکس تو نہیں ہوا تھا۔۔مگر ہلکا سا پھیل گیا تھا۔۔۔ چہرہ تر تھا۔۔۔جسے اُس نے اپنے دوپٹے سے صاف کیا۔۔۔کچھ کھایا ہی نہیں تھا تو نکلتا کیا بس جو صبح سے سوڈا اور پانی پیا تھا وہی باہر آیا۔۔کانپتے ہاتھوں سے پانی پکڑ کر کلی کی۔۔۔اور دو گھونٹ پانی پیا تو جان میں کچھ جان آتی محسوس ہوئی۔۔۔

تاشفین نے ہاتھ بڑھا کر مدد کی پیشکش کی۔۔

"آؤ۔۔۔چلو۔۔"

بغیر کسی مزاحمت کے تاشفین کا بڑھا ہوا ہاتھ تھام کر کھڑی ہو گئی۔۔۔کھڑے ہو کر ہاتھ چھوڑ دیا۔۔۔اور جا کر اپنی جگہ پہ بیٹھ گئی۔۔۔

"آپا آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟۔۔"

"ہاں جان بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔شائد خالی معدے کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔۔"

تاشفین نے اپنی سیٹ سنبھالتے ہوئے کہا۔۔۔

"معدہ خالی کیوں تھا ؟۔۔۔شام کے چھ بج رہے ہیں۔۔۔کیا صرف لنچ نہیں کیا۔۔؟۔۔۔یا ناشتہ بھی چھوڑا تھا۔۔۔؟۔۔تمہاری رنگت سے تو لگ رہا ہے جیسے پچھلے لمبے عرصے سے فاقہ کشی کر رہی ہو۔۔۔"

" کیوں مجھے کیا تکلیف ہے جو میں فاقے کروں گی۔۔؟۔۔نہ لنچ مس کیا ہے نہ ناشتہ مس کیا تھا۔۔۔بڑی خوش ہوں۔۔۔اسلیے ڈٹ کر کھاتی ہوں۔۔۔"

تاشفین گاڑی کو واپس روڈ پہ لے آیا تھا۔۔۔زیرِلب مسکراہٹ تھی۔۔۔

"میں راستے میں کہیں روک کر تمہارے لیے کھانے کو کچھ لیتا ہوں۔۔۔مگر چونکہ تمہاری پرابلم کا علم نہیں ہے۔۔اگر تو فوڈ پوائزن ہوا ہے تو باہر سے کھانا لینا فلاپ آئیڈیا ہے۔۔۔ڈاکٹر کے پاس لے چلتا ہوں۔۔۔"

"مجھے فوڈ پوائزن نہیں ہوا ہے۔۔اور ان کیس ہوا بھی ہو تو مجھے ڈاکٹر کے کلینک کا راستہ آتا ہے۔۔۔خود چلی جاؤں گی۔۔۔"

"میں لے جاؤں تو کیا برا ہو گا۔۔۔؟۔۔"

" اس وقت صرف مجبوری کے تحت آپکے ہمراہ سفر کر رہی ہوں۔۔۔ورنہ میں آپ سے اتنی سی فیور لینا بھی

نہیں چاہتی ہوں۔۔"

" فیور کیسی۔۔۔بحثیت میری بیوی کے تم قانونی طور پر اب بھی میری ذمہ داری ہو۔۔۔"

" نہیں ہوں۔۔۔کیونکہ میں تمہیں اپنی طرف سے آزاد کر چکی ہوں۔۔۔"

عباس کی وجہ سے تاشفین نے بحث کو طول نہ دیا۔۔۔خاموشی سے گاڑی چلاتا رہا۔۔۔

وہ سیٹ کے ساتھ ٹیک لگا کر آنکھیں موندے پڑی تھی۔۔۔جب تاشفین کے فون پہ کال آنے لگی۔۔۔

"ہیلو۔۔۔؟۔۔"

" کب۔۔۔؟۔۔"

دوسری جانب سے نہ جانے کیا کہا گیا کہ اُس نے موٹی سی گالی دیتے ہوئے بولنا شروع کیا۔۔۔

" تم ان لوگوں کو کسی بھی طرح اندر آنے سے روک دو۔۔۔کوئی لڑکا سامنے نہ آئے۔۔ان سے کہو۔۔ تاشفین کو لینے آئے ہو تو۔۔۔اسی کو لیکر جانا۔۔۔ان کو بتاؤ تاشفین اپنے گھر پہ ہے۔۔جہاں ریڈ ڈالنے آئے ہو وہ یہاں نہیں رہتا ہے۔۔۔۔۔"

"میں لاہور کے قریب ہی ہوں۔۔۔یہی تیس منٹ تک پہنچ جاؤں گا۔۔۔"

اُس نے فون بند کر کے دوسرا نمبر ملایا۔۔۔

فون کندھے اور کان کے درمیان رکھے گاڑی چلا رہا تھا۔۔۔

"السلام علیکم سر۔۔۔تاشفین عرض کر رہا ہوں۔۔"

دو سیکنڈ تک سنتا رہا پھر بولا۔۔۔

" سر اُن لوگوں نے میرے خلاف پرچہ کاٹ کر وارنٹ نکلوا لئے ہیں۔۔۔"

" سر میں قانوں کے خلاف کوئی کام نہیں کرنا چاہ رہا ہوں۔۔۔ابھی تک جو کچھ ہوا ہے۔۔وہ سلیف ڈیفنس ہے۔۔انہوں نے میرے بھائی کے گھر پہ قبضہ جما کر گھر کے افراد کو زبردستی یرغمال بنایا ہوا تھا۔۔۔ایک طرف اُنہوں نے ہمیں دھمکی دی ہے کہ اگر ہم لوگوں نے حارث کے لیے پولیس سے رابطہ کیا وہ اُسکو جانی نقصان پہنچا دیں گے۔۔۔دوسری طرف یہ پولیس کا سہارا لیکر ہمارے بندے اٹھانا چاہ رہے ہیں۔۔۔سر مجھے ہر حال میں

اپنا بھائی انکے شکنجے سے آزاد کروانا ہے۔۔۔اگر میں کہیں گرفتار ہوگیا تو ہمارا بہت زیادہ خسارہ ہوگا۔۔۔میں کوئی بڑا نقصان برداشت نہیں کرونگا۔۔۔آپ مجھے اتنی سی اجازت دے دیں کہ میں ان لوگوں سے انکے انداز میں ڈیل کرسکوں۔۔۔سر آئی نیڈ یور پرمیشن۔۔۔"

سامنے رش آگیا جس پہ اُس نے فون کا سپیکر آن کر کے فون ڈائل کے پاس رکھ دیا۔۔کوئی آدمی سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔۔۔

"ینگ مین۔۔میں ابھی کال کرتا ہوں۔۔۔جو بھی کوئی تمہیں گرفتار کرنے کا ڈھونگ رچا رہا ہے۔۔۔میں اس سے ڈیل کرلیتا ہوں۔۔۔ہاں اگر پولیس کی بجائے سویلین کوئی تم پہ یا تمہاری فیملی کے کسی فرد پہ حملہ کرتا ہے تو تمہیں اپنا دفاع کرکے کا پورا حق ہے۔۔۔بہتر تو یہی ہوتا کہ آج والے واقعے کا فوری پرچہ کٹوایا جاتا۔۔مگر چونکہ ابھی ہمیں حارث کو ڈھونڈنا ہے۔۔تو اس معاملے کو بعد میں دیکھیں گے۔۔۔جو معلومات تم نے مانگی تھی۔۔۔وہ میں تمہیں ای میل کر دیتا ہوں۔۔۔حارث دوبئی گیا ضرور تھا۔۔۔مگر صرف دو دن کے بعد وہ پاکستان واپس آگیا تھا۔۔اسکی فلائٹ لاہور کی بجائے کراچی کی تھی۔۔۔اس سے آگے ہمارے پاس ایسا کوئی ریکارڈ نہیں ہے جو یہ شو کرے کہ وہ کراچی سے واپس لاہور آیا ہو یا کہیں باہر گیا ہو۔۔آخری معلومات کے مطابق حارث کراچی میں ہی ہے۔۔"

"تھینک یو سر۔۔۔میں گاڑی چلا رہا ہوں۔۔۔انشاء اللہ صورتحال سے آگاہ کرنے کے لیے آپ سے دوبارہ رابطہ کروں گا۔۔۔

"ہاں ضرور۔۔۔ ینگ مین پریشان نہیں ہونا ہے۔۔۔ہم تمہارے ساتھ ہیں۔۔"

"تھینکس اگین سر اللہ حافظ۔۔۔"

ابھی دس منٹ ہی گزرے تھے کہ اسکا فون ایک دفعہ پھر بجنے لگا۔۔۔

آن کر کے سپیکر لگایا۔۔۔

"جی اسد۔۔۔"

"تاشفین وہ لوگ چلے گئے ہیں۔۔۔"

"اچھا۔۔"

"ہاں ۔۔مشتاق سکندر کو کال آئی تھی ۔۔اسکے بعد فوراً نکل گیا۔۔۔"

"میں نے اوپر بات کی تھی ۔۔۔انہوں نے ہی اسکو بلایا ہے۔۔"

" مگر تاشفین مجھے انکی جانب سے ایک خدشہ ہے۔۔۔ یہ لوگ آج رات دوبارہ کوئی شرارت ضرور کریں گے۔۔۔"

" چلیں دیکھتے ہیں۔۔۔"

اس نے ایک دفعہ پھر کال کاٹ دی۔۔۔

جگن پوری طرح اسکی طرف رخ کیئے اسکو ایک ٹک دیکھے جا رہی تھی۔۔تاشفین نے اسکی جانب ایک نظر ڈال کر تسلی دی۔۔

" زندگی میں سختیاں آجاتی ہیں۔۔۔اتنا گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

" مگر یہ سب ہوا کیسے اور کیوں۔۔؟۔۔تم نے کیا کیا ہے جو تمہاری گرفتاری کے وارنٹ جاری ہوئے ہیں۔۔"

" جھوٹی ایف آئی آر کاٹی گئی ہے۔۔"

" کس بنیاد پر۔۔۔؟۔۔"

" آن ڈیوٹی ایس پی کے ساتھ ہاتھا پائی کی ہے۔۔۔اسکو مارا ہے۔۔۔"

"مارا ہوگا تب ہی ایف آئی آر کٹی۔۔۔"

"ہاں ایک تھپڑ مارا تھا۔۔۔اگر مجھے علم ہوتا وہ یہ کارروائی کرے گا۔۔۔میں تین چار اور لگا دیتا۔۔۔"

"تم خود پہ کنٹرول کیوں نہیں رکھتے ہو۔۔۔؟ تم غلطی پہ غلطی کرتے ہو۔۔۔سیکھتے کیوں نہیں ہو۔۔۔؟۔۔ کیا چاہتے ہو۔۔۔؟۔۔ہم سب بس تمہارے غم میں جئیں۔۔۔کب تم اپنی حرکتوں سے باز آؤ گے۔۔۔؟۔۔ مجھے تو گولی ہی مارو۔۔۔ابو کا ہی سوچ لو۔۔۔وہ بوڑھے ہو گئے ہیں۔۔۔"

" تمہاری طبیعت ناساز ہے کیوں خواہ مخواہ غصہ کر کے آپے سے باہر ہو رہی ہو۔۔۔میں نے کچھ ایسا نہیں

کیا ہے جس کی وجہ سے یہ سب ہوتا۔۔۔"

" تم نے بشارت حسین کو پکڑا۔۔۔اور یہ دشمنی شروع ہوئی۔۔۔رہنے دیتے نا۔۔۔ جہاں اتنے لوگوں کو انصاف نہیں ملا۔۔۔ وہاں شاہ رخ کو بھی انصاف نہ ملتا تو صبر آجاتا۔۔۔۔مگر اب جو آگ یہاں پھیل گئی ہے۔۔۔یہ سب کچھ ختم کر سکتی ہے۔۔۔"

تاشفین نے چند لمحے کچھ نہ کہا۔۔۔پھر دھیمے سے انداز میں بولا۔۔۔

" عباس کے سامنے ان باتوں کا تذکرہ نہیں کرنا چاہتا ہوں۔۔۔حارث کو میری وجہ سے نشانہ نہیں بنایا گیا ہے۔۔۔اس کے کاروباری معاملات کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔۔۔میں تو اسی دن کے ڈر سے اسکو سمجھانے بھی گیا تھا۔۔پر خیر۔۔۔کس ڈاکٹر کے پاس لیکر جاؤں۔۔۔؟۔۔"

جیسے ہی وہ لاہور میں داخل ہوئے تاشفین نے پوچھا تھا جس پہ جگن نے انکار کر دیا۔۔۔۔

" مجھے گھر جانا ہے۔۔۔"

" گھر جا کر اگر تمہاری وومٹنگ دوبارہ شروع ہوئی تو پھر۔۔۔بہتر ہے ابھی دوا لیکر جائیں۔۔۔"

جگن خاموش ہوگئی۔۔۔

سب کچھ جاننے کے بعد رہی سہی ہمت بھی جیسے ختم ہوگئی تھی۔۔۔

تاشفین نے گاڑی ایک پرائیویٹ ہسپتال کے سامنے روکی۔۔۔۔ اور ان دونوں کو ہمراہ لیے اندر آگیا۔۔۔

عباس کی شکل سے پریشانی جھلک رہی تھی۔۔۔ تاشفین نے اسکو اپنے ساتھ لگایا۔۔

" ہاں تو جوان شادی کیسی لگی۔۔۔؟۔۔"

عباس نے اپنے امڈ آنے والے آنسو تاشفین کی قمیض کے ساتھ ہی رگڑ کر صاف کر دیئے اور بولا۔۔۔

" اچھی تھی۔۔۔"

" ماہا کو باتوں وغیرہ سے بہلا کر رکھنا۔۔۔تاکہ وہ کل رات کے واقعات بھول جائے۔۔۔تم اُس کے اچھے دوست ہو۔۔۔"

"حارث بھائی کدھر ہیں۔۔۔"

"میں نہیں جانتا ہوں مگر بہت جلد ہم سراغ لگا لیں گے۔۔۔"

پھر سے فون بجنے لگا۔۔۔ایک نظر نمبر پہ ڈال کر وہ عباس سے بولا۔۔۔

"تم اپنی آپا کے ساتھ جاؤ۔۔۔میں یہ کال سُن کر آتا ہوں۔۔۔"

جگن نے انتظار بھی نہیں کیا۔۔۔عباس کا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھ گئی جبکہ وہ فون کان سے لگائے واپس باہر آ گیا۔۔

آدھے گھنٹے بعد جگن واپس آئی تو وہ ابھی تک فون پہ لگا ہوا تھا۔۔۔

وہ چُپ چاپ جا کر گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔

عباس بولا۔۔

"آپا ڈاکٹر نے کیا بتایا ہے۔۔۔؟۔۔۔"

جگن نے اندھیرے کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنا آنسو صاف کیا اور بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔۔

"کچھ نہیں جان۔۔۔بس کہتی ہے موسم کی تبدیلی کا اثر اور تھکاوٹ ہے۔۔"

"پھر آپ رو کیوں رہی ہیں۔۔۔"

اس دفعہ پہلے سے بھی بھرائی آواز میں بولی۔۔۔

"کب رو رہی ہوں۔۔۔یہ تو بس آنسو نکل آتے ہیں۔۔۔ورنہ میں کیوں روؤں گی۔۔۔"

"اپنی نسخے والی پرچی دیں میں اُس سامنے والے میڈیکل سٹور سے دوا لے آتا ہوں۔۔"

"نہیں باشی۔۔۔کل لے لیں گے۔۔۔ابھی اپنے بھائی کو بولو ہمیں گھر لے چلیں۔۔۔"

تاشفین خود ہی آ گیا۔۔۔جگن کا پیچھے بیٹھنا محسوس کیا۔۔۔اور رُخ موڑ کر اس سے پوچھا۔۔۔

"ڈاکٹر نے کیا کہا ہے؟۔۔۔"

"کہتا ہے جو لوگ تمہاری زندگی میں دکھ کا باعث بنے ہیں ان سے پرہیز کرو۔۔۔"

"دکھ کا معدے سے کیا تعلق ہے۔۔؟۔۔"

" دکھ ہو تو معدہ بھی متاثر ہوتا ہے۔۔۔ یا حد سے زیادہ بھوک لگتی ہے۔۔۔ یا بھوک بالکل مر جاتی ہے۔۔۔ مجھے گھر جانا ہے۔۔۔"

" تاشی بھائی۔۔۔"

" ہوں۔۔۔"

عباس کی بات بیچ میں ہی رہ گئی کیونکہ ایک دفعہ پھر اسکا فون بجنے لگا تھا۔۔

عباس نے اداس نظروں سے جگن کو دیکھا پھر کھڑکی کے شیشے سے سر ٹکا کر باہر دیکھنے لگا۔۔۔

تاشفین فون پہ نہ جانے کس کس کے ساتھ سر کھپا رہا تھا۔۔۔ کسی کسے ساتھ مصلحت سے بول رہا تھا۔۔۔ کسی کی سیدھی بے عزتی کر رہا تھا۔۔۔

گاڑی جگن والے بنگلے کے سامنے رکی تو دل پہ ایک گھونسا سا پڑا۔۔۔ اُس دن کے بعد وہ اس گھر میں دوبارہ نہیں آئی تھی۔۔۔ اور آج آئی تو اُسی کے ساتھ تھی جو دل کا محرم تھا۔۔۔ پر دونوں کے درمیان ایک دفعہ پھر دوری آ گئی تھی۔۔۔۔۔ شرعی طور پہ اب بھی ایک تھے۔۔۔ مگر دل کے شیشے میں دراڑ آ گئی تھی۔۔۔۔ نہ جانے اب یہ دوری کبھی قربت میں بدل سکتی تھی کہ نہیں۔۔۔ اس نے اپنی مٹھی میں دبے کاغذ کو دیکھا۔۔۔ اور پھر گاڑی سے نکلتے شخص کو۔۔۔ اسکا دل نہیں چاہ رہا تھا کہ وہ اس گھر میں قدم رکھے مگر جب عباس نے اسکی جانب کا دروازہ کھولا تو وہ ناچار اسکے ساتھ چل پڑی۔۔۔۔

اندر آ کر ٹھیک ٹھاک حیرت کا جھٹکا لگا۔۔۔ نہ صرف ممی ڈیڈی موجود تھے۔۔۔ بلکہ اسرار احمد' فارس اور حسیب بھی ادھر ہی تھے۔۔۔ ایک بھائی شہریار کو بہلا رہا تھا تو دوسرا ماہا کے ساتھ کلرنگ کر رہا تھا۔۔۔

" ممی نے جگن کو گلے لگایا اور کتنی دیر روتی رہیں۔۔۔ اور بار بار ایک ہی جملہ دہرایا۔۔۔

" مجھے معاف کر دو جگن۔۔۔ تاشفین کو سمجھنے میں ہم سے غلطی ہو گئی۔۔۔ آج اس نے اپنی جان پہ کھیل کر ہمیں بچایا ہے۔۔۔ میں نے اُس بچے کا بہت دل دکھایا تھا۔۔۔ شائد اللہ مجھے معاف کر دیں۔۔۔ میں اپنے سابقہ رویے پہ بہت شرمندہ ہوں۔۔۔"

وہ سپاٹ چہرہ لیے انکو سُنتی رہی۔۔۔۔

ڈیڈی نے اسکی پیشانی چومی۔۔۔خیریت دریافت کی۔۔۔جس پہ عباس نے بتا دیا آپا کو فوڈ پوائزن ہو گیا ہے۔۔۔آتے ہوئے ڈاکٹر کو دکھا کر آئی ہیں۔۔۔وہ سب کے سوالوں سے بچنے کے لیے بولی۔۔۔

"الماس آپی نظر نہیں آ رہی ہیں۔۔۔؟۔۔"

"وہ شہریار کی چیزیں لینے اپنے گھر گئی ہے۔۔۔"

جگن کو ویسے بھی کھڑے ہونا محال ہو رہا تھا۔۔۔وہ تھکاوٹ کا بہانہ بنا کر اوپری منزل پہ بنے بیڈ رومز میں سے ایک میں بند ہو گئی۔۔۔

" کتنی دیر تک بیڈ پہ غائب دماغی حالت میں پڑی رہی۔۔۔۔وہیں آنکھ لگ گئی۔۔۔

جب دوبارہ آنکھ کھلی تو اندھیرا چھایا ہوا تھا۔۔۔وہ بیڈ روم سے باہر آئی تو قدم خود بخود الماس کے گھر کی جانب اُٹھ گئے۔۔۔بیچ والا دروازہ نیم وا تھا۔۔۔وہ الماس کے ڈرائینگ روم سے ہوتی۔۔۔اسکی سیڑھیوں تک آئی تو نیچے سے رونے کی آواز آ رہی تھی۔۔۔وہ آواز کو پہچان گئی تھی۔۔۔الماس رو رہی تھی۔۔۔

"تاشفین وہ لوگ نہ جانے حارث کے ساتھ کیسا سلوک روا رکھے ہوئے ہوں گے۔۔۔اتنا سارا وقت گزر گیا ہے۔۔۔ہم کسی کی مدد بھی نہیں لے سکتے۔۔۔کاش میں نے تمہاری اور ڈیڈی کی بات مان لی ہوتی۔۔۔کاش ہم لوگ بشارت حسین کے ساتھ کسی بھی ڈیل میں انوالو نہ ہوتے۔۔۔۔"

جگن نے آدھی سیڑھیاں اُتری تھیں۔۔۔اور سامنے کا منظر دیکھ کر خون ہی جل گیا۔۔۔اسکی بہن تاشفین کے شانے پہ سر ٹکائے کھڑی رو رہی تھی۔۔۔اور وہ اسکا سر تھپکتے ہوئے تسلی دے رہا تھا۔۔۔

جگن کو اپنے غصے پہ قابو نہ رہا۔۔۔

زور زور سے تین چار دفعہ تالی بجا کر بولی۔۔۔۔

"بہت خوب۔۔۔اُس نے تمہاری وجہ سے اپنی بیوی کو ذلیل کیا۔۔۔اور دوسری طرف نہ جانے تمہارا شوہر بھی واپس آتا ہے کہ نہیں۔ یہ ٹسوئے بہانے بند کر کے۔۔۔۔۔اب ایسا کرو۔۔۔دونوں ایک دوسرے سے نکاح کر لو۔۔۔تا کہ تم لوگوں کے گرد بسنے والے لوگ سکون سے جی سکیں۔۔۔"

تاشفین کی نظریں جھکی ہوئی تھیں۔۔۔اور ماتھے پہ تیوری اُبھری تھی۔۔۔۔

الماس شاک کے عالم میں بولی۔۔۔

" تم اتنی سنگ دل ہو۔۔۔مجھ پہ ٹوٹنے والی قیامت پر مجھ سے اظہارِ ہمدردی کرنے کی بجائے اتنی نیچ اور گھناؤنی بات کررہی ہو۔۔۔تمہیں ذرا شرم نہیں آئی۔۔۔"

" شرم۔۔۔؟۔۔۔کس شرم کی بات کررہی ہو۔۔۔؟۔۔ہاں۔۔۔کس شرم کی بات۔۔۔۔؟۔۔۔تم نے اپنی جھوٹی انا کو بچانے کے لیے میری ازدواجی زندگی میں زہر گھول دیا۔۔۔تمہیں علم تھا میں وہاں خوش ہوں۔۔۔پھر بھی تم باز نہ آئیں۔۔۔کبھی سوچا ہے کہ تمہیں اس شخص سے مسئلہ کیا ہے۔۔۔؟۔۔۔کہیں اپنے شوہر کی بجائے اسکے بھائی کی محبت میں مبتلا تو نہیں ہو کہ اسکو کسی اور عورت کے ساتھ ہنستا دیکھنا تمہیں گوارا نہیں ہوا۔۔۔ چاہے وہ عورت تمہاری بہن ہی ہو۔۔۔اچھا ہے حارث بھائی واپس نہ آئیں ورنہ تمہاری اصلیت برداشت نہیں کرپائیں گے۔۔"

تاشفین کو جگنی کی آخری بات پہ صبح والی تپ چڑھی تھی۔۔۔وہ ایک بار میں دو دو سیڑھیاں چڑھتا اوپر آیا۔۔۔

الماس رندھی ہوئی آواز میں بولی۔۔۔

" مجھ سے نفرت ہوگئی ہے۔۔۔مگر پلیز حارث کے لیے ایسی بات نہ کرو۔۔۔ دعا کرو میرے بچوں کا باپ نہ چھینا جائے۔۔"

" تمہارے بچوں کا باپ نہ چھینا جائے اسکے لیے سب دعا کریں۔۔۔اور میرے بچوں کے باپ کا کیا جسکو تم نے اُن سے چھین لیا ہے۔۔۔میں ڈاکٹر کو دکھا کر آرہی ہوں۔۔۔ڈاکٹر کہتا ہے مبارک ہو۔۔۔آپکی چھ ہفتے کی پریگنینسی ہے۔۔۔اور ڈبل مبارک باد لیں مسز تاشفین کیونکہ آپ کے جڑواں بچے ہورہے ہیں۔۔۔"

جگنی کی آواز رندھ گئی۔۔۔اُس نے اپنے بازو پہ رکھا تاشفین کا ہاتھ غصے سے جھٹک دیا۔۔۔اور دونوں کو باری باری دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

" مجھے تم دونوں سے نفرت ہے۔۔۔۔کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔"

اُس نے ابھی تک اپنے ہاتھ میں پکڑی رپورٹ تاشفین کے سامنے پھینکی اور تیزی سے سیڑھیاں چڑھ کر

جس راستے آئی تھی۔۔۔وہیں سے پلٹ گئی۔۔۔۔

تاشفین اسکو جاتے دیکھتا رہا۔۔۔پھر تھکے ہوئے انداز میں سیڑھوں پہ بیٹھ کر مسلی پڑی رپورٹ اُٹھائی اور کھول کر پڑھی۔۔۔۔۔ڈاکٹر کی رپورٹ کے ساتھ الٹرا ساؤنٹ سکین کی بلیک اینڈ وائٹ تصویر جڑی ہوئی تھی۔۔۔

تاشفین نے رپورٹ پڑھی اور اپنا بائیاں ہاتھ آنکھوں پہ رکھ کر نفی میں سر ہلایا۔۔۔پھر ہارے ہوئے جواری کی طرح دونوں ہاتھوں میں سر تھام کر بیٹھ گیا۔۔۔

الماس اوپر آئی اسکے ہاتھ سے رپورٹ لیکر پڑھی نم آنکھوں کے باوجود چہرے پہ مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔۔

تاشفین کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا۔۔۔

"تاشفین تمہیں بہت مبارک ہو۔۔۔۔وہ ناراض ہے اس لیے اپنے دل کی بھڑاس نکال کر گئی ہے۔۔۔جو بھی اس نے کہا ہے۔۔۔دل سے نہیں کہا ہے۔۔۔جاؤ۔۔۔اسکو دیکھو یقیناً رو رہی ہوگی۔۔۔میں باقی سب کو یہ خوشخبری سُناتی ہوں۔۔۔اور دکھاتی بھی ہوں۔۔۔

تاشفین کے اثبات میں سر ہلایا مگر فوراً اُٹھ کر نہ گیا۔۔۔ الماس چلی گئی۔اور وہ ایک ہاتھ گال کے نیچے رکھ کر بیٹھا رہا۔۔۔

☆......☆......☆

اُسکا نحیف وجود مٹی اور گرد سے اٹا فرش پہ پڑا بالکل بے جان محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

مگر غنودگی چھائے ذہن کے ساتھ بھی وہ یہ محسوس کر چکا تھا کہ بلڈنگ میں بھگدڑ مچی ہوئی ہے۔۔۔۔ دروازوں کے کھلنے اور بند ہونے کی آوازیں مسلسل آ رہی تھیں۔۔۔لوگوں کی چیخ و پکار سے ایک پل کو تو وہ سمجھا شائد قیامت برپا ہو گئی ہے جو خاموش عمارت سے یوں اچانک شور اُٹھ رہا ہے۔۔۔

اُسکو وقت کا حساب بھول چکا تھا۔۔۔دن۔۔۔گھنٹے۔۔۔منٹ سب گڈمڈ ہو چکے تھے۔۔۔یہ بھی یاد نہیں رہا تھا کہ آخری دفعہ حلق سے نوالہ کب اُترا تھا۔۔۔پانی جیسی نعمت کی قدر اب ہوئی تھی۔۔۔جب اپنی عیاشی میں کیئے گئی گھنٹوں کے حساب سے سوئمنگ اور لمبے لمبے شاور یاد آتے تو دل سے بے اختیار آہ نکلتی۔۔۔اب تو

اسکو باتھ روم کی بھی ضرورت محسوس نہ ہوتی تھی۔۔۔جب کچھ کھاتا تو جسم ویسٹ بناتا۔۔۔

اسے یاد آیا کہ وہ اپنی بالکونی میں پڑے جھولے پہ بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ ماہا اسکی گود میں تھی۔۔ جب بھی جھولا اوپر کو جاتا اسکی ماہا کے لمبے بال اُڑ کر اسکے باپ کے چہرے کو چھوتے۔۔۔۔ دونوں باپ بیٹی اکٹھے پوئم پڑھ رہے تھے۔۔۔

رائم کی آواز کہیں دب گئی۔۔۔ ماہا کی آواز بھاری بوٹوں کی دھمک میں بدل گئی۔۔۔

حارث نے آنکھیں کھول کر دیکھنا چاہا مگر اندھیرے میں باریک سی روشنی کی لائن نظر آئی۔۔۔ جو آوازوں کے ساتھ گڈمڈ ہو رہی تھی۔۔۔

"سر وکٹم مل گیا ہے۔۔۔ہم اسکو باہر لا رہے ہیں۔۔۔ آوور اینڈ آؤٹ۔۔۔"

وہ ایک دفعہ پھر جھولے پہ بیٹھ گیا۔۔۔ جو نرم نرم حرکت کے ساتھ ہلتا رہا۔۔۔ کبھی گھپ اندھیرا ہو جاتا کبھی تیز روشنی اسکی آنکھوں کی بند پتلیوں پہ زوردار دستک دیتی۔۔۔ کئی آوازیں جاگتیں پھر ایک دم خاموشی چھا جاتی۔۔۔ پر اب جب بھی وہ ہوش میں آتا وہ محسوس کر سکتا تھا کہ اسکا جسم بے جان نہیں تھا۔۔۔ بلکہ اب اپنے جسم میں ہلکی پھلکی توانائی پیدا ہوتے محسوس کر سکتا تھا۔۔۔ پر اتنی زیادہ نہیں۔۔۔

اُس دن پہلی دفعہ کوئی شناسا آواز سماعت سے ٹکرائی۔۔۔۔ حارث کا بہت جی کیا کہ جلدی سے آنکھیں کھول کر صاحبِ آواز کا دیدار کرے۔۔۔ مگر چاہ کر بھی وہ اپنے گرد چھائے اندھیرے سے لڑنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔۔۔

☆......☆......☆

"اگر تم لوگوں کو حارث اسرار کی جان عزیز ہے تو چالیس کروڑ کا انتظام کرنا ہوگا۔۔۔"

"اتنی بڑی رقم ہمارے پاس موجود نہیں ہے۔۔۔ اور تم بھول رہے ہو کہ تمہارا بھتیجا میرے پاس ہے۔۔۔ تم میرے بھائی کو چھوڑ دو میں تمہارے بھتیجے کو تمہارے حوالے کر دوں گا۔۔۔"

دوسری جانب نذیر حسین ایسے ہنسا جیسے تاشفین نے کوئی لطیفہ سُنا دیا ہو۔۔۔۔

"بھتیجا میرا اگر کسی کام کا ہوتا تو وہ تمہارے ہاتھ اتنی آسانی سے نہ آتا۔۔۔ اسکو میری طرف سے گولی مار

دو۔۔اتنے نکمے انسان کی میری ٹیم میں کوئی جگہ نہیں ہے۔۔۔"

تاشفین کو نئے سرے سے پریشانی نے گھیرا۔۔۔

" کیا بشارت حسین بھی تمہارے کسی کام کا نہیں رہا۔۔؟۔۔"

" میں نے اسکی حکمرانی میں اکیس سال گزارے ہیں۔۔۔ ہر فیصلہ اسکا ماننا پڑتا ہے۔۔۔محنت میں کرتا ہوں۔۔۔نام اسکا ہوتا ہے۔۔۔میں نے بہت سوچ کر بشارت حسین کے کیس سے دوری اختیار کر لی ہے۔۔۔ اسلیے جو مُہرے تم نے اپنے بھائی کو بچانے کے لیے چلنے تھے۔۔وہ ناکام ہوگئے ہیں۔۔۔میری طرف سے دونوں کو مار دو۔۔۔ مجھے بس اپنی رقم سے غرض ہے۔۔۔تمہارے پاس کل شام چار بجے تک کا وقت ہے۔۔۔ اسکے بعد میں باری باری تمہارے بھائی کے جسمانی اعضا تمہیں بھجوانا شروع کر دوں گا۔۔۔میرے سامنے غریبی کا رونا مت رویا جائے۔۔۔حارث کی بیوی بہت دفعہ بہت سی محفلوں میں اپنی دولت اور بینک بیلنس کا ذکر سرِ عام کر چکی ہے۔۔۔اسکو بولو آج اگر سہاگ کی ضرورت ہے تو اپنے سیٹھ باپ کی تجوریوں کے منہ کھولے۔۔۔ ورنہ کل چار بجے کے بعد اپنے شوہر پہ فاتحہ پڑھ لے۔۔۔"

فون بند ہوگیا۔۔۔

تاشفین نے میز پہ رکھا گلاس اُٹھا کر دیوار پہ دے مارا۔۔۔

سیٹھ صاحب ہارے ہوئے انداز میں بولے۔۔۔

" میں زیادہ سے زیادہ تیس کروڑ کا انتظام کر سکتا ہوں۔۔۔الماس تم اپنی فرینڈز سے رابطہ کرو۔۔تمہارا سارا حلقہ احباب بہت امیر ہے۔۔۔اگر کوئی دس کروڑ کی رقم دے دیتا ہے تو ہم حارث کو بچا سکتے ہیں۔۔"

" ڈیڈی مجھے چار دن پہلے یہ کال آئی تھی۔۔۔ میں نے جس شخص کو بھی اپنا مسئلہ بتایا ہے۔۔۔اُس نے دوبارہ حال پوچھنا تو درکنار میرا فون تک نہیں اُٹھایا ہے۔۔۔"

"میں اپنے ملنے والوں سے رابطہ کرتا ہوں۔۔۔"

"ڈیڈی میں یہ گھر کاروبار سب بیچنے کو تیار ہوں۔۔بس حارث کو بچا لیں۔۔"

" میں تمہارے گھر اور کاروبار کو شامل کر کے ہی تیس کروڑ تک پہنچا ہوں۔۔۔الماس تم اور میں سڑک پہ

آجائیں تب بھی چالیس کروڑ جمع نہیں کر سکتے۔۔۔

"ڈیڈی پلیز کچھ کریں۔۔۔"

"میں اور کیا کروں۔۔۔اپنی ساری عمر کی پونجی تک گنوانے کو تیار ہوں۔۔۔کیا یہ کم ہے۔۔؟۔۔۔پھر بھی میں کوشش کرتا ہوں۔۔۔اگر کوئی مجھے دس کروڑ کا قرضہ دیدے۔۔۔"

تاشفین باہر لان میں نکل آیا۔۔

اسد کی کال آرہی تھی۔۔۔جسکو اُس نے زبردستی گھر بھیجا تھا۔۔۔

"جی اسد۔۔۔"

"کیا اسکا فون آیا ہے یا ابھی تک انتظار ہو رہا ہے۔۔"

"فون آیا ہے۔۔۔مگر اُس آدمی نے اپنا رنگ بدل لیا ہے۔۔۔پہلے بھائی کرنے والا اب پیسہ پیسہ کر رہا ہے۔۔۔"

"کتنے مانگے ہیں۔۔۔"

"چالیس کروڑ۔۔۔"

"کرلیں گے۔۔۔کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔"

"یار بات پیسے کی نہیں ہے۔۔۔مجھے اس آدمی کا بھروسہ نہیں ہے یہ منہ بولی رقم لیکر بھی مکر سکتا ہے۔۔ہمیں کچھ ایسا پلان ترتیب دینا پڑے گا کہ اگر یہ ہمارے ساتھ گیم بھی کر رہا ہے۔۔۔تب بھی ہم کسی طرح حارث تک پہنچ جائیں۔۔۔"

"میں آپکو واپس کال کرتا ہوں۔۔۔آپ بھی سوچیں اس چیز کا حل۔۔۔میں بھی سوچتا ہوں۔۔۔کیا اُس نے کوئی ڈیڈ لائن دی ہے۔۔؟۔۔"

"کل شام چار بجے تک۔۔۔اب حل یہی ہے۔۔۔رقم اپنی مرضی کی جگہ پہ بُلا کر دی جائے اور نوٹوں کے درمیان ٹریکر رکھا جائے۔۔۔کیونکہ اب میں نے تہیہ کرلیا ہے کہ اسکی ساری گینگ کو ختم کر کے چین لوں گا۔۔"

تاشفین کے الفاظ ابھی منہ میں ہی تھے کہ بازار میں سے گزرنے والی گاڑی سے دو آدمیوں نے کلاشنکوف

کے ساتھ جگن والے بنگلے پہ فائر کھول دیا۔۔۔

فائرنگ کرنے والوں کی گردنیں دیوار کے اوپر سے نظر آ رہی تھیں۔۔۔وہ لوگ ایک دفعہ فائرنگ کرتے فل سپیڈ سے گزر گئے۔۔۔ پھر مڑ کر واپس آئے۔۔۔تاشفین اس وقت بالکل نہتا تھا۔۔رات کے آٹھ بج رہے تھے۔۔۔باہر لان کی ساری بتیاں جل رہی تھیں۔۔۔اسکی طرف آنے والی دو گولیاں دونوں دفعہ اسکے تیزی سے بھاگنے کی وجہ سے گملوں میں جا لگی تھیں۔۔۔ جب تک وہ بھاگ کر اندر سے اپنے لیے کوئی ہتھیار لیکر آیا۔۔۔چھت پہ بیٹھے فارس نے سمی آٹومیٹک سنائپر رائفل کی سکوپ میں دیکھتے ہوئے تاشفین کی ہدایت پہ سو فیصد عمل کرتے ہوئے نشانہ باندھ کر سب سے پہلے گاڑی کا ٹائر اُڑایا تھا۔۔۔پھر دوسری گولی چڑھا کر لڑکھڑاتی گاڑی میں سے لٹکنے والے غنڈے کی کھوپڑی کو اُڑایا تھا۔۔۔اتنی دیر میں گاڑی پھٹے ہوئے ٹائر کے ساتھ ہی فل سپیڈ سے نکل گئی۔۔۔۔

فارس نے اوپر سے ہی آواز لگائی۔۔

"تاشفین تمہیں لگی تو نہیں ہے۔۔؟۔۔"

"تم نے بچا لیا باس۔۔۔۔"

تاشفین نے وہیں سے فارس کو سلوٹ مارا۔۔۔

فارس نے مسکراتے ہوئے سر کو ہلکا سا خم دیا۔۔۔

تاشفین نے ایک دفعہ گیٹ وغیرہ کے لاک چیک کئے۔۔اور اندر آ کر نذیر حسین کا نمبر ملایا۔۔۔

"تم ایک نمبر کے نامرد ہو۔۔تمہاری ایک بات نہیں ہے۔۔۔پہلے تم نے کہا میرے بھائی کو چھوڑو۔۔۔پھر کہا چالیس کروڑ لو گے۔۔۔اب اپنے کتوں کو آم لینے میرے گھر پہ بھیج رہے ہو۔۔؟۔۔۔میں بڑا صبر دکھا رہا ہوں۔۔۔مگر ایک بات تم نہ بھولنا نذیر حسین اگر میری فیملی میں کوئی جانی نقصان ہوا۔۔۔میں تمہارا حشر کر دونگا۔۔۔یہ مت سمجھنا کہ مجھے علم نہیں ہے کہ تم اس وقت کس ہوٹل کے کس پرائیوٹ کمرے میں اپنی رکھیل کے ساتھ بیٹھ کر سرِ شام جُوا کھیل رہے ہو۔۔۔ ذرا دھیان رکھنا۔۔۔لالچ انسان کو اندھا کر کے مارتا ہے۔۔۔اب اگر تمہارا بھیجا کوئی ٹٹو ادھر آیا تو تمہارے گھر کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا۔۔۔"

گھر میں اٹھنے والی نسوانی چیخ نے سارا گھر ہلا کر رکھ دیا۔۔۔

تاشفین نے بمشکل کال کاٹی اور جس جانب سے آواز آئی تھی ادھر کو بھاگ کھڑا ہوا۔۔۔

گھر کی دوسری منزل پہ بیڈروم کی بالکونی میں کھڑی انعم چیخنے کے ساتھ ساتھ تھر تھر کانپ بھی رہی تھی۔۔۔

تاشفین اور فارس آگے پیچھے پھولی سانسوں کے ساتھ وہاں پہنچے تھے۔۔۔

بالکونی کے منظر کو دیکھ کر تاشفین کے چہرے سے سارا خون نچڑ گیا۔۔۔فارس کو اپنی ٹانگوں سے جان نکلتی محسوس ہوئی۔۔۔

تاشفین کے لبوں سے بے اختیار سدا نکلی۔۔۔

"یا اللہ کرم۔۔۔"

جگن کو گولی لگی تھی۔۔۔

تاشفین نے خون میں لتھڑی جگن کے نیم بے ہوش وجود کو سیدھا کر کے اسکی نبض ٹٹولی۔۔

اگلے پل وہ دھاڑ رہا تھا۔۔

"فارس جلدی گاڑی نکالو۔۔۔اسکو ہسپتال لیکر جانا ہوگا۔۔"

پھر وہ انعم پہ چلایا۔۔۔

"یہ یہاں کر کیا رہی تھی۔۔۔؟۔۔"

جگن کو بانہوں میں اُٹھا کر نیچے کی طرف جاتے ہوئے ساتھ ساتھ ہدایت کر رہا تھا۔۔۔

"حسیب میری جیب سے فون نکالو۔۔۔اسد کو کال کرو وہ ادھر گھر پہ آجائے۔۔۔ساری بتیاں بند کردو دروازے لاک رکھنا۔۔۔۔۔سب کو نیچے تہ خانے میں لے جاؤ۔۔۔تم اور اسد اوپر چھت پہ رہ کر نگرانی کرنا۔۔ کوئی بھی مشکوک فرد گھر کی جانب آتا دیکھو۔۔۔شوٹ کر دینا۔۔۔"

جب تک وہ گاڑی تک آیا۔۔۔اسکا چہرہ پسینے میں نہایا ہوا تھا۔۔۔جگن کا سر اسکے دھڑکتے سینے پہ رکھا تھا۔۔۔جگن کی آنکھیں بند تھیں۔۔۔۔فارس نے دروازہ کھولا۔۔۔وہ جگن کو کسی بچے کی طرح گود میں بھر کر سیٹ پہ بیٹھ گیا۔۔۔

فارس نے اسکا دروازہ بند کیا اور ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔۔۔

اگلے ہی پل گاڑی گیٹ پار کرنے کے بعد ہوا سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔

تاشفین نے جگن کو ہوش دلانے کی کوشش کی۔۔۔مگر کامیاب نہ ہوسکا۔۔۔وہ بالکل بے سدھ پڑی تھی۔۔

"جگن۔۔۔ایک دفعہ میری طرف دیکھو۔۔۔"

"فارس جلدی کر یار۔۔۔یہ آنکھیں نہیں کھول رہی ہے۔۔۔"

فارس نے اپنی سی کوشش کرتے ہوئے اسکو بلایا۔۔۔

"پیاری آپا۔۔ہوش کریں۔۔۔بھائی گولی لگی کدھر ہے۔۔؟۔۔۔"

"مجھ سے مت پوچھو۔۔۔"

جگن کا گرم خون تاشفین کی شرٹ تک بھگو گیا تھا۔۔۔اور ابھی تک رکنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔۔

اور وہ اپنے آپ سے صرف ایک ہی سوال کئے جا رہا تھا۔۔

جسم کے اوپری حصے سے خون بہہ رہا ہے۔۔۔اگر دل نشانہ بن چکا ہوا تو۔۔۔؟۔۔۔

تاشفین نے اسکو اپنے ساتھ بھینچ کر اسکے بالوں پہ اپنے لب رکھے۔۔۔

"یا اللہ مجھ گناہگار پہ رحم کر دیں۔۔۔اسکو کچھ نہ ہو۔۔۔"

فارس نے گاڑی ایک ٹاپ کلاس پرائیویٹ ہسپتال کے سامنے روکی۔۔۔

ایمرجنسی سٹریچر لا کر اس پہ جگن کو ڈالا گیا۔۔۔فارس نے ہر قسم کے قانونی کاروائی والے سوالوں کا گلا یہ کہہ کر گھونٹ دیا کہ وہ ہسپتال کے مالک کا جاننے والا ہے۔۔۔اور زخمی عورت انچارج کی رشتہ دار ہے۔۔۔ساتھ ہی اس نے جیب سے فون نکال کر اپنے کلاس فیلو اور مزمل کو کال کی جس کے باپ کا ہسپتال تھا۔۔۔

اُس نے سارا ماجرہ کہہ سنایا۔۔۔مزمل نے اُسی وقت اپنے باپ سے کال کروا کر جگن کے علاج کے متعلق ضروری آرڈر دیئے۔۔۔

تاشفین وہیں گاڑی میں بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

اس کے دامن اور ہاتھ سب پہ خون کے دھبے تھے۔۔۔

اندر جگن کو داخل کر لیا گیا۔۔۔فارس نے آ کر تاشفین کو تسلی دی اور صورتحال سے آگاہ کیا وہ سر جھکا کر بیٹھا سب کچھ سنتا رہا۔۔۔

فارس واپس اندر چلا گیا۔۔۔تاشفین نے اپنے ہاتھ جینز پہ رگڑے۔۔اور جینز میں اڑسا پسٹل نکال کر میگزین چیک کیا۔۔۔بارہ میں سے دس گولیاں موجود تھیں۔۔۔اُس نے ایک ایک کر کے ساری گولیاں واپس میگزین میں ڈالیں۔۔۔میگزین کو پسٹل میں لوڈ کیا گولی چڑھائی اور سیفٹی کیچ لگا کر سیٹ کی پچھلی سیٹ سے نکل کر ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھ کر پہلے سے اگنیشن میں لگی چابی کو گھمایا۔۔۔گاڑی میں زندگی کی لہر دوڑ گئی۔اسکا دماغ ماؤف ہو رہا تھا۔آنکھوں کے سامنے بس ایک ہی منظر تھا۔۔۔جگن کا خون میں لت پت ہوا وجود۔۔۔اسکی بند آنکھیں۔۔۔اسکی خاموشی ۔۔۔تاشفین کے دل میں صف ماتم بچھ گئی تھی۔۔۔ابھی کل ہی تو اُس نے تاشفین پہ اپنا غصہ نکالا تھا۔۔۔الماس کے حوالے سے بہت نازیبا باتیں کر گئی تھی۔۔۔جگن کی پریگننسی کا سُن کر تاشفین کے دل پہ جو سرشاری کی کیفیت چھائی تھی۔۔۔وہ جگن کی باتوں سے متاثر ہوئی تھی۔۔۔یہی وجہ تھی کہ اُس نے ناراضگی کے اظہار کے طور پہ جگن سے بات نہیں کی تھی۔۔۔کیونکہ بچوں کی آمد کا سُننے کے بعد تو سوال ہی نہیں پیدا تھا کہ وہ اسکو چھوڑ دے گا۔۔۔اپنی غلطی کے پہلے دن سے وہ یہ بات جانتا تھا کہ اگر وہ سچے دل سے جگن کے آگے ہاتھ جوڑ دے گا۔۔۔تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہ اسکو معاف نہ کرے گی۔۔۔وہ اسکی تھی۔۔۔اسکا دل صرف تاشفین کے لیے دھڑکتا تھا۔۔۔بالکل ویسے ہی جیسے تاشفین کا دل جگن کے نام پہ رقص کرنے لگتا تھا۔۔۔جب دلوں میں جگہ ہو تو مشکلیں آسان ہو جاتی ہیں۔۔۔اور جب دل ہی ایک دوسرے سے بیزار ہو جائیں تو باقی کچھ نہیں بچتا۔۔۔محبت والوں کے لیے جدائی موت ہے۔۔۔محبوب کے ذکر سے دل آباد رہتا ہے۔۔۔محبوب کا دیدار آنکھوں کا نور ہے۔۔۔محبوب کی ہر ہر ادا قیامت ہوتی ہے۔۔۔وہ جفا کرے یا وفا کرے۔۔۔محبوب تو بس محبوب رہتا ہے۔۔۔

اُس نے دو پل کو آنکھیں بند کر کے اپنی سوچوں کو ایک جگہ پہ فوکس کیا اور پھر گہری سانس بھرتے ہوئے گاڑی مخصوص منزل کو ڈال دی۔۔۔

فون ملایا۔۔۔دوسری جانب سے پہلی بیل پہ ہی جواب موصول ہو گیا۔۔۔

"جی سر۔۔۔"

میرے اگلے اشارے کا انتظار کرو۔۔ جیسے ہی تمہیں میرا ٹیکسٹ موصول ہو بلڈنگ کا فائر الارم آن کر دینا۔۔۔

"جی سر۔۔"

بیس منٹ بعد اُسکی گاڑی ملک کے ایک بڑے ہوٹل کے سامنے موجود تھی۔۔۔

اُس نے میسج میں صرف ایک لفظ لکھ کر بھیج دیا۔۔

"ناؤ۔۔۔"

اگلے ہی لمحے فائر الارم کا شور باہر تک آرہا تھا۔۔۔

لوگ بھاگتے ہوئے بلڈنگ سے نکل رہے تھے۔۔

وہ گاڑی سے نکل آیا۔۔۔اور ہوٹل کے بیرونی دروازے کے بالکل سامنے ایک سائیڈ پہ کھڑا ہونے کے بعد ہر آنے والے کو غور سے پڑھ رہا تھا۔۔۔

اسکو صرف ایک چہرے کی تلاش تھی۔۔لوگوں میں جیسے بھگدڑ مچی ہوئی تھی۔۔۔

اسکو ٹیکسٹ موصول ہوا۔۔

"سر، وہ پچھلے دروازے کی جانب جارہا ہے۔۔"

تاشفین رش میں سے چلتا ہوا دور ہوا اور پھر بھاگنا شروع کر دیا۔۔۔جیسے ہی ہوٹل کے پچھواڑے میں بنا پارکنگ لاٹ قریب آیا تاشفین نے بھاگنا ترک کر کے لمبے لمبے ڈگ بھرنے شروع کر دیئے۔۔۔

جس وقت وہ نذیر حسین کی گاڑی کے پاس پہنچا۔۔۔

نذیر حسین ڈرائیونگ سیٹ پہ براجمان تھا۔۔اسکے ایک گارڈ نے فرنٹ پیسنجر سیٹ کا دروازہ ماڈل فگر کی لڑکی کے لیے کھول رکھا تھا۔ جو اپنی ہائی ہیل کی وجہ سے آہستگی سے چلتی اُسی طرف جارہی تھی۔۔

تاشفین نے پہلے گارڈ کی ٹانگ پہ فائر کیا اور دوسرے کی پسلیوں سے نیچے۔۔۔دونوں گر گئے۔۔۔۔اس

سے پہلے کہ نذیر حسین گاڑی بھگا لے جاتا تاشفین بھاگتا ہوا جا کر کھلے دروازے سے اندر بیٹھ گیا۔۔

وہ لڑکی چیخیں مارتی مخالف سمت میں لڑکھڑاتے ہوئے بھاگتی جا رہی تھی۔۔۔

" تم جیسے لوگ پانی کا بلبلا ہوتے ہیں۔۔۔اپنی کوئی جرات نہیں ہے۔۔۔کوئی جگرا نہیں ہے۔۔۔فقط ایک دولت کے بل پہ کئیوں کی زندگی سے کھیل رہے ہو۔۔۔اپنے گارڈ کو کتنی تنخواہ دیتے ہو۔۔؟۔۔زیادہ سے زیادہ انکی جان کی کیا قیمت رہتی ہے؟۔۔۔پچاس ہزار۔۔؟۔۔۔ان پچھلے چند دنوں میں تم نے اپنے کتنے آدمی مروا دیئے۔۔۔انہیں تم سے محبت تو نہ تھی۔۔۔نہ وہ تمہارے ماں جائے تھے۔۔۔وہ تو مجبور لوگ تھے۔۔اپنے پیٹ کی خاطر تمہارے کہنے پر ظلم کرنے والے۔۔۔انکی جان تو ٹکوں میں چلی گئی۔۔۔نہ جانے اُن سب کو قبر کے لیے دو گز زمین بھی میسر ہوتی ہے کہ نہیں۔۔۔اور یہ سب صرف تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔۔۔ایک گندی مچھلی نے کتنوں کو داغدار کیا ہے۔۔۔میں نے تم سے کہا تھا نذیر حسین اگر میرے کسی فرد کا جانی نقصان ہوا تو تیری اینٹ سے اینٹ بجاؤں گا۔۔"

" تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔۔۔میرے رابطے۔۔"

نذیر احمد کی بات منہ میں ہی تھی۔۔ جب تاشفین کے پڑنے والے مکے نے نذیر احمد کی آنکھوں کے سامنے تارے نچوا دیئے۔۔۔تاشفین نے سیدھے ہاتھ کی مدد سے نذیر احمد کا سر پیچھے سے پکڑ کر پوری طاقت سے اسکا چہرہ سٹیرنگ پہ مارا۔۔۔ اور دوسرا مکا اسکے پیٹ میں مارا۔۔۔نذیر حسین کی اتنے میں ہی کراہ نکل گئی۔۔۔

" تمہارے رابطے اب اسی وقت کام میں آنے چاہئیں۔۔۔ورنہ میں تمہاری وہ حالت کرنے والا ہوں کہ تم اپنی شکل پہچاننے سے معذور ہو جاؤ گے۔۔

" اگر یہاں پارکنگ لاٹ میں بے بسی کی موت مرنا نہیں چاہتے ہو نذیر حسین تو گاڑی چلاؤ کہیں فرصت سے بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔۔۔یہاں ہمارے ڈسٹرب ہونے کا خدشہ ہے۔۔۔"

" میں تمہارے ساتھ کہیں نہیں جاؤں۔۔۔"

تاشفین نے اپنی کہنی اسکے جبڑے پہ ماری تھی۔۔۔پسٹل اسکی کنپٹی پہ رکھا اور بولا۔۔۔

" نہ تو میرا رشتے دار ہے۔۔ نہ مجھے تم سے کسی قسم کی ہمدردی ہے۔۔ بس میری ایک گولی ضائع ہونی ہے۔۔۔اور تمہارا کام ہو جانا ہے۔ اسلیے عقل سے کام لو موقع دے رہا ہوں۔۔۔تو اسکا فائدہ اُٹھاؤ۔۔۔ چلو۔۔۔۔۔!!۔۔"

نذیر حسین نے ہونٹ سے بہتا خون آستین کے ساتھ پونچھتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کر کے آگے بڑھا دی۔۔۔۔

تاشفین نے اسکو بتایا کہ وہ کہاں جا کر گاڑی روکے گا۔۔۔

شہر سے نکل کر ایک ویران پگڈنڈی پہ اُس نے گاڑی رکوا دی۔۔۔

" اپنا فون نکالو۔۔۔"

" میرے آدمی میری تلاش میں نکل کھڑے ہوئے ہوں گے۔۔۔ بہت جلد وہ تم تک پہنچ جائیں گے۔۔۔ اسکے بعد تمہارے ساتھ جو ہو گی اسکے لیے خود کو تیار کر لو۔۔۔"

" میں اس وقت تمہارے سامنے موجود ہوں۔۔۔ کرو نا جو کرنا ہے۔۔؟۔۔۔ ایک تھپڑ ہی مار لو تو میں تمہیں مان جاؤں۔۔۔ اب تمہاری باری ہے سُننے کی۔۔۔ اپنے آدمی کو فون کرو۔۔اور اس سے کہو۔۔۔ حارث کو اسکے گھر پہ چھوڑ کر آئیں۔۔۔"

" یہ ممکن نہیں ہے۔۔۔"

تاشفین نے اس دفعہ پہلے سے بھی زوردار مکا رسید کیا۔۔۔

" پھر بولو۔۔۔ کیا ممکن نہیں ہے۔۔؟۔۔"

" تم بہت پچھتاؤ گے۔۔۔"

" ہاں۔۔۔ اگر تمہیں زندہ چھوڑ دوں تو پچھتاوا رہے گا کہ گند ختم کرنے کا موقع اللہ نے دیا اور میں نے اس سے فائدہ نہیں اٹھایا۔۔۔

" فون کر کتے۔۔۔"

" تمہارا بھائی لاہور میں نہیں ہے۔۔"

"مجھے علم ہے کہ وہ لاہور میں نہیں ہے۔۔۔اسکو تم نے کراچی میں رکھا ہوا ہے۔۔اپنے آدمی سے کہو۔۔۔ اسکو رینجرز کے دفتر میں چھوڑ کر آئیں۔۔۔اور رینجرز والوں سے بات کروا کر تصدیق دیں کہ انہوں نے تیری ہدایت پہ عمل کیا ہے۔۔۔۔"

"تم مجھے جانے دو۔۔۔میں جا کر تمہارے بھائی کو رہا کر دوں گا۔۔۔"

گاڑی میں فائر ہوا۔۔۔اور نذیر حسین کی چیخیں قابو سے باہر ہو گئیں۔۔۔

تاشفین نے اسکے الٹے پیر پر سوراخ کر دیا تھا۔۔۔

" کیا کہا تھا تم نے مجھے میرے بھائی کے جسمانی اعضا بھیجو گے۔۔۔۔اب بتاؤ۔۔۔اگلی گولی تمہارے جسم کے کس حصے پہ ماروں۔۔۔"

" نہ نہ نہیں پلیز مت مارنا۔۔۔میں۔۔م۔۔۔۔میں میں کرتا ہوں۔۔۔میں فون کرتا ہوں۔۔۔"

دو منٹ لگے تھے۔۔۔نذیر حسین نے نمبر ملا کر کراچی میں بیٹھے اپنے کارندوں کو حارث کو آزاد کرنے کا حکم دے دیا۔۔۔۔

وہ لوگ حارث کو لیکر رینجرز کی بجائے ایدھی سینٹر پہ چھوڑ گئے تھے۔۔۔وہاں پہ ایدھی سنٹر کے ورکر سے تاشفین کی بات کروادی تھی۔۔۔

" آپ کے پاس جو شخص آیا ہے۔۔۔کیا آپ اُس سے میری بات کروا سکتے ہیں۔۔"

" وہ بات کرنے کی حالت میں ہو تب نا۔۔۔وہ تو ہنوز غنودگی میں ہے۔۔۔۔لبوں پہ پپڑیاں جمی ہوئی ہیں۔۔نہ جانے اس شخص کو کتنی بری حالت میں رکھا گیا تھا۔۔۔"

" پلیز آپ اسکو کسی ہسپتال میں داخل کروادیں۔۔۔اگلے چند گھنٹوں تک میں خود وہاں پہنچ جاؤں گا۔۔"

تاشفین نے مزید ہدایت دیکر فون بند کر دیا۔۔۔۔

نذیر حسین کا فون لیکر توڑا۔۔۔اسکے دونوں ہاتھ سٹیرنگ پہ رکھ کر اسکی شرٹ کے ساتھ باندھ دیئے۔۔۔

اس دوران وہ دہائیاں دیتا رہا کہ مجھے اس طرح چھوڑ کر مت جاؤ۔۔۔تمہیں تمہارا بھائی مل گیا ہے۔۔اب مجھے بھی جانے دو۔۔۔

تاشفین نے جیسے کان بند کر لیے۔۔۔اور گاڑی کہ چابی نکال کر بازو بلند کر کے ارد گرد کھڑی فصل کے کھیت میں دور پھینک دی۔۔۔

نذیر حسین کے رونے کی آواز اسکا پیچھا کرتی رہی مگر جب تک وہ مین روڈ تک آیا سب آوازیں مر گئیں۔۔

بس کے انتظار میں کھڑا تھا۔۔۔جب اسد کا نمبر ملایا۔۔۔اسد نے چھوٹتے ہی پوچھا۔

"ہیلو۔۔برو۔۔۔کدھر ہو۔۔۔تم ہسپتال میں بھی نہیں ہو۔۔۔"

ہسپتال کے ذکر پہ دل پہ جمی اداسی کی تہہ مزید گہری ہوگئی۔۔دھیمے سے بولا۔۔

"میں نے نذیر حسین کو اُٹھا لیا ہے۔۔۔اس وقت وہ یہاں فیروز پور کے پاس کھیتوں میں رو رہا ہے۔۔۔ اور حارث کو کراچی میں ایدھی سینٹر والوں کے حوالے کیا گیا ہے۔۔۔ مجھے آج ہی جلد از جلد کراچی جانا ہوگا۔۔۔حارث کی حالت نارمل نہیں ہے۔۔اسکو طبی امداد کی اشد ضرورت ہے۔۔ مجھے جا کر اسکو یہاں لانا ہوگا۔۔"

"تم ہسپتال پہنچو۔۔میں اور حسیب کراچی چلے جاتے ہیں۔۔۔"

"نہیں یار تمہیں مزید کتنی زحمت دوں۔۔۔"

"بھابھی کا آپریشن ہونا ہے۔۔۔ گولی کندھے کے پاس لگی ہے۔۔آخری دفعہ جب فارس سے بات ہوئی تھی وہ گھبرایا ہوا تھا۔۔کیونکہ بھابھی کا خون نہیں رک رہا تھا۔۔۔تم کراچی کا کام مجھ پہ چھوڑ دو۔۔۔اور خود ہسپتال کا رُخ کرو۔۔"

"چلو ٹھیک ہے۔۔میں ہسپتال جاتا ہوں۔۔"

کانپتے ہاتھوں سے کال کاٹی۔۔۔اور فون جیب میں ڈال لیا۔۔۔

دل ڈوب رہا تھا۔۔۔اور مسلسل ڈوبتا ہی جا رہا تھا۔۔۔

بس تو نہ آئی پہلے ایک مزدا آگیا۔۔

تاشفین نے بازو کا اشارہ دیکر رُکنے کا اشارہ دیا۔۔۔

مزدا تھوڑا آگے جا کر رُکا۔۔۔ بڑے بڑے ڈگ بھرتے وہ پہنچ کر مزدے میں سوار ہوگیا۔۔۔جو پہلے سے

ہی سواریوں کے ساتھ کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔۔۔

شاہدرہ تک کا سفر اُس نے کھڑے ہو کر کیا۔۔۔

☆......☆......☆

"ایسے کیوں بیٹھے ہو جیسے زندگی کی بہت بڑی جنگ ہار گئے ہو۔۔؟۔۔۔"

"ابو جی میں بہت بڑا گناہ کر بیٹھا ہوں۔۔"

اسرار احمد نے آج تک اسکو یوں بکھرتے نہیں دیکھا تھا۔۔۔یوں لگ رہا تھا کہ جیسے کسی بھی پل بچوں کی طرح رو دے گا۔۔"تاشفین یار ہمت سے کام لو۔۔۔جگن کو کچھ نہیں ہو گا۔۔"

"ابو جی مجھے یوں لگ رہا ہے جیسے میرے گرد آکسیجن کم ہو گئی ہے۔۔اور کسی بھی پل دم گھٹنے سے مر جاؤں گا۔۔"وہ کرسی پہ آگے کو یوں جھک کر بیٹھا ہوا تھا کہ دونوں کہنیاں ٹانگوں پہ جما کر دونوں ہاتھوں کے پیالے میں سر رکھا ہوا تھا۔۔۔اسرار احمد نے اپنی وہیل چیئر اسکے قریب کی اور اسکی کمر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے تسلی کے بول بولنا چاہ رہے تھے جب وہ ایک دم سر اُٹھا کر اپنی شدتِ ضبط سے سُرخ ہوتی نظریں اُن پہ جما کر بولا۔۔

"میں نے اُس کا دل توڑا ہے۔۔۔اسکا مان توڑ چکا ہوں۔۔۔مجھے ڈر لگ رہا ہے کہیں ایسا نہ ہو وہ مجھے معافی مانگنے کا موقع دیئے بغیر مجھے چھوڑ دے۔۔۔"

"اتنی مایوسی اچھی نہیں ہے۔۔۔ہاں،خون بہت بہہ گیا ہے۔۔مگر گولی کسی خطرناک جگہ پہ نہیں لگی ہے۔۔انشااللہ وہ ٹھیک ہو جائے گی۔۔"

"ابو جی۔۔اندر وہ زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہی ہے۔۔۔ اسکے جسم میں دو جانیں پل رہی ہیں۔۔۔۔اُن ننھے وجودوں کی رگوں میں میرا خون بھی ہے۔۔۔آپکے تاشفین کا خون ہے ابو جی آپ نے ہی کہا تھا۔۔کہ نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے۔۔۔۔۔ ایک والد کی دعا اپنی اولاد کے حق میں ویسے ہی قبول ہوتی ہے۔۔جیسے انبیا کی دعا اپنی امت کے حق میں قبول ہوتی ہے۔۔۔ابو جی میں آپ کا بڑا ہی نافرمان۔۔۔ بیٹا ہوں۔۔آپ کی دی تربیت کی لاج نہ رکھ پایا۔۔۔آپ نے کہا بیٹا نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے۔۔ مومنوں میں افضل وہ ہے جس کا اخلاق اعلیٰ ہے۔۔۔اور پھر ان میں سے وہ مزید بہتر ہیں جو اپنی بیوی کے حق میں

مہربانی اور محبت کا معاملہ کرنے والے ہیں۔۔ابو جی میں آپکا پڑھایا ہر سبق بھول گیا۔۔۔وہ مجھ سے محبت کرتی تھی۔۔۔اور میں ہی اس کے لیے تکلیف کا باعث بنا ہوں۔۔۔ پر ابو جی پھر بھی آپ کے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں۔۔آپ اللہ والے ہیں۔۔۔صبح شام اللہ و رسول ﷺ کے ذکر سے آپکی زبان تر رہتی ہے۔۔ابو جی اپنے اتنے تعلق اور قرب والے اللہ و رسول ﷺ سے کہیں کہ وہ تاشفین کو معاف کر دیں۔۔ مجھے میری نادانیوں کی اتنی بڑی سزا نہ ملے ابو جی۔۔۔ مجھے تو ان لمحات میں احساس ہوا ہے کہ میں بڑا ہی کمزور انسان ہوں۔۔۔ابو جی اپنے بھائیوں کے لیے لڑنے کھڑا ہو جاتا تھا۔۔۔باپ کی خاطر ہر مشکل کو جھیل سکتا ہوں۔۔پر اس عورت کی تکلیف پر میرا دل ٹکڑے ہو رہا ہے۔۔ اپنی اولاد پہ آنچ آتی دیکھ کر میری ساری طاقت نچڑ رہی ہے۔۔۔اپنا بظاہر صحت مند و توانا وجود مجھے مٹی کا ڈھیر محسوس ہو رہا ہے۔۔۔"

"خود کو سنبھالو۔۔۔جاؤ۔۔۔صبح کا وقت ہے۔سنتوں سے پہلے جا کر دو نفل پڑھو۔۔۔اپنی عرضیاں مالک و مختار کے سامنے خود بھی رکھو۔۔۔وہ خالی نہیں موڑتا۔۔۔جنہیں خالی لوٹاتا بھی ہے تو اسکے پیچھے مصلحت ہوتی ہے۔۔۔وہ کارساز ہے۔۔۔کریم اور مہربان ہے۔۔۔اسکے خزانے میں کس چیز کی کمی ہے۔۔۔ہم عاجز و ناقص لوگ۔۔۔رحم کی بھیک ہی مانگ سکتے ہیں۔۔۔وہ نواز دے تو کیا حیرت ہو گی۔۔۔جاؤ۔۔شاباش۔۔جا کر مانگو۔۔۔"

کلی چھڈ کے ٹر گیا ماہی

پا گیا وچ فکراں۔۔

پاٹی لیر پرانی وانگوں۔۔

ٹنگ گیا وچ ککراں۔۔

دشمن مرے تے خوشی نہ کریئے

سجناوی مر جانا۔۔

ڈیگر تے دن گیا محمد

اوڑک نوں ڈب جانا۔۔

گھر مرشد دا خانہ کعبہ

حج ضروری کریئے

تقویٰ رکھ محبوباں والا

چل دوارا ملیئے۔۔

وہ ایمرجنسی وارڈ کے سامنے سے ہٹنے کو تیار نہیں ہوا تھا۔۔وہیں واش روم سے وضو کر کے کھڑکی کے پاس کعبہ کو رُخ کر کے کھڑا ہو گیا۔۔۔

جب تاشفین کی آنکھ سے پہلا قطرہ ٹوٹ کر ماربل کی چمکتی سطح پہ گرا۔۔۔حسیب کے برابر بیٹھی اسکی ساس کی ہچکی بندھ گئی۔۔۔

اس لڑکے کو وہ اپنی بیٹی کے قابل نہیں گردانتی تھیں۔۔آج وہی تاشفین اتنی اونچی جگہ پہ بیٹھا نظر آرہا تھا کہ انکو خود پہ شرم آرہی تھی کہ اسکے ساتھ اتنا برا رویہ کیوں رکھا۔۔۔

کاریڈور کے اینڈ پہ کمرہ نمبر تیرہ سے الماس برامد ہوئی تھی۔۔

آج اسکی چال میں غرور نام کو بھی نہ تھا۔۔۔قریب آنے پر اُس نے دوپٹے کے اوپر اوڑھی اپنی گرم چادر اپنے اوپر سے اُتار کر تاشفین کے سامنے بچھا دی۔۔تاکہ اسکا ماتھا فرش پہ نہ لگے۔۔۔

جس شخص سے ہمیشہ خار کھائی، جسکو نیچا دکھانے کا کوئی موقع کبھی ہاتھ سے نہ جانے دیا، جسکی ازدواجی زندگی میں اس کی وجہ سے طوفان آیا تھا۔۔۔اُسی شخص نے اس کے گھر کی خوشحالی بچانے کے لیے اپنی جان تک کی پرواہ نہ کی تھی۔۔۔

دوپٹے کے پلو سے اپنی آنکھیں صاف کرتی وہ جا کر کھڑکی کے پاس کھڑی ہو گئی۔۔۔جسکی دوسری جانب گہرے پردے تھے اور ان پردوں کے پیچھے اسکی بہن موجود تھی۔۔۔ٹھنڈے شیشے کی سطح پہ اپنی جلتی ہتھلیاں رکھ کر وہ سراپا دعا بنی ہوئی تھی۔۔۔

"اللہ پاک، جگن کو واپس کر دیں۔۔۔میں اپنے ضمیر کے بوجھ تلے مر جاؤں گی۔۔"

"یا اللہ، ابھی اس نے خوشیاں دیکھنی ہیں۔۔۔پلیز اسکو کچھ نہ ہو۔۔"

وہ پچھلے چوبیس گھنٹوں سے انتہائی نگہداشت میں تھی۔۔۔

اسکواب تک پانچ خون کی بوتلیں دی جا چکی تھیں۔۔۔ مسلسل سکون آور دواؤں کے زیرِ اثر رکھا گیا تھا۔۔

ڈاکٹرز پر امید تھے کہ وہ اگلے چوبیس گھنٹوں میں بہتری کی جانب آئے گی۔۔۔

☆......☆......☆

" تم خود کو میرا شوہر مانتے ہو۔۔؟۔۔اتنا کچھ ہو گیا۔۔۔اور مجھے بتانا تک گوارا نہیں کیا کسی نے۔۔۔میں یہاں ہر ایک سے پوچھ پوچھ کر پاگل ہو رہی ہوں۔۔ کہ پہلے تو صرف لڑکا بھاگا تھا۔۔۔ وہ بھی شادی سے پہلے۔۔۔اس دفعہ تو اسکی پوری فیملی بھاگ گئی۔۔۔ ہائے ماموں جی سے مجھے یہ اُمید نہ تھی۔۔۔۔ بیچارے حارث بھائی۔۔۔اب کیسے ہیں۔۔۔ غضب خدا کا کسی نیوز چینل پہ اس حوالے سے ایک ہیڈ لائن تک نہیں چلی ہے۔۔۔کیسا اندھیر مچا ہوا ہے ۔وہ بھی میرے اپنے شہر میں ہماری ناک کے نیچے۔۔"

" تم بولنا بند کرو گی۔۔۔یا میں تمہارے منہ پہ ٹیپ لگاؤ۔۔۔اور بتانے نہ بتانے کا ہوش کس کو تھا۔۔یہاں تو سب کچھ اتنی تیزی سے اور اتنا غیر یقینی طور پر ہو رہا تھا کہ جیسے دماغ ماؤف تھا۔۔۔اب بھی جو سب سے بری خبر ہے۔۔۔وہ تمہیں بتانے آیا ہوں۔۔۔بلکہ ساتھ لے جانے آیا ہوں۔۔۔"

" جو بھی ہے جلدی بک دو۔۔۔میری برداشت جواب دے رہی ہے۔۔۔"

" جگن آپا کل سے آئی سی یو میں ہیں۔۔"

نگی کو لگا سماعت کا دھوکا ہے۔۔۔

" ابھی تین دن پہلے وہ بالکل ٹھیک ٹھاک تھی۔۔۔آئی سی یو۔۔۔تم مذاق کر رہے ہو۔۔۔"

" مخالف پارٹی نے گھر پہ فائرنگ کروائی تھی۔۔۔آپا کو گولی لگ گئی تھی۔۔۔کل آپریشن کر کے گولی نکال دی گئی تھی۔۔۔مگر انکا خون بہت بہہ گیا ہے۔۔۔کچھ انکی ارلی پریگنتسی کو لیکر پیچیدگی ہوئی۔اوپر سے دو طلاقوں کی وجہ سے جس دماغی پریشر میں وہ پچھلے کچھ عرصہ سے چلی آ رہی ہیں۔۔۔سب چیزوں نے مل کر انکو خطرے میں دھکیل دیا تھا۔۔۔۔ڈاکٹر کہتے ہیں۔۔۔دعا کریں۔۔۔انشا اللہ لوٹ آئیں گی۔۔۔"

نگی باقاعدہ رونے لگی تھی ۔

" میری بہن کی آزمائشیں کب ختم ہونگی۔۔۔اللہ پاک نے اس کو ماں بننے کی اتنی بڑی خوش خبری دی ہے۔۔۔اور ساتھ یہ ایک نیا امتحان۔۔۔اللہ اسکو اپنی امان میں رکھیں۔۔۔مجھے اسکے پاس لیکر چلو۔۔۔"

" وہاں ابھی آپا سے ملنے نہیں دیا جا رہا۔۔۔جو بھی جاتا ہے۔۔۔بس باہر بیٹھ کر آ جاتا ہے۔۔۔تاشفین نے سب کو گھر بھیج دیا ہے۔۔۔اب وہ اکیلا ہی آپا کے پاس ہے۔۔۔"

" تو پھر مجھے کہاں لیکر جانے کو آئے تھے۔۔"

" حارث کی طرف۔۔۔۔"

" حارث بھائی کی طبیعت اب کیسی ہے۔۔؟۔۔"

" ڈاکٹر اسکو ابھی کچھ عرصہ اپنے پاس رکھنا چاہتے تھے۔۔۔مگر وہ ضد کر کے گھر آ گیا ہے۔۔۔۔پہلے سے بہتر ہو رہا ہے۔۔۔اسکو بس اچھی خوراک اور گھر والوں کی کمپنی کی ضرورت ہے۔۔الماس بھابھی اسکا بہت خیال کر رہی ہیں۔۔۔ابو سارا دن اسکے پاس موجود ہوتے ہیں۔۔ وہ ابو کو ایک پل بھی اپنے کمرے سے کہیں جانے نہیں دے رہا۔۔۔ ابو یہاں وہاں کی باتوں سے اسکا دل بہلاتے رہتے ہیں۔۔۔کیونکہ وہ نہیں چاہتے ہیں کہ حارث ہم سے کسی قسم کی معافی مانگے۔۔جس دن اسکو ہوش آیا تھا۔۔۔ابو کا ہاتھ پکڑ کر نہ جانے کیا کیا بول کر معافیاں مانگتا رہا۔۔۔کہتا ہے۔۔میرے بھائیوں نے مجھے خرید لیا ہے۔۔۔انکے لیے میں اپنی جان بھی دے دوں تو کم ہے۔۔۔میں نے کہا بھائی تیری جان ہمارے لیے بڑی قیمتی ہے۔۔۔تو بس جلدی سے ٹھیک ہو۔۔"

" اور اس آدمی کا کیا بنا جس نے یہ سب کیا تھا۔۔"

" وہ کہیں غائب ہو گیا ہے۔۔۔کچھ لوگ کہہ رہے ہیں۔۔اسکو غائب کیا گیا ہے۔۔جس ہوٹل میں وہ آخری دفعہ نظر آیا تھا۔۔۔وہاں کے سی سی ٹی وی کیمرے بند تھے۔۔۔لہذا کسی کے پاس کوئی حتمی خبر نہیں ہے۔۔۔تاشفین کے ساتھ ہونے والی نذیر حسین کی گفتگو جو کہ ایک فون کال کی ہے۔۔۔جس فون کال میں نذیر حسین نے تاوان کا مطالبہ کیا تھا۔۔۔وہ آڈیو اسکے بھتیجے یعنی بشارت حسین کے بیٹے کو سُنا دی گئی ہے۔۔۔جس پر وہ غصے سے پاگل ہو رہا ہے۔۔۔مگر ابھی تک پولیس کی تحویل میں ہی ہے۔۔۔تاشفین کی جگہ جس ایس پی کو تعینات کیا گیا تھا۔۔۔وہ ایس پی نذیر حسین کے غائب ہوتے ہی استعفٰی دیکر چلا گیا ہے۔۔۔اسکو اپنی فکر پڑ گئی

ہے۔۔ محکمے نے تاشفین کے تبادلے کے آرڈر کینسل کرتے ہوئے اسکی نوکری بحال کر دی ہے۔۔۔ کیونکہ نئے ایس پی کے خلاف بہت سی شکایتیں موصول ہوئی ہیں۔۔ جہاں وہ پہلے نوکری کرتا تھا وہاں بھی اُس نے نذیر حسین جیسے کچھ اور لوگوں کے لیے بھی بہت غیر قانونی کام صرف پیسے کے لیے کیئے ہوئے ہیں۔۔ایک این جی او نے سوشل میڈیا پہ پولیس کی غنڈہ گردی کے خلاف پوری کیمپین چلائی ہوئی ہے۔۔۔ چیف جسٹس آف پاکستان سے درخواست کی جا رہی ہے کہ وہ خود ان باتوں کا نوٹس لیکر پولیس کو راہِ راست پہ لانے کے لیے سخت اقدامات کریں۔۔۔ ہم لوگ تین دن مصیبت میں گرفتار رہے ہیں۔۔۔اور اس سب کے پیچھے پولیس انوالو تھی۔۔۔ مجرم کی پشت پناہی کرتی ہے۔۔۔ عدالت میں کیس چلتا ہی پولیس کی رپورٹ پہ ہے ۔اور پولیس آپکی اتنی گندی رپورٹ دیتی ہے کہ آپ سالوں بس خوار ہوتے رہیں۔۔ کہیں کچھ شنوائی نہیں ہوگی۔۔۔اور پولیس ایسا کیوں کرتی ہے۔ کیونکہ اُس نے تگڑی پارٹی سے پیسہ پکڑا ہوتا ہے۔۔ یا پھر نوکری کسی نے دلوائی ہوتی ہے۔۔۔ یہی سب چل رہا ہے۔۔۔ جو چوہدری اسلم مرحوم یا تاشفین جیسے ایماندار آفسر آجائیں انکی راہ میں یونہی روڑے اٹکائے جاتے ہیں۔۔۔"

"اب شاہ رخ کی فیملی کا کیا ہوگا۔۔؟۔۔"

"شاہ رخ کی بہن کو تاشفین نے حفاظتی انتظامات کے پیشِ نظر اپنے ساتھ ہی رکھا ہوا تھا۔۔اب بھی وہ حارث کی طرف ہی ہے۔۔۔ الماس بھابھی اتنی پریشان تھیں انکو اپنا ہوش نہیں تھا۔۔۔اس دوران انعم ہی بچوں کا خیال کرتی رہی ہے۔۔۔ کھانا وغیرہ بنوا لیتی تھی۔۔۔ کسی کو کھلا دیا کسی نے نہیں کھایا۔۔۔ اب ڈر ختم ہوگیا ہے۔۔۔ اسکے والدین واپس اپنے گھر منتقل ہوگئے ہیں۔۔۔ میرا خیال ہے انعم بہن بھی جگن کے بہتر ہوتے ہی چلی جائے گی۔۔۔ پر وہ سب کے ساتھ رچ بس سی گئی ہے۔۔۔ اب لگتا نہیں کہ وہ کوئی غیر ہے۔۔ اپنی بہن جیسی ہی لگتی ہے۔۔۔"

"اتنی ٹیڑھی نظروں سے دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ کہہ رہا ہوں۔۔۔ اپنی بہن ہے۔۔۔اور ویسے بھی ابھی میرا نیا نیا نکاح ہوا ہے۔۔۔ بیوی ملے گی تو چار دن اسکے سوا باقی ساری دنیا پھیکی ہی لگنے والی ہے۔۔۔ اوپر سے ظالم کے ہاتھ میں غضب کا ذائقہ ہے۔۔۔ اگلے چند سال میں صرف اسکے گرد چکر کاٹنے والا

ہوں۔۔۔"

" بہت اچھی بات ہے۔۔۔۔اور ان چند سالوں کے بعد بھی جو زرا فے جیسی گردن اٹھا کر کہیں ادھر ادھر دیکھا نا تو دیدے پھوڑ دوں گی۔۔۔ جانتے نہیں ہو تم مجھے۔۔۔ جتنا اچھا کھانا بناتی ہوں نا۔۔۔اتنی ہی اچھی ہڈیاں پیستی ہوں۔۔۔"

" جانِ من کیوں اپنے آپ کو بیوی کم اور ہورر مووی کی زومبی زیادہ ثابت کرنے پہ تلی ہوئی ہو۔۔۔"

" کیا جگن تاشو بھائی کو واپس اپنا لے گی۔۔؟۔۔۔"

" یہ اب تاشفین جانے اور اسکی بیوی۔۔۔ پورے دو گھنٹے سے میں اسرار احمد کی فیملی کا خبرنامہ پڑھ رہا ہوں۔۔۔اب بچے کو اسکے دل کی بات بھی کہہ لینے دو۔۔۔کیا ساری عمر یونہی دوسروں کے پھڈوں میں الجھا الجھا کر مارو گی۔۔۔"

"لو بھلا اس میں میرا کیا قصور جو باتیں تمہارے منہ پہ جچتی ہیں وہی سُنتا پسند کروں گی نا۔۔"

"یعنی تمہاری تعریف میری زبان پہ اچھی نہیں لگتی۔۔؟۔۔"

"اب میرا یہ مطلب بھی نہیں ہے۔۔۔"

" پھر اور کیا مطلب ہے۔۔؟۔۔ مجھے ایک گانا یاد آ رہا ہے۔۔"

"ہو گا کوئی تمہارے جیسا پھٹیچر گانا۔۔۔"

" پتا نہیں یار یہ گانا پی ٹی وی پہ آیا کرتا تھا۔۔۔بول پتا کیا ہیں۔۔۔"

" ہائے اللہ اب یہ میری کانوں کے کیڑے نکالے بغیر نہیں رُکنے والا۔۔۔"

"سُنو تو سہی سنگر کہتا ہے۔۔۔گڈی آ گئی ٹیشن اُتے چھیموں نظر نہ آوے۔۔۔۔

ہو گڈی آ گئی ٹیشن اوتے پر چھیموں نظر نہ آوے

اکھ پھڑ کدی جاوے ربا اکھ پھڑ کدی جاوے۔۔۔

ہائے چھیموں ہائے چھیموں ہائے چھیموں۔۔ "

گانے کے بول پہ جو دونوں ہنسنا شروع ہوئے تو ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنس ہنس کے لوٹ پوٹ ہوتے

گئے۔۔۔ایک کی ہنسی ذرا رکتی تو دوسرے سے آنکھ ملتے ہی پھر فوارا چھوٹ جاتا۔۔۔

☆......☆......☆

جگن نے آنکھیں کھولیں تو سارا کمرہ اسکے پسندیدہ لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔۔۔آج ڈاکٹر نے اسکو بالکل خطرے سے باہر قرار دیا تھا۔۔۔اسی خوشی میں ساری فیملی وہاں پہ جمع تھی۔۔۔اسکے ڈیڈی تو کیا، ممی کے چہرے پہ بھی یہ اتنی بڑی مسکراہٹ تھی۔۔۔اور وہ اپنے ہاتھوں سے مسمی چھیل چھیل کر اسرار احمد کے سامنے رکھی پلیٹ میں ڈال رہی تھیں۔۔۔

" بہن جی بس میرے لیے مزید نہ کاٹیں۔۔۔بچوں کو دیں۔۔۔میں نے زیادہ کھایا تو بے آرام رہوں گا۔۔۔"

" اسرار بھائی آپ کیا سمجھتے ہیں کہ میں نے نوٹ نہیں کیا۔۔۔آپ چڑیا کے برابر کھاتے ہیں۔۔۔یہ اتنے سے چاول اور اوپر چند قطرے سالن کے۔۔۔اور آدھی چپاتی سے ہی آپکا پیٹ بھر جاتا ہے۔۔۔اتنا کم تو ڈائیٹنگ والی عوام بھی نہیں کھاتی ہے۔۔۔جتنی احتیاط سے آپ کھاتے ہیں۔۔۔"

" بس بہن کسی کے لیے پریشانی کا باعث نہیں بننا چاہتا ہوں۔۔۔یہ نہ ہو کہ میرے زیادہ دفعہ واش روم کا چکر لگانے سے میری اولاد کو الجھن ہو۔۔جان چھڑانے پہ آجائیں۔۔۔"

" اوہ ہیلو سر جی۔۔۔بریک پہ پیر رکھیں۔۔۔سپیڈ بریکر بھی کسی شے کا نام ہے یار۔۔۔آپ کا جو جی چاہے آپ کھائیں۔۔۔ہم کس لیے ہیں۔۔۔اگر اپنے باپ کی ضروریات کا خیال بھی نہ رکھ پائیں تو ہم پر لعنت ہے۔۔۔"

فارس کا غیر سنجیدہ انداز ایک دم سنجیدہ ہوا۔۔۔

اسرار احمد کی آنکھ احساسِ تشکر سے نم ہوگئی۔۔

" جگن۔۔۔کس کو ڈھونڈ رہی ہو۔۔؟۔۔"

نگی کے سوال پہ اُس نے ایک خالی سی نظر نگی پہ ڈال کر سر نفی میں ہلایا۔۔

" کسی کو بھی تو نہیں۔۔۔"

" جھوٹ نہیں بول سکتی ہو۔۔۔جانتی ہو کیوں۔۔؟۔۔کیونکہ تمہاری آنکھیں سچ بول دیتی ہیں۔۔۔"

انعم جو جگن کے بالوں کو بڑی آہستگی اور احتیاط کے ساتھ برش کر رہی تھی۔۔۔دھیمے سے بولی۔۔۔

" جگن آپا۔۔۔آپکو پتا ہے۔۔جتنا وقت آپ آئی سی یو میں رہیں ہیں نا تاشفین بھائی نے ایک پل کے لیے بھی آرام نہیں کیا۔۔۔کھانا تک زبردستی کھلاتے رہے ہیں۔۔۔۔"

اُس کے دل میں شکوہ آیا۔۔۔

"ہاں۔۔۔نظر آرہا ہے کہ وہ کس قدر پریشان رہا ہوگا۔۔ گھر کے سارے افراد جمع ہیں۔۔۔اور وہ آیا ہی نہیں۔۔۔"

" کافی پی پی کر انہوں نے اپنے معدے کا ستیاناس تو مار ہی لیا ہونا ہے۔۔۔دن میں بیس سے اکیس کپ خالی کرتے رہے ہیں۔۔۔صرف اس لیے کہ وہ مسلسل جاگ کر آپکے پاس بیٹھ سکیں۔۔۔"

" ہاں سوئی ہوئی تھی تو میرے پاس بیٹھا رہا اب جاگی ہوں۔۔تو چلا گیا۔۔۔مجھے بہلانے کے لیے۔اچھے بہانے گھڑ رکھے ہیں۔۔"

الماس شہریار کو اٹھائے اسکے پاس آئی۔۔۔

جگن نے نظروں کا رُخ موڑ لیا۔۔۔

الماس بولنا شروع ہوئی تو گلے میں آنسوؤں کا پھندا اٹک رہا تھا۔۔۔

" میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔۔۔جن سے میں تم سے معافی مانگوں۔۔۔میں ساری عمر اپنے سٹیٹس اور اپنی ہائی کلاس دوستیوں کو پوجتی رہی   ۔۔۔اپنے شوہر کی فیملی کو ہمیشہ حقیر تصور کیا۔۔۔اللہ نے مجھے میرے غرور کی بہت بڑی سزا دی ہے۔۔۔میری ساری عمر کی رشتے داریاں۔۔ ہیلو ہائے کوئی بھی میرے کام نہیں آیا۔۔۔سوائے ان کے جن کو میں نے ہمیشہ ڈی گریڈ ہی کیا۔۔۔نئے نئے طریقوں سے انکی عزتِ نفس کو کچلا۔۔۔اُسی گھر کے افراد نے ثابت کر دیا ہے کہ زندگی میں کچھ لمحات ایسے بھی آتے ہیں۔۔۔جب آپکی دولت بھی آپکے کام نہیں آتی ہے۔۔۔میں قبر تک وہ رات نہیں بھول سکتی ہوں جگن۔۔۔میری بچوں کو مجھ سے الگ رکھا گیا اور مجھے ساری رات انکے رونے کی آوازیں آتی رہیں اور میں کچھ بھی نہ کر پائی۔۔۔بے بسی سے

رسیوں میں بندھی اپنا تماشہ دیکھتی رہی۔۔۔اگر تاشفین وہاں نہ آتا۔۔۔اُس صورت میں ہمارا کیا بننا تھا۔۔۔ میں سوچنا بھی نہیں چاہتی ہوں۔۔۔"

"اسرار انکل اور لڑکوں سے معافی مانگ چکی ہوں۔۔۔ان لوگوں کا بڑا پن دیکھو کہ میں نے ابھی پوری طرح اپنی شرمندگی کا اظہار بھی نہیں کیا تھا۔۔۔کہ ان لوگوں نے مجھے ہاتھوں میں تھام کر۔۔۔اپنائیت کا احساس دیا اور بولے۔۔۔ارے بھابھی کیسی معافی۔۔۔بھول جاؤ سب۔۔۔"

"تم نے انکو پہچان لیا جگن، میں نہ پہچان سکی۔۔۔میں نے ضد میں آکر تمہاری شادی شدہ زندگی کو نقصان پہنچایا۔۔۔جگن مجھے معاف کر دیا نہ کرو۔۔۔پلیز تاشفین کو مت چھوڑنا۔۔۔وہ تمہارے بغیر اداس بیٹھا بالکل اچھا نہیں لگتا ہے۔۔۔وہ فوراً غصے میں آجانے والا میرا بھائی ۔۔۔تمہارے لیے جائے نماز پہ کھڑا ہو کر روتا رہا ہے۔۔۔وہ اتنا جوان مرد بالکل ایک بچہ معلوم ہو رہا تھا۔۔۔پلیز جگن۔۔۔۔پرانے سب زخم بھول کر اپنی زندگی نئے سرے سے شروع کرو۔۔۔ممی ڈیڈی کو تمہارے اور تاشفین کے معاملے کا علم نہیں ہے ۔۔میں اسی دن گھر آتے ہی اپنے مسئلے میں الجھ گئی تھی۔۔۔انکو بتانے کا موقع ہی نہیں ملا تھا۔۔۔ممی کہتی ہیں۔۔۔حارث ہمارا بہت اچھا بیٹا ہے۔۔۔مگر تاشفین تو تاشفین ہی ہے۔۔۔"

الماس نے جھک کر اُسکی پیشانی چومی۔۔۔

"میں گھر چلتی ہوں۔۔۔حارث ابھی زیادہ چلتے پھرتے نہیں ہیں۔۔۔اور تنہائی میں بیٹھنا انکو بالکل پسند نہیں ہے۔۔۔انعم کے امی ابو اُن کے پاس موجود تھے۔۔۔اس لیے ہم سب لوگ تمہیں ملنے آگئے۔۔۔اب گھر پہ ہی ملاقات ہو گی۔۔۔ڈاکٹر کہہ رہا تھا۔۔۔ایک دو دن میں چھٹی دے دیں گے۔۔۔اور ہاں۔۔۔ بار بار دروازے کو دیکھنا بند کرو۔۔۔وہ کہیں گیا ہو گا تو دروازے سے اندر آئے گا نا۔۔۔اسی کمرے میں موجود ہے۔۔۔وہ سامنے بیڈ پہ دیکھو۔۔۔سر تا پیر لپیٹے وہی پڑا ہوا ہے۔۔۔ نیند نہ لینے سے اسکی آنکھوں کے گرد حلقے اُبھر آئے تھے۔۔۔فارس نے اسکی کافی والے کپ میں نیند کی گولی ڈال کر اسکو پلائی ہے۔۔۔اُسی کے زیرِ اثر سو رہا ہے۔۔۔

جگن نے گردن موڑ کر دیکھا۔۔واقعی اوپر پڑے کمبل میں خود کو اچھی طرح لپیٹے پڑا ہوا تھا۔۔۔جگن کو کچھ

سکون ہوا۔۔

آدھے گھنٹے بعد سب ہی روانہ ہو گئے۔۔۔

فارس اور نگی رُکے ہوئے تھے۔۔۔۔ کیونکہ پھوپھی خود تو حارث کی خیریت معلوم کرنے اسکے گھر چلی گئی تھیں۔۔۔اور فارس کو حکم ہوا تھا۔۔۔نگی کو گھر چھوڑ آؤ۔۔۔اسکی بھابھی گھر پہ اکیلی ہے۔۔۔

" جگن جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ۔۔۔ پھر ایک ساتھ دو دو ولیمے ہوں گے۔۔۔ کیونکہ کل ماموں کہہ رہے تھے۔۔۔تاشفین اور جگن کا ولیمہ بھی نگی اور فارس کے ولیمے کے ساتھ ہی کروں گا۔۔۔واہ واہ کیا مزہ آئے گا۔۔۔جگن ایک دفعہ پھر دلہن بنے گی۔۔۔پہلی دفعہ تو ہم لوگ شامل نہیں تھے۔۔۔اسی لیے اللہ پاک نے فیصلہ فرمایا ہوگا۔۔۔انکو دوبارہ چانس ضرور دینا چاہیے۔۔"

جگن جواباً بس مسکرا ہی سکی۔اسکی سمجھ میں نہ آیا کہ کیا کہے۔۔۔

" آپا میں اسکو گھر چھوڑ کر آتا ہوں۔۔آپ بھی اب آرام کریں۔۔۔

☆......☆......☆

تاشفین نے کروٹ بدلی۔۔۔اور ایک آنکھ کھول کر دیکھنے پہ کمرے سے دوسرے اینڈ سے جگن کو اپنی جانب دیکھتا پایا۔۔۔تاشفین کو اپنا خواب لگا۔۔۔ ویسے بھی وہ ابھی خوابوں کی دنیا میں ہی کہیں بھاگ رہا تھا۔۔۔دوسری دفعہ نظر پڑی تب بھی ویسا ہی سین پایا۔۔۔جگن کی نگاہوں کا مرکز تاشفین تھا۔۔۔تاشفین کے لب ذرا سا پھیلائے۔۔اُس نے انگلی کے اشارے سے اسکو اپنی طرف بلایا۔۔۔

جواب میں جگن نے بھی اُس کا عمل دہرایا۔۔۔تاشفین کی آنکھوں میں حیرت اُبھری۔۔۔

کہنی کے بل اُٹھ کر بیٹھ گیا۔۔۔آنکھوں سے نیند بھگانے کی کوشش کرتے ہوئے بولا۔۔۔

" مجھے یہ نظر آرہا ہے کہ تم جاگ رہی ہو۔۔۔ اور مجھے بلا رہی ہو۔۔۔کیا یہ حقیقت ہے یا کوئی خواب۔۔۔؟۔۔۔"

وہ دھیرے سے بولی" وائے ڈونٹ یو فائینڈ آؤٹ یور سیلف۔۔۔"

" انٹرسٹنگ۔۔۔"

وہ وزیٹر بیڈ سے اُتر آیا۔۔۔
جگن کی نظریں مسلسل اُسی پہ ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔ بڑھی ہوئی داڑھی۔۔۔۔ بڑھے ہوئے بال۔۔ سلوٹوں بھرا لباس۔۔۔ چہرے کے پرسکون تاثرات۔۔۔ وہ آ کر اسکے بیڈ کے قریب رکھی کرسی پہ بیٹھ گیا۔۔۔ دونوں بازو بیڈ پہ رکھے اور سیدھے ہاتھ کی انگلی سے جگن کے چہرے پہ آئے بال پیچھے کیے۔۔۔

" کیسا محسوس کر رہی ہو۔۔؟۔۔"

"اچھا۔۔۔"

دونوں ہاتھوں کے پیالے میں چہرہ بھرے وہ بڑی معصومیت سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

"دوسرے لوگ کیسا محسوس کر رہے ہیں۔۔؟۔۔"

جگن کی مسکراہٹ ہلکی سی نمودار ہو کر چھپ گئی۔۔۔

"بہت اچھا۔۔۔"

"ڈیٹس آر لیف۔۔۔"

"میں بہت گھبرا گیا تھا۔۔"

" کیوں۔۔؟۔۔"

" کیونکہ تمہیں گولی لگی تھی۔۔۔ مجھے تمہارا خیال رکھنا چاہیے تھا۔۔۔ تمہیں بالکونی وغیرہ میں نکلنے نہ دیتا۔۔"

" مگر میں تو تمہاری شکل دیکھنے کی بھی روادار نہیں تھی۔۔۔ اس صورت میں تم میرا خیال کیسے رکھتے۔۔؟۔"

"میں تمہیں منا لیتا۔۔۔"

"میں نہ مانتی تو۔۔؟۔۔"

" ہمارے لیے ایک دوسرے سے جدا ہونا آسان نہیں ہے جگن۔۔۔ بات یہ ہے جس رشتے میں محبت نہ ہو۔۔۔ وہ چھوٹی سے چھوٹی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔۔۔ رشتے میں دم ہو تب ہی زندگی کی اونچی نیچی راہوں پہ ٹوٹے بغیر چل سکتا ہے۔۔۔"

"اچھا اب اپنی صفائی اس طرح پیش کرو گے۔۔۔"

"نہیں صفائی نہیں دے رہا ہوں۔۔۔ایک حقیقت بیان کر رہا ہوں۔۔"

"اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ایک دفعہ بائے چانس ہمارا رشتہ ٹوٹنے سے بچ گیا تو اگلی دفعہ تم پھر سے اپنا غصہ نکالنے بیٹھ جاؤ گے۔۔۔"

وہ ہنستے ہوئے بولا۔۔۔"مجھے نہیں لگتا ایسا کوئی وقت آئے گا۔۔"

"کیوں۔۔؟۔۔"

"وہ اسلیے کہ جس ہستی کے سبب غصہ آیا تھا۔۔آج کل ان سے دوستی چل رہی ہے۔۔۔۔"

"بڑی بات ہے۔۔۔ہو سکتا ہے۔میرے جلے دل کے پھپھولے پھوڑنے کے بعد کچھ غیرت آئی ہو۔۔"

"تم نے بہت غلط بات کی تھی۔۔بچوں کی آمد کی خوشی بھی تم نے وہ بات کہہ کر بدمزا کر دی۔۔"

"ہاں ویسے تو تم نے ڈھول بجا کر خوشی منانی تھی۔۔۔"

"خیر اگر حالات کارساز ہوتے میں نہ سہی تمہارے بچے تو ضرور ڈھول بجا کر خوشی مناتے۔۔۔آخر انکی مراد بھر آئی ہے۔۔۔بیچاروں کے عرضیاں ڈالی ہوئی تھیں۔۔۔"

"انہوں نے تو ایک زینب کی فرمائش کی تھی۔۔۔مگر یہاں تو دو کا سین ہے۔۔"

تاشفین ایک دفعہ پھر ہنسا۔۔۔

"چلو اچھا ہے نا۔۔۔دو ہوں گے تو لڑائی نہیں ہو گی کہ کون اسکو پہلے اٹھائے گا۔۔۔ایک وقت میں دو لوگ خوشی سے بچے کو اٹھایا کریں گے۔۔۔"

"شرم تو نہیں آ رہی۔۔"

"آج تک میں نے کسی باپ کو شرماتے نہیں دیکھا ہے۔۔۔پھر میں کیوں شرماؤں۔۔۔"

"میں نے سُنا ہے کہ جناب بہت پریشان ہو گئے تھے۔۔کہ کہیں بیوی نب نبا نہ جائے۔۔"

"ہاں یار۔۔۔اللہ اللہ کر کے تو میری گھر گرہستی چلی تھی۔۔۔ایک دم سے سب ختم ہوتا دیکھ کر ہر ذی شعور گھبراتا ہے۔۔"

"اچھا بس گرہستی ختم ہونے کا دکھ تھا۔۔۔بیوی کے بچھڑنے کا نہیں۔۔"

" اب کیا چاہ رہی ہو۔؟۔۔ میں اپنی حالت لفظوں میں بیان کروں۔۔۔ساتھ ایک عدد رومنٹک گانا سُناؤں۔۔۔؟۔۔"

" نہیں حالت نظر آ رہی ہے۔۔۔آنکھوں کے گرد حلقے۔۔۔شیو۔۔۔پرسوں کا پہنا لباس۔۔۔اور جہاں تک رہی گانوں کی بات گانے تو جناب بڑے رومانوی سُنتے ہیں۔۔۔"

"جی کیونکہ جناب انسان ہوتے ہیں۔۔"

"انسان بہت تھکا ہوا لگ رہا ہے۔۔۔میرا خیال ہے۔۔۔انسان کو ابھی مزید تھوڑا اور آرام کرنا چاہیے "

تاشفین نے جمائی لیتے ہوئے کہا۔۔۔

"یار مجھے سمجھ نہیں آ رہا کہ مجھے اتنی نیند کیوں آ رہی ہے۔۔۔مانتا ہوں کہ کئی دنوں سے نیند پوری نہیں ہوئی ہے۔۔۔پر اتنی گہری نیند بھی کیا کہ چار پانچ گھنٹے سونے کے بعد بھی آنکھیں کھلنے کا نام نہیں لے رہی ہیں۔۔"

"وہ اس لیے کہ فارس نے آپکی کافی میں نیند کی گولیاں ڈالی تھیں۔۔۔"

"نہیں۔۔۔"

جگن نے اسکی تردید پہ سر اثبات میں ہلایا۔۔۔۔

"بڑا ہی بدتمیز انسان ہے۔۔۔میں چاہتا تھا جب تم ہوش میں آؤ۔۔میں تمہارے پاس ہوں۔۔"

جگن نے اسکے گال سہلائے۔۔۔ڈمپل میں انگلی رکھی

"ہاں پاس تو تھے۔۔۔کیا ہوا جو سو رہے تھے۔۔"

۔۔۔تاشفین کے لب پھیل گئے۔۔۔

"مجھے ابھی تک یقین نہیں آ رہا ہے۔۔"

" کس بات کا۔۔؟۔۔"

" ہم ماں باپ بننے جا رہے ہیں۔۔۔تمہارے لیے تو میں کہہ سکتا ہوں۔۔کہ تم بہترین ماں ثابت ہونے والی ہو۔۔۔کیونکہ تمہیں دوسروں سے محبت کرنا آتا ہے۔۔۔تم اپنوں کو جکڑ لیتی ہو۔۔۔کوئی بھی تم سے محبت

کرنے پر مجبور ہو جائے۔۔۔ البتہ اپنے لیے میں تھوڑا نروس محسوس کر رہا ہوں۔۔۔ میں اچھا شوہر نہیں ثابت ہو سکا ہوں۔۔۔ نہ جانے باپ کیسا بنتا ہوں۔۔۔"

"میرا خیال ہے۔۔ ہمیں ایک دوسرے سے بہت زیادہ امیدیں نہیں باندھنی چاہیے ہیں۔۔۔ کہ ہم میں سے والدین کے فرائض زیادہ احسن طریقے سے کون نبھائے گا۔۔۔ ہمیں بس اپنے بڑوں کو فالو کرنا ہو گا۔۔۔ جیسے اسرار ابو نے۔۔۔ اپنے بیٹوں کی پرورش کی ہے۔۔۔ تم بھی بالکل ان جیسے بنوں گے۔۔۔ جہاں میں بھٹک جاؤں وہاں تم مجھے سنبھال لینا۔۔۔ جہاں تم پٹڑی سے اُترنے لگو گے وہاں میں تمہیں جگا دوں گی۔۔۔"

تاشفین ایک دم سے سنجیدہ ہو گیا۔۔۔ بڑی گہرائی تک جگن کی آنکھوں میں دیکھتا چلا گیا۔۔۔

جگن اپنے ہاتھ سے تاشفین کے لبوں کو مسکراہٹ کے انداز میں پھیلا رہی تھی۔۔ مگر وہ یونہی سنجیدہ رہا۔۔۔

" کیا ہوا ہے۔۔؟۔۔"

تاشفین نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر اس پہ اپنے لب رکھے۔۔۔ پھر جگن کا ہاتھ اپنے دل پہ رکھا۔۔۔

"میں نے تمہیں بہت زیادہ مس کیا ہے۔۔۔ اور انا اور مصلحت کے بادل اُترتے ہی۔۔ اس ایک سوال نے مجھے بہت بے قرار کیا ہے کہ کیا ہوتا جو اُس دن تم وقت مجھے تھپڑ مار کر ہوش نہ دلاتیں۔۔۔؟۔۔۔ میں تو اپنی خوشیاں نگل گیا تھا۔۔۔ لوگ کہتے ہیں۔۔۔ ایک عورت کیا کئی مل سکتی ہیں۔۔۔ مگر میں کہتا ہوں ہر کسی کے ساتھ دل تو نہیں ملتا نا۔۔۔ دل تو اسکے ساتھ ملا ہے۔۔۔ جس کے ساتھ میری شادی میری مرضی کے خلاف کی گئی تھی۔۔۔ وہی میرے لیے دنیا کی بہترین عورت ہے۔۔۔ جو آنے والے کل میں میرے بچوں کی ماں ہے۔۔۔ میں بہت بُرا انسان سہی جگن۔۔۔ مگر یہ حقیقت ہے۔۔۔ کہ تم میرے دل اور میری زندگی میں آنے والی پہلی عورت ہو۔۔۔ اور میں کبھی بھی تمہیں کھونا نہیں چاہتا ہوں۔۔۔"

جگن کے لب مسکرائے۔۔۔ اُس نے تاشفین کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھر کر اپنی جانب کھینچا۔۔۔ جب تاشفین کا چہرہ عین جگن کے چہرے کے پاس آیا تو۔۔۔ جگن نے اسکے لبوں کو چھو کر سرگوشی کی۔۔۔

" پیارے تو تب بھی لگتے ہو۔۔۔ جب غصے میں بھرے پھرتے ہو۔۔۔ پر ظالم انسان یوں معصومیت سے بولتے قیامت لگ رہے ہو۔۔۔ کہیں تمہیں میری ہی نظر نہ لگ جائے۔۔۔"

تاشفین نے تاسف سے نفی میں سر ہلایا۔۔اور مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

"بہت بڑی فلرٹ ہو۔۔۔ مجھے چاروں شانے چت کر دیا ہے۔۔۔ پھر بھی باز نہیں آرہی ہو۔۔۔"

جگن ہنستی چلی گئی۔۔۔اور بولی۔۔۔

"ایس پی میں نے ایک ایک حرف سچ کہا ہے۔۔۔ ہائے میں حیران ہوتی ہوں۔۔۔کیسے کسی کو کوئی اتنا اچھا لگ سکتا ہے۔۔۔ جتنے اچھے تم مجھے لگتے ہو۔۔۔جتنی دفعہ دیکھتی ہوں۔۔۔ نئے سرے سے کرش آتا ہے۔۔۔"

وہ جانتا تھا وہ جھوٹ نہیں کہہ رہی۔۔۔ کیونکہ زبان سے جھوٹ بولا جا سکتا ہے۔۔۔مگر آنکھیں تو دھوکا نہیں دیتی ہیں۔۔وہ اسکو جب جب دیکھتی تھی۔۔۔پاگلوں کی طرح اپنا آپ بھی بھول جاتی تھی۔۔۔اسلیے اگر وہ منہ سے بول کر اس بات کا اقرار نہ بھی کرتی تو وہ اسکے حال سے واقف تھا۔۔۔

تاشفین نے دل میں عزم کیا کہ اب وہ کبھی بھی اس عورت کی آنکھ میں آنے والے کسی دکھ کے آنسو کا سبب نہیں بنے گا۔۔۔

☆......☆......☆

جگن کو دو ننھے منے فرشتے ادھر ادھر سے کھینچ نوچ کر اپنی اپنی طرف متوجہ کرنے کے ان تھک جتن میں لگے ہوئے تھے۔وہ دونوں کو باری باری یا ترتیب سے اپنے مطالبات پیش کرنے کے لئے اس شیر خوارگی کے دوران کسی طرح مجبور نہیں کر سکتی تھی۔بس بے حال ہو کبھی ایک کو سنبھالتی کبھی دوسرے کو گھرکتی۔نگی جتنی دیر اس کے ساتھ رہتی تو اسے کچھ سہارا رہتا مگر اس کے ادھر ادھر ہونے کے دوران اگر ایک اٹھتا تو دوسرے کو بھی ساتھ اٹھا کر جگن کو امتحان میں ڈال دیتے۔

جگن تو ویسے بھی ایک بھرے پرے خاندان کی متمنی تھی مگر اپنے دیوروں اور نگی کی خدمت سے اتنی ممنون ہو رہی تھی کہ وہ ابھی سے نگی کے لئے خوشیوں بھرے لمحات کی دعائیں مانگ رہی تھی تاکہ وہ بھی وقت آنے پر اس کی خدمتوں کا کچھ قرض اتار سکے۔

جگن کو جب پتہ چلا کہ اعلیٰ حکام نے پوری طرح تاشفین کی ضرورت پڑنے پر سرپرستی اور مدد کی تھی تو وہ بھی

اس منصفانہ نظام کی تقویت کیلئے تاشفین کا وقت بے وقت باہر رہنا اور خطرات کے خاتمے کی کوششیں کرنا منظور کر گئی تھی۔اب جتنی دیر تاشفین گھر پر رہتا وہ اسے، اسرار صاحب، اپنے دیوروں اور ان دونوں چھوٹے فرشتوں سے جی بھر کر مصروف رکھتی۔پھر اس کے ملازمت پر جانے کے بعد ملک وملت کے امن کے لئے اس کی کامیابی اور خیریت سے واپسی کی دعا کرتی۔

جگن اب اپنی بڑی بہن کی عمر بھر نہ ملنے والی محبت کو جی بھر کر وصول کر رہی تھی اور اپنی بھانجی اور بھانجے پر اپنی محبتیں نچھاور کر رہی تھی۔

اسرار صاحب اللہ کے اس وعدے کی تصدیق دیکھ رہے تھے کہ ایک مشکل میں ثابت قدمی دکھانے والے پرعزم مسلمانوں کے لئے اللہ کی طرف سے اجر اور آسانی اس کریم کا سچا وعدہ ہے۔

" کھانا کب تک ملے گا۔۔؟۔۔آج کی تاریخ میں ملے گا بھی یا امید چھوڑ دوں۔۔؟۔۔"

نگی نے اپنے شوہر کی دہائی تیسری دفعہ سُنی تو برتن وہیں رکھ کر اسرار احمد کے ساتھ کسی ضروری معاملے پہ بات کرتے تاشفین کے پاس آ کر بولی۔۔۔

"میں نے کیا کہا تھا۔۔؟۔۔آپکو کچھ یاد ہے۔۔؟۔۔"

تاشفین نے دماغ پہ زور ڈالتے ہوئے پوچھا۔۔

" کب۔۔؟۔۔کیا۔۔۔۔؟۔۔"

"جب آپ نے اپنے بھائی سے میرے رشتے کی بات کی تھی۔۔میں نے کہا تھا نا کہ یہ مجھے کچن میں ہی جلا کر مارے گا۔۔دن رات کھانے بنوائے گا۔۔آپ نے کہا تھا۔ٹینشن نہ لو۔۔۔خانسامہ رکھوا دوں گا۔۔۔میں پوچھتی ہوں۔۔۔یہ آدمی شادی سے پہلے اپنے سارے کام خود کرتا تھا۔۔۔گھر کا جھاڑو پوچا بھی لگاتا تھا۔۔۔اپنے کیا سارے گھر کے لیے کھانا پکاتا تھا۔۔۔۔اب یہ مجھ پہ ایسے حکم چلاتا ہے۔۔۔جیسے میں اسکی تنخواہ دار ملازم ہوں۔۔"

" دیکھو دیوانی عورت کیا کبھی میں نے تمہاری تنخواہ دینے میں کوتاہی کی ہے۔۔۔؟۔۔۔اور تمہیں تو میرا شکر گزار ہونا چاہیے تمہارے آنے سے پہلے اس گھر میں تمہاری ذمہ داریاں میں سرانجام دیتا رہا ہوں۔۔۔ایسی

محبت کی تو ڈھونڈنے سے بھی مثال نہیں ملتی ہے۔۔۔سارے محلے کی لڑکیاں تمہاری سیٹ دیکھ کر آہیں بھرتی ہیں۔۔۔ایک تم ہو۔۔۔جسکو اندازہ ہی نہیں ہے۔۔۔فارس اسرار کی بیوی کی کیا ویلیو ہے۔۔۔دو سال رُک جاؤ۔۔۔لوگ کہا کریں گے۔۔۔وہ دیکھیں گلابی سرخی لگائے جو عورت جا رہی ہے ناوہ جو جدید ماڈل کی گاڑی سے نکلی ہے۔۔۔وہ فارس اسرار کی بیوی ہے۔۔۔"

"ہاں فارس اسرار گڈیاں لوٹنے والے کی بیوی ہوں۔۔"

"تم سدا کی بدذوق ہو۔۔۔ابو جی۔۔۔بھلا بتائیں۔۔۔انسان کی چھڑے چھانٹ سے ایک بیوی والا ہونے کے عہدے پہ ترقی ہو جائے تو بھلا اس سے بڑی کیا ترقی ہوگی۔۔۔پھر بھی آپکے بیٹے کی کوئی عزت نہیں ہے۔۔۔" نگی نے اسکو آنکھیں دکھائیں اور واپس کچن میں چلی گئی۔۔۔

تاشفین نے فارس کی کو سر کے اشارے سے پوچھا۔۔۔

"ہاں جی۔۔۔تو بیوی کو تنگ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے دینا ہے کہ نہیں۔۔۔؟۔۔"

"بھائی اب بندہ کیا کرے جب اسکو اپنی بیوی کی جلالی شکل بڑی پسند ہو۔۔۔دوسرا جب یہ غصے میں ہوتی ہے۔۔۔اسکو کام بہت نمٹتا ہے۔۔۔اب دیکھیے گا۔۔۔حارث اور بھابھی کے آنے سے پہلے سب کچھ تیار ہو چکا ہوگا۔۔۔"

"یہ حسیب لوگ ابھی تک نہیں آئے ہیں۔۔"

"باس۔۔۔عباس جب تک اپنی پوری کلاس کے سب بچوں کو ترتیب سے روک روک کر اپنی بھتیجی زینب سے نہیں ملاوائے گا۔۔۔تب تک بھول جائیں کہ انکی گھر پہ واپسی ہو رہی ہے۔۔۔"

تب ہی باہر بیل ہوئی فارس دروازہ کھولنے گیا۔۔ ماہا اور شہریار نے ایک ساتھ اس پہ حملہ کیا وہ ان کے سامنے ہارنے کی ایکٹنگ کرتا وہیں فرش پہ لیٹ گیا۔۔۔

"اُف اللہ یہ اتنے طاقت ور بچے کہاں سے آ گئے۔۔۔جنہوں نے مجھ جیسے سُپر مین کو یوں اتنی آسانی سے گرا دیا۔۔۔ انکا پتا کرو کس پنڈ کے ہیں۔۔۔کس شہر کے ہیں۔۔"

دونوں بچوں کے قہقہے گھر کی رونق میں اضافہ کر گئے تھے۔۔۔

الماس نے ہال میں آتے ہی۔۔۔ با آواز بلند سلام کی۔۔۔سب نے گرمجوشی سے اسکی سلام کا جواب دیا۔۔۔وہ آکر اسرار احمد کے سامنے جھکی۔۔۔انہوں نے شفقت سے اسکے سر پہ ہاتھ پھیرا۔۔۔پھر وہ وہیں انکے پاس ہی بیٹھ گئی۔۔

"ابو جی میں آج بازار گئی ہوئی تھی مجھے وہاں یہ چادر بہت زیادہ پسند آئی تو میں اسے آپ کے لیے خرید لائی۔" الماس نے براؤن رنگ کی پیور وؤل کی چادر کھول کر اسرار احمد کے گرد پھیلا کر دیتے ہوئے کہا جس پہ انہوں نے شکریہ ادا کرتے ہوئے سمجھایا بھی۔۔۔

"بیٹی ہر دفعہ تم اسی طرح کے بہانے بنا کر میرے لیے کچھ نہ کچھ خرید لاتی ہو۔۔۔مجھے تمہارا دیا ہر تحفہ عزیز ہوتا ہے۔۔پر بیٹا تحفے تحائف تو کبھی کبھار خاص موقع پہ اچھے لگتے ہیں۔۔۔تم اتنے زیادہ پیسے مجھ پہ مت خرچ کیا کرو۔اپنے لیے خرید و فروخت کرو۔تم لوگوں کا وقت ہے زندگی کا لطف لینے کا۔۔میں تو بیمار آدمی ہوں۔۔"

"ایسے مت بولیں۔۔اللہ آپکی عمر دراز کریں آپکے دم سے اس گھر میں رونق ہے۔۔میں آؤں۔۔تو جس دن آپ گھر پہ نہیں ہوتے۔۔۔چاہے مسجد تک ہی گئے ہوں۔۔گھر ویران سا لگتا ہے۔۔۔کیوں تاشفین میں سچ کہہ رہی ہوں نا۔۔۔؟۔۔۔"

"اس میں کیا شک ہے۔۔۔ابو جی کے بغیر یہ گھر مکمل ہی نہیں ہے۔۔"

اُس نے اٹھ کر اسرار احمد کی پیشانی چومی اور آگے بڑھ گیا۔۔

تبھی حارث اور جگن لوگ پہنچے۔۔۔

عباس نے گول مٹول سی زینب کو اُٹھایا ہوا تھا۔۔جسکی چچی نے اسکی چھوٹی چھوٹی گول کلائیوں پہ چوڑیاں پہنائی ہوئی تھیں۔۔۔کانوں تک آتے سلکی بالوں پہ چھوٹے چھوٹے کلپ لگا رکھے تھے۔۔۔ زینب کی گھر میں بڑی ویلیو تھی۔۔۔مگر عباس نے تو جیسے اسکو اڈاپٹ کیا ہوا تھا۔۔ کبھی کوئی بات ہوتی تو دھڑلے سے کہتا۔۔۔

"زینب صرف میری بہن ہے۔میں نے اسکو اللہ سے دعائیں مانگ کر لیا تھا" اور نو ماہ کی زینب کو بھی عباس کی اتنی پہچان تھی کہ وہ بس کہیں نظر آجائے سہی زینب اسی وقت دونوں بازو اُٹھا کر شور مچا دیتی کہ مجھے فوراً اُٹھا لو۔

اگر زینب تاشفین چھوٹے چچا کی لاڈلی تھی۔۔۔تو عباد تاشفین اپنے بڑے چچاؤں کا شاگرد تھا۔۔

رعب سے سب کی گود میں چڑھ کر بیٹھتا۔ جب بھی تاشفین کو نیند سے اٹھانا ہوتا۔۔ جگن یا کوئی اور عباد کو اسکے پاس بیڈ پہ بٹھا آتے۔ وہ بال کھینچنے سے کام شروع کرتا۔۔۔ پھر مکے پڑتے اور اختتام دانت کاٹنے پہ ہوتا۔۔۔ کبھی جب وہ زیادہ تھکا ہوا ہوتا تو عباد کو بیڈ پہ اپنے برابر سے اُٹھا کر نیچے بیٹھا دیا۔۔۔

ہر ویک اینڈ کی طرح اس دفعہ بھی اسرار احمد کی ساری آل اولاد ایک چھت کے نیچے جمع تھی۔۔۔ ڈنر پہ ہال میں دستر خوان بچھا کر ادھر ہی سب کھانا کھا رہے تھے۔۔ پھوپھی بھی موجود تھیں۔۔ جنکو مخاطب کرتے ہوئے اسرار احمد بولے۔۔

" آپا زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے۔۔۔ سوچ رہا ہوں۔۔ حسیب کی خوشی بھی دیکھ ہی لوں۔۔"

اپنا نام سُن کر حسیب کے کان کھڑے ہوئے۔۔ جس پہ اسکے بڑے بھائیوں نے اسکا ریکارڈ لگایا۔۔۔ جبکہ پھوپھی بولیں۔۔۔

" اگر تم نے ذکر کیا ہے تو یقیناً لڑکی بھی دیکھ رکھی ہوگی۔۔۔ کیونکہ بنا مقصد تم بات نہیں کرتے ہو۔۔"

اسرار احمد مسکراتے ہوئے بولے۔" ہاں لڑکی تو میری نظر میں ہے اب نہ جانے بچوں کو میری بات پسند آتی ہے یا نہیں مگر میں نے انعم کو حسیب کے لیے مانگنے کا سوچا ہے۔۔ بڑی اچھی سلجھی ہوئی بچی ہے۔۔۔"

جگن فٹ سے بولی" ہائے ابو جی آپ نے تو میرے دل کی بات کردی۔ انعم لاکھوں میں ایک لڑکی ہے"

" اتنا خوش نہ ہوں۔۔۔ نہ جانے وہ لوگ اپنے شیخی صاحب کو رشتہ دیتے بھی ہیں یا نہیں۔۔۔"

الماس بولی۔" اسکی کوئی ٹینشن نہیں ہے کیونکہ تاشفین انعم کا بھائی ہے اور جو تاشفین کہے گا۔ آنٹی انکل کبھی انکار نہیں کریں گے وہ تو اسکو پیروں کی طرح پوجتے ہیں آخر اسی کی کوشش سے انکے بیٹے کو انصاف ملا ہے۔۔۔"

اسرار احمد نے فخر سے اپنی اولاد کو دیکھا۔۔ دل ہی دل میں سب کی نظر اُتاری اور اپنے رب کا شکر ادا کیا۔

بے شک اس دنیا میں نیک فطرت اولاد انسان کے لیے بہت بڑی نعمت ہے۔۔۔ اور اسرار احمد کو یہ نعمت میسر ہے۔۔۔۔

ختم شُد ......